ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

احوال و معارف حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی

(۱۲۱۷ـ ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۰۲ـ ۱۸۶۰ء)

اور

شاہ عبدالرشید مجددی رام پوری ثم مدنی

(۱۲۳۷ـ ۱۲۸۷ھ/ ۱۸۲۱ـ ۱۸۷۰ء)

تالیف

شاہ محمد معصوم مجددی رام پوری

(۱۲۶۴ـ ۱۳۴۱ھ/ ۱۸۴۶ـ ۱۹۲۲ء)

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

Marfat.com

ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

احوال و معارف حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی

(۱۲۱۷۔۷۷ ۱۲ھ/۱۸۰۲۔۱۸۶۰ء)

اور

شاہ عبدالرشید مجددی رام پوری ثم مدنی

(۱۲۳۷۔۱۲۸۷ھ/۱۸۲۱۔۱۸۷۰ء)

DATA ENTERED
NOT TO BE ISSUED
M-28635

تالیف

شاہ محمد معصوم مجددی رام پوری

(۱۲۶۴۔۱۳۴۱ھ/۱۸۴۶۔۱۹۲۲ء)

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

تنظیم الاسلام پبلیکیشنز
121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
پاکستان ☎:0333-7371472

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ

کتاب .... ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

مولف .... شیخ محمد معصوم رام پوری

تحقیق و تعلیق .... محمد اقبال مجددی

طبع اول .... رام پور ۱۳۰۸ھ

طبع جدید ۲۰۱۷ء

ھدیہ ....

297.9924
ذ 6641 م
۱۴۵۷۱۱

ناشر

تنظیم الاسلام پبلی کیشنز

مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ 121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

Tanzeem-ul-Islam Publications

121-B Model Town Gujranwala, Pakistan
Ph:+92 55 3841160, Fax:055 3731933 Mob: 0333 7371472
Web: www.tanzeemulislam.org
E-mail: tanzeemulislam@yahoo.com

Marfat.com

انتساب

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مدنی

(۱۲۴۸ـ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۳۲ـ ۱۸۸۳ء)

کے نام

جنہوں نے کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ
لکھ کر سلسلۂ مجددیہ کی تذکرہ نویسی کی روایت قائم رکھی۔

احقر

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

عرضِ ناشر

تذکرہ ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین دراصل معروف نقشبندی مجددی شیخ طریقت حضرت شاہ احمد سعید مجددی اور آپ کے فرزند بزرگ شاہ عبدالرشید مجددی کے احوال پر ایک معتبر کتاب ہے، یہ آج سے تقریباً ایک سو پچاس سال پہلے رام پور (ہندوستان) سے شائع ہوئی تھی اور پاکستان کی کسی بھی لائبریری میں یہ ایڈیشن موجود نہیں ہے، پروفیسر محمد اقبال مجددی نے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اس کا یہ مطبوعہ نسخہ ڈھونڈ نکالا اور اسے اپنے بیش بہا حواشی وتعلیقات سے مزین کر کے اس پر ایک مفید مقدمہ کا بھی اضافہ کر دیا جس میں نہ صرف اس کے ذی علم مولف شیخ محمد معصوم مجددی کے احوال و آثار لکھے بلکہ ان حضرات کے سیاسی و سماجی پس منظر سے بھی قارئین کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے محرک یہی بزرگ یعنی حضرت شاہ احمد سعید مجددی تھے، جنہیں اس جنگ کے جہاد کے فتویٰ پر دستخط کرنے کے باعث اپنی خانقاہِ مظہری (دہلی) سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں آباد ہونا پڑا تھا۔

رب کریم سے دعا ہے کہ پروفیسر صاحب کو صحت عطا ہو اور وہ اس قسم کے مفید علمی و تحقیقی منصوبوں کو جاری رکھ سکیں، آمین۔

۴، اگست ۲۰۱۶ء
گوجرانوالہ

محمد رفیق احمد مجددی
مہتمم عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

Marfat.com

طبع جدید

۱۹۷۵ء کے اوائل کی بات ہے جب ذکر السعیدین فی السیرۃ الوالدین کے وجود کا علم ہوا، مخدومی مولوی شمس الدین مرحوم (ف ۱۹۶۸ء) تاجر کتب نادرہ، لاہور کے ہاں ایک عالمہ وعارفہ خاتون محترمہ پاشاہ بیگم مرحومہ بنت مولانا احمد حسین خان امروہوی کتابوں کی تلاش وجستجو میں آیا کرتی تھیں، مرحومہ بہت ہی مشفق ومہربان تھیں اہل علم پر اور خصوصاً جواں سال اور نومشق محققین پر خاص شفقت فرماتی تھیں، انہوں نے ۴، نومبر ۱۹۶۷ء کو صوفیہ نقشبندیہ کا ایک نادر تذکرہ عمدۃ المقامات کا ایک مطبوعہ نسخہ مجھے اپنے دستخط کے ساتھ یہ لکھ کر دیا "محمد اقبال کے لئے بہت سی دعاؤں کے ساتھ" سلسلہء نقشبندیہ کا یہ پہلا تذکرہ تھا جو میرے نصیب میں ہوا اور یہ انہی کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آج میں اسی مبارک سلسلہ کا ایک طالب علم ہوں اور اس موضوع پر اب تک میری ۲۲ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

مرحومہ نے ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ میرے پاس شاہ احمد سعید مجددی اور شاہ عبدالرشید مجددی کے مناقب میں ایک کتاب ذکر السعیدین مطبوعہ رام پور (۱۳۰۸ھ) موجود ہے، بس پھر کیا تھا میں نے انہیں آئے دن یاد کروانا شروع کر دیا، اتنے میں ہمارا وہ علمی مرکز یعنی مولوی شمس الدین کی دکان ان کے فوت ہونے باعث ختم ہوگئی اور محترمہ سے علمی وروحانی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا،

پھر مجھے یہ خوشخبری ملی کہ یہ مادر مہربان اب لاہور کے مشہور صاحب علم بزرگ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کے ہاں آنے لگی ہیں، میں کشاں کشاں علمی ذوق سے

Marfat.com

لبریز ان سے ملنے کے لئے وہاں جانے لگا تو ایک روز حسن اتفاق سے مرحومہ وہاں تشریف رکھتی تھیں چونکہ محترمہ شرعی پردہ فرماتی تھیں اس لئے میں پہچان نہ سکا لیکن انہوں نے شفقت فرماتے ہوئے مجھے سلام کرنے میں پہل کی اور میرے نام کے ساتھ لفظ ''پروفیسر'' کا اضافہ کیا تو مجھے تعجب نہ ہوا کیوں کہ وہ میرے بارے میں حکیم صاحب سے دریافت کر چکی تھیں کہ وہ حال ہی میں لکچرر منتخب ہو گیا ہے، میں نے مزاج پرسی کے بعد ان سے پہلی بات یہی دریافت کی کہ میری مطلوبہ کتاب ذکر السعیدین کا کیا ہوا؟ تو فرمایا کہ وہ تو میں تلاش کر کے ایک سال پہلے ہی لاہور لے آئی تھی اور وہ میرے لاہور والے گھر میں موجود ہے، تم میرے ساتھ چلو مجھ سے وہ لے کر فوٹو سٹیٹ بنوالو، میں نے شکریہ کہا تو فرمایا کہ یہ تو میرا فرض تھا، تم اس کتاب کو حواشی کے ساتھ مرتب کر کے شائع کرواؤ، میں نے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا لیکن بہت سی دیگر مصروفیات اس کار خیر میں مانع رہیں اور یہ کام ان کی زندگی میں نہ ہو سکا، آخر اب رب کریم کی توفیق وعطا سے یہ اہم ماخذ ترتیب وتحقیق کے تمام مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے، مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کے ساتھ، اس مطبوعہ کاپی کے فوٹو سٹیٹ میں کئی نقائص رہ گئے تھے اور پاکستان کی کسی لائبریری سے اس کا کوئی مطبوعہ ایڈیشن ملتا ہی نہیں تھا کہ میں اسے مکمل کر لیتا، خوش نصیبی سے مخدومی پروفیسر صاحبزادہ محمد سعد سراجی (خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) سے اس کا ایک مکمل نسخہ مل گیا، جناب نے نہایت کرم فرماتے ہوئے اس کی بہت عمدہ فوٹو کاپی بنوا کر مجھے ارسال فرمادی جس سے یہ برسوں سے معرضِ تعویق میں پڑا ہوا کام پایہ تکمیل کو پہنچا، رب کریم صاحبزادہ صاحب کو جزائے خیر دے اور صحت کاملہ سے ہمکنار فرمائے، آمین

مرتب احقر حضرت صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی (جانشین حضرت ابوالبیان

Marfat.com

مولانا محمد سعید احمد مجددی) کا شکر گزار ہے کہ آپ نے اسے اپنے ادارہ کی مطبوعات میں شامل کر کے اہل علم پر احسان فرمایا۔

مخلص

محمد اقبال مجددی

اگست ۲۰۱۶ء

(ماہ قیام پاکستان)

دارالمؤرخین

196۔بی، سبزہ زار، لاہور

Marfat.com

فہرست مندرجات

مقدمہء مرتب	11
سیاسی، سماجی و مذہبی حالات	12
جنگ آزادی (۱۸۵۷ء)	14
فتویٰ جہاد	16
حضرات کی ہجرت	20
تالیفات شاہ احمد سعید مجددی	23
حضرت شاہ ابوسعید مجددی	27
حضرت شاہ عبدالغنی مجددی	28
شیخ عبدالرشید مجددی	30
شاہ محمد معصوم مجددی	31
تالیفات	34
شاہ محمد مظہر مجددی مدنی	38
ذکرالسعیدین (تجزیاتی مطالعہ)	41
ذکرالسعیدین (متن)	46
باب اول احوال حضرت شاہ احمد سعید مجددی	49
فصل اول ولادت، تحصیل تا جلوس بر مسندِ ارشاد	49
فصل دوسری جلوس مسندِ ارشاد	55

Marfat.com

فصل تیسری اخلاق واوصاف 61

فصل چوتھی: کرامات 65

فصل پانچویں: مکاشفات 69

فصل چھٹی: ہجرت حرمین شریفین وانتقال 75

فصل ساتویں: حالات برادران وفرزندان وخلفاء 85

باب دوم احوال فرزند اعظم حضرت شاہ عبدالرشید مجددی 116

فصل اول ولادت، تحصیل، سلوک تا جلوس مسندِ ارشاد 116

فصل دوسری جلوس مسند ارشاد 127

فصل تیسری بیان علوشان بر معاصرین 134

فصل چوتھی: اخلاق واوصاف 138

فصل پانچویں: کرامات ومکاشفات 146

فصل چھٹی: اعمال وعادات، انتقال 154

فصل ساتویں: احوال خلفاء 170

خاتمہ خودنوشت احوال مولف کتاب ذکر السعیدین 192

حسن خاتمہ بعض اشعار نعت منظومۂ مولف 197

تعلیقات وتوضیحات تالیف محمد اقبال مجددی 215

ضمائم 309

۱/ اول: المناقب الشیخ احمد سعید المجددی

تالیف سید حسن تاج کماخی مدنی 311

Marfat.com

دوم: رشحات عنبریہ (احوال شاہ احمد سعید مجددی)
تالیف شیخ محمد مظہر مجددی مدنی 335
سوم: اثبات المولد والقیام تالیف شاہ احمد سعید مجددی مرتبہ محمد سعد سرا.جی 367
چہارم: شجرۂ طریقت خواجگانِ نقشبندیہ تصنیف شاہ عبدالغنی مجددی 387
پنجم: شجرۂ طریقت خواجگانِ نقشبندیہ تصنیف شیخ محمود شیرازی
(خلیفۂ خواجہ محمد عثمان دامانی) 395
عکسیاتِ نوادر 413

Marfat.com

مقدمہ

نوشتہ

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

سیاسی، سماجی ومذہبی حالات

۱۱۱۸ھ/ ۱۷۰۷ء کو مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات ہوئی تو سلطنت کی حدود کشمیر سے دکن اور بنگال سے کابل وقندھار تک وسیع ہو چکی تھیں، اس کی نگاہوں نے حکومت دشمن ان طاقتوں کو ابھرتے ہوئے دیکھ لیا تھا جن کا خاتمہ ایک مرکز سے ناممکن تھا، اس لئے اس نے آخری وقت میں اپنے فرزندوں کو یہ وصیت کی تھی کہ وہ صلح اور نیک دلی کے ساتھ سلطنت کو تین حصوں میں تقسیم کریں، اس کی یہ وصیت بڑی دور اندیشی پر مبنی تھی لیکن اس کے خودغرض جانشینوں نے اس وصیت پر کوئی توجہ نہ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تین مراکز جو دشمنوں کی قوت کو ختم کر سکتے تھے، آپس میں ہی لڑ کر ختم ہو گئے۔

ان کی تخت نشینی کی جنگوں نے سیاسی نظام کو متزلزل کر دیا، اب باغی قوتیں ابھرنے لگیں اور ہر طرف بے چینی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔

فرمانروا غفلت اور عیش پسند ہو گئے جس کے سیاسی حالات پر گہرے اثرات مرتب ہوئے، مختلف صوبوں نے بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا، دربار کی دو پارٹیوں یعنی ایرانی اور تورانی کے آپس کے اختلافات نے مزید سیاسی ضعف کا سامان مہیا کیا۔ (۱) مرکزی حکومت کو کمزور دیکھ کر صوبائی حکومتوں کا خودمختاری کی طرف ایسا میلان ہوا کہ نظام الملک آصف جاہ اول نے دکن میں، علی وردی خان نے بنگال میں اور نواب سعادت علی خان نے اودھ میں اپنا اپنا اقتدار قائم کر لیا، محمد شاہ بادشاہ (۱۱۳۱۔ ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۱۹۔ ۱۷۴۸ء)

---

(1) Satish Chandra: Parties and politics at the Mughal Court (1707-1740), Dehli 1979

Marfat.com

کے زمانہ تک مرکزی حکومت بہت بے جان اور اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ باغیوں کا مقابلہ بھی ان سے دشوار تھا، نادر شاہ کے حملہ کو بھی یہ زوال پذیر حکومت نہ روک سکی اور نہ ہی اس کے منفی اثرات کا ازالہ کر سکی۔(۱)

ان حالات میں مسلم حکومت کی دشمن قوتیں یعنی ہندو، جاٹ، مرہٹے اور سکھ ہر طرف افراتفری اور بے چینی پھیلانے میں مصروف تھیں، ملک کا امن وامان پوری طرح تباہ ہو گیا، ان حالات میں اقتصادی توازن بھلا کہاں قائم رہ سکتا تھا، غیر ملکی حملہ آوروں یعنی نادر شاہ اور احمد شاہ درانی کے حملوں نے تو رہی سہی کسر بھی نکال دی تھی (۲)۔

اٹھارھویں صدی عیسوی میں جب مغلیہ سلطنت زوال کا شکار ہوئی تو مرکز دہلی کے ساتھ دیگر صوبے بھی بری طرح متاثر ہوئے، دہلی میں حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید (۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۱ء) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۵ء)، شاہ ابوسعید مجددی (ف ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۵ء) شاہ احمد سعید مجددی (ف ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء) یعنی خانقاہ مظہری دہلی کے مصلحین ملت بھی ان حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، یہاں کے مدرسے، خانقاہیں، علمی مجالس اور مشاعرے سبھی کے بھی ماند پڑتے پڑتے ختم ہی ہو گئے (۳)۔

ان حالات میں دور آخر کے مغل سلاطین اپنی سیاسی و اقتصادی حیثیت کھو چکے تھے، اس کا اصل فائدہ فاتحین جنگ پلاسی نے اٹھایا اور وہ دیر تک ان بدلے ہوئے

---

(۱) Zahiruddin Malik: Reign of Muhammad Shah, Bombay, 1977.

(۲) ہم نے مقامات مظہری کے مقدمہ میں ان اسلام دشمن قوتوں اور نادر شاہ ایرانی کے حملوں کی تفصیلات بیان کر کے معاشرت پر ان کے گہرے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔

(۳) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: نظامی، خلیق احمد: اوراقِ مصور (دہلی کی معاشرتی تاریخ)، نظامی: تاریخ مشائخ چشت جلد پنجم کا مقدمہ

Marfat.com

ماحول کا تجزیاتی مطالعہ کرتے رہے، آخر یہی فاتحین آگے بڑھے اور ایک مضبوط حکمت عملی کے ذریعہ پہلے ملک کے مالی وسائل پر قبضہ کیا، جب اقتصادی طور پر قوی ہوگئے تو مختلف ریاستوں کے حکمران جو پہلے ہی اختلاف اور سازشوں کا شکار تھے انہیں آپس میں لڑوایا، انہیں مالی امداد بطور قرض دی، قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں ان کی ریاستوں کو ہڑپ کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ ہندوستان کی چھوٹی بڑی سب ریاستیں ان کے قبضہ اقتدار میں آگئیں، ان بدلتے ہوئے حالات میں ہمارے علماء ومشائخ نے بہت کوشش کی کہ یہ سیاسی واقتصادی زوال بڑھ کر کہیں ذہنی زوال نہ بن جائے لیکن حالات بے قابو ہو چکے تھے، ہندوستان کی معاشرت خصوصاً مسلمانوں کے معاملات سب سے زیادہ خراب ہو گئے تھے۔

جنگ آزادی

۱۸۵۷ء کی بغاوت جسے ہم نے جنگ آزادی کا نام دیا تھا، انگریزوں کے خلاف صرف ایک عمومی جنگ ہی نہیں تھی بلکہ بڑے گہرے اثرات رکھتی تھی، ہندوستان کی برطانوی حکومت نے اس بغاوت کی تمامتر ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال دی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے جب دیکھا کہ انگریز تو سارے ملک پر قابض ہو چلے ہیں اور ہر طرف انہی کی ملک داری ہے تو انہوں نے ہندوستان کے درالحرب ہونے کا فتوی جاری کیا(۱) ان کے وصال (۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے مزید دشواریاں پیدا ہوگئیں، سرسید احمد خان نے ہندوستان کے حالات کو بہتر کرنے کی بہت کوشش کی ان کی سعی بھی بے کار ثابت ہوئی اور ہندوستان بھر میں انگریزوں کے خلاف جذبات پیدا ہوتے رہے، یہاں تک کہ وہ بغاوت کی شکل

(۱) فتاوی عزیزیہ ۱/ ۱۷ (اس فتوی کا کئی اصحاب نے تجزیاتی مطالعہ بھی پیش کیا ہے)

Marfat.com

اختیار کر گئے۔

ہم اس وقت اس جنگ آزادی میں علماء وصوفیہ کے کردار پر بحث کر رہے ہیں تا کہ اس کتاب کے صاحب سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی، آپ کے برادر اصغر شاہ عبدالغنی مجددی اور سلسلہ مجددیہ کے دیگر حضرات جو اس سے متاثر ہو کر ہجرت پر مجبور ہوئے تھے کے حالات و ماحول کو سمجھ سکیں اختصار کے پیش نظر ہم نے اسے صرف دہلی کے جہاد کے آغاز و انجام تک ہی محدود رکھا ہے۔

دہلی میں جنگ آزادی کا آغاز ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کو ہوا، لیکن ۲، جولائی کو جب جنرل بخت خان دہلی پہنچا تو عوام میں جوش و جذبہ پیدا ہوا، اس نے پہلا کام یہ کیا کہ وہاں کے علماء کو جامع مسجد میں بلایا وہاں جہاد کا فتویٰ مرتب کروا کر علماء سے دستخط لئے اور ان سے ان کی مہریں بھی لگوالیں، یہ استفتاء عین اسی وقت دہلی کے ظفر الاخبار اور صادق الاخبار میں شائع بھی ہو گیا تھا، یعنی دہلی میں اس کا خوب چرچا کیا گیا۔

جہاد کے اس فتویٰ پر ۳۴ علماء نے اثباتی دستخط کئے تھے، اہل حدیث علماء نے اس پر جہادیوں کے دباؤ کے باعث دستخط کئے تھے، دہلی پر قبضہ کے بعد اس جنگ میں انگریزوں کی حمایت کے صلہ میں انہیں کمپنی کی طرف سے انعامات بھی ملے تھے (۱)، شیعہ علماء نے تو اس جہاد میں حصہ ہی نہیں لیا کیوں کہ ان کے مسلک میں امام کے غیب ہونے کی وجہ سے جہاد حرام تھا (۲)۔

یہ فتویٰ اس وقت کے صادق الاخبار میں شائع ہوا تھا، جس کا عکس یہاں دیا جا رہا ہے (۳)

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: (۱) فضل حسین بہاری: الحیات بعد المات (۲) افتخار عالم مارہروی: حیات المنذیر ۳۹۔۴۷ (۳) ذکاءاللہ: تاریخ عروج انگلشیہ ۶۷۶ (۴) سرسید احمد خان: رسالہ اسباب بغاوت ہند ۱۰۸

(۲) زائر، سید کمال الدین حیدر: قیصر التواریخ ۲/ ۴۵۰

(۳) صدیقی، عتیق: اٹھارہ سو ستاون، اخبار اور دستاویزیں ص ۱۹۸۔۱۹۹

Marfat.com

نقل استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ اب جو انگریز دلی پر چڑھ آئے اور اہل اسلام کی جان و مال کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں اب اس شہر والوں پر جہاد فرض ہے۔ یا نہیں اور اگر وہ فرض ہے تو فرض عین ہے۔ یا نہیں۔ اور اور لوگ جو اور شہروں اور بستیوں کے رہنے والے ہیں ان کو بھی جہاد چاہیئے۔ یا نہیں؛ بیان کرو اللہ تم کو جزا دے۔

جواب۔ درصورت مرقومہ فرض عین ہے اوپر تمام اس شہر کے لوگوں کے اور استطاعت ضرور ہے اسکی فرضیت کے واسطے چنانچہ اب اس شہر والوں کو طاقت مقابلہ اور لڑائی کی ہے۔ بہ سبب کثرت اجتماع افواج کے اور مہیا اور موجود ہونے والے آلات حرب کے تو فرض عین ہونے میں کیا شک رہا اور اطراف و حوالی کے لوگوں پر جو دور ہیں باوجود خبر کے فرض کفایہ ہے ہاں اگر اس شہر کے لوگ باہر ہو جائیں مقابلے سے یا سستی کریں اور مقابلہ نہ کریں تو اس صورت میں ان پر بھی فرض عین ہو جائے گا۔ اور اسی طرح اور اسی ترتیب سے سارے اہل زمین پر شرقاً اور غرباً فرض عین ہوگا۔ اور جو عدو اور بستیوں پر ہجوم اور قتل اور غارت کا ارادہ کریں تو اس بستی والوں پر بھی فرض ہو جائے گا۔ بشرطہ ان کی طاقت کے۔

Marfat.com

دستخط اور مواہیر

المجیب المصیب احقر العباد نور جمال عفی عنہٗ ۔ العبد محمد عبدالکریم ۔ العبد فقیر سکندر علی

سید محمد نذیر حسین

رحمت اللہ

مفتی محمد صدر الدین

مفتی اکرام الدین معروف کمیل رحمت علی

محمد ضیاء الدین

صح ہذا الجواب عبدالقادر

فقیر احمد سعید احمدی

العبد محمد میر خاں

محمد مصطفی خاں ولد حیدر شاہ نقشبندی

محمد کریم اللہ ۔ العبد مولوی عبدالغنی

خادم العلماء محمد علی

فرید الدین

محمد سرفراز علی

سید محبوب علی جعفری

حامی الدین محمد الواحد

العبد سید احمد علی

الٰہی بخش

محمد انصار علی

مولوی سعدالدین

نام بزرگ نہیں جاتا

سراج العلماء ضیاء الفقہاء مفتی عدالت العالیہ محمد رحمت علی خاں

حیدر علی

حفیظ اللہ خاں

محمد نور الحق چشتی

والا لعنی راقم الفقراء

العبد سیف الرحمٰن

سید عبدالحمید عفا اللہ عنہ

محمد ہاشم

خط سید محمد ملا

محمد امداد علی عفی عنہ

خادم شرع شریف رسول الثقلین قاضی القضات محمد علی حسین

Marfat.com

اس جہاد کے محرک حضرت شاہ احمد سعید دہلوی مجددی ہی تھے جس کا دو معاصر مورخین نے اعتراف کیا ہے، اول عبداللطیف خان نے لکھا ہے کہ آپ نے جا کر جہاد کا جھنڈا جامع مسجد (دہلی) کے سامنے نصب کر دیا اور جہاد کی تلقین کی، جس کے بعد جامع مسجد کے پاس عقیدت مندوں کا جمگھٹا لگ گیا(۱)، دوسرے معاصر مورخ سید کمال الدین حیدر حسینی مشہدی معروف بہ محمد زائر تھے، جنہوں نے ۱۸۶۲ء کو قیصر التواریخ لکھی اور اس میں انہیں اس جہاد کے فتوی کا اولین محرک تسلیم کیا ہے (۲)۔ حضرت شاہ احمد سعید کے برادر اصغر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی نے بھی اس فتویٰ پر اثباتی دستخط کئے تھے، جس کے باعث ان حضرات کا ہندوستان یا دہلی میں رہنا ممکن نہیں رہا تھا، اس لئے یہ حضرات مع متعلقین حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کر گئے اور باقی ساری زندگی مدینہ منورہ میں گذار دی۔

معاصر ماخذ ذکر السعیدین میں ہے کہ جب یہ جنگ شروع ہوئی اور قتل عام کا آغاز ہوا تو حضرت شاہ احمد سعید بذات خود بادشاہ سراج الدین محمد ابوظفر کے پاس گئے اور قرآن وحدیث کے مطابق اسے نصیحتیں کیں اور اس کی ''فہمائش'' کر کے واپس اپنی خانقاہ میں تشریف لے آئے (۳) یہاں کوئی مورخ یہ نہ فرض کر لے آپ بادشاہ کو جنگ آزادی یا جہاد سے منع کرنے گئے تھے۔

ہمیں تعجب ہے کہ پروفیسر خلیق احمد نظامی نے یہ کیسے فرض کر لیا کہ حضرت شاہ

---

(۱) عبداللطیف، ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ مرتبہ خلیق احمد نظامی، دہلی ۸۸، ۱۵۴

(۲) زائر، کمال الدین حیدر حسینی: قیصر التواریخ ۲ / ۴۵۰، ۴۶۳ (مولف نے شاہ احمد سعید کو شاہ غلام علی دہلوی کا نواسہ لکھا ہے جو درست نہیں ہے)

(۳) محمد معصوم رام پوری: ذکر السعیدین ص ۲۳

Marfat.com

احمد سعید اس سازش (جہاد آزادی) سے غیر محسوس طور پر متاثر ہو گئے ورنہ وہ تو بڑے نیک دل، عالی حوصلہ اور مرنجاں مرنج شیخ وقت تھے (۱)

یہ بھی عجیب ہے کہ ایک طرف تو عبداللطیف نے شاہ احمد سعید کو دہلی میں فتویٰ کا محرک قرار دیا ہے اور دوسری طرف یہ لکھ دیا ہے کہ جب مولانا صدرالدین آزردہ بادشاہ کا پیغام لے کر شاہ صاحب کے پاس گئے تو آپ نے فوراً جہاد کا ارادہ ملتوی کر دیا (روزنامچہ ۱۵۴-۱۵۵) یہ محض افتراء ہے اگر آپ نے جہاد کا ارادہ ترک کر دیا تھا تو پھر آپ نے ہجرت کیوں کی؟

حضرت شاہ احمد سعید کو "مرنجاں مرنج" کیسے سمجھ لیا گیا، حضرت تو اپنی مبارک محفل میں وہابی کے تصور سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہابی کی صحبت کا ادنیٰ ضرر یہ ہوتا ہے کہ مسلمان کے دل سے "حب رسول" جاتی رہتی ہے، آپ وہابی کی صحبت کا تصور آنے پر "الحذر الحذر" فرمایا کرتے تھے، آپ نے شاہ محمد اسحٰق سے منسوب رسالہ "مسائل اربعین" کا جس طرح رد "تحقیق حق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین" لکھا اس سے تو کوئی بھی آپ کو مرنجاں مرنج یعنی "صلح کل" کا علم بردار نہیں کہہ سکتا۔ (۲)

ہاں اگر پروفیسر نظامی آپ کو حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں کی درگاہ کا سجادہ نشین ہونے کے باعث آپ کو بھی حضرت مظہر کی طرح ہندو مسلم اتحاد کا داعی تصور کرتے ہوں تو ان کی یہ غلط فہمی ہے، دراصل جدید ہندوستان کے مسلمانان ہندو مزاج نے حضرت مظہر کے مکتوب نمبر ۱۴ (مشمولہ مقامات مظہری) "در آئین کفار ہند" سے یہ فرض کر لیا ہے کہ خدانخواستہ آپ بھی اکبر یا داراشکوہ کی طرح ہندو مسلم کا فرق مٹانے

---

(۱) نظامی، خلیق احمد: ۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ، مقدمہ ص ۳۲

(۲) رک کتاب حاضر باب اول، فصل دوم حاشیہ نمبر ۸

Marfat.com

والے تھے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کوتشبہ ہنودتو درکنار مسلمان عورتوں کو ہندوؤں کی مذہبی یوم میں شرکت سے منع فرماتے تھے، آپ نے مسلمانوں کو ہندوؤں کے مقدس دنوں کی تعظیم کرتے سنا تو اسے کفر قرار دیا اور انہیں دیوالی میں شرکت سے سخت الفاظ میں منع کیا، اگر آپ کا کوئی مرید ہندوؤں کی پوجا کا کھانا بھول کر بھی کھالیتا تو آپ اسے فرماتے کہ تیرے باطن سے کفر کی ظلمت ظاہر ہورہی ہے، آپ کے سب سے نامور خلیفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ہندوؤں کے گھروں میں داخل نہیں ہوتے تھے، آپ نے اس مکتوب کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ صرف تناسخ پر یقین رکھنے سے کفر لازم نہیں آتا، آپ کے اس جملہ پر صلح کل اور رواداری پسند مصنفین نے یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ یہ آپ کا اپنا عقیدہ تھا، حالانکہ اس مکتوب میں آپ نے واضح طور پر لکھا ہے کہ صرف تناسخ پر یقین رکھنے سے ہندوؤں کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا یعنی ان کے کفر کی اور بہت سے دلیلیں بھی ہیں (۱)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت مظہر کی خانقاہ (مظہری) کے بعد کے سجادہ نشین کا بھی ہندوؤں کے متعلق یہی نظریہ تھا؟۔ ہرگز نہیں شاہ احمد سعید بھی حضرت میرزا مظہر کی طرح ہندوؤں کو کافر ہی جانتے تھے، خانقاہِ مظہری کے سجادہ نشین معروف عالم مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے اس موضوع پر پورا رسالہ لکھ کر شائع کیا ہے کہ حضرت مظہر کے اس مکتوب کا ہرگز یہ مفہوم نہیں ہے کہ آپ ہندووں کو کافر نہیں سمجھتے تھے یہ محض ہندودوست پروفیسر نظامی کی اپنی غلط فہمی اور ان کے مزاج کی ہندونوازی کا نتیجہ ہے۔

حضرات کی ہجرت

یہاں پر حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے ہجرت سے پہلے موسیٰ زئی شریف ضلع

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقامات مظہری، مقدمہ ۱۲۲۔۱۲۸

Marfat.com

ڈیرہ اسماعیل خان جانے کی طرف اشارہ کرنا بھی لازم ہے، جب انگریز اواخر محرم ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء دہلی میں داخل ہوگئے اور عوام سراسیمگی کے عالم میں شہر سے نکل کھڑے ہوئے، آپ نے حفاظت کے خیال سے اہل وعیال کو بستی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی طرف روانہ فرمادیا، پھر استخارہ کے بعد خود بھی صبح سویرے خانقاہ شریف سے نکلے اور مقبرۂ منصور میں جا کر ٹھہرے، وہاں سے اگلے روز اپنے متعلقین کے پاس قطب صاحب چلے گئے، ان دنوں وہاں ایک وبا پھوٹی ہوئی تھیں جس میں حضرت کی زوجہء محترمہ کا وصال ہوگیا، تو حضرت خواجہ نور محمد بدایونی کے مزار کے احاطہ میں ان کی تدوفین عمل میں آئی، اسیران فرنگی کے ہمراہ افغان سواروں کی ایک جماعت بھی تھی، ان کے کمانڈر نورنگ خان (۱) نے جو حضرت کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کا مرید تھا، حضرت کے پاس آیا اور اپنی خدمات پیش کیں وہ آپ کے متعلقین کے لئے پروانہ راہ داری لے کر حاضر ہوا اور آپ ان افغان سواروں کی حفاظت میں طویل سفر کر کے موسیٰ زئی شریف پہنچے، جہاں آپ کے خلیفہ نامدار حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کی خانقاہ تھی، حاجی صاحب بڑی قوی روحانیت کے مالک تھے، شاہ صاحب نے اپنی خانقاہ دہلی کی تولیت ان کے سپرد کی اپنے مکانات وغیرہ سب کچھ آپ کو سونپ دیئے (۲) اور فرمایا کہ آپ خود یا آپ کے کوئی خلیفہ وہاں چلے جائیں تو اس وقت وہاں حاجی صاحب کے ایک بہت ہی نیک خصلت خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری بھی موجود تھے، آپ نے انہیں

---

(۱) نورنگ خان گنڈہ پور، حضرت حاجی صاحب کا مرید تھا اور حضرت شاہ احمد سعید بھی ان کی اس خدمت کے بعد کو پسند فرمانے لگے تھے، اپنے ایک مکتوب میں دریافت فرمایا ہے: احوال نورنگ خان ہم باید نوشت کہ کجا ہستند (تحفہ زواریہ ۱۳۳/ ۱۳۹)

(۲) اصل اجازت نامہ بخط حضرت شاہ احمد سعید کا عکس کتاب حاضر کے آخر میں ملاحظہ کریں

Marfat.com

شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا کہ انہیں وہاں جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو اجازت ملنے پر وہ اسی وقت دہلی کے لئے روانہ ہوگئے، مولوی صاحب نے اس خانقاہ مظہری کی ۱۲۷۴ھ سے ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۵۷۔۱۸۶۶ء تک بطریق احسن خدمت سرانجام دی، حضرت حاجی صاحب کا وصال بھی ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء کو ہوگیا تو آپ نے وفات سے پہلے اپنی تینوں خانقاہیں یعنی خانقاہ موسیٰ زئی شریف، خانقاہِ قندھار اور خانقاہ مظہری (دہلی) اپنے خلیفہ شیخ محمد عثمان دامانی کے سپرد کردیں، حضرت شاہ ابوالخیر مجددی مدینہ منورہ سے واپس دہلی آئے تو خواجہ محمد عثمان نے خود آکر یہ خانقاہ حضرت شاہ ابوالخیر کے سپرد کی اور رخصت ہوگئے (۱)

حضرت شاہ احمد سعید کے خلفاء میں سے حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کو سب سے زیادہ شہرت نصیب ہوئی، انہوں نے اپنے ۵۶ خلفاء کے احوال لکھ کر شاہ محمد مظہر مدنی کو بھیجے جو انہوں نے اپنی کتاب مناقب احمدیہ ومقامات سعید میں شامل کرلئے، ان کے علاوہ بھی ایسے کئی افراد تھے جو حضرت حاجی صاحب کے اجازت یافتہ تھے، یہاں ان حضرات کے حالات وکمالات کا احاطہ ممکن نہیں ہے (۲)

حضرت حاجی صاحب کا وصال ۲۲، شوال ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء کو ہوا، آپ نے اپنے خلیفہ اعظم خواجہ محمد عثمان دامانی (ف ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء) کو اپنا جانشین نامزد کیا، آپ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ محمد سراج الدین (ف ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۴ء) سجادہ نشین ہوئے، آپ کے بعد حضرت حافظ محمد ابراہیم (ف ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء) نے خانقاہِ شریفہ احمدیہ سعیدیہ کی تولیت کے فرائض انجام دیئے، آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت محمد اسماعیل سراجی (ف ۲۵ جون ۱۹۹۳) نے خانقاہ کی

(۱) مقامات خیر ص ۱۸۹، ۱۹۹

(۲) مریدان ایشاں بلکروک وخلفاء بہزاراں رسیدہ اند (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۴۰)

۱۲۵۷۱۱

Marfat.com

خدمت کی، اب آپ کے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد نعمان سراجی، حضرت پروفیسر محمد سعد جان مرشد بابا، حضرت خواجہ محمد سعید سراجی اور حضرت خواجہ محمد یوسف سراجی (مرحوم) اپنے اپنے علاقوں میں دعوت وارشاد کے فرائض انجام دے رہے ہیں، خانقاہ شریف موسیٰ زئی میں صاحبزادۂ اکبر محمد نعمان سراجی بحیثیت سجادہ نشین مصروف کار ہیں۔

ہجرت حرمین الشریفین کے دوران حضرت شاہ احمد سعید خانقاہ مظہری کے کتب خانہ سے بہت سے بیش قیمت مخطوطات ومطبوعات اپنے ہمراہ لے گئے تھے، جو آپ نے جاتے ہوئے حضرت حاجی قندھاری کے سپرد کردی تھیں جو حاجی صاحب نے بعد میں آپ کو بدست ملا سکندر حرمین الشریفین بھیج دی تھیں، حضرت شاہ احمد سعید نے ان کے وصول ہونے کی باقاعدہ اطلاع کے طور پر حاجی صاحب کو ایک مکتوب ارسال فرمایا تھا جو آپ کے مجموعہ مکاتیب میں موجود ہے (۱) جب حضرت شاہ احمد سعید کے فرزند اصغر شاہ محمد مظہر مدنی نے مسجد نبوی شریف کے قریب رباط مظہر ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء کو تعمیر کروائی تو یہ تمام مخطوطات اس رباط کے کتابخانہ میں منتقل کردیئے گئے، یہ رباط اب ایک ہوٹل کی صورت میں شارع قربان (مدینہ منورہ) میں موجود ہے جہاں ایک کتب خانہ بھی ہے حضرت شاہ احمد سعید مجددی کئی کتابوں کے مولف تھے، جن کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

(۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو نثر)

یہ وہی رسالہ ہے جس کے ساتھ بطور ضمیمہ آپ کے پوتے شاہ محمد معصوم رام پوری نے آپ اور آپ کے فرزند اکبر شاہ عبدالرشید مجددی کے احوال ذکر السعیدین کے نام سے لکھے تھے (یعنی کتاب حاضر) سعید البیان وہ رسالہ ہے جسے خود حضرت

(۱) احمد سعید مجددی، شیخ: تحفۂ زواریہ مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، کراچی، ۱۹۵۵ء، ۱۳۴/ ۱۳۸۔۱۳۹

Marfat.com

مولف نبی کریم علیہ ﷺ کی میلاد مبارک کے موقع پر پڑھ کر سنایا کرتے تھے، یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا اور حضرت شاہ ابوالخیر مجددی (ف ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء) تک اس سلسلہ کے بزرگ اپنی مجالس میں پڑھتے رہتے تھے، متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔

(۲) الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف (فارسی نثر)

آپ نے یہ رسالہ حضرت نبی کریم علیہ ﷺ کا یوم ولادت منانے اور اس پر خاص اہتمام کرنے کے اثبات میں تالیف کیا ہے (۱)

"(۳) اثبات المولد والقیام

موضوع نام سے ظاہر ہے یہ رسالہ جیسا کہ اس کے خاتمہ میں درج ہے، مشہورِ غیر مقلد عالم مولوی سید محبوب علی جعفری دہلوی (ف ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۴ء) کے رد میں ہے۔

یہ رسالہ ہمارے تحقیقی مقدمہ کے ساتھ پہلے مکتبہ سراجیہ، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی (دو مرتبہ) سے پھر مکتبہ ایشیق، استنبول، ترکی اور اس کا اردو ترجمہ مجلس رضا، لاہور سے طبع ہوا تھا، یہ رسالہ بخط حضرت مولف ہے جس کا ہم نے مذکورہ ادارہ سے عکس شائع کیا تھا، اس نادر رسالہ کا خطی نسخہ ہمارے مہربان حضرت صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی نے کتابخانہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ سے تلاش کیا تھا، اب پروفیسر سراجی صاحب نے اس کا متن اعراب کے ساتھ مرتب کیا ہے جو ذکرالسعیدین کے اس ایڈیشن میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔

(۴) الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ (فارسی نثر)

موضوع نام سے ظاہر ہے، اس بیش قیمت رسالہ کا عربی ترجمہ مولف کے

---

(۱) مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۱۰۲/۱، مقاماتِ خیر ۹۳

Marfat.com

پوتے اور ذکر السعیدین کے مولف شاہ محمد معصوم نے اہل عرب کی سہولت کے لئے فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا، وہ اس کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت مولف نے یہ رسالہ بعض وہابی علماء اہل ہند کے رد میں لکھا ہے جو رابطہ اور شغل روحانی کے منکر ہیں۔

یہ عربی ترجمہ مطبع حسنی، رام پور سے ۱۲۹۲ھ کو بامر نواب کلب علی خان والی رام پور طبع ہوا۔

(۵) اربعہ انہار (فارسی نثر)

اس رسالہ میں اذکار، اشغال و مراقبات کا بیان ہے، یہ رسالہ نقشبندی اور دیگر سلاسل کے صوفیہ میں بہت مقبول رہا ہے، مطبع مجتبائی، دہلی سے ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء کو اس کا فارسی متن طبع ہوا تھا، اس کے ناشر نے رسالہ کے سرورق اور خاتمہ طبع میں مولف کا نام شاہ ابوسعید غلطی سے لکھ دیا تھا، جبکہ رسالہ کے آغاز میں مولف نے اپنا نام بندۂ لاشی............احمد سعید مجددی ہی لکھا ہے۔

اس رسالہ کے دو عربی ترجمے ہو چکے ہیں:

اول ترجمہ بہ نام الانہار الاربعۃ مترجم شیخ علی آفندی مغنیسوی، مطبوعہ آستانہ (استنبول) ۱۲۸۴ھ، مترجم نے لکھا ہے کہ مجھے اس کے ترجمہ کا شاہ عبدالرشید مجددی نے امر فرمایا تھا۔

دوسرا عربی ترجمہ از شیخ محمد بن ولی حفظی بنام الانوار الملطمعہ، مخطوطہ مخزونہ ملت لائبریری، استنبول، ذخیرۂ علی ازمیری (عربی، شمارہ ۱۰۴۱)

ان دونوں عربی تراجم کی اطلاع ہمیں استنبول کے معروف محقق ڈاکٹر نجدت طوسون نے دی ہے جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں، ایک ترجمہ کا روٹوگراف (شمارہ R.193) ہمارے ذخیرہ میں ہے۔

Marfat.com

(۶) **مکتوبات**، حضرت شاہ احمد سعید کے ۱۳۶ مکتوبات جو آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے نام ہیں کا مجموعہ خود حضرت حاجی صاحب نے مرتب کر کے اس کے آغاز میں اپنے خود نوشت احوال بھی لکھے تھے، جسے ۱۹۵۵ء کو ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے کراچی سے شائع کر دیا تھا(۱)۔

(۷) تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی نثر)

مسائل اربعین شاہ محمد اسحق دہلوی (ف ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء) کی تالیف ہے، جس میں اختلافی مسائل کے سائلین کے سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں، یا آپ کے کسی شاگرد نے یہ رسالہ لکھ کر آپ کے نام سے شہرت دی ہے، یہ کتاب مولوی سید ابومحمد جالیسری نے مرتب کی تھی، محمد زمان خان متوطن بھیکم پور، کول (علی گڑھ) دہلی آئے اور ۳۵ مسائل بطور استفسار شاہ محمد اسحق کی خدمت میں پیش کر کے جواب طلب کئے تو شاہ صاحب نے سید ابومحمد کو جوابات لکھنے کا امر فرمایا، انہوں نے پانچ سوالات کا اضافہ کر کے اسے مسائل اربعین نام دیا، یہ صاحب مسلکاً اہل حدیث تھے، اس لئے اس کتاب کا بیان غیر مقلدانہ ہے .... کئی دیگر علماء نے بھی شاہ اسحق کی دوسری متنازعہ کتاب مایۃ مسائل کے جواب بھی لکھے تھے (۲)، حضرت شاہ احمد سعید مجددی نے بھی ان سے اختلاف کرتے ہوئے ان کے رسالہ مسائل اربعین پر ''جرح وقدح'' کی ہے، رسالہ تحقیق الحق کئی مرتبہ چھپ چکا ہے، مطبع مجتبائی، دہلی کی طباعت ہمارے پیش نظر ہے۔

---

(۱) حضرت شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے قیام دہلی کے دوران حضرت کے چند مکاتیب جمع کئے تھے، انہیں وہیں چھوڑ کر حج کے ارادہ سے بلاد متبرک میں آ گیا ہوں، موصوف نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اب وہ ضائع ہو چکے ہوں گے۔ (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص: ۱۷۳)

(۲) تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند ا / ۲۱۴

Marfat.com

(۸) حضرت شاہ احمد سعید احیانا فتوی بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا ہے(۱)

حضرت شاہ ابوسعید مجددی

حضرت شاہ احمد سعید کے والد گرامی حضرت شاہ ابوسعید مجددی (۱۱۹۶۔ ۱۲۵۰ھ/ ۱۷۸۲۔۱۸۳۵ء) بھی بزرگ شخصیت کے مالک تھے، پہلے حضرت شاہ درگاہی (ف ۱۲۲۶ھ/ ۱۸۱۱ء) سے بیعت ارادات تھی ان سے خلافت یاب ہوئے، ان کے وصال کے بعد حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی ہدایت پر حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۳۴ء) کے حضور ۱۲۲۵ھ/ ۱۸۱۰ء کو اپنی مسند مشیخت چھوڑ کر حاضر ہوئے، آپ نے اپنی صمنیت کا شرف بخشا، منصب قیومیت کی بشارت دی، شاہ صاحب کے وصال کے بعد آپ ہی ان کے جانشین بنے اور خانقاہِ مظہری کو رونق بخشی، آپ کے بہت سے خلفاء تھے (۲)

آپ نے سلوک مجددیہ پر ایک کتاب ہدایت الطالبین کے نام سے لکھی تھی جو اس سلسلہ میں امہات کتب کا درجہ رکھتی ہے اور تکمیل سلوک کے وقت خلفاء کو دی جاتی ہے، اس کتاب پر حضرت شاہ غلام علی نے ایک تقریظ بھی لکھی تھی جو اس کے خاتمہ کے طور پر اس میں شامل ہے۔

ہدایت الطالبین بہت مقبول ہوئی، اس کے متعدد قلمی نسخے دنیا کے کتاب خانوں میں پائے جاتے ہیں اس کا ترکی ترجمہ شیخ محمد حفظی نے کیا جو استنبول سے

---

(۱) مقاماتِ خیر ۹۳

(۲) مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ،ضمیمہ مقامات مظہری

Marfat.com

۱۲۹۹ھ کو طبع ہوا۔(۱)

حضرت شاہ ابو سعید کی دو ازواج محترمات تھیں جن کے بطن سے حضرت شاہ احمد سعید، حضرت شاہ عبدالغنی، حضرت شاہ عبدالمغنی اور مجیدہ متولد ہوئے، یہ حضرات اپنے عہد کے اکابر علماء وصوفیہ میں سے تھے۔

شاہ عبدالغنی مجددی

آپ کے فرزند دوم حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی محدث کو درس وتدریس اور محدث عصر ہونے کے باعث عالمگیر شہرت نصیب ہوئی، آپ کی ولادت دہلی میں ۲۵، شعبان ۱۲۳۴ھ/ ۱۹، جون ۱۸۱۹ء اور وصال ۷، محرم ۱۲۹۶ھ/ ۳۱، دسمبر ۱۸۷۸ء کو مدینہ منورہ میں ہوا، حفظ قرآن مجید کے بعد مولانا حبیب اللہ ملتانی سے تحصیل کی، اپنے والد گرامی سے بیعت ہوئے، ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۴ء کو اپنے والد کے ہمراہ حج کے لئے گئے تو وہاں کے مشہور محدث شیخ محمد عابد سندھی (ف ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء) اور شیخ اسماعیل رومی (ف ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۵ء) سے حدیث شریف کی سندیں حاصل کیں، اس وقت آپ کی عمر مبارک صرف پندرہ سال کی تھی، واپس دہلی آکر شاہ محمد اسحٰق محدث سے کتب حدیث پڑھیں، والد گرامی نے وصال سے پہلے آپ کو بھی خلافت دی اور وصیت کی کہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلفاء سے سلوک کی تکمیل کرو، چنانچہ آپ نے اپنے برادر اکبر حضرت شاہ احمد سعید اور پھر مرزا عبدالغفور خورجوی سے راہ سلوک آخر تک طے کیا۔

اپنے برادر بزرگ حضرت شاہ احمد سعید کے ہمراہ دہلی سے حرمین الشریفین کی

(۱) اس ترجمہ کی اطلاع ہمیں معروف ترک محقق ڈاکٹر مجدت طوسون نے استنبول سے دی اور اس کے سرورق کا عکس بھی بھیجا، جو اس کتاب کے خاتمہ کے طور پر اس میں شامل ہے

Marfat.com

طرف ہجرت کی اور مدینہ منورہ میں بیٹھ کر ۲۲ سال تک دین کی خدمت کی اور ''مسند وقت'' کہلائے، آپ کی سند حدیث اتنی جید تھی کہ عالم اسلام کے اکابر علماء نے حاضر ہوکر آپ سے حدیث کی سماعت کی اور اجازت لینا فخر سمجھا، آپ کی اسناد حدیث کے کئی مجموعے علماء نے حرمین الشریفین میں مرتب کئے جن میں سے الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی مولفہ شیخ محسن ترہٹی اور المورد الھنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی مولفہ مولانا عبدالستار دہلوی مکی زیادہ مشہور ہیں، خود مولانا شیخ محمد عابد سندھی نے حصر الشارد میں آپ کا ذکر خیر کیا ہے اور سند بھی نقل کی ہے۔

آپ نے سنن ابن ماجہ پر ایک لطیف حاشیہ انجاح الحاجۃ کے نام سے لکھا تھا جو بہت ہی مقبول ومتداول ہے، مکتوبات امام ربانی میں وارد احادیث کی تخریج بھی آپ نے کی تھی، مقامات مظہری کا تکملہ لکھ کر حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے احوال محفوظ کئے ان کے علاوہ تحفہ ء تیموریہ، اردو ترجمہ نصاب الاحتساب اور شفاء السائل وغیرہ بھی آپ کی تالیفات سے ہیں موخر الذکر کتاب پر مولوی میر محبوب علی جعفری (ف ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۴ء) نے شدید الفاظ میں تنقید کی تھی، حضرت شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی مرحوم نے اس کا بہت ہی مفصل اور مسکت رد القول السنی فی الذب عن الشیخ عبدالغنی کے نام نے لکھا تھا جو تا حال شائع نہیں ہوا اور حضرت کے کتب خانہ خانقاہ مظہری، دہلی میں محفوظ ہے۔(۱)

حضرت شاہ ابوسعید کے تیسرے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالمغنی (۱۲۳۵۔ ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۲۰۔۱۸۷۵ء بھی عالم وعارف بزرگ تھے۔

---

(۱) مقامات خیر ۷۷، راقم احقر نے حضرت شاہ عبدالغنی مجددی کے احوال وخدمات دینیہ پر ایک ضخیم کتاب تالیف کی ہے جو شائع ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

حضرت شاہ احمد سعید مجددی (۱۲۱۷ـ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۰۲ـ۱۸۶۰ء)

حضرت شاہ ابو سعید کے فرزند اکبر اور روحانیت میں سب سے نمایاں تھے، بے شمار حضرات نے ان سے فیض پایا، آخری چار سال آپ مدینہ منورہ میں بقید حیات رہے، اس دوران نہ صرف حرمین الشریفین بلکہ عالم اسلام کے افراد آپ کے ذریعہ روحانی مدارج پر فائز ہوئے، آپ کے فرزند اصغر شاہ محمد مظہر مدنی نے آپ کے مبارک احوال پر فارسی وعربی میں کتاب مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ (۱) لکھی، پھر آپ کے پوتے شاہ محمد معصوم رام پوری نے کتاب حاضر یعنی ذکرالسعیدین ترتیب دی جو دراصل اسی مذکورہ کتاب کا تکملہ ہے۔

آپ کے والد گرامی حضرت شاہ ابو سعید تو حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے ضمنی اور جانشین تھے ہی آپ کے وصال کے بعد حضرت شاہ احمد سعید نے ۱۲۵۰ھ سے لے کر ۱۲۷۳ھ تک یعنی پورے تیس سال خانقاہ مظہری میں رہ کر طالبانِ طریقت کی رہنمائی کی۔

حضرت شاہ احمد سعید کے چار صاحبزادے تھے یعنی شیخ عبدالرشید، عبدالحمید، شیخ محمد عمر، شیخ محمد مظہر اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں، عبدالحمید اور روشن آراء کا طفلی میں انتقال ہوگیا تھا، باقی تینوں صاحبزادے صاحب علم وتقوی مشائخ ہوئے، ان کے مختصر احوال بیان کئے جا رہے ہیں۔

شیخ عبدالرشید مجددی

آپ کے فرزند اکبر حضرت شاہ عبدالرشید مجددی (۱۲۳۷ـ۱۲۸۷ھ/

(۱) راقم مسکین یہ کتاب مع اردو ترجمہ وتعلیقات مرتب کر رہا ہے، رب کریم کے فضل سے جلد اشاعت پذیر ہوگی

Marfat.com

۱۸۲۱۔ ۱۸۷۰ء) صاحب علم اور قوی روحانیت کے مالک شیخ تھے، اپنے والد کے ہمراہ دلی سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں قیام کرلیا، آپ کے چھ صاحبزادے تھے(۱)، جن میں سے صرف شیخ محمد معصوم (مولف ذکرالسعیدین) حیات رہے باقی سب آپ کے حین حیات ہی فوت ہو گئے، نوابان رام پور کے ساتھ شاہ عبدالرشید مجددی کے قریبی تعلقات تھے، وہاں کے سارے حاکم صاحب علم اور روحانیت سے گہری دلچسپی رکھتے تھے، نواب کلب علی خان حضرت شاہ احمد سعید مجددی سے بیعت تھا، اس کی درخواست پر آپ نے اپنے فرزند شاہ عبدالرشید کو رام پور بھیجا تھا، جہاں آپ مدتوں مقیم رہے، یہ نواب حضرات پہلے شیعہ مذہب کے پیروکار تھے لیکن حضرت شاہ عبدالرشید کی صحبت سے وہ سنی ہوئے (۲) اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے۔

شاہ محمد معصوم مجددی

حضرت شاہ عبدالرشید کے فرزند و جانشین شاہ محمد معصوم یعنی کتاب حاضر (ذکر السعیدین) کے مولف کا تو نوابان رام پور پر بہت ہی اثر و نفوذ تھا۔

شاہ محمد معصوم کی ولادت ۱۰، شعبان ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء کو خانقاہ مظہری دہلی میں ہوئی، ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء کو اپنے دادا اور والد کے ہمراہ حجاز مقدس ہجرت کی، قرآن مجید کے حافظ تھے، آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، معقولات اور تصوف کی تعلیم اپنے سب سے چھوٹے چچا حضرت شاہ محمد مظہر مدنی سے حاصل کی اور حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے حدیث شریف پڑھی، حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں بیعت سے مشرف ہوئے لیکن سلوک کی تکمیل اپنے والد بزرگوار کے حضور رہ کر کی،

(۱) رک کتاب حاضر باب دوم فصل چہارم حاشیہ نمبر ۲

(۲) رک تعلیقات کتاب حاضر باب دوم، فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۳۹

Marfat.com

والد گرامی کے وصال کے بعد مدینہ منورہ میں ان کے جانشین کی حیثیت سے کام کیا۔

والی رام پور نواب کلب علی خان ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء کو آپ کے والد بزرگوار سے بیعت ہوئے تھے، اس لئے اسے صاحبزادہ محمد معصوم سے بہت ہی محبت تھی، نواب صاحب اپنے پیرومرشد کے وصال کے بعد حج کے لئے گئے تو وہاں بہت اصرار کیا کہ آپ میرے ساتھ رام پور تشریف لے آئیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ کام ہیں ان سے فارغ ہو کر ان شاء اللہ رام پور کا سفر کروں گا چنانچہ آپ ۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء کو رام پور پہنچے، وہاں بہت ہی عزت واحترام کے ساتھ قیام کیا، آپ کا رام پور میں ۳۲ سال تک قیام رہا، نواب حامد علی خان کے زمانہ میں ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء کو واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

رام پور میں چوک نصر اللہ خان کے قریب آپ نے خانقاہِ معصومی بنائی، اس کی مسجد لب سڑک ہے اور اب تک خوب آباد ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید کی ہجرت حرمین سے لے کر آپ کے زمانہ حیات تک حرمین الشریفین پر سلاطین ترکیہ کی حکومت تھی، پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء) کے دوران حرمین الشریفین میں اسباب کی بہت کمی ہوگئی تو حکومت نے وہاں کے رہنے والوں کو ترکی، شام اور فلسطین بھیجا، شاہ محمد معصوم ۱۰، شعبان ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء کو شام گے اور حمص میں تقریباً دو سال رہے، پھر وہاں سے دمشق جا کر سات آٹھ ماہ قیام کیا، جنگ عظیم کے ختم ہونے پر آپ واپس ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء کو مکہ مکرمہ آگئے اور وہیں ۱۰، شعبان ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء کو وصال ہوا، معلا میں دفن ہوئے۔

آپ نے رام پور میں دو نکاح کئے، آپ کے چھ فرزند اور چار صاحبزادیاں تھیں:

(۱) صبغۃ اللہ (۲) ابو طاہر سیف الدین (۳) ابو الطیب مجد الدین (۴) ابو الشرف

Marfat.com

عبدالقادر (۵) ابوالفیض عبدالرحمن (۶) محمد ابوسعید، عارفہ، صادقہ، طاہرہ، کاملہ

ان میں سے شیخ ابوالطاہر سیف الدین (۱۲۹۸ـ۱۳۷۸ھ/ ۱۸۸۰ـ ۱۹۵۸ء) صاحب کمال بزرگ تھے، شعر بھی خوب کہتے تھے، طاہر تخلص تھا، ایک ضخیم دیوان بھی مرتب کروایا تھا۔

شاہ محمد معصوم کے دوسرے فرزند شیخ ابوالشرف عبدالقادر (۱۳۰۱ـ ۱۳۶۳ھ/ ۱۸۸۴ـ ۱۹۴۴ء) حافظ، عالم، صوفی باصفا تھے، شاعری کا بھی ذوق تھا فیض تخلص کرتے تھے، ان کا مجموعہ کلام چشمہ فیض کے نام سے مرتب ہوا تھا جو طبع نہیں ہوسکا۔

شاہ محمد معصوم کے چوتھے صاحبزادے شیخ محمد ابوسعید (ولادت ۲۲، ربیع الاول ۱۳۱۷ھ/ ۳۱، جولائی ۱۸۹۹ء) بھی حافظ وعالم تھے، مدینہ منورہ میں قرآن مجید حفظ کیا، قرأت نہایت دلکش کرتے تھے، ذوقِ سخن بھی خوب ہے، تاریخ گوئی کا اچھا ملکہ رکھتے ہیں، زیادہ تر اردو اور عربی میں کہتے ہیں سعید تخلص ہے، اپنے والد گرامی کی وفات ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۲ء پر آپ حجاز سے رام پور آئے اور خانقاہِ معصومی کو ۲۲ سال تک آباد رکھا، واپس حجاز مقدس گئے اور پھر سعودی پاسپورٹ پر بار بار جاتے آتے رہے۔

شاہ محمد معصوم کے پانچویں فرزند حافظ عبدالحمید (ولادت ۱۵، رمضان ۱۳۳۹ھ/ ۲۳، جولائی ۱۹۲۱ء) حافظ وعالم ہیں، حجازی لہجہ میں کلام پاک کی ترتیل نہایت عمدہ کرتے ہیں، شعر و سخن سے فطری لگائے ہے حمید تخلص کرتے ہیں، عربی کلام کا مجموعہ وحی الخیال کے نام سے ہے اور اردو کلام آئینہ افکار سے موسوم ہے، سفارت سعودیہ میں موظف ہیں۔

شاہ محمد معصوم کے سب سے چھوٹے بیٹے عبدالمجید (ولادت شوال ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۲ء) کلام پاک کے حافظ ہیں۔

مولف خود شعر و سخن کا اچھا ذوق رکھتے تھے، معصوم تخلص تھا، عربی قصائد کا ایک

Marfat.com

مجموعہ ترکی سے طبع ہوا تھا، اسی کا کچھ حصہ قصائد معصومی کے نام سے رام پور سے چھپا تھا، اس کے ساتھ ایک فارسی مثنوی الفاصل بین الحق والباطل بھی طبع ہوئی تھی، انتخاب معصوم (فارسی) اور کلام معصوم (اردو) بھی چھپ چکے ہیں ان کے علاوہ آپ کی تالیفات حسب ذیل ہیں:

تالیفات

۱...... وضوح المعانی فی تفسیر الکلام الربانی (ناتمام) قلمی

۲...... ریاض الحکم فی معارف القدم (عربی، تصوف) قلمی

۳...... الادعیة المأثورة المعصومیہ (مطبوعہ)

۴...... اجازت الارشاد (عربی) برائے شیخ اسعد مفید خلیفۂ مولانا خالد کردی رومی (قلمی)

۵...... افصح البیان فی مکائد الشیطان (اردو، مطبوعہ)

۶...... شمائل العارفین فی سیر المجددین (عربی)، قلمی بہ خواہش مولانا عبدالحی لکھنوی

۷...... کشف الغطاء عن اھل الخطا (اردو) مطبوعہ

۸...... السبع الاسرار فی مدارج الاخبار (اردو) مطبوعہ

۹...... الکھف المتین من منہج الرسول الامین (خلاصہ حصن حصین) مطبوعہ

۱۰...... احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام (اردو) مطبوعہ رام پور، تجدید طبع ادارہ مظہر العلم، جہلم

۱۱...... سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو) مطبوعہ (اپنے دادا کی مشہور کتاب کی تہذیب وترتیب)

۱۲...... الفوائد الضابطہ (عربی ترجمہ تالیف شاہ احمد سعید مجددی) مطبوعہ (عربی)

Marfat.com

۱۴...... ذکرالسعیدین (کتاب حاضر) اس کا تجزیاتی تعارف اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں۔

شاہ محمد معصوم نے اپنے مختصر حالات کتاب ذکرالسعیدین کے آخر میں لکھے ہیں جہاں اپنے اردو اور فارسی کلام کا انتخاب بھی دیا ہے، اپنے حسب ذیل خلفاء کے نام بھی لکھے ہیں۔

حافظ نسیم احمد مجددی، میاں دانش باقی مجددی، ملا فقیر محمد کولابی، ملا برأت محمد بدخشانی، میاں عبدالرحیم بلند شہری، ملا یوسف بخاری، مولوی محمد حسین شاہ جہان پوری، ملا نذر محمد بخاری، عبدالقادر خان رام پوری، ملا عبدالرحیم کولابی، ملا عبداللہ پشاوری، ملا عبدالکریم پشاوری، حافظ محمد جان رام پوری، ملا اشرف بنیری، مولوی عبداللہ سلہٹی پرچکی، عبدالرب خان رام پوری، محمد بشیر خان رام پوری، حاجی نیاز محمد خان مراد آبادی، حشمت علی رام پوری، حافظ عباس رام پوری، ملا معرفت شاہ صافی، ملا محمد شریف صافی، ملا محمد دراز پتلوی، مولوی...... چاٹ گامی (طباعت کے ناقص ہونے کے باعث یہ نام پڑھا نہیں جاسکا)

آپ کے ان خلفاء کے حالات تذکروں میں نہیں ملتے یہاں تک کہ رام پور کے اصحاب کے احوال تذکرہ کاملان رام پور میں بھی درج نہیں ہوسکے، البتہ مولوی محمد حسین شاہ جہان پوری (ولادت ۲۷، ذی قعد ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۳۰ء) نے اپنے خود نوشت احوال اپنی کتاب ریاض الفردوس کے خاتمہ پر لکھے ہیں، ان کے والد کا نام غلام قادر خان تھا جن کا تعلق ہندوستان کے مشہور خطہ شاہ جہان پور سے تھا، انہیں کے اجداد علاقہ شاہ جہان پور کے بانی تھے، مولوی محمد حسین عالم معقولات و منقولات ہونے کے علاوہ ذوق سخن بھی رکھتے تھے، انہوں نے شعراء و ادبا کا ایک تذکرہ ریاض الفردوس کے نام سے ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء کو تالیف کیا جو عربی، فارسی اور اردو

Marfat.com

میں ہے اس میں مولف کے معاصرین کے احوال قابل توجہ ہیں، موصوف پہلے مولانا غلام امان خان، ہجر و ملک تخلص (ف ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۸ء) سے بیعت تھے، مولانا ہجر کئی کتابوں کے مولف بھی تھے جن سے تاریخ رشید الدین خانی اور تاریخ خورشید جاہی (مطبوعہ علی گڑھ ۱۳۲۱ھ) قابل ذکر ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کتاب ریاض الفردوس کی تکمیل ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء کے بعد شاہ محمد معصوم رام پوری سے بیعت کی، کیوں کہ انہوں نے اس میں اپنے خودنوشت حالات میں اس کا ذکر نہیں کیا (۱)

حضرت شاہ احمد سعید کے فرزند سوم حضرت شاہ محمد عمر (۱۲۴۴۔۱۲۹۸ھ/ ۱۸۲۹۔۱۸۸۰ء) بھی حافظ و عالم اور صوفی باصفا تھے، قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مولانا حبیب اللہ ملتانی کی خدمت میں تحصیل کی، اپنے چچا حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے حدیث اور اپنے والد سے کتب تصوف پڑھیں، آپ کے دو کم سن بچوں اور اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا، آپ کے ایک ہی صاحبزادے حضرت شاہ ابوالخیر مجددی بقید حیات رہے۔

حضرت شاہ ابوالخیر مجددی (۱۲۷۲۔ ۱۳۴۱ھ/ ۱۸۵۶۔ ۱۹۲۳ء) اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور ایسے صوفی باکمال تھے کہ جن کا باطن بہت ہی مصفا تھا، کشف اتنا صحیح تھا کہ ملنے والے کے بارے میں اسی لمحہ سب کچھ معلوم کر لیتے تھے، اسی لئے عام لوگوں سے بہت کم ملتے تھے، درگاہ مظہری کی خدمت تا حیات کرتے رہے، مدینہ منورہ سے آپ کی واپسی ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء کو ہوئی اور آپ کے حضرت دادا نے جو خانقاہ (مظہری) اپنے خلیفۂ نامدار حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے

(۱) مولانا محمد حسین خان شاہ جہان پوری کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو:
تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند ۱/ ۱۸۳۔۱۸۶ مولانا شاہ محمد معصوم رام پوری کے مختصر حالات ان کے معاصر سید ظہیر الدین احمد ولّلی نے یادگار دہلی (ص ۹۰۔۹۱) میں بھی دیئے ہیں لیکن کوئی قابل ذکر بات نہیں لکھی۔

Marfat.com

حوالہ کی تھی کے وصال اور پھر مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری کی وفات (۱۲۸۳ھ) کے بعد شیخ ولی النبی مجددی کی تولیت اور پھر آپ کی آمد سے ان کا وہاں سے روانہ ہو کر خانقاہ شریف آپ کے حوالہ کرنے ۱۳۰۶ھ سے اپنے وصال ۱۳۴۱ھ تک یعنی ۳۵ سال آپ نے اس درگاہ فلک پیا کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔

آپ کے بہت سے خلفاء تھے، مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے مقامات خیر میں ۴۹ حضرات کا تذکرہ کیا ہے آپ کی دو ازواج محترمات تھیں جن کے بطن سے کثیر اولاد ہوئی لیکن اکثر کی کم سنی میں ہی وفات ہو جاتی تھی، ان میں سے صرف تین صاحبزادے نامور ہوئے اول حضرت ابوالفیض بلال (۱۳۱۸۔۱۳۹۸ھ/ ۱۹۰۰۔ ۱۹۷۸ء) دوم حضرت ابوالسعد سالم (۱۳۲۶۔۱۴۰۸ھ/ ۱۹۰۸۔ ۱۹۸۸ء) یہ دونوں صاحبزادے حضرت کی دوسری خانقاہ کوئٹہ کی خدمت پر مامور تھے، ان حضرات کی اولاد شریف بھی کوئٹہ (شاہ ابوالخیر روڈ، کوئٹہ شہر) میں آباد ہے موخرالذ کے صاحبزادگان میں سے حضرت صاحبزادہ ابوبکر اور حضرت صاحبزادہ ابوحفص عمر دعوت وارشاد میں مصروف ہیں۔

حضرت شاہ ابوالخیر مجددی کے تیسرے فرزند شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی (فاضل جامعہ ازہر ۱۹۰۶۔ ۱۹۹۳ء) نے خانقاہ دہلی (خانقاہ مظہری) کی تاحیات خدمت انجام دی، راقم مسکین کو ان تینوں صاحبزادگان کے حضور حاضری نصیب ہوئی، حضرت ابوالحسن زید فاروقی اکثر اپنی بہن مقیم لاہور کے ہاں دہلی سے تشریف لاتے تو میں ملاقات وزیارت کے لئے کئی بار حاضر ہوتا تھا۔

حضرت زید کئی بلند پایہ کتابوں کے مولف بھی تھے، آپ نے اپنے مبارک احوال اپنے والد گرامی کے مناقب میں اپنی تالیف مقامات خیر میں خود تحریر فرمائے ہیں، جس میں اپنی ۱۵ تالیفات کے نام گنوائے ہیں، اس کے بعد بھی آپ نے کئی

Marfat.com

معرکہ آراء کتابیں تالیف کیں مثلاً علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہم عصر علماء، شاہ اسماعیل دہلوی اور تقویت الایمان اور حضرت مجدد اور ان کے ناقدین خاص طور پر قابل ذکر ہیں، آپ کی کتاب مقاماتِ خیر (سوانح والد خود حضرت شاہ ابوالخیر) بھی ایک ایسا تذکرہ ہے جو اس سلسلہ کے بہت سے خلا پر کرنے کرتا ہے اور دراصل یہ مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ کے تکملہ ذکرالسعیدین کا ذیل ہے۔

شاہ محمد مظہر مجددی مدنی

حضرت شاہ احمد سعید کے فرزند ثالث حضرت شاہ محمد مظہر مدنی (۱۲۴۸۔ ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۳۲۔ ۱۸۸۳ء) حافظ، عالم، قوی الجذبہ اور کثیر الارشاد تھے، آپ سے سلسلہء نقشبندیہ مجددیہ کی خوب اشاعت ہوئی، سمرقند، بخارا، قزان، ترکی، افغانستان، ایران، جزیرۂ عرب، شام، افریقہ مغرب، اور چین تک آپ کے معتقدین وخلفاء نے دعوت وارشاد کے فرائض انجام دیئے، ۲۲ سال کی عمر میں اپنے والد گرامی سے خلافت یاب ہوئے، ہجرت مدینہ سے پہلے بھی حج کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

آپ نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف سے باہر ایک سہ منزلہ رباط مظہر ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء کو بنائی، مسجد نبوی شریف کی توسیع کے دوران اسے مسمار کرنا پڑا چونکہ اس کی زمیں حضرت کی ملکیت تھی اس لئے حکومت سعودیہ نے اس کے متبادل آپ کی اولاد کو شارع قربان پر زمیں دی جہاں آپ کی اولاد نے رباط کی بجائے ایک شاندار ہوٹل تعمیر کروایا، اور اس کے ایک کمرے میں نہایت کرم خوردہ اور تباہ شدہ مخطوطات رکھ دیئے تاکہ اسے دکھاوے کے طور پر رباط بھی کہا جاسکے، یہ وہی کتب و مخطوطات ہیں جو حضرت شاہ احمد سعید مجددی ہجرت حرمیں (۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء) کے دوران اپنے ہمراہ لے گئے تھے اور جاتے ہوئے اپنے خلیفہ حضرت حاجی دوست

Marfat.com

محمد قندھاری (موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) کے حوالہ کر دیا تھا کہ آپ بعد میں کسی کے ذریعہ مدینہ منورہ بھیج دیں چنانچہ حاجی صاحب نے وہ کتب اپنے ایک مرید ملا سکندر کے ہاتھ حضرت کی خدمت میں ارسال فرمادیں، خود حضرت نے اپنے ایک مکتوب میں ان کی وصولی کی اطلاع دی ہے۔(۱)

مجھے ۲۰۱۳ء کو جب حج کی سعادت نصیب ہوئی تو شارع قربان پر جاکر اس شاندار ہوٹل کے کمرہ میں خانقاہ مظہری (دہلی) کے وہ بیش بہا مخطوطات کی زیارت نصیب ہوئی جو مدتوں اس ہوٹل کی تعمیر کی وجہ سے کارٹوں میں بند رہنے کی وجہ سے کرم زدہ، آب رسیدہ، اور موش خوردہ ہو کر تباہ ہو چکے تھے، اس رباط کے کتابخانہ میں دنیا کے نادر اور بعض منحصر بفرد قلمی نسخے بھی تھے، جب یہ مخطوطات رباط میں تھے تو مدینہ یونیورسٹی کے استادوں نے اپنی تحقیقی ضرورت کے تحت بعض مخطوطات کی مائیکروفلمز بنالی تھیں صرف وہی بصورت عکس بچے تھے، باقی سب برباد ہو گئے ہیں۔

میں نے چند مخطوطات کی عکسی نقل کی درخواست کی تو آپ کی اولاد میں سے ایک نوجوان جو اس کتب خانہ کے نگران تھے نے عجیب منطق سے انکار کر دیا کہ چونکہ یہ کتب وقف ہیں اس لئے ان کی نقل نہیں دی جاسکتی، یہ تو حکومتِ سعودیہ معارف پروری کے طور پر وہاں سے تمام مخطوطات بالجبر اٹھالے اور ذخیرۂ شیخ الاسلام عارف حکمت کی طرح اسے بھی مکتبۃ الملک عبدالعزیز (مدینہ منورہ) میں محفوظ کروا کر عوام کے لئے کھول دے۔

حضرت شاہ محمد مظہر مدنی نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ احمد سعید کے احوال ومناقب پر ایک مثالی اور بیش بہا کتاب مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ کے نام سے تالیف کی تھی جس کا فارسی متن حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے ایما پر اکمل

(۱) اس کی تفصیل سابقہ اوراق میں ملاحظہ کریں

Marfat.com

المطابع، دہلی سے ۱۲۸۲ھ کو طبع ہوا، پھر آپ نے اہل عرب کی استدعا پر اسی کتاب کو عربی قالب میں ڈھال کر قزان سے ۱۸۹۶ء کو شائع کروایا۔

مدینہ منورہ میں ہی آپ نے اہل عرب علماء کی فرمائش پر ایک مختصر رسالہ آپ کے مناقب پر فصیح عربی میں لکھا جس کا نام رشحات عنبریہ ہے، اس کے ایک خطی نسخے کا عکس ہمارے مختصر مقدمہ کے ساتھ دارالمبلغین، شرقپور سے شائع ہوا تھا۔ آپ نے ایک اور مختصر رسالہ عربی میں الدر المنظم فی القیام تجاہ القبر المکرم کے نام سے ۱۲۹۶ھ کو تالیف کیا، اس رسالہ کی ایک شرح آپ کے خلیفہ سید محمود مدراسی نے السلک المنظم کے نام سے عربی میں لکھی تھی جو مدراس سے شائع ہو چکی ہے۔

آپ کی کثیر اولاد تھی اکثر فرزند کم سنی میں فوت ہوتے رہے صرف ایک صاحبزادے احمد ثانی بہاء الدین والد کی وفات کے وقت کم سن تھے جن کی تعلیم و تربیت آپ کے خلیفہ سید عبداللہ زواوی نے کی اور آپ کی بجائے مسند ارشاد کو رونق بخشی، اسی سال کی عمر پائی، ان کے ایک صاحبزادے شیخ محمد مظہر تھے، جو مدینہ منورہ میں عطر کی دکان کرتے تھے، وہ اپنے بزرگوں کے احوال سے اتنے لاتعلق و بے خبر تھے کہ جب ہم نے رشحات عنبریہ (احوال شاہ احمد سعید) تالیف شاہ محمد مظہر مدنی کا ایک مطبوعہ نسخہ صوفی میاں احمد صاحب کے ذریعہ ان کو مدینہ منورہ بھیجا تو انہوں نے کہا یہ سب جھوٹ ہے ہمارے دادا شیخ مظہر کو تو فوت ہوئے ایک سو سال ہو گئے ہیں ان کا یہ رسالہ کہاں سے آ گیا۔

انہی شیخ محمد مظہر کی اولاد میں سے ایک صاحب عدنان تھے، جب میں ۱۹۹۹ء کو عمرہ کے لئے حرمین الشریفین گیا تو رباط مظہری مسمار ہو چکی تھی اور اس کے متبادل ملنے والی زمین پر ابھی ہوٹل نہیں بنا تھا، ملنے کے لئے ان کی عطر کی دکان پر گیا، موصوف علم سے بالکل بے بہرہ تھے، کتابوں کے نام بھی نہیں لکھ سکتے تھے اور اپنے

Marfat.com

اجداد کے عقائد سے بھی ناواقف تھے، افسوس کہ اتنے بڑے عالم کی اولاد کا یہ انجام ہوا۔

ذکر السعیدین

یہ حضرت شاہ محمد معصوم رام پوری کی تالیف ہے، جو ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء کو مکمل ہوئی اور اسی سال رام پور کے مطبع مظہر النور سے شائع ہوئی، اس کے کل ۱۴۸ صفحات ہیں، مولف چونکہ سخن ور اور شاعر تھے اس لئے آپ کے معاصر شعراء ادبا نے اس کے خاتمہ پر بہت سے تقریظیں لکھیں جن میں مولوی محمد حسین تمنا مرادآبادی (شاہ عبدالغنی)، حافظ احمد علی شوق رام پوری (مولف تذکرہ کاملان رام پور) منشی امیر مینائی، منشی امیر اللہ تسلیم، منشی محمد اصغر علی خان اصغر تلمید امیر مینائی قابل ذکر ہیں۔

دراصل یہ کتاب حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مشہور اردو رسالہ سعید البیان فی مولد سید الانس والجان کی طباعت مطبع العلوم/ مظہر النور، رام پور سے ۱۳۰۸ھ کو طباعت کا وقت آیا تو مولف کے برادر طریقت حافظ محمد یعقوب مجددی نے اس رسالہ کی نقل شاہ محمد معصوم (مولف کے پوتے) سے طلب کی تو ساتھ ہی درخواست کی کہ اس کے ضمیمہ کے طور پر آپ حضرت مولف شاہ احمد سعید کے حالات بھی لکھ دیں تو انہوں نے یہ کتاب اس رسالہ کے ضمیمہ کے طور پر ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین کے نام سے تالیف کی۔

اس کتاب کی دو ابواب ہیں باب اول حضرت شاہ احمد سعید دہلوی کے احوال، کرامات، مکاشفات، ہجرت حرمین الشریفین، احوال فرزندان وخلفاء پر مشتمل ہے، جس کی سات فصول ہیں، اس کتاب کا باب دوم حضرت شاہ احمد سعید کے فرزند اکبر

Marfat.com

شاہ عبدالرشید رام پوری ثم مکی کے حالات کے لئے مخصوص ہے، اس باب کی بھی سات فصلیں ہیں، اور ایک حسن خاتمہ بھی ہے جس میں مولف نے اپنے مختصر احوال بھی تحریر کئے ہیں۔

اس کتاب کا باب اول مولف نے اپنے چچا شاہ محمد مظہر مدنی کی مشہور کتاب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ کی فارسی سے کی اردو میں تلخیص کردی ہے، لیکن کئی مقامات پر قابل قدر اضافات بھی کئے ہیں جن کی ہم نے کتاب حاضر کی تعلیقات میں نشاندہی کردی ہے۔

اس کتاب کا دوسرا باب یعنی احوال والدِ مولف تو بالکل منفرد معلومات کا حامل ہے شاہ عبدالرشید رام پوری کے اتنے مفصل احوال اور ان کے خلفاء کے حالات سے ہم پہلی بار اس کتاب کے ذریعہ واقف ہوئے ہیں، اسی طرح اس کتاب کے خاتمہ کو مولف نے اپنے اور اپنے خلفاء کے ذکر کے لئے مختص کر کے بھی علمی وروحانی دنیا پر احسان کیا ہے کہ آج ہم ان کے احوال سے واقف ہو سکے۔

جدید دور میں اس گرانبہا تذکرہ کی فصول کرامات ومکاشفات پسند نہیں کی جائیں گی، لیکن ہم نے بھی انہیں بعینہ رہنے دیا ہے، خارج نہیں کیا کیوں کہ یہ اس دور کا تقاضا تھا کہ عوام صوفیہ کی کرامات کی تفصیلات بھی جاننا چاہتے تھے اور پھر یہ صوفیہ کے تمام تذکروں کا جزو ہوتی تھیں، بعض اوقات تو ان فصلوں میں بھی تاریخی نوعیت کا مواد دستیاب ہو جاتا ہے۔

ہم نے اس تذکرہ پر تعلیقات بھی لکھی ہیں، چونکہ یہ توضیحات بعض مقامات پر طویل ہوگی تھیں جو متعلقہ صفحات کے نیچے نہیں آسکتی تھیں اس لئے انہیں الگ دوسرے حصہ کے طور پر شامل کتاب کردیا ہے۔

اس تذکرہ کا متن اسی مذکورہ طباعت سے منقول ہے، ہمارے علم کے مطابق

Marfat.com

اس کا یہی ایک ایڈیشن طبع ہوا تھا۔

یہ تذکرہ اردو زبان میں ہے، مولف ایک ادیب اور شاعر تھے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کی زبان و بیان میں اسقام ہوں گے، تاہم اس وقت کے محاورہ کے مطابق یہ صحیح ہے، اسے ہم کوئی قدیم اردو نہیں کہہ سکتے ان کی معاصر اردو کتب اسی نوعیت کے بیان کی صفات کی حامل ہیں، ہمیں اس اہم تذکرہ کی عکسی نقل حضرت صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی صاحب نے اپنے ذخیرۂ کتب سے عنایت فرمائی ہے، جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

مخلص

دارالمورخین

محمد اقبال مجددی

196، بی، سبزہ زار، لاہور

۳، مئی ۲۰۱۶ء

Marfat.com

Marfat.com

ذکرالسعیدین

Marfat.com

ذکرالسعیدین فی سیرۃ الوالدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدائے جل وعلا و درود بر روح سید انبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ التقی والنقی ، کہتا ہے روسیاہ ناچیز بلا اشتباہ خاک پائے درویشان محمد معصوم نقشبندی مجددی کان اللہ لہ وعفا عنہ کہ برادر عزیز حافظ محمد یعقوب مجددی نے اس فقیر سے کہا کہ کتاب مسمیٰ سعید البیان فی مولد سید الانس والجان مصنفہ شمس سمائے طریقت بدر فلک حقیقت قطب ارشاد غوث ابدال واوتاد عالم علامہ فاضل فہامہ محبوب رب حمید جدی امجدی جناب حضرت شاہ احمد سعید نقشبندی مجددی دہلوی ثم المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ذکر ولادت شریفہ ومعراج عالی وشمائل منیفہ ومعجزات ووفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم میں بروایاتِ صحیحہ زبان اردو میں تصنیف فرمائی ہے اور بذات شریف خود یازدہم ربیع الاول کو ہر سال مجمع عام میں پڑھتے تھے، نقل کر کے بھیج دے اور حال مختصر حضرت مصنف قدس سرہ کا بھی لکھ دے، لہٰذا یہ ہیچمندان حال مختصراً اپنے جد امجد یعنی حضرت مصنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبان اردو قلم بند کرتا ہے۔

مرتب کیا اس رسالہ کو دو باب ایک خاتمہ، ایک حسن خاتمہ پر:

باب اول: احوال حضرت مصنف یعنی حضرت جدی امجدی، اس میں ساتھ (سات)

Marfat.com

فصلیں ہیں۔

فصل اول: بیان ولادت شریفہ وتحصیل علوم ظاہری و باطنی میں تاوقت جلوسِ مسندِ ارشاد۔

فصل دوسری: بیان جلوس مسندِارشاد میں

فصل تیسری: بیان اخلاق واوصاف میں

فصل چوتھی: کرامات میں

فصل پانچویں: مکاشفات میں

فصل چھٹی: بیان ہجرت حرمین شریفین وانتقال میں

فصل ساتویں: ہر دو برادران کرام وہر دو فرزندان عظام سوائے حضرت والد قدس سرہ وخلفاء واصحاب کے احوال میں

باب دوم: احوال فرزند اعظم وخلف اکبر مسند نشین حضرت مصنف یعنی عالم اجل فاضل اکمل نیر آسمان ولایت ماہ فلک ہدایت قطب وحید غوث فرید والدی ماجدی جناب حضرت مولانا شاہ عبدالرشید نقشبندی مجددی دہلوی مدنی قدس سرہ اس میں بھی سات فصلین ہیں

فصل اول: بیان ولادت شریف وتحصیل علوم ظاہری وسلوک باطنی تاوقت جلوس مسند ارشاد۔

فصل دوسری: بیان جلوس مسند ارشاد میں

فصل تیسری: بیان علوشان آپ کی میں اقران واہل زمان پر

فصل چوتھی: بیان اخلاق واوصاف میں

فصل پانچویں: کرامات ومکاشفات میں

فصل چھٹی: بیان اعمال وعادات وبعض مسائل معمولی حضرتین وکیفیت انتقال میں

Marfat.com

فصل ساتوین: احوال خلفاء واصحاب میں، خاتمہ حال مصنف کتاب میں، حسن خاتمہ بعض اشعار نعت نبوی منظومہ مصنف کتاب، امید ہے کہ جمیع نثر و نظم مقبول ہو، نام رکھا اس رسالہ کا ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین واللہ المستعان وعلیہ التکلان

Marfat.com

باب اول

احوال حضرت مصنف قدس سرہ

فصل اول

بیان ولادت شریفہ وتحصیل علوم ظاہری وباطنی تا وقت جلوس مسند ارشاد

واضح ہو کہ ولادت شریفہ آپ کی شہر مصطفیٰ آباد عرف رامپور [۳] میں غرہ ربیع الاخر ۱۲۱۷ بارہ سو سترہ ہجری میں واقع ہوئی، ''مظہر یزدان'' تاریخ ولادت شریفہ [۴] ہے، آثار رشد وہدایت وصلاح وولایت صغرسن میں آپ کی پیشانی سے ظاہر وباہر تھی، عمر شریف دس سال تک نہیں پہنچی تہی کہ حفظ قرآن شریف سے فراغت حاصل [۵] کی اوسی عمر میں اپنے پیرومرشد یعنی قطب جہان غوث زمان جناب حضرت شاہ غلام علوی دہلوی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر شرف بیعت سے درجۂ بلند حاصل کیا [۶] آپ پر حضرت شاہ صاحب عنایت خاص وشفقت بےشمار مبذول فرماتے تھے چونکہ حضرت شاہ صاحب موصوف نے عمر شریف اپنی حالت تجرد میں بسر کی زن وفرزند کی طرف توجہ نہ ہوئی [۷] لہٰذا آپ کو اپنا فرزند کیا بارہا فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے بہت دوستون سے چاہا کہ اپنا فرزند ہمیں دے دیں کسی نے یہ بات قبول نہ کی، مگر ابوسعید نے اپنا فرزند ہم کو دیا، ہم نے اوس کو اپنا فرزند دلبند کیا، [۸] وبہ نہایت اہتمام آپ کی تربیت ظاہری وباطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور

Marfat.com

امر فرمایا ساتھ جمع کرنے سلوک باطنی اور تحصیل علوم عقلی اور نقلی کے چنانچہ آپ نے ویسا ہی کیا، رامپور میں حضرت مولوی سراج احمد [۹] جو آپ کے والد ماجد کے حقیقی ماموں، بڑے عالم وعارف ومحدث تھے، تلمذ کیا اور سند حدیث مسلسل بالاولیۃ کہ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے [۱۰] حاصل کی اور مفتی شرف الدین [۱۱] سے بھی کہ بڑے فاضل فقیہ تھے پڑھا، دہلی میں مولوی فضل امام [۱۲] والد مولوی فضل حق [۱۳] مرحوم اور مولوی رشید الدین خان [۱۴] سے اور حضرت شاہ عبدالعزیز [۱۵] وحضرت مولوی رفیع الدین [۱۶] ومولوی شاہ عبدالقادر [۱۷] کی خدمت میں حاضر ہوکر استفادۂ علوم فرماتے تھے، تینوں حضرات آپ کی بہت تعظیم کرتے اور کمال شفقت فرماتے [۱۸] اجازت اسانید علم حدیث کی حضرت شاہ عبدالعزیز سے کہ اون کو اپنے والد حضرت شاہ ولی اللہ اور اون کو شیخ ابوطاہر مدنی [۱۹] سے تھی، جو کتاب انتباہ [۲۰] میں مذکور ہیں، حاصل کین اور لکھنو میں مولوی محمد اشرف [۲۱] ومولوی نور [۲۲] سے پڑھا، اکثر کتابیں تصوف کی اور بعضی حدیث کی اپنے پیرو مرشد سے پڑہین، تحصیل علوم نقلیہ وعقلیہ بکمال تحقیق وتدقیق ونہایت شوق وذوق سے کی تھی، تمام رات مطالعہ میں گذر جاتی تھی، وقت حلقہ توجہ اپنے پیرومرشد کے خدمت میں حاضر ہوا کرتے چونکہ اژدہام خلایق سے مکان بھر جاتا حضرت کی آپ پر نظر پڑتی اشارہ سے بلا کر ایک طرف اپنی مسند کے بٹھا کر بڑے زور وقوت سے توجہ آپ کو دیر تک دیتے تھے، اکثر آپ کے پیرومرشد آپ کی طرف خطاب کرکے فرمایا کرتے کہ ہماری توجہ تمہاری جانب سے موقوف نہیں ہوتی، حاضر غائب یکسان رہتی ہے، حالت غیبت میں اپنے والد ماجد سے توجہ لیتے تھے، پندرہ برس خدمت میں اپنے پیرومرشد حضرت شاہ صاحب کے حاضر رہے، آپ کی خاص توجہات سے سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ نہایت تک طے فرمایا، نسبت اس خاندان عالیشان کی بہت بلند حاصل

Marfat.com

کی، کیفیت ہر مقام آپ پر بخوبی منکشف ہوئی، انہار اربعہ [۲۳] جو آپ کا رسالہ ہے اوس میں لکھا ہے کہ حضرت پیر و مرشد نے اپنی توجہات سے مقامات مجددی میں مجھ کو سرفراز فرمایا ہے، حسب استعداد ناقص اپنی کے کیفیت و برکات وحالات ہر مقام جدا جدا واسرار وانوار علاحدہ علاحدہ مجھ کو دریافت ہوئے، بعض اسرار لایق استتار ہیں کہ اون کے بیان کا حکم مجھ کو نہیں ہے، سبحان اللہ قوت توجہ حضرت پیر دستگیر کیا بیان کی جائے ہر مقام میں کہ اول توجہ دیتے تھے یوں مکشوف ہوتا تھا کہ اوس مقام کو اپنے محل سے لا کر مجھ پر ڈالا یا مجھ لاشے کو پستی مکان سے اوٹھا کر اوس مقام عالی میں داخل کر دیا، عنایت وشفقت حضرت کی جو اس نااہل پر تھے اگر تمام عمر خاکروبی آپ کے آستانہ فیض نشانہ کی اپنی آنکھوں سے کروں عشر عشیر بھی آپ کے حق تربیت کا ادا نہ ہو

گر بر تن من زبان شود ہر موے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

ایک روز اپنی از غایت بندہ نوازی اس غلام کو طلب فرما کر اپنے قریب بٹھا کر فاتحہ ارواح مبارک حضرات پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم پر پڑھ کر متوجہ ہوئے دیکھا میں نے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید اور حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہم تشریف لائے ہیں، حضرت مجدد حضرت کی جائے پر تشریف رکھتے ہیں اور اوپر سر مبارک حضرت مجدد کے تھوڑے فاصلہ سے عرصہ ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توجہ شریف اس فدوی پر مبذول فرماتے ہیں، اس طور سے کہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بواسطہ حضرت مجدد اس خاکسار پر پہونچتا ہے اور اس ذرۂ بے مقدار کو درخشان کرتا ہے، ایسے کیفیت عجیب وغریب حاصل ہوئے کہ نہ قلم کو قوت تحریر نہ مجھ کو طاقت تسطیر، دیر تک بحالت بیہوشی دریائے

Marfat.com

نسبت خاصہ میں ڈوبا رہا اور انہیں ایام میں بروز عید قربان مجمع عام میں اس سگِ آستانہ کو دستار و کلاہ و پیرہن خاص اپنے دست شریف سے پہنایا اور اجازت و خلافت مطلقہ سے معزز فرمایا۔

الحمد للہ برکت توجہ و عنایت حضرت پیر دستگیر سے مناسبت ساتھ نسبت اس خاندان کی حاصل ہوئی حق تعالیٰ قادر ہے کہ انتہائی تمنائے دلی ملی، تمام ہوئی ۞ عبارت حضرت مصنف قدس سرہ کی [۲۴] آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شاہ صاحب نے مجھ کو بشارت سیر مرادی اور مشرب محمدی کی دی ہے [۲۵] بالجملہ آپ کے پیر و مرشد یعنی حضرت شاہ صاحب کے نزدیک مرتبہ آپ کا اپنے خلفاء میں بہت بڑا تھا، ہزارون مرید سیکڑون خلفاء [۲۶] میں چار [۲۷] خلفاء کو امتیاز دیا تھا، حضرت شاہ ابو سعید مجددی والد حضرت مصنف، دوسرے حضرت مصنف، تیسرے جناب شاہ رؤف احمد مجددی چوتھے حضرت مولوی بشارت اللہ [۲۸] بہڑا ئچی رحمۃ اللہ علیہم چنانچہ یہ امتیاز مکتوبات حضرت شاہ صاحب سے ظاہر ہے، اپنے خلفاء کے احوال مقامات میں بقلم خود حضرت شاہ صاحب نے لکھے ہیں، اول نام آپ کے والد کا لکھا ہے [۲۹] بعدہ نام آپ کا چنانچہ آپ کا حال بدست شریف یوں لکھا ہے کہ حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ میں اپنے والد ماجد کے قریب ہیں اور یہ بھی بدست شریف لکھا ہے حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید حافظ و عالم و فاضل اپنے والد ماجد سے کم نہیں ہیں اجازت تعلیم طریقہ کی فقیر سے ان کو پہنچی ہے، تمام ہوئی عبارت حضرت شاہ صاحب [۳۰] کی، مولوی محمد جان [۳۱] رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شاہ صاحب کے بڑے خلیفہ صاحب ارشاد مکہ معظمہ میں رہے اور وہیں رحلت کی، نقل کرتے تھے کہ حضرت شاہ صاحب آپ کی تعریف بلند استعدادی

۞ مخفی نہ رہے عبارت حضرت مصنف کی بزبان فارسی ہے، فقیر نے ترجمہ اوسکا بزبان اردو لکھا۔

Marfat.com

وتوصیف سرعت وسلوک بہت فرماتے تھے یہاں تک کہ ایک بار میں حضرت پیرومرشد کی خدمت میں حاضر تھا والد ماجد آپ کے اور آپ بھی حاضر تھے کہ حضرت شاہ صاحب نے بجانب حاضرین مخاطب ہوکر فرمایا کہ ان دونوں میں کون عالی مرتبہ اور فاضل معلوم ہوتا ہے، کسی نے کچھ جواب نہ دیا، آخر خود ہی فرمایا کہ میری نظر میں پسر ✿ بہتر پدر سے ہے [۳۲] آپ کے والد ماجد فرماتے تھے کہ حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھ ناکس سے چار شخص ظہور میں آئے ابوسعید، احمد سعید ،رؤف احمد، بشارت اللہ، حضرت شاہ صاحب نے اپنے مکتوبات میں زیب قلم فرمایا ہے، حضرت ابوسعید، حضرت احمد سعید، حضرت رؤف احمد، مولوی بشارت اللہ میرے برگزیدہ اصحاب میں اور لکھا ہے حضرت ابوسعید اسعد هم الله سبحانه. احمد سعید جعله الله محموداً. رؤف احمد راف الله به. بشارت الله جعله الله مبشراً بقوله الله تعالیٰ تم چار شخصوں کو سلامت رکھے کہ ارتباط محبت بہتر قرابت سے ہے اور ہرایک کی عمر میں برکت عطا کرے کہ طریقہ کو شہرت ہو اور رواج پائے [۳۳] آمین، انتھیٰ۔

آپ فرماتے تھے کہ حضرت پیرومرشد نے مجھ کو مشرف فرمایا تھا اپنی امامت خاص سے اور آپ کے حکم سے توجہ آپ کی مریدوں کو زمانہ حیات میں آپ کے دیتا اور رسائل سلوک طریقت کے اون کو پڑھاتا، تحقیقات مقامات مجددیہ کی اون کو سمجھاتا [۳۴] چنانچہ حضرت سید اسمٰعیل [۳۵] مدنی اور حضرت مرزا عبدالغفور خرجوی [۳۶] کہ بڑے بڑے اصحاب واجل خلفاء حضرت شاہ صاحب کی تھے آپ سے توجہ لیتے تھے اور رسائل تصوف پڑھتے تھے، آپ کے والد ماجد کی اگر کوئی تعریف کرتا تو وہ

✿ حضرت شاہ صاحب نے آپ کو آپ کے والد پر فضیلت شاید بوجہ سیر مرادی ومشرب محمدی دی ہوگئی، واللہ اعلم

Marfat.com

فرماتے تھے کہ میں اس لایق نہیں ہوں میرے بڑے فرزند کہ جامع کمالات ظاہری و باطنی ہیں البتہ لایق مدح کے ہیں، آپ فرماتے تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عنایت خاص مجھ پر ہے چنانچہ اپنی خلافت خاص سے مجھ کو مشرف فرمایا ہے اور آپ کے مقامات خاصہ میں اسی وجہ سے کمال قوت حاصل ہے۔[۳۷]

Marfat.com

فصل دوسری

بیان جلوس مسند ارشاد میں

جب آپ کے والد ماجد کا عزم حرمین شریفین کا ہوا[۱] آپ کو اپنی اور اپنے پیر و مرشد کی جائے پر قائم مقام کیا، تولیت نظم و نسق خانقاہ شریف و کتب خانہ وغیرہ کی آپ کو دی چنانچہ اسی سال میں کہ ۱۲۴۹ بارہ سواہ اونچاس ہجری تھی اور عمر شریف تینتیس [۲] برس کی آپ نے مسند نقشبندیہ مجددیہ پر جلوس فرمایا، بکمال استقامت ظاہر و باطن زیب دہ مسند ارشاد آباء کرام و مشائخ عظام ہوئے، خلایق اطراف و جوانب ربع مسکون نے ہندوستان و خراسان و بلخ و بخارا وغیرہ سے بہرِ استفادۂ علوم ظاہری و باطنی آپ کی طرف رجوع کی، بعد وفات اپنے پیر و مرشد کے یعنی زمانہ حیات اپنے والد ماجد میں اکثر اشتغال درس و تدریس [۳] فرماتے تھے، بعد جلوس بر مسند ارشاد افادۂ علوم ظاہری و افاضہ نسبت باطنی منحصر آپ کی ذات والا صفات پر ہوا، سیکڑوں آدمی استفادہ کے واسطے حاضر خدمت رہتے تھے، آوازہ فضل و کمال آپ کا تمام عالم میں مشہور ہوا، اجل علماء زمانہ و اکمل فضلاء وقت آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر استفادۂ علوم ظاہری و سلوک باطنی کرتے تھے، طالبین و مریدین کی جانب توجہ آپ کی باقسام تربیت مصروف رہتے تھے، ہر ایک شخص کو موافق استعداد تعلیم فرماتے تھے، بعض سلوک تفصیلی سے بہرہ ور ہوئے، اکثر سلوک اجمالی سے

Marfat.com

مشرف ہوئے، کوئی توجہ غائبانہ سے ترقیات سلوک کرتا، کسی کو بطور طفرہ ✿ کے توجہ فرماتے، بعض کو مجاہدات وریاضات کا حکم دیتے، بعض کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے، غرض وجود شریف آپ کا مثل طبیب حاذق کے تھا مضرات ومنافع ہر ایک کے دیکھ کر اس کی تربیت فرماتے، بہت علماء بہ نیت استفادہ ظاہری حاضر ہوکر مستفید ہوئے تھے [۴] جو کہ استفادہ ظاہر وباطن سے مشرف ہوئے ہیں وہ بہت ہیں حد شمار سے زیادہ [۵] سب اہل علم وفضل وکمال ہیں، تین وقت حلقہ توجہ منعقد ہوتا تھا، بعد نماز صبح وبعد ظہر وبعد نماز مغرب، اول مریدین ختم مشائخ کرام پڑھتے، صبح کو پہلے ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ کا کہ سات [۶] حضرات ہیں حضرت خوجہ عبدالخالق غجدوانی، حضرت خواجہ عارف ریوگری، حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی، حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی، حضرت خواجہ محمد بابا سماسی، حضرت خواجہ امیر کلال، حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ غوث الخلیقۃ حضرت خواجہ محمد بن محمد بہاء الدین نقشبند بخاری مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہم، باین طور کہ اول وآخر سورۂ فاتحہ سات سات بار پھر اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ پھر سورۂ الم نشرح اوناسی مرتبہ، بعدہ سورہ قل ھو اللہ احد ہزار مرتبہ، بعد اس کے ختم امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی قدس اللہ تعالیٰ سرہ باین طور کہ اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ بعدہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پانچ سو مرتبہ پانچویں صدی میں لفظ العلی العظیم زیادہ کر کے معمول تھا، بعدہ ختم اپنے پیرومرشد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کا باین الفاظ یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد پانچ سو مرتبہ، بعد آپ کے انتقال کے آپ کا ختم باین الفاظ پڑھا جاتا ہے: سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ

✿ طفرہ اصطلاح صوفیہ میں مراد اس سے ہے کہ سلوک مقامات بطور عبور کے بتصرف پیر طریقت بے حصول تمکین واقع ہو

Marfat.com

واللہ اکبر پانچ سو مرتبہ اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ

آپ کے بڑے فرزند جانشین جناب والدی ماجدی حضرت شاہ عبدالرشید قدس سرہ کا ختم بعد رحلت باین الفاظ معمول ہے: سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پانچ سو مرتبہ اول وآخر درود شریف سو سو مرتبہ، الفاظ درود شریف اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارك وسلم یہ ختم ہای مذکورہ صبح کے ہیں، بعد نماز ظہر اول ختم حضرت غوث الثقلین جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آیۃ شریفہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانچ سو مرتبہ، درود شریف اول و آخر سو سو مرتبہ، بعدہ ختم حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رضی اللہ عنہ باین الفاظ یاخفی اللطف ادرکنی بلطفك الخفی. پانچ سو مرتبہ درود شریف اول وآخر سو سو مرتبہ، بعدہ ختم قطب العارفین غوث وقیوم حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیۃ شریفہ لاالہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین، پانچ سو مرتبہ درود شریف اول وآخر سو سو مرتبہ، یہ ختم ظہر ہیں، بعد نماز مغرب اول ختم صلوٰۃ تنجینا باین الفاظ اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والافات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیات وترفعنا بھا عندك اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انك علی کل شئی قدیر، تین سو تیرہ مرتبہ ثواب اس کا ہدیہ روح پرفتوح حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کر کے ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ جو بعد صبح کے مذکور ہوا معمول تھا، یہ چند الفاظ اس وقت زیادہ پڑھے جاتے ہیں: یاقاضی الحاجات یاکافی المھمات یارافع الدرجات یادافع البلیات یاحل المشکلات یاشافی المرضی یامسبب الاسباب یا مجیب

Marfat.com

الدعوات یا ارحم الراحمین، آپ کا معمول تھا بعد ہر ختم شریف کے دعا ہاتھ اوٹھا اہل حلقہ فرماتے ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا اوس کی روح کو ہدیہ کرتے اور اوسکے وسیلہ سے فیضان فیوض وحصول حاجات ظاہری و باطنی جناب حضرت حق جل وعلا سے چاہتے، بعد فراغ ختم سہ وقت مریدین حاضرین کو توجہ دیتے، اس طور سے کہ اہل حلقہ ہر فرد اپنے مقام تعلیم یافتہ کی جانب منتظر فیض الٰہی دوزانو مراقب ہو کر بیٹھتا اور توجہ بجانب ہر شخص فرداً فرداً اس ہیئت سے فرماتے کہ تسبیح دست مبارک میں لے کر شمار انفاس کر کے اور سر مبارک کو حرکت خفیفہ دیتے اوس وقت میں ایک آواز ہلکی بھی دہن شریف سے پیدا ہوتی، اس صورت سے القائے فیوض وسکینہ بصرف ہمت قویہ دلہائے سالکین پر فرماتے، ورود تجلیات ہر مقام و کیفیات عروج ونزول علیحدہ علیحدہ متوجہ الیہ پاتا، کبھی بکمال ذوق وشوق وعشق الٰہی اشعار سے نمک پاشی جراحت دلہائے عاشقین مشتاقین پر کرتے، اہل حلقہ کی عجب حالت ہوتی تھی، کوئی حالت وجد میں کوئی مبتلائے آہ ونالہ، کوئی گریان، کوئی خندان، کوئی مستغرق دریائے بیخودی، کوئی بیتاب شورش ومستی، کوئی فانی مشاہدۂ جمال محبوب حقیقی، غرض وہ وقت عجیب وغریب ہوتا تھا کہ دیکھنے پر موقوف تھا ؎

لذت می نشناسی بخدا تا نہ چشی

حاضرین حلقہ شریف مقاصد دلی وتمنای قلبی سے زیادہ ہر ایک فائز المرام ہوتا، ہر سال میں کئی اشخاص کو شرف اجازت وخلافت سے مشرف فرماتے، آپ فرماتے تھے چونکہ زمانہ قرب قیامت ہے ظلمات کفر وبدعت محیط عالم ہیں لھذا مہما امکن ارسال اجازت یافتگان باطراف جہان بنظر رشد وہدایت طالبان ملحوظ ہے کہ قلوب خلایق انوار ہدایت سے متجلی ہون، کفر وبدعت سے محفوظ رہیں، اہل عصر خواہ علما خواہ مشائخ مقر آپ کے فضائل وکمالات ظاہری وباطنی کے تھے، بکمال تعظیم وتکریم پیش آتے

Marfat.com

تھے بلکہ مخالفین کو قدرت مخالفت وسر تابی نہ تھی، تاوقتیکہ آپ دہلی میں تشریف رکھتے تھے، فرقہ وہابیہ [۷] کو مجال دم زدن نہ تھا اس فرقہ کا رد بکمال شدومد بزبان وتحریر فرماتے [۸] چند رسالی [۹] اور فتوے بی تعداد لکھے ہیں [۱۰] چونکہ جامعیت علوم بدرجہ غایت تھی جو رسالہ یا فتوی لکھا کسی نے رد نہ کیا، اللہ تعالیٰ نے ذات عالی مرتبت آپ کی حامی دین متین نائب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ظاہر وباطن میں کی تھی اور وجود شریف آپ کا مثل آفتاب جہان تاب روشن کن جہان واہل جہان تھا

گر نہ بیند بروز شب بر چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گنا
ای آفتاب روی ترا شب پر آفتاب
چشمک زند بدور تو شب پر بر آفتاب

سیکڑوں ہزاروں بلکہ لکھوں نے بے واسطہ وبواسطہ فیوضات الہیہ وتجلیات غیر متناہیہ حاصل کئے [۱۱] درس علوم ظاہر مثل تفسیر وحدیث وفقہ واصول وتصوف ہر روز ہوتا تھا، زبان گوہر فشان بیان نکات عجیبہ وتحقیقات دقیقہ ومعارف حقیقت واسرار طریقت ورموز شریعت میں ترجمان لسان الغیب تھی، ہر بیان کو وہ طاقت اور ہر تحقیق کو وہ قوت تھی کہ سامع کیسا ہی ذہین وطباع ہوتا بجز قبول وتسلیم چارہ نہ تھا، بحر مواج معارف حقیقت ودریائے ناپیدا کنار علوم شریعت تھی [۱۲] رسالہ حق المبین فی ردّ اجوبہ اربعین و ذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف و فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ ،کس زور قوت سے تحریر فرمائے ہیں، جس مسئلہ کو ثابت کیا ہے بادلہ شرعیہ ثابت کیا ہے وسعید البیان فی مولد سید الانس والجان اور ایک رسالہ تصوف میں مسمی بانھار اربعہ تالیف کیا ہے [۱۳]

Marfat.com

نھر اول میں اذکار واشغال ومراقبات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رقم فرمائے ہیں، نھر دوم میں اشغال واذکار طریقہ قادریہ زیب قلم کئے، نہر سوئم میں اذکار واشغال طریقہ چشتیہ ضبط کئے، نہر چہارم میں شرح اصطلاحات طریقہ نقشبندیہ مشروحاً بیان فرمائی ہیں، خاتمہ میں شجرہ ہائے ہرسہ طریقہ لکھے، اس رسالہ کو بہت قبولیت ہوئی بعض علمانے مکہ معظمہ میں اوس کا ترجمہ بزبان عربی ۱۲۵۷ بارہ سوستاون ہجری میں کیا [۱۴] اور بطلب بعض علماء محبین ترجمہ فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ اس فقیر نے مدینہ منورہ میں ۱۲۸۴ بارہ سوچوراسی میں لکھا چنانچہ یہ دونون رسالے طبع کئے گئے، [۱۵] ایک مجلد مکتوبات [۱۶] فیض آیات بحر معارف کنز دقایق آپ کی ہے، مجلس آپ کی منبع انوار آلھیہ ومصدر فیوضات نبویہ مصطفویہ تھے، معائنہ ارواح طیبہ انبیاء واولیاء و مشاہدہ نزول ملائکہ اہل بصیرت کو ہوتا تہا بلکہ جملہ حاضرین از خواص وعوام پرتو انوار و برکات وفیوضات وتجلیات سے بہرہ ور ہوتے، ذکر دنیا واہل دنیا کہ موجب غفلت ہے، ہرگز نہ ہوتا تھا۔

Marfat.com

فصل تیسری

اوصاف واخلاق کے بیان میں

اخلاق صوریہ واوصاف معنویہ آپ کے ایسے تھے کہ فقیر کہ مجال وقدرت نہیں کہ ضبط قلم کرے، حلم ایسا تھا کہ کسی سے کیسی ہی تقصیر وخطا صادر ہو کبھی بشدت بلکہ نرمی بھی مواخذہ نہ کیا، غصہ اور قہر کا تو ذکر کیا، گفتگو نرم، شیرین، دلپذیر کہ سننے والا فریفتہ ہوتا، کلام ایسے تامل وآہستگی سے ادا فرماتے تھے کہ فقیر نے کسی سے نہیں، بلکہ جمیع اصحاب اس کے قائل تھی، اخلاق ومحبت وشفقت وعنایت بہ نسبت اہل واولاد و مریدین ومحبین ومخلصین کے ایسے تھی کہ ہر ایک شخص کو یقین تھا جو عنایت مجھ پر ہے اور کسی پر نہیں، سخاوت اس درجہ تھی کہ واسطے غیر کے بہتر اپنی ذات کے واسطے بدتر اختیار فرماتے تھے بلکہ حالت عسرت میں بھی دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے، زہد وورع آپ کا ضرب المثل تھا، استقامت ایسی تھی کہ کوہ ہل جاوے آپ کو جنبش نہ ہو، توکل حصہ آپ کا تھا، سو سے زیادہ آدمی ہمیشہ آپ کی خانقاہ میں رہتے تھے ان کا مایحتاج الیہ آپ پر منحصر تھا، کل حوائج ضروری وغیر ضروری کے متکفل آپ ہی تھے، ایک پیسہ کی بھی کہیں سے مقرر آمدنی نہ تھی، فقیر بقسم کہہ سکتا ہے کبھی کسی قسم کی تکلیف کسی کو نہ پہنچی۔

علاوہ تلمذ ظاہری واستفادہ باطنی کی سیکڑون اہل حاجت ظاہری از قسم مرض

Marfat.com

وغیرہ اپنی حاجات مرادات پاتے، بعد حلقہ صبح کے ہر روز بہت مردوزن اہل حاجت واسطے حصول مقاصد حاضر خدمت والا ہوتے، کوئی پانی دم کراتا، کوئی تعویذ لکھواتا، کوئی تشتریان لکھواتا، کوئی دم کرواتا، کوئی کچھ مطلب عرض کرتا، کوئی حصول مراد کی دعا طلب کرتا، آپ سب کی حاجت روائی کرتے، وہ اپنی مرادین بوسیلۂ ذات اقدس پاتے، اہل دنیا اگر حاضر ہوتے مکارم اخلاق اون سے ایسے فرماتے کہ دریائے حیرت میں غوطہ کھاتے، فرمایا کرتے تھے کہ حضرت پیرومرشد اکثر اہل دنیا کو اپنی مجلس میں نہ آنے دیتے تھے، مگر ہم اپنے اخلاق سے کچھ کہہ نہیں سکتے، رقیق القلب ایسے تھے کہ خارج از بیان ہے، باوجود ایسے اخلاق کے ہیبت ظاہری ایسی تھی کوئی کیسا ہی باجلال وحشم ہو مجال دم زدن آپ کی حضوری میں نہ تھی ؎

ہیبت حق است این از خلق نیست
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

مرتبہ حضور و یاد الٰہی اس درجہ تھا کہ کسی وقت غفلت نہ ہوتی تھی ؎

ازدرون شو آشنا و ز برون بیگانہ اش
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

مرحمت خلق اللہ پر شیوۂ مرضیہ آپ کا تھا، نہایت متواضع تھی، باوصف کہ ذات شریف جامع کمالات ظاہری و باطنی تھی کبھی کسی نے آپ کی زبان سے یہ نہیں سنا کہ یہ کمال ہم کو حاصل ہے، ادنی خادم سے اپنی ذات کو کمتر سمجھتے تھے، اہل فضل وکمال سے بتکریم وتعظیم پیش آتے، خصوصاً علما ومشائخ کی سروقد تعظیم کرتے، محل نصیحت میں کوتاہی نہ فرماتے، صلہ رحمی موافقت یاران خمیر طینت تھی، حیا ایسی تھی کہ کسی کی جانب بہ نظر غور نہ دیکھتے، قناعت ایسی تھی کہ جو موجود ہوتا اوس سے خوش رہتے کھانے پینے میں کچھ قید نہ تھی جو کچھ میسر ہوا خواہ اچھا خواہ برا نوش کرتے، کلام بہت کم فرماتے، طعام

Marfat.com

بہت کم کھاتے ،شب وروز میں پاؤ آثار سے کم نوش جان فرماتے ، بہت کم سوتے ، سفر وحضر میں تہجد تک قضا نہ ہوتی ، قرآن شریف ایسے حسن لحن اور تجوید سے پڑھتے کہ کیفیت اوس کی موقوف بر سماع تھی ، خصوصاً تراویح میں سیکڑون آدمی بارادۂ استماع نزدیک ودور سے حاضر ہوکر متاثر ہوتے ، جو لوگ صاحب نسبت وارباب وجدان تھے اون کا حال اور ہی ہوتا تھا، سامعین پر تو قرأت حقیقی کا پڑتا، فیضان قرأت شریف نمونۂ شجر موسوی تھا، کوئی پردہ حائل نہ رہتا۔

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در صحبت رندان خبری نیست کہ نیست

امامت نماز پنجگانہ وجمعہ وعیدین بذاتِ خود دہلی میں فرماتے تھے، مگر بہ عذر وقت عذرا اپنے بڑے فرزند والد ماجد فقیر جناب حضرت شاہ عبدالرشید قدس سرہ کو بجائے اپنے قائم مقام فرماتے ، سلامت عقل و استقامت ذہین واصابت فکر وحسن رائے بدرجہ غایت تھی ، عقلائے وقت تصفیہ امور مشکلہ میں اگر عاجز ہوتے آپ سے حل کراتے جس مقدمہ میں حکام وقت سالہا سال فیصلہ نہ کرسکتے تھے اگر خصمین آپ کو حکم کرتے ایک ہی مجلس میں فیصلہ فرمادیتے، خصمین بکمال خوشی قبول کرتے ، حکام کو نہایت تعجب ہوتا، بلکہ حکام وقت نے درخواست کی اگر اجازت ہو مقدمات مشکلہ بمشورہ عالی حل کریں ، فرمایا ہمیں فرصت اس کام کی نہیں ہے۔

شمائل ظاہری ایسے تھے کہ جو آپ کو دیکھتا شیفتہ جمال وفریفتہ کمال ہوتا، معتدل القامت مائل بدرازی ، سر مبارک کلان ، پیشانی نورافشانی ، کشادہ آنکھیں ، مشاہدہ جمال بیمثال معشوق حقیقی سے سرشار ومخمور، چہرۂ زیبا چون آفتاب تابان یا مہتاب درخشان جس کو دیکھنے سے خدا یاد آتا تھا، ریش مبارک کلان بہت گھنی سینۂ بی کینہ تک ، اعضائے جسم مبارک نہایت نرم بغایت نازک ، جو قریب ہوتا خوشبو سے

Marfat.com

معطر ہو جاتا، روح مجسم نور مطہر کہیے تو بجا ہے۔

نہ جنش غایتی دارد نہ سعدی راسخن پایان
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

بالجملہ اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپ کے لاتعداد ولاتحصی ہیں، میرا کیا مقدور ایک شمہ بھی لکھوں، ہاں بموجب خواہش دوستان چند سطر پر اکتفا کی ہے۔

گر آن جملہ را سعدی انشا کند
مگر دفتری دیگر املا کند [۱]

Marfat.com

فصل چوتھی

بعض کرامات کے بیان میں

چند کرامات ہدیہ محبین مشتاقین کرتا ہوں، سب سے بڑی کرامت دوستانِ خدا کے نزدیک محبت خدا و اتباع سنت حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم وتصفیہ قلوب مریدین وتزکیہ نفوس طالبین اور زندہ کرنا دلہائے مردہ کا، دور کرنا اون سے گرفتاری ماسوا، ہدایتِ خلق الٰہی، حصولِ مرتبۂ دوام حضور وآگاہی حل مشکلات قضائے حاجات ہے، یہ سب اوصاف آپ کی ذات جامع کمالات میں از قسم بدیہیات موجود تھے مگر عوام تصرفات جو بطور خرق عادات کے ظاہر ہوتے ہیں اون کو کرامت جانتے ہیں یہ بھی بہت ظہور میں آئی ہیں۔

کرامت عم اکبر مولانا شاہ محمد عمر [۱] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بحسب اتفاق سفر میں راہ بھول کر نہایت پریشان تھا کہ ناگاہ دیکھا آپ کو ظاہر ہو کر لگام اسپ کی پکڑ کر راہ راست پر لے آئے چند بار ایسا ہی واقعہ ہوا، پھر باطمینان تمام لگام اسپ چھوڑ کر بآرام مسافت سفر طے کرتا کبھی واقعہ مذکورہ پیش نہ آتا۔

کرامت چچا صاحب مذکور کے عقد نکاح کو قریب دس سال [۲] کے منقضی ہو گئے تھے بسبب بعض عوارض [۳] کے اولاد نہیں ہوتی تھی جناب دادی صاحبہ [۴] مرحومہ ہمیشہ اس بارہ میں عرض کرتی تھیں اقارب زوجہ بھی مشکوک تھے لہٰذا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اگر تولد ہونا نوشتہ بھی نہ ہو تب بھی ممکن ہے، تغیر وتبدل اوسی

Marfat.com

کے ہاتھ میں ہے، ان شاء اللہ تعالی فرزند پیدا ہوگا، بموجب بشارت آپ کے فرزند دلبند پیدا ہوا[۵] بلکہ بعدہ دو فرزند اور بھی پیدا ہوئے[۶]

کرامت عم اصغر مولوی شاہ محمد مظہر [۷] علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جب بارادۂ حج بندر بمبئی میں پہنچا بسبب وقوع قتال عرب وترک [۸] آمد ورفت جہاز موقوف تھے، لہٰذا دو ماہ تک انتظار میں منقضی ہوئے، کوئی جہاز میسر نہ ہوا پریشان حال ہوکر استمداد آپ سے چاہی دیکھا کہ حضرت کنارۂ دریا پر عصا بدست ایستادہ ہیں، مالکان جہازوں کو نام بنام فرماتے ہیں کہ میرے فرزند کو اتنے دن انتظار میں گذرے اوس کو اب تک سوار نہیں کیا، جلدی سوار کردو، تین دن گذری تھے کہ جہاز واسطے سواری کے موجود ہوا، سوار ہوکر روانہ ہوئے، جب بندر حدیدہ[۹] سے آگے روانہ ہوا طوفان بشدت طغیانی پیدا ہوا پردے پھٹ گئے وگل ٹوٹ گیا، حال جہاز دیکھ کر اہل جہاز کی نوبت مایوسی کی ہوئی، ناخدا معلم بھی مایوس تھے اوس وقت استغاثہ واستمداد آپ سے کی، دیکھا کہ آپ ظاہر ہوئے، جہاز کو اپنی پشت پر اوٹھا کر اوس طوفان عظیم الطغیان سے علیحدہ کردیا ہوا، موقوف ہوگئی، دریا ساکن ہوگیا، جہاز مع اہل جہاز محفوظ وسلامت رہا۔

کرامت ملا حسن بخاری[۱۰] خلیفہ جلیل حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہما کہ بڑے صاحب نسبت قوی وکشف جلی تھے نقل کرتے تھے کہ ایک روز بوقت حلقہ صبح آپ کی خدمت میں مراقب بیٹھا تھا حالتِ غیبت میں دیکھا کہ ایک بزرگ آپ کے دہنی طرف بیٹھے ہیں ایک کتاب اون کے ہاتھ میں ہے میں نے پوچھا یہ کیا کتاب ہے؟ اونہوں نے فرمایا کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں نام اولیاء متقدمین ومتاخرین لکھتا ہوں، بس یہی میری خدمت ہے، میں نے عرض کیا کہ نام آپ کا بھی لکھا فرمایا کہ ہاں لکھا ہے واسطے صحت کے لایا ہوں

Marfat.com

کرامت عم اصغر شاہ محمد مظہر بھی فرماتے تھے کہ مجھ کو بھی ایسا ہی مشاہدہ ہوا بلکہ نام آپکا زمرۂ اولیاء متقدمین میں مثل حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی، حضرت معروف کرخی، حضرت داؤد طائی، حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں لکھا دیکھا یہاں سے بزرگی آپ کی سمجھنا چاہئے۔

کرامت عم اصغر شاہ محمد مظہر فرماتے تھے کہ ایک بار آپ واسطی عیادت مریض کی تشریف لے گئے میں بھی ہمراہ تھا ایک لڑکا نہایت حسین حالتِ نزع سکرات موت میں گرفتار بے حس وحرکت دیکھا، قریب ہے کہ جان اوسکی نکل جائے والدہ اوسکی آپکی مرید تھی لڑکے کو آپ کے قدموں پر ڈال کر بہت عجز وزاری سے عرض کرنے لگی کہ یہ ایک لڑکا میرا رہ گیا ہے اس کا بھی دم آخر ہے بہت روئی اور بیقرار ہوئی یہانتک کہ حضرت بھی چشم پر آب ہوئے، دریائے رحمت جوش میں آیا آپنے اوسکی طرف بکمال محبت توجہ فرمائی بعد توجہ بنہایت تضرع دیر تک دعا کیا اور اوسکی ما کی خاطر جمع کی کہ تیرا لڑکا زندہ رہے گا اُوسی وقت اوس لڑکے نے حرکت کی اور آنکھیں کھول دیں بلکہ کہانا مانگا، حضرت نے بہت خوشی سے چند لقمے اپنے دست مبارک سے اوس کو کہلائے آپ کی ہمت توجہ اور برکت دعا سے لڑکا اچھا ہوگیا۔

فیض روح القدس ازباز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

کرامت نواب علاء الدین احمد خان [١١] مرحوم رئیس لوہارونی بواسطہ ایک شخص کے عرض کرایا کہ میری اہلیہ حاملہ ہے مجھ کو تردد ہے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ آپ فرمادیجئے آپ نے فرمایا خاطر جمع رکھوان شاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا، جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔

کرامت میاں عبداللہ شاہ [١٣] مرحوم آپ کے خادم نقل کرتے تھے کہ ایک بار مجھ کو شوق وطن غالب ہوا، حضرت سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت نہ

Marfat.com

دی میں نے قصد کیا کہ حضرت سے اجازت زیارت حضرت خواجہ قطب الدین کی کہ شہر دہلی سے سات کوس ہے لے کر وہاں سے وطن کو جاؤں چنانچہ ایسا ہی عرض کیا کہ خواجہ صاحب کی زیارت کو اجازت ہو جاوے، حضرت نے اجازت زیارت کی دی اور حضرت سے جو کوئی لفظ زیارت خواجہ صاحب بلا قید اسم عرض کرتا حضرت کے نزدیک حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مراد ہوتی، جب بجانب زیارت حضرت خواجہ قطب الدین روانہ ہوا، راہ میں قدم میرے اولٹے پڑتے تھے، ہر چند چاہتا تھا کہ اوس طرف جاؤں ممکن نہ تھا بلکہ دیکھنے والے بحیرت نگران تھے کہ یہ شخص کیسی راہ چلتا ہے دیوانہ ہو گیا ہے، کہ بجانب پشت اولٹا چلتا ہے اوس وقت سمجھا کہ یہ حضرت کا تصرف ہے، آخر عاجز ہو کر بجانب زیارت حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ روانہ ہوا، زیارت شریف پر حاضر ہو کر بہت نادم ہوا، بکمال عجز وزاری رویا اور مراقب ہو کر بیٹھا کہ ناگاہ مجھ کو غیبت ہوئی، اوسی حالت میں کیا دیکھتا ہون کہ شہر کا دروازہ بند ہے میں اوس کو کھول کر باہر نکل آیا، سپاہی بقصد گرفتاری میرے پیچھے دوڑتے ہیں، ہر چند بھاگا مفید نہ ہوا مجھ کو بستہ گرفتہ حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے کہا بے اجازت دروازہ شہر کیوں کھولا اور کیوں بھاگا؟ سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے مارو، ایسی سخت زدوکوبی کی کہ قابل بیان نہیں، میں ہر چند چیخا چلایا کسی نے نہ سنا اوس وقت مجھے ہوش آیا دیکھا کہ پائین مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ پڑا ہون، اشک آنکھوں سے جاری ہیں، اعضاء بدن بسب زدوکوبی کے درد کرتے ہیں، بصدق دل توبہ کر کے فسخ عزم سفر کیا، پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا بنظر عتاب فرمایا کہ زیارت خواجہ صاحب کی کی؟ بکمال خجالت عرض کیا کہ ہاں آپ نے تبسم فرما کر سکوت کیا، سوائے کرامات مذکورہ بہت کرامات ہیں، انہیں چند کرامات پر اکتفا کی۔

اب چند مکاشفات ہدیہ شائقین کرتا ہون۔

Marfat.com

فصل پانچویں

بیان بعضے مکاشفات میں

فرماتے تھے کہ بارہا شرف دیدار حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے خواب و بیداری و مراقبہ میں اعزاز پایا چونکہ فقیر محمدی المشرب ہے، لہٰذا عنایات خاص خصوصاً امداد وقت مصائب و امراض روح پر فتوح حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوتی ہیں، تفصیل اوس کی موجب تطویل ہے،

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار ماہ رمضان مبارک میں اندرون خانقاہ شریف [۱] بوقت نماز تراویح مشاہدہ ہوا کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مع بعضے صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نزول اجلال فرمایا، مسجد خوشبو سے معطر ہوگئی، جو لوگ صاحبِ ادراک وارباب کشف تھے پر توۂ مشاہدۂ جمال آفتاب رسالت سے مشرف ہوکر سعادت دارین حاصل کی، گویا بنظر استماع قرآن شریف اس بندۂ ضعیف سے تشریف فرما ہوئے تھے۔ بعد استماع تحسین قرأت فرمائی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار تسبیح خانہ [۲] میں مراقب تھا، مشاہدہ ہوا کہ حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان آسمان و زمیں جلوہ افروز ہیں، اس کمینہ امت پر توجہ فرماتے ہیں، اوس توجہ عالی سے ایسے مقامات عالیہ اور حالات سامیہ حاصل ہوے کہ حد تقریر و تحریر سے خارج ہیں، شاید کہ ایسی توجہ خاص سے کمتر افراد

Marfat.com

امت کو معزز فرمایا ہو۔

مکاشفہ فرماتے تھے ایک بار دیکھا کہ ایک شخص گھوڑا لیے آتا ہے اور کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گھوڑا تمہاری سواری کے واسطے بھیجا ہے اور منتظر تمہارے ہیں، جلد سوار ہو کر خدمت عالی میں حاضر ہو، میں نے اپنے دل میں کہا کہ حضرت کے گھوڑے پر سوار ہونا کمال بے ادبی ہے، اوس شخص سے کہا کہ مکان قریب ہے میں پیادہ پا حاضر ہوتا ہوں تم گھوڑا لے آؤ، بکمال سرعت حضور اقدس میں حاضر ہوا، دیکھا کہ حضرت محبوب رب العالمیں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور بہت لوگ حاضر ہیں اور ایک جنازہ بہی رکھا ہے، گویا واسطے امامت جنازہ کی منتظر ہیں، میں نے نماز جنازہ پڑ ہوائی، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم نے مع حاضرین اقتدا کی، اس مکاشفہ سے ظاہر ہے جیسے کہ آپ خلیفہ واسطے احیاء کے تھے ایسے ہی واسطے اموات کے ہوئے۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار دیکھا کہ حضرت سرور دین ودنیا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ کمینۂ خلایق ایک محفل میں شریک طعام ہیں بلکہ ایک ظرف میں کہاتے ہیں۔

ازان طرف نہ پذیرد کمال او نقصان
وزین طرف شرفِ روزگارِ من باشد

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار دیکھا کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طعام اس عاصی روسیاہ کے واسطے بدست حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روانہ فرمایا، حضرت مذکور نے تشریف لا کر فرمایا کہ یہ طعام مخصوص حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے بھیجا ہے۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک شخص نے التماس توجہ فقیر سے نسبت قادریہ کا کیا، فقیر نے فاتحہ بروح مبارک حضرت غوث الثقلین قدس سرہ پڑھ کر متوجہ ہوا

Marfat.com

دیکھا کہ حضرت موصوف تشریف لائے گردن فقیر پر جلوہ نزول فرمایا اور تاج مرصع خاص سر مبارک سے اوتار کر فقیر کے سر پر رکھا اور اپنی نسبت خاصہ سے سرفراز کیا، بہت روز تک مغلوب نسبت آپ کا رہا بلکہ اب تک ذوق نسبت کا باقی ہے، کیفیت نسبت مخصوصہ حضرت ممدوح کی مقدور بیان نہیں۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ زمانہ تالیف رسالہ انہار اربعہ مشہود ہوا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند [۳] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تجھ سے کچھ ملال ہے، یہ مکان جو سامنے ہے اس میں تشریف رکھتے ہیں میں نے استفسار وجہ ملال کیا، فرمایا کہ حضرت فرماتے ہیں میرا ذکر اپنے رسالہ میں نہیں کیا میں نے عرض کیا کہ یہ ملال بہتر ہزار انعام واجلال سے ہے لہٰذا، نہر رابع خاص منسوب حضرت خواجہ کی طرف کر کے اصطلاحات آپ کے طریقہ کے ذکر کئے اور اشغال طریقہ سہروردیہ کہ مرکوز خاطر فقیر تھے نہ لکھے۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک روز مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی [۴] پر حاضر ہوا، حضرت خواجہ قبر شریف سے نکل آئے چند قدم استقبال کر کے معانقہ سے مشرف فرما کر القائے نسبت خاصہ سے سرفراز کیا۔

مکاشفہ پھر ایک مرتبہ حاضر ہوا حضرت خواجہ نے ایک شیشی عطر عنایت فرمائی کہ خوشبو اوس کی اس جہان کی خوشبو سے مناسبت نہ رکھتی تھی، استعمال عطر مذکور سے کمال قوت نسبت چشتیہ میں حاصل ہوئے۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ واسطے زیارت حضرت خواجہ مذکور کے روانہ ہوا راہ میں دیکھا کہ حضرت خواجہ تشریف لاتے ہیں، متوجہ جانب فقیر ہو کر یہ بیت پڑھتے تھے۔

Marfat.com

عشق آن خانمان خرابی ہست
کہ ترا آورد بخانہ ما

اور نہایت مہربانی وانبساط سے فرماتے ہیں باوجودیکہ حضرت خواجہ قدس سرہ کو بسبب استغراق اپنے مشہود کے التفات بہ نسبت زائرین کمتر ہوتا ہے۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء [۵] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال التفات بجانب زائرین فرماتے ہیں، حضرت مذکور اور فقیر ہم مشرب، یعنی محمدی المشرب ہیں، لہٰذا نہایت التفات وغایت خصوصیت اس فقیر سے ظاہر فرماتے ہیں، جس وقت فقیر حاضر ہوتا ہے اور حاضرین سے معرض ہو کر خاص فقیر کی جانب توجہ فرماتے ہیں، بسب کثرت محبت کوئی دقیقہ اپنی محبوبیت کا فقیر سے مخفی نہ رکھا اور ایسے ایسے معاملات درمیان میں گذرے کہ حد تحریر سے خارج ہیں کہ تفصیل اون کی موجب تطویل ہے۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ سرہند [۶] شریف میں واسطے زیارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاضر ہوا تھا، مزار پر انوار حضرت امام کی ایسا منبع فیوضات الہیہ مصدر برکات نامتناہیہ پایا کوئی مزار ایسا نظر سے نہین گذرا گویا مزار نبی ہے نہ مزار ولی ؎

نبی نیست اما بشکل نبی
بخیر در کویش ہزاران ولی

اور حضرت ممدوح نے کمال عنایت ونہایت الطاف اس فقیر پر مبذول فرمائے اور خاص توجہ سے اون مقامات میں جو خاص آپ پر منکشف ہوئے تھے ممتاز کیا اور خلعت خلافت خاصہ کا پہنایا۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ منصب قیومیت [۷] خاص حضرت خواجہ محمد معصوم [۸]

Marfat.com

فرزند حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہما کو عطا ہوا، آثار اور برکات اوس منصب کے آپ کے مزار پرانوار سے اب تک ظاہر و باہر ہیں، بندہ جب آپ کے مزار پر حاضر ہوا، ایسا ظاہر ہوا کہ ایک بادشاہ والا جاہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہے اور گرداگرد اوس کے وزراء و حکام و منشیان حاضر دربار ہیں، بموجب حکم والا احکام تمام روے زمیں میں جاری کرتے ہیں، آپ نے بھی اس حاضر دربار پر کمال الطاف خسروانہ فرما کر اپنی نسبت خاص سے سربلندی بخشی۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار خانقاہ میں دیکھا کہ حضرت امام ربانی مزار حضرت پیرومرشد سے برآمد ہوئے اور بجانب فقیر متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ جیسی توجہ مریدوں کو واسطی دفع خطرات کے کرتے ہو ایسی ہی توجہ واسطے قطع کرنے حب علمی [۹] کی بھی کیا کرو وہ بھی سدراہ ہے۔

ایسے مکاشفے اور کرامتین آپ کی بہت ہیں بموجب نقل مشہور مشتے نمونہ خروارے، چند مکاشفے اور چند کراموں پر بنظر اختصار اکتفا کیا وجود باجود آپ کا سراسر کرامت تھا، علی ہذا القیاس، فضائل صوری و معنوی کمالات ظاہری و باطنی جو کہ ذات مجمع البرکات میں جمع تھے طاقت تحریر فقیر سے زائد ہیں، کوئی خلیفہ کوئی مرید نہ ہوگا کہ کشوفات و کرامات و کشف قبور و اشراف خطرات و اظہار اسرار غیبت نہ بیان کرتا ہو، میرا کیا مقدور کہ آپ کے علو مراتب کے حالات بالتفصیل لکھوں ۔

آیا نہ حد خود نشناس کا مقام ہے

اولیاء عزلت اقطاب اور ابدال اہل خدمت شب کو آپ کے حلقہ توجہ میں حاضر ہوکر مستفید ہوتے تھے، قبل از فراغ اوٹھ جاتے تھے ایک بار جناب مفتی مولوی محمد صدرالدین خان [۱۰] صدر صدور دہلی مرحوم نے کہ بڑے علامہ علوم عقلی ونقلی تھے آپ سے دریافت کیا کہ اب کون دہلی میں قطب [۱۱] ہے؟ محل سکونت کہاں ہے

Marfat.com

آپنے لکھا کہ چاہتے ہو کہ اسرار مخفی ظاہر ہوجائین اولیاء عزلت کو مخفی ہونا واجب ہے، اون کے اظہار کا فقیر کو اذن نہیں ہے

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در محفل رندان خبری نیست کہ نیست

Marfat.com

فصل چھٹی

بیان ہجرت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وانتقال از دار فانی بدار باقی

جب کہ عمر شریف آپ کی ستاون کو پہنچی [۱] اور جلوس مسند ارشاد پر پچیس [۲] برس خانقاہ عالم پناہ دہلی میں پورے ہوئے ،سولہوین تاریخ ماہ مبارک رمضان ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر ہجری کو غدر واقع ہوا [۳] یعنی فوج انگریزی اپنے حکام سے بغاوت کر کے دہلی میں آئے ،سراج الدین محمد ابوظفر بھادر شاہ [۴] کو بالجبر [۵] اپنا حاکم مقرر کیا ، عجب تہلکہ عظیم اور سانحہ ہوش ربا بحکم الٰہی کہ موجب کمال عبرت ہے واقع ہوا، اگر تفصیل اوس کی ضبط قلم ہو تو ایک کتاب مستقل لکھی جائے [۶] فوج نے پہلے قتل وغارت حکام [۷] کا کیا اور عزم جنگ مصمم ٹھرایا اوس وقت آپ بذات مبارک خود مع فرزندان ومریدین بادشاہ مذکور پاس تشریف لے گئے [۸] اور جو امور کہ موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایق فہمایش اور نصاب کہ قابل اظہار کے تھیں اپنی زبان شریف سے بخوبی بیان فرما کر خانقاہ شریف میں معاودت کی، بدستور سابق عبادات وطاعات واذکار واشغال وتوجہ ومراقبات میں بکمال استقامت مشغول ہوئے ،اکثر عمائد شہر مضطرب الحال ہوکر استفسار مآل کرتے تھے، موافق وقت وحال آپ اون کی تسکین فرماتے تھے، چار ماہ [۹] بلکہ کچھ زاید وہی تہلکہ تمام شہر واہل شہر پر برپا رہا، شب وروز گولہ باری وجنگ وقتال بے سردار وحرب وجدال

Marfat.com

بکمال بے انتظامی محض بے قاعدہ وبیکار وقوع میں آیا، کوئی لڑائی ایسی نہ تھی کہ وہ فوج نامراد پس پانہ ہوئی ہو، معرکہ جدال سے فرار نہ کیا ہو، آخر ماہ محرم [۱۰] شروع ۱۲۷۴ بارہ سو چوہتر ہجری معرکہ شر وفساد برپا رہا، نوبت باینجا رسید کہ حکام انگریزی نے نصف شہر تک دخل کیا، بادشاہ وجمیع اہل شہر امراء وعمائد ادنی واعلیٰ درحالتِ بے سروسامانی بنہایت اضطراب وپریشانی زن ومرد پیر جوان بے ستر و بے حجاب پیادہ پا شہر بدر ہوئے، اسباب نقد وجنس واموال وامتعہ وفرش وغیرہ غرضیکہ جو کچھ جس کے پاس تھا بحال خود چھوڑ کر نکل گئے، کوئی کسی کا پرسان نہ تھا اور نہ کوئی کسی کو دیکھتا تھا گویا نمونہ قیامت برپا [۱۱] تھا، حفظنا اللہ منھا بموجب عرض مخلصین آپ نے بھی سب اہل وعیال بلکہ جمیع عزیز واقارب ومتعلقان بمعیت اپنے فرزند اکبر والد ماجد فقیر حضرت شاہ عبدالرشید قدس سرہ کے بیرون [۱۲] شہر روانہ کئے، خود بذات شریف مع چند اشخاص خانقاہ میں رہے فرماتے تھے کہ بموجب حکم پیران کبار یہان بیٹھا ہون، بے حکم اون کے جانہیں سکتا تھا، موافق عادت مشغول کار خود تھے، بعد تین چار روز کے بالکل شہر خالی ہوگیا، شقہ جاوربکش نایاب تھا، حاضرین نے عرض کیا اب یہان رہنا موجب تکلیف مالا یطاق ہے کہ مایحتاج الیہ ضروری بھی دستیاب نہیں ہوتا، آپ نے وہ ہی جواب سابق دیا، دوسرے روز صبح کو فرمایا کہ آج ہم کو بھی حکم خروج ہوگیا، خادم سے فرمایا کوئی سواری لاؤ، حاضرین حیران تھے کہ امراء مرد وزن پیادہ پا بلا حجاب نکل گئے، حضرت سواری طلب فرماتے ہیں، آخر بموجب حکم تعمیل کو روانہ ہوئے محض آپ کے تصرف سے سواری دستیاب ہوئی، آپ نے رفقا شہر سے خروج فرمایا مگر اوس وقت تک نصف شہر سے زائد جس جانب خانقاہ واقع تھی قبضہ ودخل حکام انگریزی نہیں ہوا تھا باوجودیکہ تمام شہر خالی تھا گویا وجود سراسر کرامت آپکا مانع تھا جب آپ نے خروج

Marfat.com

فرمایا کل شہر پر قبضہ کیا، ہم لوگ یعنی متعلقین آپ کے قطب صاحب ۞ میں تھے، آپ بھی وہیں تشریف فرما ہوئے [۱۳] لیکن ایسے وقت میں بھی آپ کو کوئی پریشانی نہ تھی باوجودیکہ اہل وعیال عزیز واقارب خدام مریدین بہت لوگ بمعیت حاضر تھے جو عبادات اوراد و وظائف وحلقہ توجہ پہلے معمول تھے وہی اوس وقت میں بھی تھے، کسی قسم کا فتور لاحق نہ تھا ''زہے استقامت خہے توکل وکرامت'' یہ کرامت آپ کی بتائید ایزدی دیکھو کہ قطب صاحب میں ایک رسالدار انگریزی مسمی نورنگ خان [۱۴] کو بواسطہ [۱۵] آپ سے انتساب طریقت رکھتا تھا معہ چند سوار بہ نیت حفاظت کہ ظہور حمایت الٰہی کا تھا، حاضر ہوا اور حضرت کو مع جمیع متعلقان مقبرہ منصور میں کہ محل وسیع وجائے راحت تھی لے گیا، حضرت نے وہاں اپنے مریدوں اور رفقا سے مشورہ کیا کہ اب یہاں سے عزم سفر کہاں کا چاہئے سب نے موافق رائے خود عرض کیا، فرزند اکبر یعنی والد ماجد فقیر نے عرض کیا اولیٰ وافضل سفر حرمیں شریفین ہے اسی رائے کو پسند فرماکر ترجیح دی اور عزم ہجرت مصمم کیا، رسالدار سے اپنا عزم ہجرت ظاہر فرمایا، بموجب مصرع ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

حاکم [۱۶] نے پروانۂ راہداری بنام نامی مع جمیع متعلقان بدست رسالدار افغانان مذکور روانہ خدمت کیا باوجودیکہ آپ مشہور ترین علماء ومشائخ دہلی تھے، اس کا کچھ خیال نہ کیا اس سے زیادہ کون بڑی کرامت ہوگی اور اوسی مقبرہ میں ایک واقعہ عظیم پیش ہوا یعنی ایک افسر انگریز معہ چند سوار کے مسلح آیا، حضرت سے گفتگو امور گذشتہ دہلی میں بدلائل وتہدید کے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ برسر حکومت بلکہ آمادۂ قتل

۞ مراد قطب صاحب سے وہ موضع ہے کہ جس میں مزار پرانوار حضرت خواجہ قطب الدین چشتی سجزی رحمۃ اللہ علیہ بفاصلہ سات کوس شہر دہلی سے بجانب جنوب واقع ہے

Marfat.com

ہے، فقیر کو خوب یاد ہے، کہ اوس وقت آتش حکم قتل عام مشتعل تھی، آپ کی گفتگو میں کسی قسم کا خوف یا رعب ہرگز ظاہر نہ تھا بلکہ بکمال بشاشت واستقامت قدح دلائل اوس کی بخوبی فرماتے تھے کہ بجز تسلیم وسکوت کی خصم کو چارہ نہ تھا چہرۂ مبارک پر کمال نورانیت وطمانیت ہویدا تھی اور وہ فرط قہر وغضب سے تلوار نیام سے نکال کر بار بار اوسے جنش دیتا تھا اور لب گزیدن میں مصروف تھا مگر حمایت الٰہی ایسی مانع تھی وہ گویا بے دست وپا تھا، آخر عاجز ہو کر کہا تم کو بمعیت خود لیجا کر بکمال ذلت پھانسی دینگے، حضرت نے فرمایا بہت اچھا ہم خود چلتے ہیں، خادم سے فرمایا سواری لاؤ اوس میں فرش کرو وکتاب وظیفہ دیگر اشیائے ضروری نام بنام فرماتے تھے اوس میں رکھدو حاضرین حیران تھے کہ بعزم قتل لیجاتا ہے، اور آپ ارشاد کرتے ہیں کہ جیسے حسب عادت ارشاد ہوتا تھا، الغرض سوار ہوگئے فرزندان وبرادران ومریدین وخادمین گرداگرد سواری ایستادہ تھے اوس افسر پر اوس وقت ایسی ہیبت طاری ہوئی گھوڑے پر بے تحاشا سوار ہو کر فرار ہوا، زبانی ایک سوار کے کہلا بھیجا پیر صاحب سے کہو آپ ٹھہرین حضرت سواری سے اوتر کر بعادت معمولی مشغول ہوئے یہ بھی نہ معلوم ہوا کون آیا تھا کون گیا، اوس کے جانے کے بعد اور بھی حکام انگریزی آئے سخنہای سخت درشت کہے، آخر باسی مبدل ہوگئے۔

الغرض چند روز مقبرہ میں توقف فرما کر بعزم حرمین شریفین روانہ ہوئے، دو تین روز چھاؤنی [۱۷] جو خاص مقام جنگ تھا، ٹھہرے اذان ونماز ہر وقت بجماعت کثیر ادا فرماتے تھے، حکام انگریزی وغیرہ بچشم خود دیکھتے تھے چون وچرا نہ کرسکتے تھے، براہِ پنجاب وسندھ روانہ بمبئی [۱۸] مع جمیع متعلقان کم وبیش سو اشخاص ہوں گے، ہوئے مردم ہر شہر وقریہ کے قدوم برکت لزوم غنیمت سمجھ کر حاضر ہو کر مستفید ہوتے باوجود اس بے سامانی کے کہ سوائے پوشش کے کچھ نہ تھا بمعیت اس قدر اشخاص کے ایسے سفر دور

Marfat.com

و دراز کا عزم بالجزم فرمانا آپ کا ہی کام تھا، طرفہ یہ کہ ایسے زمانہ میں کہ تمام ہندوستان غدر واقع تھا کہ جابجا حکم ممانعت خاص کر اہل [۱۸] دہلی کے واسطے نافذ تھا، تجسس اور تلاشی جان مال علاوہ ازاں ہر جگہ موقع پر سپاہیان حراست آتے تھے، باز پرس وقصد تالاشی کرتے تھے مگر کچھ نہ کر سکتے تھے، ہر روز عجائب وغرائب کرامات ظاہر ہوتی تھیں، حاصل یہ کہ سفر خشکی و دریا بکمال آرام وراحت وخوشی طے کر کے بندر بمبئی پونچے، غیب الغیب سے جمیع سامان ضروری بلکہ زائد پہونچتا تھا، مصداق آیت شریفہ ومن یتق اللہ یجعلہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ کما حقہ ظاہر وباہر تھا، علیٰ ہذا القیاس، بمبئی میں بھی کل سامان دریا جہاز وغیرہ مدت قلیلہ میں موجود ہوا، باوجود موسم آخر ہونے کے ومنع احباب کے کہ محل خوف وخطر ہے قبول نہ فرما کر مع کل متعلقین ورفقاء ماہ شعبان میں سوار ہوئے، آخر ماہ شوال [۲۰] سال مذکور جدہ میں بصحت وسلامتی اوترے، بعض اعیان مکہ مکرمہ بہ نیت استقبال حاضر ہوئے، نامتی بادشاہ [۲۱] وہاں پر مسند حکومت تھا، حاضر ہو کر خدمت لائقہ سے بہرہ یاب ہوا، متکفل سامان وصول مکہ مکرمہ شتران وشقادف وغیرہ ہوا، بعض مخلصین تا جدہ بعض بیرون بلدۂ محترمہ نیت استقبال حاضر ہوئے، بکمال شوق طواف بیت اللہ کیا، مشاہدۂ جلوۂ مقصود سے معزز ہوئے، ارکان حج بنہایت اہتمام ادا فرمائے، اعیان حرم محترم علماء ومشائخ وغیرہ حاضر ہوئے، بعض نے آپ کے دست مبارک پر بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں کی، بہرہ استفادہ حلقہ توجہات میں مستفید ہوتے، حلقہ شریفہ بکمال جمعیت وکثرت طالبین حرم محترم میں قریب مصلائے حنفیہ منعقد ہوتا تھا لیکن شوق زیارت مدینہ منورہ نہایت غالب تھا، ماہ صفر میں قصد زیارت فرمایا سامان سفر من جمیع الوجوہ طیار تھا، اوس وقت جمال ۞ نے انکار کیا، حضرت کو

۞ جمال، بزبان عربی میں اونٹ والے کو کہتے ہیں

Marfat.com

کمال ملال ہوا، فرمایا خوب نہ کیا، خلاف عہد کیا، عافیت خوب نہ ہوگی، غیرت الٰہی کہ اولیاء کی حق میں ہوتی ہے، ظاہر ہوئی یعنی وہ جمال عہد شکن راہ میں قتل ہوا، ماہ ربیع الاول میں بار دیگر عزم زیارت روضہ مقدسہ فرمایا، مع حضرت والد فقیر وعم کلان [۲۲] ودیگر خدام روانہ ہوئے، باقی متعلقین کو مکہ معظمہ میں چھوڑا اوسی ماہ مبارک میں شرف زیارت روضۂ معطرہ سے مشرف ہوئے، مشاہدۂ جمال باکمال سرورِ دین ودنیا سے کہ غایۃ مقصد ونہایت تمنا تھی ہزاران اعزاز وافتخار پایا، حضرت والد قدس سرہ فرماتے تھے کہ اوس وقت فقیر بھی شریک دولت تھا، حضرت کو خلعت خاص عنایت ہوا، فقیر وبرادر عزیز محمد عمر کو ایک ایک تاج مرحمت ہوا [۲۳] اعیان بلدۂ طیبہ حضرت کے شرف ورود سے نہایت مسرور ہوئے، اکثر افاضل اور سادات وغیرہ نے دست مبارک پر بسبب عقیدت کمالات صوری ومعنوی طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کر کے ملازم حلقہ شریفہ ہوئے اور بکمال رغبت باعث اقامت تھے، حضرت نے درجواب ارشاد فرمایا کہ اصل ارادہ ہمارا خاص اسی بلدۂ شریف کی اقامت کا ہے لیکن تاظہور مرضی شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لا ونعم کہہ نہیں سکتا، جب مرضی شریف معلوم ہوئی نیت اقامت فرمائی، حاکم مدینہ منورہ خالد بادشاہ [۲۴] حاضر خدمت بارادۂ صادقہ ہوا بلکہ خدمات لائقہ بحسن عقیدت بجالایا اوس وقت عنایت نامہ مکہ معظمہ میں بطلب متعلقین روانہ فرمایا، اوس میں مرقوم تھا کہ عنایات حضرت سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کہ درباره سگ آستانہ خود مبذول فرمائے ہیں کیا بیان کی جائیں کہ مقدور بیان نہیں ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

Marfat.com

موقوف مشاہدہ پر ہے یضیق صدری نفذ وقت ہے، مناخہ ✿میں ایک مکان متصل مسجد سیدنا علی رضی اللہ عنہ عنایت ہوا ہے اوس میں گنجایش دس خانہ نشین کی علاحدہ علاحدہ ہے، اگر عورات اوس مکان سے اقتدا کرین نماز بجماعت ممکن ہے، لہٰذا کاغذ ہندوی واسطے مصارف راہ بھیجا ہے لازم کہ سب مع برادر عزیز حاجی صاحب، مراد حاجی صاحب سے حضرت شاہ عبدالغنی ہیں، مع اون کے متعلقین کے قافلہ رحبیہ [۲۵] میں اس طرف روانہ ہون، حسب طلب اوسی ماہ میں حاضر بلدۂ طیبہ ہوئے ، زیارت روضہ اقدس سے افتخار دارین حاصل کیا، حضرت نے بکمال عنایت فقیر کو مع بعض دیگر متعلقین بمعیت خود مواجہ شریف میں صلوات وسلام بزبان خود پڑھایا، جو کچھہ نورانیت چہرۂ مبارک بلکہ تمام بدن اطہر میں حضرت کے پائی زائد الوصف تھی، فنا و بقا حقیقت احمدی میں صورۃً ومعناً آپ کو حاصل ہوئی تھی، علاوہ اپنی حقیقت کے جسم شریف بھی مستغرق دریاے انوار محمدی ومطلع اسرار فیوضات احمدی ہو گیا تھا، جو معاملات قرب واتحاد وخصوصیت وعنایات حضرت سرور کائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات واکمل التحیات بہ نسبت آپ کے تھیں قلم قاصر زبان کو کہان طاقت کہ شمہ اون کا لکھ سکے، چند فقرہ بطور اشارہ لکھتا ہون کہ بسبب بتعیت مشربی لحوق جزء باصل ہوا بلکہ پردۂ بتعیت مرتفع ہو گیا، جزء بسبب فناء کل کے جو اخذ کرتا ہے اصل سے کرتا ہے۔ اس وقت میں جزء ہم آغوش اصل مثل شیر وشکر ہو کر ایک ہی چشمہ سی سیراب ہوتے ہیں یہی معنی فناء وبقاء حقیقت الحقایق کے ہیں کہ عبارت حقیقت احمدی سے ہے اس سے زیادہ اگر اسرار مکنون وحقائق مکتوم لکھیں جائیں کیا

✿ مناخہ بفتح میم وفتح نون والف ساکن وفتح خا، ایک میدان وسیع بیرون دروازہ جانب مغرب مدینہ منورہ واقع ہے، اطراف میں اوس میدان کے مساجد ماثورہ وبازار غلہ وتمر وروغن زرد وترکاری ومیوہ فروشان بھی واقع ہے۔

Marfat.com

معلوم کوئی کیا سمجھے لہذا عبارت مختصر اس مقام پر بہتر ہے۔

کثرت ارشاد و جمعیت خلق حلقات توجہ میں اتنا تھا کہ کم کسی کو بلدۂ طیبہ میں حاصل ہوا، جوق جوق مردم مقیمیں وزائرین فیوضات انفاس قدسیہ سے مستفید ہوئے، شرف اجازت وخلافت سے امتیاز حاصل کیا، دوسال بقید حیات رہے، سال دوم میں بوفور الطاف ماہ مبارک رمضان میں اس غلام سے قرآن شریف سنا، وقت ختم خلعت بکمال عنایت خاص دستِ مبارک سے اس روسیاہ کو پہنا کر بہت دیر تک دعا فرمائی اور زبان مبارک سے التزام صحبت حضرت والد ماجد قدس سرہ کا ارشاد ہوا، آخر ماہ مذکور سے مرض اسہال و بخار و دردسر لاحق ہوا، گاہ شدت گاہ خفت، ماہ ربیع الاول تک رہے، اوائل مرض میں کبھی حرم شریف میں تشریف لاتے تھے بعدہٗ بسبب شدت مرض وکثرت ضعف حاضر نہ ہوسکتے تھے، حضرت والد ماجد یعنی فرزند اعظم کو قائم مقام اپنا بلکہ جمیع مشائخ کا کر کے فرمایا کہ ہماری جائے پر بیٹھ کر تربیت طالبین و تسلیک مریدین میں مصروف رہیں چنانچہ حضرت والد ایام مرض میں کہ چند ماہ منقضی ہوئے تھے، آپ کے مقام پر جلوس فرما کر طالبین کو توجہ فرماتے تھے، قبل ایام مرض کے ایک بار فرمایا کہ آج بکمال الطاف مواجہ شریف میں باین الفاظ الہام ہوا ہے: غفرت لك ولمن توسل بك الى يوم القيمة یعنی ہم نے تجھ کو بخشا اور اوس کو کہ جس نے تجھ کو اپنا وسیلہ قیامت تک کیا، اس مژدۂ جانفزا سے تمام متوسلین کو تاروز قیامت ذریعہ بخشش دائمی ہاتھ آیا اور وسیلہ نجات ابدی دستیاب ہوا اگر جمعیت متوسلین ہر بن مو سے ہزار ہزار شکر ادا کریں مقدار ایک ذرہ کے بھی ادا نہ ہوسکے

بے تو جانان قرار نتوانم کرد
احسان ترا شمار نتوانم کرد

Marfat.com

گر بر تن من زبان شود ہر موی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

بالجملہ شب دوم ربیع الاول کوضعف بدرجہ غایت ہوا ہرایک کوخوف انتقال طاری ہوا،حضرت والد وجناب عمیں شریفین [۲۶] وفقیرودیگرعزیزان وخدام حاضر رہے،اول شب میں آثارخوف غالب تھے،آخرشب میں مبدل بفرح وسرور ہو گئے، آیۃ شریفہ دنٰی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنی زبان فیض ترجمان سے پڑھتے تھےاورایسےالفاظ کہ دلالۃ کمال انبساط ونہایت فرح وشادمانی پرکرتے تھے زبان سے ادا فرماتے تھے ، بعدظہر سکرات شروع ہوئی ،کچھ عجب وقت تھا کہ نہ بگفتن آید ونہ بنوشتن،محض مشاہدہ پر منحصر تھا،کثرت ظہورارواح طیبہ مشائخ عظام واولیاءکرام وہجوم ملائکہ کرام سے تمام مکان ایک بقعہ نورتھا،اوس وقت خاص میں حضرت والدقدس سرہ متصل روئے مبارک وسینہ اسرار ومعارف گنجینہ تشریف رکھتے تھے،باقی سب یمیں ویسار تھے،حضرت چشم شریف کشادہ فرماکرگاہے حضرت والدکو دیکھتے تھےگاہے بندکرتے تھےاوس وقت خاص میں آپ کےساتھ جوکام کیا کیااور جودیادیا،جس نے دیااوس نے جاناجس کودیااوس نے پہچانا،روزسہ شنبہ درمیان ظہرو عصردوم ربیع الاول ۱۲۷۷ بارہ سوستترہجری روح مبارک نےجسم انورسے مفارقت کرکےشراب وصال پی اورمشاہدہ جمال مقصودازلی سے بہرہ یاب ہوئے۔

ان قال لی مت مُتّ سمعاً وطاعة وقلت لداعی الموت اهلا و مرحبا. اناللہ وانا الیہ راجعون

جمیع اعیان وارکان بلدۂ طیبہ مثل خالد بادشاہ وغیرہ حاضرہوئے،جنازہ شریفہ میں اژدہام خلایق عدوحصرسے باہرتھا،اکثراہالی بلدۂ شریفہ کہتے تھے کہ اتنااژدحام

Marfat.com

کسی جنازہ میں نظر سے نہیں گذرا، اہل مدینہ منورہ بحسرت وافسوس جنازہ میں کہتے تھے ھذاولی اللہ کوئی کہتا تھا، الغیاث یاشیخ الطریقۃ کوئی پکارتا تھا، المدد یاقطب الاقطاب مشائخ کہتے تھے ھذا نقشبندی کبیر کسی کا چغہ رہا کسی کا عمامہ کسی کی نعلین جاتی رہیں، غرض کثرت اژدحام سے ایک ہنگامہ قیامت تھا، نوبت دست رسی جنازہ پر دشوار تھی اوٹھانا چیزے دیگراول جنازہ مواجہ شریفہ میں روبروے حضرت سرور عالم صلے اللہ وآلہ وسلم رکھا گیا، بعدہٗ خاص مسجد شریف نبوی میں نماز ہوئی، بموجب وصیت قرب روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بجانب قبلہ دفن کیا، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل اعلی الجنان مسکنہ ومثواہٗ وافاض علینا فی الدارین من فیوضاتہ وخصّنا بنفحاتہ وبرکاتہ.امین

تاریخین وفات شریفہ کی عربی فارسی میں بہت ہیں [۲۷] عربی جوعم اکبر مولانا شاہ محمد عمر نے کہی ہے نقل کی جاتی ہے ''عاش سعیدا مات شہیدا'' موجب حال واقعی ہے ،حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہیدٌ ✿ یعنی صاحب اسہال شہید ہے آپ نے مرض اسہال سے رحلت فرمائی ،شہادت معنوی ، علاوہ ازان اورایک [۲۸] فارسی منظومہ مولوی محمد سعید عظیم آبادی [۲۹]

چون شاہ احمد سعید فخر کمل
رحلت فرمود یافت در خلد محل
پرسند اگر سال وفاتش حسرت
''گو سہ شنبہ شہر ربیع الاول''

✿ المبطون شہیدٌ ،حدیث شریف ہے، متونِ حدیث اورتخریج کے لئے ملاحظہ ہو: موسوعۃ اطراف الحدیث (۸/۶۵۶) محمد اقبال مجددی

Marfat.com

فصل ساتویں

بیان احوال برادران فخام وفرزندان عالی مقام وخلفاء کرام حضرت مصنف قدس سرہٗ میں

بڑے فرزند یعنی والد ماجد راقم کا حال باب دوم میں لکھا جائے گا، پیشوائے علماء محدثین، عمدۂ اتقیاء عارفین، متبع سنۃ سید المرسلین، صاحب فضل جلی مولانا واوستادنا حضرت شاہ عبدالغنی فرزند دوم حضرت شاہ ابوسعید قدس اللہ سرہما چونکہ آپ بزرگ واوستاد ہردوعم جناب شاہ محمد عمر وشاہ محمد مظہر، اور راقم سطور کے ہیں استفادۂ باطنی حضرت مصنف یعنی اپنے برادر کلان [۱] سے بھی کیا ہے، آپ کا حال اس رسالہ میں نہ ہونا خالی غرابت سے نہیں، لہٰذا ابتدا اس فصل کی آپ کے ذکر مختصر سے کی۔

شاہ عبدالغنی مجددی

ولادت شریف آپ کی موضع مغلپورہ قریب مقام سبزی منڈی بیرون شہر دہلی بفاصلہ ءدومیل شب شنبہ بست وپنجم شعبان ۱۲۳۵ بارہ سوپینتیس [۲] ہجری میں واقع ہوئی، آثار صلاح وتقویٰ زمانہ طفولیت سے آپ کی ذات شریفہ میں پیدا تھے، صغرسن میں شیرینی تلخی میں فرق نہ کرتے تھے، بمشاہدۂ حال مذکور آپ کے والد فرماتے تھے، کہ یہ فرزند درویش ہوگا آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں چارسالہ تھا کہ حضرت والد مجھ

Marfat.com

کو اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی خدمت میں لے گئے تھے، ہنوز صورت شریف حضرت شاہ صاحب کی خوب یاد ہے، برکات صحبت منیف سے اب تک بہرہ یاب ہون، اوسی عمر میں طالبین آپ کے گرد بیٹھ کر عرض کرتے ہم کو توجہ دیجئیے، آپ کی توجہ سے اون کو تاثیر ہوتی تھی [۳] صغرسن سے طبیعت راغب علوم دینیہ واقع ہوئی تھی، لہٰذا بعد حفظ قرآن شریف تحصیل اوائل علوم مولنا حبیب اللہ [۴] مرحوم سے کی اوسی زمانہ میں کہ عمر شریف پانزدہ سالہ تھی آپ کے والد ماجد آپ کو اپنے ہمراہ حرمین شریفین کو لے گئے [۵] حج و زیارت سے مشرف ہوئے، عالم علامہ شیخ محمد عابد انصاری سندی مدنی [۶] سے کہ بڑے محدث و فقیہ تھے، سند علم حدیث کی حاصل کی، اجازت حدیث مسلسل بالاولیۃ بلکہ جمیع مرویات شیخ کہ کتاب حصر الشارد [۷] میں ہیں، آپ کو دی، بعد مراجعت بلدۂ ٹونک میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا [۸] آخر وقت میں آپ کو وصیت کی تھی اتباع سنت و اجتناب دنیا و اہل دنیا اور فرمایا تھا کہ اگر اون کے دروازہ پر جاؤ گے ذلیل ہو گے وِالّا تمہارے دروازہ بر مثل سگان حاضر ہونگے، اجازت اشغال و اوراد بھی عنایت کی اور یہ بھی فرمایا کہ سلوک طریقۂ شریفہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے خلفا سے کرنا بیعت آپ ہی کے دست مبارک پر صغرسن میں کی تھی، والد ماجد راقم سطور فرماتے تھے کہ مجھ کو اور آپ کو ایک ہی وقت میں طلب فرما کر بیعت سے مشرف فرمایا تھا چنانچہ آپ نے بموجب وصیت عمل کیا، فقیر سے فرماتے تھے اول چند مدت برادر کلان خود یعنی حضرت مصنف قدس سرہ سے استفادہ سلوک باطن کیا، ولایت کبریٰ تک آپ سے توجہات لین، بعدہٗ حضرت مرزا عبد الغفور خرجوی [۹] سے اتمام سلوک کا کیا اور بعد رجوع حرمین شریفین تکمیل علم حدیث کی، مولوی محمد اسحاق [۱۰] علیہ الرحمۃ نبیرۂ مولینا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے کی، ترویج علوم دینیہ خصوصاً علم حدیث شریف چنانچہ باید و شاید

Marfat.com

فرمائی، تاوقتیکہ دہلی میں تھے بہت لوگوں نے آپ سے تحصیل [۱۱] اس علم کی کی، علیٰ ہذا القیاس فیض باطن سے بھی مردم مستفید ہوئے [۱۲] نسبت باطن آپ کی بسبب کثرت اشتغال علم حدیث کے نہایت لطیف بیرنگ تھی، ہرکس کے ادراک میں نہیں آتی تھی، معلومات اس علم کی آپ کو بہت تھی، مثل اختلاف روایات کتب واسماء الرجال وتاریخ وغیرہ میں نہایت ملکہ حاصل تھا، اگر اس علم میں آپ کو یکتائے زمانہ کہیں تو بجا ہے اور کیوں نہ ہوتے کہ تمام عمر اسی علم کی ترویج میں صرف [۱۳] کی، سنن ابن ماجہ پر حاشیہ نفیسہ مسمیٰ بانجاح الحاجۃ [۱۴] نہایت مفید لکھا ہے، ایک مدت سے حاشیہ طبع ہوگیا ہے، حضرت امام مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات کی تخریج احادیث لکھی ہے مسمیٰ بہ تبریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات [۱۵] تکملہ مقامات مظہری [۱۶] جناب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے احوال میں اور آپ کے خلفا کے احوال میں لکھا ہے بعد غدر ہجرت [۱۷] حرمین شریفین فرمائی، مدینہ منورہ میں سکونت کی، وہاں بھی بہت لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر علم حدیث پڑھتے تھے، بڑے بڑے علماء مقر کمال اس علم کی ہوئے [۱۸] اجازت اسانید [۱۹] حاصل کی فقیر راقم سطور نے بعض کتابیں صحاح ستہ کی آپ سے بھی پڑھی ہیں، بکمال شفقت ومحبت پڑھاتے تھے، الحاصل ذات بابرکات آپ کی اس آخر زمانہ میں بہت مغتنم تھی، علی الخصوص بہ نسبت علم حدیث کے فوائد طریقہ سے بھی بہت لوگ منتفع ہوئے، باوجود اشتغال علم حدیث مقید تقلید مذہب حنفی [۲۰] تھے کمال استقامت کہ فوق کرامت ہے اور اتباع سنت واجتناب بدعۃ وعمل بعزیمت وورع وتقویٰ جو آپ کی ذات گرامی میں تھا، کم کسی میں ہوگا، ساتوین محرم ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا، بقیع شریف میں قریب قبہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پائین مزار مبارک برادر کلان خود حضرت مصنف مدون ہوئے، نور اللہ

Marfat.com

ضریحہ ✿[۲۱]

نواب مصطفیٰ خان دہلوی شیفتہ وحسرتی تخلص

رئیس جہانگیر آباد [۲۲] آپ کے ممتاز خلفاء میں موصوف باخلاق حمیدہ و صفات جمیلہ تھے، نسبت باطن خوب حاصل کی تھی، ادراک وجدان بہت اچھا تھا، صاحب نسبت کو بمجرد دیکھنے کی جس مقام تک نسبت حاصل ہوتی بتادیتے، باوجود اشتغال دنیا اس حال کو پونچنا نہایت غربت ہے، استعداد علم ظاہر میں بھی خوب تھی، مولوی کرم اللہ محدث [۲۳] علیہ الرحمۃ سے کہ خلیفہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے تھے، استفادہ علم کیا تھا، صاحب دیوان فارسی واردو نظم ونثر میں دونون زبان کے کامل تھے اشعار فارسی واردوان کے مشہور ومقبول ہیں، رحمۃ اللہ علیہ

میان احمد جان صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

نے آپ سے بیعت کی نسبت طریقہ شریفہ حاصل کر کے مشرف باجازت ہوئے، کیفیت باطنی اچھی رکھتے ہیں، والد فقیر سے بھی کچھ توجہات لین ہیں، موصوف باخلاق حمیدہ وشائق احوال بزرگان طریقہ ہیں، زاد اللہ فی عرفانہ

مولانا شاہ عبدالمغنی

فرزند سوم حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہما، ولادت شریف ستروین ربیع الآخر ۱۲۳۹ بارہ سوانتالیس ہجری میں واقع ہوئی دس گیارہ [۲۴] برس کی عمر تھی کی آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا، بعض خلفاء [۲۵] حضرت مصنف سے منقول ہے کہ

✿ قطعہ تاریخ رحلت گفتہ مولوی محمد سعید مرحوم عظیم آبادی متخلص بہ حسرت بعمیہ حرف بالفظ حساب سے

چوشاہ عبدالغنی محدث بباغ خلد برین قدم زد — قلم بپاے حساب سالش سال ''عبدالغنی رقم زد''

Marfat.com

خردسالی میں چند اشخاص نے آپ سے کہا کہ ہم کو توجہ دیجئے، آپ نے تسبیح ہاتھ میں لے کر لفظ ہو بشدت کہا، سب حاضرین پر تاثیر پڑی، آپ کے والد کی آپ پر محبت خاص تھی، حفظ قرآن مجید کر کے مناسبت ساتھ علم حدیث وفقہ کی حاصل کی، تحصیل مولوی حبیب اللہ [۲۶] مغفور اور اپنے برادر حقیقی حضرت شاہ عبدالغنی اور مولوی عبدالقیوم [۲۷] مرحوم سے کی، بیعت طریقہ برادر کلان یعنی حضرت مصنف کے دست مبارک پر کر کے مخصوص بتوجہات عالی ہوئے، جناب شاہ خطیب احمد [۲۸] فرزند حضرت شاہ رؤف احمد سے بھی استفادہ کیا، آپ کے والد نے وقت رحلت آپ کو اجازت اشغال و اوراد عنایت کی تھی ذات شریف مصدر اوصاف جمیلہ و اخلاق حسنہ مثل تواضع و شکست و مسکنت و تحمل و دید قصور تھی سیرت صالحہ آباء کرام و مشائخ عظام پر مستقیم تھے، بعد کئی سال زمانہ غدر کے ہجرت حرمیں شریفین مع واہل وعیال فرمائی، فقیر سے فرماتے تھے ایک بار خواب میں میں مشرف بمشاہدۂ حضرت حق جل وعلا ہوا، بکمال تمنا عرض کیا کہ مشتاق سکونت مدینہ منورہ و موت بلدۂ طیبہ ہوں، ارشاد ہوا کہ دعا قبول کی چنانچہ اثر قبولیت ظاہر ہوا کہ خود مع اہل وعیال تا آخر حیات شرف جوار روضہء مقدسہ سے بہرہ یاب رہے، بارہوین ربیع الاول ۱۲۹۲ بارہ سو بانوے ہجری میں انتقال فرمایا، قریب قبۂ حضرت عثمان بجانب قبلہ پائین مزار شریف حضرت مصنف مدفون ہوئے۔ ''ابرد اللہ قبرہ و ثراہ'' تاریخ رحلت ہے، آپ کے فرزند دلبند حافظ محمد [۲۹] ۱۲۷۲ بارہ سو بہتر ہجری بماہ ربیع الاول دہلی میں اندرون خانقاہ شریف پیدا ہوئے، بعد حفظ قرآن شریف تحصیل کتب دینیہ اپنے عم شریف حضرت شاہ عبدالغنی و جناب شاہ محمد مظہر و فقیر راقم سطور سے کی، بیعت طریقت بھی عم بزرگوار حضرت شاہ عبدالغنی کے دست شریف پر کی اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت کرے، ظاہر و باطن میں ممتاز فرماوے، آمین۔

Marfat.com

قدوۂ اولیاء کرام افضل اتقیاء عظام عم اکبر حضرت شاہ محمد عمر قدس سرہ

فرزند دوم [۳۰] حضرت مصنف ہیں ولادت باسعادت آپ کی ماہ شوال ۱۲۴۴ بارہ سو چوالیس ہجری دہلی میں اندرون خانقاہ والا جاہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ واقع ہوئی، عمر پنج سالگی [۳۱] میں اپنے جد امجد قدس سرہ کو دیکھا تھا اون کی ملحوظ عنایت رہے، بکمال تربیت والد ماجد حفظ قرآن شریف کرکے تحصیل علوم میں مشغول ہوئے ،اوائل علوم مولوی حبیب اللہ [۳۲] مرحوم سے اور حدیث شریف عم اکبر حضرت شاہ عبد الغنی محدث دار الہجرۃ سے، اکثر علوم دینیہ وتصوف اپنے والد ماجد بقرأت وسماعت پڑھے ،بیعت طریقت بھی دست مبارک والد ماجد پر کی، بکمال صرف ہمت علیہ وتوجہات قویہ آپ کی تسلیک سلوک نقشبندیہ مجددیہ میں مصروف ہوئے ،تا انتہا مدارج احمدیہ ومقامات عالیہ آپ کو پہونچایا، اجازت وخلاف [۳۳] مطلقہ سے مشرف فرمایا ،ایام غدر میں آپ نے بھی ہمراہی والد ماجد ہجرت حرمین شریفین فرمائی ،تاوقت انتقال والد ماجد مدینہ طیبہ میں مقیم رہے،انظار قدسیہ والطاف عالیہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ترقیات بے پایان حاصل کین ، بعد رحلت توطن [۳۴] حرم محترم مکہ معظمہ اختیار فرمایا ومشرف بتجلیات الٰہیہ و فیوضات ذاتیہ سرادقات عظمت وکبریائی ہوئے ،مسند ارشاد پر جلوس فرمایا ،التزام ریاضات ومجاہدات چنانچہ باید وشاید کیا مرجع خلائق طالبین حق جل وعلا ہوئے ، حسب حوصلہ واستعداد بہت طالبین نے آپ کی توجہات عالیہ سے ترقیات مقامات سامیہ کرکے اجازت وخلافت سے ممتاز ہوکر اشاعت طریقہ شریفہ کیا، استقامت شریعت وطریقت آپ کی ذات والا صفات میں کما حقہ موجود تھی ،درجات زہد وورع و تقویٰ وتوکل پر کہ لازم مقام شیخی ہیں بہت ثابت قدم تھے، دنیا اور اہل دنیا سے متنفر

Marfat.com

اتباع سنت سنیہ واجتناب بدعت سیہ پرراغب، اخلاق حسنہ موافقت اصحاب عادت شریفہ تھے، اس درجہ متواضع تھے کہ آپ کوخادم سے بھی کمتر جانتے تھے، ستر کمالات واجب سمجھتے تھے، شہرت ناپسند تھی خمول وانزوامرغوب تھا، صفات بشری کا وجود نہ تھا کمالات ملکی جلوہ گر تھے، نرم کلام شیرین گفتار جوسنتا شیفتہ ہوتا، موزونی طبع وجودت فکر بدرجہ غایت آپ کوحاصل تھی، اشعار[۳۵] فارسی وہندی گاہ گاہ نظم فرماتے تھے، قبول خاص وعام ہوتے تھے، شب وروز سوائے اذکار اشغال وطاعت وعبادت ونشر طریقت وافادہ سلوک طریقت کوئی کام نہ تھا باوجودیکہ ایسے سخت امراض لاحق تھے کہ طاقت نشت وبرخاست وغیرہ بہت کم ہوگئی تھی مگر جواشغال واوراد وتوجہ وحلقہ معمولی تھے ہرگز اون میں فتور نہ تھا یہی استقامت ہے، کہ نزدصوفیہ بالائے کرامت ہے، باوصاف امراض وکثرت ضعف آخرعمر میں بہ نیت نکاح فرزند بہ دختر فقیر سفر ہندوستان اختیار فرمایا، رامپور کواپنے قدوم سے منور کیا، نواب کلب علیخان [۳۶] صاحب مرحوم بکمال تعظیم وتکریم پیش آئے، یہان بہی بہت مردم آپ کی توجہات سے مستفید نسبت طریقت ہوئے، بالجملہ ذات شریف آپ کی اس آخرزمانہ میں نہایت غنیمت تھی جومحبت وشفقت اس نااہل پرمبذول فرماتے تھے کم کسی پرہوگی، انیس خلوت وجلیس جلوت آپ کافقیر تھا، افسوس ہزار افسوس رام پور میں چند ماہ بقید حیات رہ کر دوم محرم الحرام شروع ۱۲۹۸ بارہ سواٹھانویں ہجری میں سفرآخرت اختیار فرمایا، انا للہ وانا الیہ راجعون، بیرون قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی مجددی [۳۷] بجانب قبلہ مدفون ہوئے، مادۂ تاریخ [۳۸] عربی گفتہ فقیر رضی اللہ الوکیل عنہ (۱۲۹۸ء) ومادۂ تاریخ فارسی ''افسوس فتاد برج عرفان'' آپ کے ایک[۳۹] فرزند ہیں۔

Marfat.com

عزیزی مولوی ابوالخیر عبداللہ سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ

ماہ ربیع الثانی [۴۰] ۱۲۷۲ بارہ سو بہتر ہجری دہلی میں اندرون خانقاہ شریف متولد ہوئے، ان کی والد ماجد نے بعمر چار [۴۱] سالگی ان کو بحضور حضرت جدامجد لاکر عرض کیا کہ اس فرزند کو بیعت سے مشرف فرمائے آپ نے الفاظ بیعت ان کو پڑھائے، حفظ قرآن شریف کر کے تحصیل علوم مروجہ مولوی رحمۃ اللہ [۴۲] صاحب مہاجر و مولوی سید حبیب الرحمان [۴۳] مہاجر و سید احمد دہان [۴۴] مکی وغیرہ سے کئے، استعداد علوم ظاہری میں خوب حاصل ہے فطین و ذہین ہیں، طبیعت موزون ہے، شعر خوب کہتے ہیں [۴۵] سلوک طریقۂ آباء کرام اپنے والد ماجد سے طے کیا، اجازت وخلافت سے مشرف فرمایا، بعد اون کے انتقال کے اون کے قائم مقام ہوئے، مستفیدین توجہ سے بہریاب ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت کرے، مانند آباء واجداد ظاہر و باطن میں کامل مکمل فرمائے، آمین

عمدۃ العارفین نخبۃ الواصلین عم اصغر حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

فرزند اصغر حضرت مصنف ہیں، آپ کی ولادت سوم جمادی الاولی ۱۲۴۸ بارہ سو اڑتالیس ہجری دہلی میں اندرون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ صاحب قبلہ واقع ہوئی، عمر ایک [۴۶] سالگی میں اپنے جدامجد کو دیکھا تھا، فرماتے تھے کہ صورت شریف آپ کی فقیر کو ہنوز خوب یاد ہے [۴۷] صغرسن [۴۸] میں حفظ قرآن مجید کر کے تحصیل علوم نقلیہ وعقلیہ میں مشغول ہوئے، [۴۹] اوسی زمانہ میں آپ کو والد ماجد نے بیعت سے مشرف فرما کر مصروف تربیت ظاہر و باطن ہوئے، کتب اوائل علوم مولوی حبیب اللہ مرحوم [۵۰] وغیرہ سے پڑہیں، اکثر کتب فقہ وتفسیر وحدیث وتصوف وغیرہ بقرأت وسماعت اپنے والد ماجد سے صحاح ستہ بالاستیعاب عم اکبر حضرت شاہ

Marfat.com

عبدالغنی [۵۱] رحمۃ اللہ علیہ سے بتحقیق وتدقیق پڑہیں، سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ از ابتدا تا انتہاء مقامات احمدیہ ومدارج علیہ خاص توجہات سامیہ والد ماجد سے طے فرمایا، عمر شریف بائیس سال کی تھی کہ تحصیل علوم ظاہری وکمالات باطنی سے فراغ حاصل کرکے باجازت وخلافت مطلقہ مشرف ہوئے، اوسی زمانہ [۵۲] میں آپ کو شوق حج غالب ہوا، والد ماجد سے اجازت طلب کی چونکہ فراق شاق تھا آپ اجازت نہ دیتے تھے، بہت سعی وکوشش سے اجازت دی، واسطے وداع کے [۵۳] تادروازہ شہر تشریف لائے، فقیر بھی ہمراہ تھا کہ آپ کو رخصت کیا اور دعا بکمال التجا کی، خطوط بنام محبین [۵۴] میں رقم فرمایا، علوم اسرار میرے فرزند سے حاصل کرو کہ نسخۂ معارف فقیر سے ہے، کئی سال میں وہ نسخہ صحیح کیا ہے، اللہ تعالیٰ غایت منتہا کو پہونچائے انتہی [۵۵]

آپ مع رفقا روانہ حرمین شریفین ہوے وببرکت دعا ز ودتر شرف طواف بیت اللہ وروضہ مقدسۂ نبویہ سے اعزاز حاصل کرکے مورد تجلیات ذاتیہ والطاف نبویہ ہوکر بحفظ وسلامتی مراجعت وطن کی، آپ کے والد ماجد کو بہت فرحت ومسرت حاصل ہوئی، آپ بکمال استقامت ظاہر وباطن مشغول افادۂ بعض مریدین ودرس طالبین ہوئے، ہمراہ والد ماجد ہجرت [۵۶] حرمین شریفین فرمائی ومخصوص عنایت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے، بعد رحلت آپ کی مسند ارشاد پر متمکن ہوئے، مردمان جہان [۵۷] بہرہ استفادۂ ظاہر وباطن حاضر خدمت ہوکر مستفید ہوئے، موافق استعداد فوائد ظاہری ومعارج باطنی طے کرتے، بہت مرتبۂ اجازت وخلافت کو پہونچے، شب وروز سوائے افادۂ طالبین وحلقہ مریدین اور کام نہ تھا، مرتبۂ زہد وورع بکمال آپ کو حاصل تھا، سخاوت وموافقت اصحاب اعانت غریبان ومحتاجان جبلت ذاتی تھی، مکارم اخلاق مراحم اشفاق آپ کے خارج از حد تحریر ہیں جو ایک بار بھی حاضر خدمت ہوا تمام عمر حسن اخلاق کا مداح رہا خیارکم احسنکم اخلاقا آپ

Marfat.com

کی مدح میں کافی ہے، بعد انتقال حضرت والد و عم گرامی فقیر حرمین شریفین میں سوائے آپ کی ذات ملکی صفات کے کوئی باقی نہ تھا، ارشاد آپ کا بہت ہوا، ایک رباط [۵۸] یعنی خانقاہ بکمال اہتمام و حسن انتظام بہت بڑے کئے طبقات کی مدینہ شریف میں بجانب باب الجمعہ بنوائی ہے، بہت زائرین و مقیمین اوس میں رہ کر کمال راحت پاتے ہیں، منجملہ باقیات صالحات کے یہ عمدہ عمل آپ کا تا قیامت باقی رہے گا، اوسکے کتب خانہ [۵۹] میں کتابیں بہت نادرالوجود عمدہ کمیاب جمع فرمائی ہیں، جزاہ اللہ عن المنتقعین خیرا. اپنے والد ماجد کے احوال میں کتاب مسمی بہ مقامات سعیدیہ [۶۰] مفصل لکھی ہے، بسبب نہایت محبت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشوق دفن بقیع شریف سالہا سال سے قدم باہر مدینہ شریفہ سے نہ رکھا یہاں تک کہ حسب تمناء دلی یازدھم محرم الحرام شروع ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری میں انتقال فرمایا، انا للہ انا الیہ راجعون، بقیع شریف میں متصل دیوار جانب قبلہ قبہ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلوئے قبر شریف والد ماجد مدفون ہوے، مادہ تاریخ عربی گفتہ راقم سطور: وھو قد تشرف بلقاء اللہ ونیز تاریخ فارسی منظوم فقیر، قطعہ تاریخ

چو عم مہین شاہ مظہر جناب
برفتہ ز دنیا بسوئے جنان
دلم سال تاریخ معصوم گفت
بجناب باشد مقامش بداں

چار [۶۱] فرزند دلبند خرد سال آپ کے ہیں، برخوردار احمد بہاء الدین کہ دوازدہ سالہ ہے، حفظ قرآن میں مشغول ہے، آثار صلاح و وراثت آبائی اوس کی سیما سے ظاہر ہیں، نور چشمان محمد ابراہیم و محمد عیسی [۶۲] و محمد موسیٰ ہنوز خرد سال ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت کرے صالح و متقی مثل آباء کرام ظاہر و باطن میں

Marfat.com

فرمائے،آمین۔

مولوی ولی النبی صاحب[۶۳] مجددی رامپوری

زبدۂ اصحاب وعمدۂ خلفائے حضرت مصنف سے ہیں،نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد سعید،حضرت مجدد قدس سرہما کو پہونچتے ہیں،حافظ،عالم،فاضل منقول ومعقول بہ نیت استفادۂ ظاہری وباطنی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت طریقہ مجددیہ میں کی،چند سال ملازم صحبت شریف رہ کر سلوک طریقت طے کیا، اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے،نسبت باطن خوب حاصل کی،استفادہ بعض کتب دینیہ بھی کیا،والد ماجد فقیر سے بھی استفادہ ظاہر وتوجہات باطن کیا،موصوف بتواضع و مسکنت وصبر وحسن واخلاق ہیں حضرت فرماتے تھے،کہ اسم بامسمیٰ ہیں،اس سے زیادہ کیا بشارت ہوگی،بعد انتقال مولوی رحیم بخش مرحوم باتفاق مشورہ حضرت والدو جناب اعمام کرام خدمت خانقاہ دہلی آپ پر مفوض ہوئی،بافادہ مریدین ودرس طالبین میں مشغول ہیں،سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ واوصلہ متمناہ

مولوی محمد ارشاد حسین صاحب مجددی رامپوری

عمدۂ اصحاب وزبدۂ خلفاء حضرت مصنف سے ہیں،نسب میں بواسطہ حضرت شیخ محمد یحییٰ حضرت مجدد قدس سرہما کو پونچتے ہیں،[۶۴] حافظ عالم وفاضل اجل معقول و منقول واعظ خوش تقریر ارشد تلامیذ مولانا محمد نواب صاحب[۶۵] بموجب ہدایت مولانا مذکور حاضر خدمت شریف ہوکر دست مبارک پر بیعت کی چند سال ملازم عتبہ عالیہ ہوکر سلوک مقامات مجددیہ تا آخر طے کیا،اجازت وخلافت سے ممتاز ہوئے،دو مرتبہ[۶۶] شرف حج وزیارت روضہء اقدس سے معزز ہوئے،حضرت کی،آپ پر عنایت خاص تھی،مرجع طالبین ظاہر باطن ہیں،نفع اللہ لعلومہ المسلمین

Marfat.com

شاہ عبدالواحد مجددی تاشقرغندی

قدمائے اصحاب کبار خلفاء سے ہیں، نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کو پونچتے ہیں، طلب خدا میں وطن سے نکل کر خدمت حضرت میں حاضر ہوکر تمام نسبت طریقہ شریفہ حاصل کر کے شرف حج و زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہوکر باعزاز اجازت وخلافت [۶۷] وطن کو مراجعت کی، بالتزام ریاضات و ترک مالوفات مرجع و مآب طالبین خدا ہوئے، حلقہ اور مراقبہ آپ کی خانقاہ میں بجمعیت تمام منعقد ہوتا تھا، رحمۃ اللہ علیہ

شیخ بخو رشید احمد مجددی

قدماء اصحاب حضرت سے ہیں، نسب [۶۸] میں بواسطہ حضرت محمد یحییٰ حضرت مجدد کو پہونچتے ہیں، اول بیعت حضرت شاہ رؤف احمد [۶۹] عم زادۂ حقیقی سے کر کے توجہات لیں، بعدہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، ملازمت صحبت حلقہ توجہ بہت کی، حضرت نے اجازت طریقہ عنایت [۷۰] فرمائی، موزونی طبع و مناسبت بشعر گوئی بغایت حاصل تھی [۷۱] صاحب دیوان فارسی و اردو مرزا غالب و مومن خان مرحوم سے اصلاح لیتے تھے، بعد غدر مع اہل وعیال کابل میں سکونت اختیار کی، امیر [۷۲] کابل بہت عزت کرتا تھا، آخر عمر میں تنہا ہجرت حرمین شریفین کی، چند مدت بقید حیات رہ کر مکہ معظمہ میں سفر آخرت [۷۳] اختیار کیا، رحمۃ اللہ علیہ

جناب مولوی حبیب اللہ ملتانی [۷۴]

قدماء اصحاب وعمدۂ خلفاء سے ہیں، مصدر علوم عقلیہ ونقلیہ اوستاد حضرات یعنی والد ماجد فقیر وحضرت شاہ عبدالغنی وشاہ عبدالمغنی وجناب عمیں شریفین، مرید حضرت جد

Marfat.com

امجد شاہ ابوسعید قدس سرہ آپ ہی کی معیت میں حج کیا، سلوک مقامات مجددیہ حضرت مصنف کی توجہات سے حاصل کیا، حضرت نے اجازت وخلافت سے امتیاز بخشا، حضرات بسبب اُستادی کمال تعظیم ان کی فرماتے تھے، اکثر علوم میں ملکہ حاصل تھا خصہ اللہ بقربہ فی جنانہ.

جناب حاجی دوست محمد قندھاری

اسبق اصحاب واکمل خلفاء حضرت سے ہیں، اپنا حال دیباچہ [۷۵] مکتوبات حضرت مصنف میں لکھا ہے، بطور اختصار کے قلمی کیا، ایام طلب علم میں سرشار جذبۂ محبت خدا ہوکر طلب شیخ کامل میں سفروسیاحت عالم کی، بہت سے مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوا، تسکین قلب کہیں حاصل نہ ہوئی وہی اضطراب تھا، بعد استخارہ عزم مصمم بجانب دہلی کیا، بندر بمبئی میں قدمبوسی حضرت شاہ ابوسعید کہ بعزم حرمین شریفین تشریف فرمائے بندر مذکور تھے، مشرف ہوا، آپ کے دست مبارک پر بیعت کی لیکن اضطراب کم نہ ہوا بلکہ زائد تھا، کیفیت حال حضرت سے عرض کی، آپ نے فرمایا میں حج کو جاتا ہوں، تم تا معاودت یہاں رہو، یا دہلی کو جاؤ کہ وہاں میرے فرزند میاں احمد سعید ہیں اون کی خدمت میں رہ کر توجہ لو، پس قصد دہلی کیا، راہ میں حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تم ہمارے خلیفہ ہو، لہٰذا شوق دلی اور بھی زاید ہوا، تاکہ قدمبوسی قطب دوران غوث زمان شیخی وامامی واوستادی حضرت شاہ احمد سعید قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس وقلبی وروحی فداہ مشرف ہوا، بہ مجرد دیدار تسکین ہوگئی، الحمد للہ ازسرنو بیعت کی ۔

با کریمان کارہا دشوار نیست

ایک سال دوماہ پانچ روز خدمت حضرت میں حاضر رہا، اس مدت قلیل میں اس

Marfat.com

نالایق لاشی کو اجازت طریقہ شریفہ نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ عنایت فرمائی، ایک دستار وقمیص وکلاہ اپنی مرحمت کی، اجازت [۷٦] لکھ کر ولایت خراسان کو مرخص فرمایا، آپ نے اجازت نامہ میں یہ الفاظ ان کے حق میں تحریر فرمائی ہیں:

فصار مجمع الانوار معدن البحار فاجزته باجازة مطلقة لارشاد الطلاب والقاء السکینة فی قلوب الاحباب، جب وطن کو پہونچے اس قدر ارشاد اور نشر طریقہ شریفہ ان سے ہوا کہ حد بیان سے باہر ہے، سینکڑون ہزارون مریدین خلفاء بواسطہ وبے واسطہ ان کی توجہات سے ظہور میں آئے، کئی خانقاہ [۷۷] ان کے خراسان میں معمور آباد ہیں منبع فیوضات مصدر خوارق وکرامات تھے، حضرت فرماتے تھے کہ جیسے مولانا خالد ہمارے پیرومرشد کے خلفاء میں ممتاز بکثرت ارشاد تھے، ایسے ہی حاجی صاحب ہمارے خلفاء میں معزز بکثرت ارشاد ومرتبہ فناء فی الشیخ کا کہ واسطہ وصول الی اللہ ہے، ان کو ایسا حاصل تھا [۷۸] کہ کم کسی کو حاصل ہوا ہو، حضرت کے دریائے محبت میں ایسے مستغرق تھے، کہ وقت حضور حالت بیہوشی طاری ہوتی تھی، کفش برداری کمال فخر وعزت جانتے تھے بلکہ بیت الخلا آپ کا اپنے ہاتھ سے پاک کرتے تھے بسبب خدمت ومحبت کمالات شیخ بخوبی ان کی ذات میں جلوہ گر تھی ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

مخدوم عالم وعالمیان ہوئے، حضرت کو بھی ان کی ساتھ اختصاص محبت اس درجہ تھا کم کسی کے ساتھ ہوگا، کمال الطاف وعنایت ان پر مبذول فرماتے تھے، تا حدیکہ جب ہجرت فرمائی مریدان طریقت ہندوستان وخراسان حضرت کے تھے، ان کے حوالہ کئے، ایک تحریر عام مضمون نیابت ممالک مذکور بنام ان کے لکھی چنانچہ وہ تحریر جناب عم اصغر نے مقامات سعیدی [۷۹] میں نقل کی ہے، بہت الفاظ عالی اوس

Marfat.com

میں تحریر فرمائے ہیں، بلکہ جناب مذکور نے کتاب مسطور میں حاجی صاحب اور اون کے خلفا کے احوال میں ایک باب [۸۰] علیحدہ لکھا ہے چونکہ حضرت نے مع فرزندان ہجرت کی، خانقاہ دہلی کی خدمت ان کو عطا کی، تسبیح خانہ ومکانات بہر خدمت سپرد کئے اور اجازت دی، خواہ خود وہاں رہیں یا کسی خلیفہ کو آپ مقرر کریں چنانچہ مولوی رحیم بخش [۸۱] مرحوم کو کہ آپ کے خلیفہ صاحب نسبت اور متقی ومرتاض ومتواضع تھے، اپنی جانب سے مقرر کر کے بھیجا تھا، آبادی خدمت خانقاہ عالم پناہ چنانچہ باید وشاید ومولوی صاحب مرحوم نے کی اور خدمات لائقہ حسب حال وارد وصادر کرتے تھے، جمیع زائرین نہایت مداح وثنا خوان ان کے تھے رحمۃ اللہ علیہ، چند سال گذرے کہ حاجی صاحب لقائی الٰہی سے مشرف ہوئے [۸۲] بمقام موسیٰ زئی [۸۳] ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اپنے خانقاہ میں مدفون ہیں علیہ الرحمہ والرضوان۔

قائم مقام جناب حاجی صاحب حسب وصیت ملا محمد عثمان صاحب [۸۴] سلمہ اللہ تعالیٰ مقربین مرجع ومآب طالبان حق جل وعلا صاحب زہد وورع وتقوی جامع کمالات ظاہر وباطن ہیں، وجود ان کا وہاں بس غنیمت ہے، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا کرے، دیرگاہ سلامت رکھے آمین

آخوندزادہ مولوی حسین علی باجوڑی [۸۵]

قدماء اصحاب واعظم خلفاء سے ہیں، اول زمانہ جد امجد حضرت شاہ ابو سعید میں حاضر ہو کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کر کے چند روز فیض صحبت اوٹھا کر مراجعت وطن کی، بعد رحلت پھر آ کر خدمت حضرت میں تجدید بیعت کی، ملازمت صحبت شریفہ وخدمات خاصہ میں بدل وجان بارہ تیرہ سال تک مصروف رہے، نسبت جمیع مقامات احمدیہ مجددیہ کی تا انتہا حاصل کی، حضرت کی ان پر کمال عنایت خاص تھی، یہ بھی فناء

Marfat.com

محبت حضرت وفرزندان مثل غلامان تھے، مصدر صفات حمیدہ از تواضع وشکست و مسکنت وصبر وتوکل وتحمل وحسن اخلاق قوی النسبۃ مشرف باجازت عامہ وخلافت مطلقہ بعد رحلت حضرت توجہات حضرت ولد ماجد تازندگی رہے توجہ جمیع مقامات میں آپ سے بھی لیں بلکہ بوجہ کمال محبت اس فقیر کے بھی حلقہ توجہات میں شریک ہوکر توجہ لیتے تھے، بعد حصول خلافت چند مدت ہندوستان میں فیض رسانی کر کے باجازت حضرت ہجرت حرمین شریفین کر کے متوطن مدینہ شریف ہوئے، سرگرم افادۂ مریدین تھے، تاتشریف آوری حضرت بعد تشریف آوری ترک افادہ کیا بہراستفادہ رجوع کی، حضرت ان کے بارہ میں فرماتے تھے کہ اپنے مقصود کو پہنچے چند سال ہوئے کہ انتقال کیا، بقیع شریف میں قریب مزار حضرت مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا شاہ رخ بیگ دہلوی [۸۶]

عمدۂ نیازمندان قدیم وزبدہ مخصوصان برگزیدۂ حضرت سے ہیں چونکہ خلافت ان کو حضرت والد سے ہے لہٰذا ان کا حال خلفائے حضرت والد میں مندرج ہوگا۔

ملا قربان بخاری [۸۷]

قدمائے خلفاء کرام سے ہیں، چند سال خدمت عالی میں رہ کر سلوک طریقت تمام کیا، اجازت خلافت سے امتیاز پایا، حضرت فرماتے تھے کہ صاحب نسبت قویہ وکشف مقامات تھے، اپنے وطن میں افادہ طالبین میں سرگرم تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا یوسف ارگنجی [۸۸]

قدمائے خلفا سے ہیں، چند سال ملتزم صحبت شریف رہ کر سلوک باطن تاانتہا حاصل کر کے خلافت پائی وطن، [۸۹] مالوف میں ہدایت طالبین میں مشغول تھے رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حاجی ملا عبدالکریم کولابی [۹۰]

قدمائے خلفا سے ہیں، حافظ، مجود کسب سلوک طریقت قریب انتہا طے کر کے خلافت پا کر مراجعت وطن [۹۱] کی، لوگ ان سے بہت مستفید ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ

ملا حسام الدین باجوڑی [۹۲]

عمدہ خلفا سے ہیں چند مدت صحبت شریف میں حاضر رہے، نسبت خاندان خوب حاصل کر کے اجازت خلافت پائی، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا تاج محمد قندہاری [۹۳]

اکمل خلفا سے ہیں، فاضل اجل جمیع علوم معقول ومنقول، کثیر الذکر، متواضع، متقی، متورع صاحب احوال بلند ومقامات ارجمند، چند سال ملتزم صحبت شریف رہے، نسبت باطن جمیع مقامات مجددیہ حاصل کی، شرف اجازت وخلافت سے بہرہ یاب ہوئے، ایک بار حج وزیارت سے مشرف ہو کر دوبارہ پھر بقصد حج روانہ ہوئے راہ میں انتقال کیا، حفصہ اللہ برحمتہ۔

ملا سفر دروازی [۹۴]

قدماء خلفاء سے ہیں، حضرت جد امجد شاہ ابوسعید قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملازم صحبت ہوئے، بمعیت حضرت مذکور حج وزیارت سے بہرہ یاب ہوئے، بعد رحلت کے کئی سال حضرت کی صحبت شریف میں رہے، سلوک تمام کیا، خلافت عطا ہوئی، مراجعت وطن [۹۵] کی، افادۂ طالبین میں مشغول رہے، رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

ملا پیر محمد قندہاری[۹۶]

قدماء اصحاب واکمل خلفاء سے ہیں، حضرت ان کی بہت مدح فرماتے تھے، کہ صدق طلب وارادۂ صادقہ حق جل وعلا جیسے ان میں تھا کم کسی میں ہوگا، عزلت وتجرید میں یکتا تھے، صائم النہار، قایم اللیل، صحبت چندروزہ میں وہ حاصل کیا کہ سالہا سال میں ہوتا ہے، اجازت وخلافت دے کر مرخص کیا، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا محمد یوسف کولابی[۹۷]

اول مرزا عبدالغفور خرجوی سے استفادہ کیا، بعدہٗ خدمت اقدس میں چند سال ملازم صحبت رہے، سلوک باطن انجام کو پہونچا کر اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، بعد رجوع وطن صاحب خانقاہ مرجع خلایق ظاہر وباطن میں تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا محمد شریف کولابی[۹۸]

عمدۃ خلفاء سے ہیں، چند سال حاضر رہ کر سلوک خاندان حاصل کر کے اجازت وخلافت سے سربلند ہوئے، بعد رجوع وطن ہدایت طالبین میں مصرف تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا نور محمد کولابی[۹۹]

عمدہ خلفاء سے ہیں، جامع کمالات ظاہر وباطن، کئی سال خدمت عالی میں استفادہ توجہات وسلوک مقامات والتزام اشغال واذکار کیا، اجازت وخلافت سے مشرف ہوکر مراجعت وطن کی، ارشاد طالبین میں مصروف ہوئے، ان کے اوستاد[۱۰۰] کہ مشائخ قادریہ سے تھے، معترف کمال ہوئے، اپنے سب مریدوں کو امر کیا کہ ان سے استفادہ کرین کہ مقام ان کا عرش پر ہے میرا فرش پر ہے لہٰذا بکثرت مرجع خلایق ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

ملا اسکندر بخاری[۱۰۱]

عمدۂ خلفاء سے ہیں دہلی میں آکر باارادۂ صادقہ التزام صحبت شریف وعزلت واذکار واشغال کیا، قریب دس بارہ سال مستفید توجہات پر فیوضات رہ کر سلوک باطن ونسبت طریقت تا آخر حاصل کی، اعزاز اجازت وخلافت سے بہرہ یاب ہوئے، حضرت والد فقیر سے بھی بہت استفادہ کیا ہے، بمعیت حضرت زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، صاحب احوال عجیبہ وواردات غریبہ تھے، ولایت خاصہ محمدیہ سے مناسبت اپنی بیان کرتے تھے، مدینہ شریف میں انتقال کیا، بقیع شریف میں قریب مزار حضرت کے مدفون ہوئے تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا فیض احمد غزنوی فرزند شاہ گل محمد[۱۰۲]

خلیفہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ اجل خلفاء سے ہیں، حضرت کی ان پر کمال عنایت خاص تھی، چند مدت میں فیضیاب جمیع مقامات احمدی ہوئے، اجازت و خلافت عطا فرما کر مرخص بوطن کیا کہ ارشاد خلایق کریں، عالم شباب میں سفر آخرت کیا، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا شرف الدین غزنوی

اکمل خلفاء سے ہیں، بارہ برس خدمت میں حاضر رہے، سلوک تا آخر مقامات احمدیہ طے کیا، صاحب حالات، مصدر واردات، مہذب الاخلاق، حضرت کی ان پر شفقت وعنایت خاص تھی، بعض خدمات مخصوص ان پر تھیں سوائے اس فقیر راقم الحروف کے کوئی شریک اوس میں نہ تھا، زمانہ حیات حضرت میں وبعد رحلت بھی والد فقیر سے استفادہ کیا، بہ معیت حضرت ہجرت کی، طائف میں انتقال کیا[۱۰۳] قریب روضۂ حضرت عبداللہ بن عباس[۱۰۴] رضی اللہ عنہما مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

ملا فیض احمد قندہاری [۱۰۵]

عمدہ خلفاء سے ہیں، کئی سال خدمت شریف میں حاضر رہے، بہرہ یاب نسبت خاندان ہوئے، حضرت نے ایک مکتوب [۱۰۶] میں بہ نسبت ملاء مذکور کے لکھا ہے کہ نسبت خاندان عالیشان ملا فیض احمد سے ظاہر و باہر ہے، کلاہ و عمامہ خلافت از سر نو عطا کیا، انتہی رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا محمد جان قندہاری عرف ولایتی شاہ [۱۰۷]

اجل خلفاء سے ہیں نو دس سال خدمت میں حاضر رہے، سلوک تمام کیا اجازت وخلافت سے سربلندی حاصل کی، خانقاہ میں ایسا مرتاض زاہد عابد ذاکر شاغل مراقب شاید کوئی قبل یا دفقیر ہوا ہو قیل الکلام قیل المنام قیل الطعام شب وروز میں ایک پیالہ چائے پر اکتفا کرتے تھے، حضرت نے بسبب کثرت التزام مراقبہ ان کے حق میں فرمایا تھا قطب از جانمی جنبید یہ لفظ بشارت کافی ہے، بعد خلافت بجانب بنارس مرخص ہوے، شہر مذکور میں بہدایت طالبین حق جل وعلا مصروف رہے، اہالی شہر مذکور و دیگر بلاد ہندوستان نہایت معتقد ان کے کمال کے تھے، بموجب بشارت حضرت قطب بلدۂ مذکور تھے، چند سال گذرے شرف جوار الٰہی سے مشرف ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا ظہیر الدین باجوڑی [۱۰۸]

خدا رسیدہ خلفاء سے ہیں مکرر سکرر خدمت عالی میں حاضر ہو کر مستفید توجہات مقامات عالیہ ہوئے، نہایت تارک الدنیا و بغایت مستغرق تفرید و تجرید تعلق وسباب ضروری بھی نہ رکھے مگر لباس ضروری، حضور میں ہمیشہ مستغرق مشاہدۂ محبوب حقیقی و مستہلک انوار جمال معنوی رہتے، از دنیا و مافیہا بے خبر گاہے، چشم کشادہ، گاہے بند،

Marfat.com

گاہے گاہے متبسم، گاہے ساکن، حضرت نے بہ کمال عنایت فرمایا کہ ملاتم کو اجازت تعلیم وتوجہ طالبین کو کیا کرو، عرض کیا بندہ مثل گاؤخر ہے، بالجملہ باوصاف عجیبہ وحالات غریبہ موصوف تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا جوالس النور

عمدۂ خلفاء سے ہیں، بارادۂ صادقہ حاضر ہوکر توجہات عالیہ سے مستفید رہے، اجازت وخلافت حاصل کی، صاحب علم وعرفان بعض کتب حدیث وتصوف[۱۰۹] حضرت سے پڑہیں، مسجد جامع شہر مرادآباد میں سالہائے دراز مقیم رہے، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا محمد کبیر قندہاری

خدارسیدہ خلفاء سے ہیں، چند مدت خدمت اقدس میں حاضر رہ کر اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، صاحب ذوق وشوق ووجدوحال آثار کثرت اذکار واشغال ومراقبات ان کی سیما سے لائح وواضح تھے، قتال [۱۱۰] دہلی میں درجۂ شہادت پایا، ھنیئالہٗ۔

میر عبداللہ پیشاوری[۱۱۱]

عمدہ خلفاء سے ہیں کئی سال حاضر حلقات وتوجہات ہوکر مستفید نسبت خاندان رہے، خلافت سے مشرف ہوئے، حضرت والد سے بھی بہت استفادہ کیا، چند سال بلدہ بھوپال میں مشغول یادخدا رہے، آخر مشرف بزیارات حرمین شریفین ہوئے، مدینہ شریف میں انتقال کیا، قریب مزار پرانوار حضرت بقیع میں مدفون ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

حاجی میر مظہر کابلی

عمدہ خلفاء سے ہیں، مکہ معظمہ میں خدمت شیخ محمد جان خلیفۂ حضرت شاہ غلام علی

Marfat.com

قدس سرہ میں تین سال استفادہ کیا، کشادباطن حسب طلب نہ ہوئی، آخر بخدمت عالی حاضر ہوکر چند سال مستفید رہے، خلافت سے ممتاز ہوئے، بعد رجوع وطن صاحب ارشاد و مرجع طالبین ہوے، علیہ الرحمۃ

مولوی سید بشیر علی امروہی [۱۱۲]

اجل خلفاء سے ہیں، عالم فاضل واعظ پرتاثیر ترک درس کر کے چند سال خدمت شریف میں حاضر رہے، حضرت کی ان پر کمال عنایت تھی، وہ بھی شیفتہ محبت حضرت تھے، نسبت باطن حاصل کر کے شرف باجازت وخلافت ہوئے، بعد رجوع وطن غریق رحمت الٰہی ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

مولوی عبدالسلام فتح پورہسوی [۱۱۳]

عمدۂ خلفاء سے ہیں، عالم عامل ملکہ علم ظاہر میں خوب تھا، سلوک مجددی تمام انجام کو پہونچا کر معزز بخلافت ہوئے، حضرت کی ان پر کمال مرحمت ومہربانی تھی، اکثر بلفظ ہمارے مولوی صاحب مخاطب فرماتے تھے، بعد رجوع وطن درس طالبین وارشاد مریدین میں بکمال استقامت مشغول تھے، علیہ الرحمۃ

شاہ عبدالحکیم پنجابی [۱۱۴] ومولوی محمد غوث [۱۱۵]

ہر دو پدر و پسر اجل خلفاء سے تھے، سالہا سال خدمت خاصہ میں مصروف رہے ومشغول اذکار وامراقبات وحضور توجہات علی الخصوص پسر نہایت صاحب حالات بلند، وارادت ارجمند، عالم، عارف، بکمال صلاح وتقوی وزہد وتوکل آراستہ، رقیق القلب کثیر البکا، درس مثنوی مولانا روم حضرت سے پڑھتے تھے، فقیر نے بارہا دیکھا عین درس میں حالت بکا ان پر مستولی ہوتی، دونوں پیادہ پا شرف زیارت حرمین شریف سے معزز اور مشاہدۂ جمال جہان آرا سے مشرف ہوے، جمیع مقامات مجددیہ

Marfat.com

میں توجہات سے ترقیات حاصل کیں، اجازت وخلافت سے بہرہ یاب ہوکر مرخص بوطن ہوئے، عمدھم اللہ برحمتہ

ملا محمد سالم قندھاری[۱۱۶] وملا عبداللطیف قندھاری[۱۱۷]

ہردو برادر عالم وفاضل وفقیہ بقصد خداطلبی حاضر خدمت اقدس ہوکر نسبت خاندان مجددیہ سے بہرور ہوئے، خلافت حاصل کر کے رجوع بوطن کی، سرگرم افادۂ طالبین رہے، رحمۃ اللہ علیہما

ملا چندن خان[۱۱۸]

خدارسیدہ اصحاب سے ہیں، چند سال خدمات لائقہ سے بہرہ یاب ہوئے، نسبت خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے حفظ وافر حاصل کر کے مشرف باجازت وخلافت ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا محمد نواب صاحب[۱۱۹]

علامۂ علوم معقول ومنقول جامع فنون فروع واصول موصوف بصفائے ذہن و قوت فہم وحدت طبع وفکر سلیم، دوتین سال بہرا ستفادہ نسبت نقشبندیہ بکمال صرف ہمت عالیہ وقوت توجہ سامیۂ حضرت ملازم صحبت شریف ومحفل منیف رہے، حضرت کی آپ پر کمال عنایت ونہایت شفقت تھی، بخاری شریف بھی حضرت سے پڑھی، اجازت سے مشرف ہوئے، عمدہ تلامیذ مولوی فضل حق خیرآبادی، چوبیس پچیس سال ہوئے کہ مع اہل وعیال ہجرت[۱۲۰] حرمین شریفین کی، شرف جوار بیت اللہ المعظم حاصل ہے، علم طب میں بھی بکمال حداقت موصوف معالجہ امراض میں مشہور،[۱۲۱] بسبب فضائل اعیان حرم باحترام تمام پیش آتے ہیں، شرح عقائد نسفی فقیر نے آپ سے پڑھی ہے، بسبب صحبت بعض کسان بہ نسبت عقیدۂ سابق فتور[۱۲۲] واقع ہوا،

Marfat.com

واللہ اعلم۔

شیخ ابوبکر رومی [۱۲۳] دیار بکری شافعی

عمدۂ خلفاء سے ہیں، خانقاہ شریف دہلی میں شرف بیعت سے مشرف ہوکر التزام توجہات وذکر شغل کر کے سلوک تمام کیا مخلع بخلافت ہوئے، بعد رجوع وطن ہدایت طالبین میں مصروف تھے، بعد چند سال حاضر مدینہ شریفہ ہوئے، دوبارہ فیض یاب توجہات تا انتقال شریف رہے، بعد رحلت استفادہ نسبت مقامات حضرت والد سے کرتے رہے، بلدۂ طیبہ میں انتقال کیا، جامع علوم ومعارف تھے، رحمہ اللہ۔

شیخ محسن بصری حنبلی [۱۲۴]

دہلی میں واسطے تحصیل سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ شہرت کمال حضرت کی سن کر حاضر ہوئے، تین سال استفادہ کیا، نسبت معنوی حاصل کر کے ممتاز بخلافت ہوکر مرخص بوطن ہوئے۔

مولوی غلام محمد غزنوی [۱۲۵]

جامع علوم معقول ومنقول بکثرت اذکار واشغال، موصوف گیارہ سو بار نفی اثبات ایک نفس میں کرتے تھے، علی ہذا القیاس ریاضات میں بکمال اجتہاد مشغول تھے، کئی سال صحبت شریف میں سلوک تمام طے کر کے مرخص بوطن ہوئے، اجازت وخلافت سے سربلندی حاصل کی، مستفیدین ان سے بہرہ یاب تھے، رحمۃ اللہ علیہ

حاجی گل محمد رومی

اول بعض خلفاء حضرت سے استفادہ کیا۔ [۱۲۶] تسکین حاصل نہ ہوئی خدمت عالی میں حاضر ہوئے، سلوک نقشبندیہ مجددیہ توجہات عالیہ سے تمام کر کے مشرف باجازت وخلافت ہوئے، چند سال بلدۂ ٹونک [۱۲۷] میں افادہ مریدین میں سرگرم رہ

Marfat.com

کرزیارت حرمین شریفین کو حاضر ہوئے وہیں انتقال کیا[۱۲۸] رحمۃ اللہ علیہ

مولانا شیخ محمود آفندی مکی[۱۲۹]

برگزیدہ خلفاء سے ہیں چونکہ درد خدا طلب ابتدا سے دل میں تھا، قبل فیض یابی از حضرت طریقہ نقشبندیہ میں بیعت کسی شیخ سے ملک روم میں کی تھی، جب کہ حضرت داخل حرم مکہ ہوئے بکمال عقیدت دست مبارک پر بیعت کر کے ملازم صحبت شریف مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں رہے، حضرت کی ان پر کمال عنایت وشفقت تھی، تاحدیکہ اول مرتبہ جب قصد زیارت مدینہ طیبہ کا حضرت نے کیا تھا یہ بھی ہمراہ تھے، جمال یعنی شتربان نے خاص ان کے بار کو گران سمجھ کر بار برداری وکرایہ سے انحراف کیا، حضرت جمال سے نہایت آرزدہ ہوئے اور عزم موقوف رکھا چنانچہ وجہ جمال بسبب عہد شکنی راہ میں قتل ہو کر سزا کو پہونچا، سلوک طریقہ مجددیہ حضرت کی توجہات سے تا مقام معبودیۃ صرفہ کیا، باجازت وخلافت سربلندی دارین حاصل کی، بعد رحلت شریف توجہات تکمیل مقامات حضرت والد ماجد سے لین، بفضیلت علم وعمل وصلاح وتقویٰ وتہذیب اخلاق موصوف ہیں، عہدۂ محافظت کتب خانہ مکیہ [۱۳۰] پر از جانب سلطان روم [۱۳۱] مامور ہیں، سلمہ اللہ وابقاہ واوصلہ مناہ

مولوی محمد شاہ صاحب[۱۳۲]

اعیان بلدۂ لکھنو عمدہ تلامیذ مولانا محمد نواب صاحب بقصد حج وزیارت حرمین شریفین میں سے آوازۂ کمال حضرت سن کر بکمال عقیدت ونہایت محبت دست مبارک پر بیعت کی، التزام صحبت عالی میں نسبت خاندان مجددیہ سے بہرہ یاب رہے، سلوک باطن قریب تمام حاصل کر کے مخلع بخلعت اجازت وخلافت ہوئے، دوسال خدمت عالی میں حاضر رہے، خدمات خاص کہ موجب مزید اختصاص وقرب محبت وعنایت

Marfat.com

تھیں بجان ودل بجالائے، حضرت نے بوقت رخصت بکمال افسوس فرمایا یہ میرے بازو ہیں، مجھ سے جدا ہوتے ہیں، اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی، جامع فضائل حاوی علوم حلم وحیا و مروت وسخا تہذیب اخلاق موافقت احباب حسن عقیدت تواضع و مسکنت بردباری وفراست فرزانگی ودانشمندی وقدر دانی ومہمان نوازی میں یکتائے روزگاروفرید العصر تھے، بنظر فقیر کوئی شخص اوصاف مذکورہ میں ہمارے مولوی صاحب سا نہیں گذرا، ایک بار بھی جس سے ملاقات ہوئی تمام عمر ثنا خوان رہا، افسوس ایسا صاحب کمال در پردہ مستور پردۂ قبر ہوا، انالله وانا الیه راجعون، غفر الله له وجعل قبره روضة من ریاض الجنة

سید قمر الدین احمد صاحب لکھنوی[۱۳۳]

بہمراہی مولوی صاحب مذکور شرف بیعت سے مشرف ہوکر ملازم توجہات عالیہ وخدمات لائقہ تامدت دوسال حاضر رہے، حالت صحبت ومرض میں ایسی خدمت کی کہ موردالطاف عالی وشفقت وعنایت سامی تھے، بوقت رخصت فرمایا کہ میرے بازو تھے مجھ سے جدا ہوتے ہیں، خلافت عطا فرمائی: حفظه الله و رزقه الاستقامة علی الشریعة والطریقة

مولوی ابوالحسن لکھنوی[۱۳۴]

مہاجر مکہ معظمہ قبل وصول حضرت کے شیخ یحیی خالدی [۱۳۵] سے طریقہ شریفہ نقشبندیہ میں اجازت حاصل کی، بعد وصول حضرت حاضر خدمت اقدس ہوکر فیضیان صحبت شریف سے بہرہ مند ہوئے، توجہات مقامات بطور طفرہ تا آخر مقامات لین خلافت سے مفتخر ہوئے چونکہ ان کے والد حافظ ایوب [۱۳۶] خلیفہ حضرت شاہ درگاہی [۱۳۷] صاحب رحمۃ اللہ علیہما اور حضرت سے مودت قدیمی تھی لہٰذا مخصوص

Marfat.com

الطاف و مورد عنایت تھے، بعد انتقال حضرت ملازم صحبت شریف حضرت والد رہے، ترقیات مقامات بالتفات عالی حاصل کین ،علوم ظاہری میں بھی صاحب استعداد تھے، مکہ مکرمہ میں انتقال کیا، رحمۃ اللہ علیہ۔

ملا محمد مراد صاحب جلال آبادی سلمہ اللہ تعالیٰ

حاضر خانقاہ دہلی ہو کر بیعت کی ،شرف التزام توجہات عالیہ سے کئی سال بہرہ اندوز رہے ،سفر حرمین شریفین میں مخصوص خدمت تھے ،تا انتقال فیض یاب صحبت شریف رہے ،توجہات حضرت سے تا کمالات نبوت لین ،بعد انتقال شریف ملازم توجہات حضرت والد و عم اصغر [۱۳۸] رہ کر ترقیات حاصل کین ،علم ظاہر میں استعداد اچھی ہے ،علم حدیث میں ہم سبق فقیر تھے و بکمال ارتباط و مودت موصوف استعداد سلوک باطنی بھی خوب ہے، صالح متقی مشغول طاعت و عبادت ہیں، حضرت فرماتے تھے "محمد مراد از مرادان است" اس سے زیادہ کیا بشارت ہوگی ،بعد رجوع حرمین شریفین سنا ہے کہ اضلاع بھوپال میں مصروف یاد خدا و مروج شریعت غرا ہیں دفع اللہ مقامہ واصلہ مرامہ

میاں رحیم الدین صاحب دہلوی

اول جوانی سے حاضر خدمت اقدس ہو کر شرف بیعت حاصل کیا [۱۳۹] مورد الطاف حضرت بسبب خدمتہائے خاصہ کئی سال تک تا وقت انتقال رہے، ہجرت حرمیں الشریفین میں حاضر خدمت تھے، توجہات عالیہ سے بہت فیضیاب ہوئے ،عم کلان [۱۴۰] سے نہایت خصوصیت تھی، اس فقیر سے بھی ارتباط و محبت قدیمی ہے، عزیزی مولوی ابو الخیر [۱۴۱] کو عالم طفلی میں بکمال محبت اکثر اوقات اپنے پاس رکھتے ، پرورش میں مصروف رہتے ،مرد صالح متقی ذاکر شاغل عام اوقات بطاعت

Marfat.com

وعبادت واورادو ظائف مستہلک محبت حضرت واولاد حضرت، شائق زیارت جمیع بزرگان طریقت [۱۴۲]، عرصہ چند سال سے ملازم خانقاہ شریف دہلی ہیں، ان کی ذات سے بھی معموری خانقاہ متصور ہے، بعد انتقال بھی مہربانی وعنایت حضرت بحال خود بیان کرتے ہیں [۱۴۳] زاداللہ فی عمرہ وعرفانہ

شیخ حسن آفندی رومی [۱۴۴]

صاحب استعداد عجیب وذوق وشوق مدینہ طیبہ میں حاضر خدمت شریف ہوکر مستفید نسبت مقامات رہے، خلافت سے بہرہ مند ہوے۔

حاجی علی رضا آفندی

مدینہ منورہ میں دست مبارک پر بیعت کی، مناسبت نسبت طریقہ شریفہ برکت انفاس عالیہ پیدا کی، درجہ اجازت پایا، بعد انتقال ملازم حلقہ وتوجہ حضرت والد رہے، وقفہ اللہ تعالیٰ لما یرضاہ

سید ابراہیم کردی [۱۴۵]

صاحب حالات وواردات کثیر الذوق والشوق حضرت کی ان پر کمال عنایت تھی، مدینہ شریفہ میں داخل طریقہ عالیہ ہوئے، اجازت عنایت فرمائی۔

مولوی رضا علی صاحب بنارسی [۱۴۶]

عالم وفاضل وحافظ وقاری متقی وصالح مدینہ شریفہ میں حاضر خدمت ہوکر بیعت کی، چند مدت ملازم صحبت شریف رہے، اجازت طریقہ سے بہرہ مند ہوئے، تراویح میں باامامت حضرت مشرف ہوے، زاداللہ عرفانہ

ملا رحمۃ اللہ بخاری [۱۴۷]

مدینہ شریفہ میں مشرف بیعت ہوئے، اکثر ملازمت وخدمت حضرت

Marfat.com

والد میں حاضر رہتے تھے، لہذا ان کا حال حضرت والد کے مستفیدین میں قلمی ہوگا۔

ملا نور احمد غزنوی [۱۴۸]

برادر ملا فیض احمد شرف بیعت سے دہلی میں مشرف ہوکر سفر حرمین شریفین میں بہم راہی حضرت فیض یاب رہے چونکہ انتساب اجازت حضرت والد سے ہے آپ کی منتسبین میں حال ان کا تحریر ہوگا۔

حاجی احمد آفندی ازمیری [۱۴۹]

مدینہ منورہ میں معزز بہ بیعت ہوئے، خاص اسی نیت سے حاضر ہوئے تھے، فیض یاب ہوکر مرخص ہوئے۔

منشی رضا علی صاحب حیدر آبادی [۱۵۰]

اوستاد خط نستعلیق، خانقاہ دہلی میں حاضر ہوکر مصروف اشغال و استفادۂ باطنی کئی سال رہے، ادراک وجدان بغایت اچھا ہے، جودت طبع و تیزی ذہن بدرجۂ کمال ہے، اجازت سے مشرف ہیں، بعد انتقال حضرت دو مرتبہ حاضر حرمین شریفین ہوکر اعزاز دو جہان حاصل کیا، ملازم صحبت و حلقۂ توجہات حضرت والد قدس سرہ رہے، بعد معاودت ساکن بلدۂ بھوپال ہیں، سلمہ اللہ تعالیٰ واوصلہ مناہ

مولوی محمد حسین صاحب حیدر آبادی [۱۵۱]

دہلی میں حاضر خدمت ہوکر دست مبارک پر بیعت کی، تا مدت ملازمت صحبت اقدس مشغول استفادۂ باطنی وملحوظ توجہات سامی رہ کر مشرف باجازت ہوئے، بلدۂ مذکور میں مشغول طاعت و عبادت ہیں، حفظہ اللہ بعرفانہ

ملا عبدالرحیم چینی [۱۵۲]

بہر استفادہ حاضر ہوکر خلافت پائی ملک ملیبار [۱۵۳] میں مصروف ہدایت

Marfat.com

رہے۔

آخون حمزہ باجوڑی[۱۵۴]

خواہرزادہ مولوی حسین علی باجوڑی سالہائے بسیار مستفید نسبت رہے۔

ملا عبدالقدوس کشمیری[۱۵۵]

صاحب حالات

ملا بادشاہ میر[۱۵۶]

صاحبِ خوش استعداد

ملا یونس یارکندی[۱۸۷]

نے تمام سلوک کیا۔

سید عثمان نسفی قریشی[۱۵۸]

تا ولایت صغریٰ پہونچے۔

ملا حسن غزنوی[۱۵۹]

اجازت یافتہ ہوئے۔

ملا نادر صاحب[۱۶۰]

چند سال فیض یاب ہوئے۔

ملا سالار صاحب[۱۶۱]

کثیر الاشغال والاذکار

Marfat.com

ملا نذر محمد خوقندی [۱۶۲]

صاحب واردات عجیبہ۔

ملا عبدالحکیم چرخی [۱۶۳]

صاحب ذوق وشوق۔

شیخ احمد بخش کردی [۱۶۴]

رقیق القلب از ارباب کشف قبور وارواح وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم

تفصیل احوال جمیع خلفاء واجازت یافتگان موجب تطویل ہے کہ مقصود اس رسالہ میں اختصار ہے، لہٰذا حالات مختصرہ پر اکتفا کی، ہر ایک فرد اشخاص مذکورین سے صاحب احوال بلند واردات ارجمند ارباب حقائق ومعارف ہیں حضھم اللہ تعالیٰ بعرفانہ ورضوانہ۔آمین۔

Marfat.com

باب دوم

بیان احوال فرزند اعظم وخلف اکبر ومسند نشین حضرت مصنف قدس سرہ

فصل پہلی

بیان ولادت وتحصیل علوم ظاہری وسلوک باطنی میں تا وقت جلوس مسند ارشاد

قدوۃ العلماء العاملین، نخبۃ الاولیاء الواصلین، آفتاب آسمان ولایت، ماہتاب گردون ہدایت، قطب وحید، غوث فرید، والدی ماجدی سیدی وسندی جناب حضرت مولانا شاہ عبدالرشید احمدی نقشبندی مجددی، فرزند اعظم [۱] حضرت شاہ احمد سعید، فرزند اکبر [۲] حضرت شاہ ابوسعید، فرزند اکبر [۳] حضرت شاہ صفی القدر، فرزند حضرت شاہ عزیز القدر، فرزند حضرت شاہ محمد عیسیٰ، فرزند حضرت شیخ سیف الدین، فرزند عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند، امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی، فرزند حضرت شیخ عبدالاحد، فرزند حضرت شیخ زین العابدین، فرزند حضرت شیخ عبدالحی، فرزند حضرت شیخ محمد، فرزند حضرت شیخ حبیب اللہ، فرزند حضرت امام رفیع الدین، فرزند حضرت شیخ نصیرالدین، فرزند حضرت شیخ سلیمان، فرزند حضرت شیخ یوسف [۴]، فرزند حضرت شیخ عبداللہ، فرزند حضرت شیخ اسحاق، فرزند حضرت شیخ عبداللہ، فرزند حضرت شیخ شعیب [۵]، فرزند حضرت شیخ احمد، فرزند حضرت شیخ یوسف، فرزند حضرت سلطان شہاب الدین معروف بفرخ شاہ کابلی، فرزند [۶] حضرت شیخ

Marfat.com

نصیر الدین ،فرزند حضرت شیخ محمود ،فرزند حضرت شیخ سلیمان ،فرزند حضرت شیخ مسعود، فرزند حضرت شیخ عبداللہ واعظ اصغر ،فرزند حضرت شیخ عبداللہ واعظ اکبر ،فرزند حضرت شیخ ابوالفتح ،فرزند حضرت شیخ اسحاق ،فرزند حضرت شیخ ابراہیم ،فرزند حضرت سیدنا ناصر[۷] فرزند صاحب رسول اللہ حضرت سیدنا عبداللہ فرزند امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاھم وجعل بحبوحۃ الجنان مسکنھم وماواھم وامدنا بامدادھم وادام علینا من نفحاتھم

ولادت شریف آپ کی دوم جمادی الاخری ۱۲۳۷ بارہ سو سینتیس ہجری بلدۂ معمورۂ لکھنو میں [۸] واقع ہوئی تاریخ سنہ ولادت مظہر محمد [۹] ہے، آثار کمالات ولایت وعلامات فضائل ہدایت صغر سن میں آپ کی جبین نور آگین سے جلوہ گر تھے، مجمع ارباب علم وعرفان وولایت واصحاب زہد وتقویٰ وہدایت میں تربیت پائی ،عمر شریف پنج سالہ تھی کہ ملازمت صحبت جد امجد خود حضرت قطب زمان قیوم دوران حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ اختیار کی ،وملحوظ بنظر عنایت والطاف وتوجہات بھی نہایت آپ کی ہوئی ،ہر وقت خدمت شریف میں حاضر رہتے تھے بلکہ شب کو بمعیت آپ کی خواب فرماتے ،جس وقت واسطے نماز تہجد کے اوٹھتے آپ بھی برابر اوٹھتے شریک نماز تہجد ہوتے ،معمول تھا کہ اوس وقت بعض اصحاب خاص کو توجہ فرماتے تھے آپ بھی شریک صحبت توجہ ہوتے ،فیوضات خاص سے بہرۂ کامل حاصل کرتے ،سبحان اللہ یہ عمر اور یہ شوق

ہرکسی را بہر کاری ساختند
سیل طبعش اندران انداختند

قبل من قُبل بلا علۃ یعنی جس کو چاہتے ہیں بلاوجہ اوس کو قبول کرتے ہیں، بموجب آیۂ شریفہ: اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ذنب بہ یُئن

Marfat.com

تربیت جدامجد اوسی عمر میں حفظ قرآن شریف فرماتے تھے، دس برس کو عمر شریف نہیں پہونچی تھی، کہ فراغت حفظ سے ہوئے، سات برس کے تھے، ستائیسویں رمضان مبارک کہ لیلۃ القدر تھی، بعد نماز تراویح وقت ورود تجلیات وہجوم فیوضات میں آپ کے جدامجد نے آپ کو اور اپنے فرزند اوسط یعنی حضرت شاہ عبدالغنی کہ دونوں قریب [۱۰] عمر تھے، طلب فرماکر شرف بیعت سے مشرف فرماکر امر کیا کہ وقت توجہ ضرور حاضر ہوا کرو، آپ پہلے ہی سے ملازم صحبت شریفہ تھے، بموجب امر شریف زیادہ تر التزام حضور توجہات فرمایا، بعد حفظ قرآن مجید تحصیل علوم عقلیہ ونقلیہ وکسب سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں مشغول ہوئے، تحصیل قال وکسب حال کا ایک ہی زمانہ تھا، تاوقتیکہ جدامجد آپ کے عازم حرمین محترمین ہوئے [۱۱] استفادۂ فیوضات وحضوری حلقۂ توجہات سے مستفید رہے جبکہ آپ روانہ حرمین شریفین ہوگئے اور آپ کے والد ماجد یعنی حضرت مصنف نے مسند ارشاد وہدایت پر جلوس فرمایا، آپ کی خدمت عالی میں ملازم حلقۂ توجہات ہوکر اخذ فیوضات مقامات نقشبندیہ مجددیہ فرماتے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے بہت خلفاء حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے دیکھے ہیں، قوت توجہ اون کی ادراک کی لیکن جیسی قوت توجہ حضرت جدامجد کی پائی کسی کی نہ تھی، حضرت شاہ صاحب موصوف کے نزدیک بھی یہ امر مسلم تھا چنانچہ لوگ اول حضرت شاہ صاحب کی توجہ سے متاثر نہ ہوتے تھے آپ سے توجہ دلواتے معاً متاثر ہوجاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ قبل حضوری حضرت شاہ صاحب کے ریاضات قویہ مجاہدات شدیدہ زمانہ استفادۂ حضرت شاہ درگاہی [۱۲] رحمۃ اللہ علیہ میں مصروف رہے، یہ قوت توجہ ثمرہ اوس کا تھا چنانچہ آپ اپنی نسبت کو کمال مناسبت اپنے جدامجد سے دیتے تھے، قوت توجہ آپ کی بھی آپ کے والد ماجد کے اصحاب میں مسلم الثبوت تھی، بلکہ حضرت مصنف یعنی والد ماجد کے

Marfat.com

نزدیک بھی مسلم تھی، لہٰذا بہت سے مریدوں کو بنظر ظہور تاثیر آپ پر محلول فرماتے تھے اور اپنے والد ماجد کی نسبت کو مناسبت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی نسبت سے دیتے تھے۔

آپ نے تحصیل علوم معقول ومنقول نہایت تحقیق کمال شوق سے کی، کتابیں صرف ونحو کی مولوی حبیب اللہ صاحب ملتانی [۱۳] سے پڑھیں اور علوم معقول کی مولوی فیض احمد دہلوی [۱۴] سے کہ علامہ معقول تھے، تحصیل کئی، اکثر کتابیں فقہ واصول وحدیث وتفسیر وتصوف مثل رشحات ونفحات وہر جلد مکتوبات قدسی سمات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ ومثنوی مولانا روم وفصوص الحکم حضرت شیخ محی الدین بن عربی وعوارف المعارف وآداب المریدین ورسالہ قشیری وغیرہ بکمال تحقیق و تدقیق مرات کرات بقرأت وسماعت اپنے والد ماجد سے پڑھیں، کتب حدیث شریف مولوی مخصوص اللہ [۱۵] ولد اکبر مولانا رفیع الدین [۱۶] فرزند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا محمد اسحاق [۱۷] محدث نبیرہَ وجائے نشین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی [۱۸] سے پڑھ کر سند اجازت جمیع مرویات شاہ ولی اللہ کہ عالم علامہ شیخ ابوطاہر مدنی [۱۹] سے روایت کرتے ہیں، حاصل کین تفصیل اسانید کتاب انتباہ میں موجود ہے۔

تحصیل علوم منقول ومعقول سے بکمال اجتہاد وکثرت اشتغال مدت دو یا سہ سال میں فراغت [۲۰] حاصل کی، سلوک طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ ونسبت جمیع مقامات احمدیہ معصومیہ بکمال ہمت قویہ وتوجہات عالیہ والد ماجد سے طے فرمایا، عمر شریف اوس وقت میں قریب بیس سال کی پہونچی تھی کہ مجمع البحرین ومنبع العلمیں ہوئے۔

اوسی زمانہ [۲۱] میں شوق حج بیت اللہ المعظم وزیارت روضہَ مقدسہ معطرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر بہت غالب ہوا، حضرت والد ماجد سے اجازت طلب کی

Marfat.com

بسبب محبت پدری و تعلق معنوی اجازت نہ دیتے تھے، آخر بکمال الحاح و کثرت جدو جہد اجازت حاصل کی ۱۲۵۶ بارسو چھپن ہجری میں عازم حرمین شریفین ہوئے، حضرت مصنف یعنی والد ماجد آپ کے بجمعیت خلایق تا بیرون دروازہ [۲۲] شہر دہلی واسطے وداع کے تشریف لائے، عمامہ اور کلاہ و قمیص کہ جو حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ نے اون کو وقت عطاء خلافت اپنے دست شریف سے پہنا کر اجازت عامہ و خلافت مطلقہ سے سرفراز کیا تھا اوسی طرح وہ عمامہ و کلاہ و قمیص اپنے دست مبارک سے مجمع عام میں آپ کو پہنا کر اجازت عامہ و خلافت مطلقہ سے معزز و ممتاز فرمایا، ایسے خاص خلعت سے [۲۳] اور کسی کو سرفراز نہ کیا کہ خاص آپ کا ہی حصہ تھا اور بہت دیر تک دعا فرمائی، غم فراق فرزند دلبند سے نہایت محزون ہو کر رخصت فرمایا، اس سفر میں اور ماسوا اس کے جب آپ سفر کرتے تو والد ماجد آپ کے منتسبین و مخلصین کو بہ نسبت آپ کے باین الفاظ یا مانندان کے تحریر فرماتے کہ "فرزندی اعزی اعظمی نسخۂ معارف فقیر ہے، جس کو شوق دخول طریقت و ذوق استفادۂ علوم و معارف ہو اون سے حاصل کرے کہ درحقیقت اون کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے، انتہی [۲۴]

پس آپ مع رفقا بکمال اشتیاق متوجہ اس سفر مبارک کے ہوے، اہل ہر شہر قدوم شریف کو مغتنم سمجھ کر بہر استفادہ حاضر ہوتے، بلدۂ بمبئی میں چند روز اقامت فرمائی، بہت لوگ مستفید ہوئے، سامان سفر ہر محل پر غیب الغیب سے موجود ہوتا تھا چنانچہ بندر بمبئی میں بھی بعنایت یزدانی سامان مرکب جہاز من کل الوجوہ بامداد غیبی پونچا، آپ مع الخیر سوار ہو کر چند روز میں داخل بلد اللہ الحرام ہوے، طواف کعبۂ مقصود و مشاہدۂ انوار جمال حضرت معبود والتزام ملتزم و مس رکن و فور مقام و کشوف اسرار حقیقت کعبۂ ربانی و انکشاف رموز خلت و حقیقت ابراہیمی و عرف خوش رائحہ نسیم عرفات و خصوصیات مشاعر الحرام و کیفیات منی و رمی جمرات و قبولیت ادائے نسک و حصول

Marfat.com

مرتبہ قرب حضرت علیا و مدارج فنا و بقا بسر اوقات عظمت و کبریاء جلت سلطانہا سے اعزاز وتشریف شامل حال ہوئے، عظماء حرم محترم علماء و سادات و مشائخ بکمال تکریم و تعظیم پیش آئے، خصوصاً شیخ محمد جان [۲۵] خلیفہ اجل حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کہ مشہورترین مشائخ حرم محترم تھے، بنہایت اجلال متصدر مہمانی ہوئے۔

اجازت اسانید علم حدیث وجمیع مرویات از قدیم وحدیث عالم علامہ فاضل فہامہ جمیع علوم خصوصاً علم حدیث وتفسیر مولانا الشیخ عبداللہ سراج [۲۶] حنفی شیخ علماء مکہ معظمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بروایت علامہ شیخ صالح فلانی [۲۷] اون کو پہونچتے ہیں چنانچہ ثبت علامہ فلانی مسمی بقطف الثمر [۲۸] میں مذکور ہیں، حاصل کین، مولانا مذکور نے بکمال بلاغت وفصاحت اجازت تامہ عامہ معنونہ بالفاظ مدحیہ وثنائیہ بہ نسبت آپ کی مرقوم فرما کر عنایت کیا مگر شوق دلی ومیلان قلبی بجانب مدینہ طیبہ بمصداق حدیث شریف المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ✿ ہر وقت و ہر لحظہ بیقرار رکھتا تھا، بکمال عجلت روانہ منزل مقصود ہوئے باسرع اوقات باعجل زمان مشاہدۂ قبہ خضراء و روضۂ علیا و جمال باکمال محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

کمال شرف ونہایت تقریب حاصل کیا، زبان حال بترنم این مقال گویا تھے، شعر

تو بدین جمال وخوبی چو بطور جلوہ آری
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

لحوق حقیقت الحقائق کہ عبارت حقیقتِ احمدی سے ہے، مرتبہ فناء اتم و بقاء اکمل حاصل ہوا، عیان بلدۂ شریفہ بلکہ حکام بتعظیم واحترام پیش آئے، شیخ الحرم یعنی

✿ صحیح بخاری ۲/ ۷ ۳دیگر مراجع حدیث کے لئے دیکھئے: موسوعۃ اطراف الحدیث (۸/ ۶۶۳)

Marfat.com

بادشاہ[۲۹] مدینہ منورہ نے بخاص ملاقات کی و بمعیت خود اندرون روضہ معطرہ وحجرۂ مقدسہ لے گیا، اوس وقت خاص میں کمال مرتبہ قرب واختصاص پایا، راز ناگفتنی سے شرف واعزاز ہاتھ آیا

زاں طرف نپذیرد کمال او نقصان
و زیں طرف شرف روزگار من باشد

بعدازاں بادشاہ مذکور نے ضیافت کی اور کہا یہ ضیافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ہے، چندروز اعزاز حضور سے مفتخر ہوکر مراجعت بسوئے وطن کی ،بحفظ وسلامتی دہلی میں پہنچے، والد ماجد یعنی حضرت مصنف قدس سرہ بنہایت فرحت وخوشی بہر تعظیم کھڑے ہوگئے، تادیر معانقہ فرما کر الفاظ حمد وثناء فرح وسرور بہ سبب ظہور اسرار نسبت اصول وکیفیات مرتبۂ قرب واتحاد وحصول نہایت تمناء وغایۃ مامول زبان فیض ترجمان سے ارشاد کئے۔

بعد مراجعت آپ درس علوم ظاہری وافادۂ معارف باطنی وتوجہ مریدین وتسلیک طالبین میں مصروف رہتے تھے، اشغال واذکار ومراقبات وریاضات جوامور لوازم فقر ودرویشی ہیں اپنے نفس پرواجب جانے ومعمول بہ ٹھہرائے مخالفت نفس جمیع عادات میں اختیار کی، صفات ملکی کوصفات بشری پرترجیح دی

قلم ایں جارسید وسر بشکست

قوت نسبت باطن کی اس درجہ حاصل تھی کہ خانقاہ شریف میں از کہ تامہ اس زوروقوت کی نسبت کوئی نہ رکھتا تھا لہٰذا حضرت مصنف بہت اپنے مریدوں کوبنظر ظہور تاثیر وبوجہ قوت توجہ آپ پر محول فرماتے، وہ لوگ آپ کی قوت توجہاتِ قویہ سے زودتر متاثر ہوکر ترقی مقامات حاصل کر کے صورت تمنا آغوش میں پاکر فائز المرام ہوتے بالجملہ تاکہ حضرت مصنف قدس سرہ بقید حیات رہے، آپ بھی اپنے احوال میں

Marfat.com

یکتائے وقت فرید العصر مروج علوم شریعت ناشر معارف حقیقت تھے، بہت لوگ اوس زمانہ میں بھی آپ سے مستفید ظاہر و باطن ہوتے۔

قبل ایام غدر حضرت نے بماہ صفر شروع ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر ہجری میں آپ کو واسطے ہدایت و تعلیم طریقت نواب کلب علی خان[۳۰] مرحوم والی ریاست رام پور افغانوں کو زمانہ ولی عہدی میں بجانب رام پور روانہ کیا، فقیر بھی ہمراہ تھا آپ کی برکات قدوم ہدایت لزوم سے شہر مذکور منور ہوا، علی الخصوص نواب مذکور نے بکمال خلوص و نہایت عقیدت بارادہ صادقہ دست شریف پر بیعت کی، التزام حلقہ توجہ بھی اس وقت کیا تاثیرات عجیبہ خاندان عالی و توجہات غریبہ بزرگان سامی بواسطہ آپ کے اون پر پڑھتی تھیں، آپ توجہ اون کو بہت دیر تک بقوت فرماتے تھے چنانچہ ظہور اوس توجہ کا اون کی ذات میں تادم مرگ موجود تھا، اہل وجدان سمجھتے تھے، اژدحام خلایق اجتماع طالبین اتنا ہوتا تھا کہ جائے نشست نہیں ملتی تھے اور تاثیرات توجہات قویہ اس زور و قوت سے دلہائے مریدین پر پڑتی تھیں کہ جوان مرغ نیم بسمل تڑپتے تھے، بیتاب و بے طاقت ہو کر فریاد و فغان و نالہ و گریان کرتے تھے، تمام رام پور میں شہرہ تاثیر توجہات قویہ کا زبان زد خاص و عام تھا بلکہ بعضے از عزیز و اقارب و افغانان شہر بنیت امتحان تاثیر حاضر ہوئے بمجرد التفات عالی بیتاب ہو کر قائل کمال قوت توجہ ہوئے، نواب یوسف علی خان[۳۱] کہ اوس زمانہ میں متمکن مسند و ریاست تھے، بواسطہ فرزند خود نواب کلب علی خان و دیگر عمائد ملتجی ملاقات بکمال اصرار ہوئے، ہرگز قبول نہ فرمایا بلکہ فرمایا تمہارا بھی حرج ہمارا بھی حرج، ملاقات عبث۔

الحاصل تا مدت یک ماہ اقامت فرما کر مراجعت دہلی کی، موافق عادات معمولی مشغول طاعت و ہدایت تھے، فقیر صغر سن سے آپ کو مدام مشتاق سکونت مدینہ طیبہ پاتا تھا، ہمیشہ بکمال حسرت و التجا دعا فرماتے تھے، کہ کون روز سعید ہوگا کہ ہجرت حرمین

Marfat.com

شریفین سے ہم سب مشرف ہوں گے، کب ہماری یہ آرزو وتمنا برآئے گی اس امر خاص کے واسطے خاص آپ بھی التجا جناب الٰہی میں بہت کیا کرتے تھے چونکہ جاذبہ صادقہ بین المحب والمحبوب سالہا سال سے نہایت واثق تھا کب تک ظہور اثر نہ ہوتا۔

،ناگاہ غدر دہلی میں واقع ہوا ناچار موجب خروج کبیر وصغیر وقوع مردوزن ہوا، راقم سطور نے حال مختصر غدر ذکر حضرت مصنف میں لکھا ہے [۳۲] بنظر فقیر وقوع غدر فتح باب مراد آپ کا تھا اور آپ ہی نے وقت مشورہ مشورۂ ہجرت حرمین شریفین دیا تھا [۳۳] چنانچہ آپ کے والد حضرت مصنف نے آپ کی رائے کو ترجیح دے کر عزم مصمم اوسی جانب کا کیا، مشورۂ دیگران کہ جانب بخارا اور خراسان وغیرہ تھا، موقوف رکھا، آپ نے بھی بہمراہی والد ماجد ہجرت حرمین شریفین کی، عرصۂ قلیل میں تمناء دلی سے حسب خواہش قلبی فائز المرام دوبارہ ہوکر چہرۂ مقصود آئینہ مدعا میں جلوہ آرا پایا یعنی طواف کعبہ مقصود و مشاہدۂ تجلیات رب معبود جل جلالہ وعم نوالہ وکیفیات اسرار کمال کبریائی وسطوت وعظمت وانوار خلت واختصاص نسبت انسیت ومحرمیت وحصول مرتبہ فناء وبقاء مقامات عالیہ سے بہرہ یاب ہوکر راہی منزل جانان یعنی متوجہ مدینہ منورہ حضرت سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے، یہ اشعار حسب حال تھے، رباعی

خواہم ہمیشہ در ہوائے توزیم
خاکے شوم و زیب پائے توزیم
مقصود من خستہ ز کونین توئی
از بہر تو میروم و ز برائے توزیم

للمولف

میری محفل میں جو حضرت کی رسائی ہوتی
مسند آنکھوں کی لب فرش بچھائی ہوتی

Marfat.com

جان نثاروں میں فدا جان میں پہل کرتا
آپ نے صورتِ زیبا تو دکھائی ہوتی

وقت شرف حضوری مشاہدۂ جمال باکمال وشمول الطاف بے پایان وظہور عنایات وخصوصیات فراوان سے افتخار دو جہان حاصل کیا، تحقق نسبت محبوبیت وحصول فناء اتم و بقاء اکمل مرتبہ مقدسہ حقیقت الحقائق کہ عبارت حقیت احمدی وتعین اول کہ تعین جبی ہے مشرف ہوئے، اس وقت خاص میں کہ لحوق جزء باصل الاصول ہے شاہد مطلوب کو ہم کنار مقصود پاکر دولتِ قرب خاص سے مستغنی ہوکر شریک خوان نعمت والوش خاص ہوئے، یہ وہ مقام عالی ہے کہ ہزارون اوس کے ظل الظل کو بھی نہیں پہونچے چہ جائے وصول، مگر بواسطۂ عنایت صاحب اس مقام عالی کے یعنی حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے ہیں، مشرف فرماتے ہیں حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ خاص آپ بہ تبعیت ووراثت یہ مقام منکشف ہوا ہے، فرماتے ہیں کہ فوق اس مرتبہ مقدسہ کی سیر قدمی کمل اور اخص الخواص کے واسطے بھی مجوز نہیں ہے، ہاں سیر نظری سے مشرف فرماتے ہیں، مصرع

بلا بودی اگر اینہم نبودے

داماں نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

یہ مرتبہ علیا مرتبہ حب کا ہے، بموجب اشارۂ حدیث قدسی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف ❁ یعنی بعد مرتبہ حضرت ذات تعالت وتقدست جو تعین

❁ یہ حدیث شریف حافظہ کی بنیاد پر لکھی گئی ہے، اصل الفاظ اس طرح ہیں: کنت کنزا لا اعراف فاحببت ان عرف فخلقت خلقا (رک موسوعۃ اطراف الحدیث: ۶/ ۵۰۷)

Marfat.com

اول ہواوہی مرتبہ مقدسہ حب ہے کہ مراد لفظ فاحببت سے ہے، سبحان اللہ سخن از کجا بکجا رسید، شعر

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت بگو میگویم

بالجملہ سرگرم نظارۂ جمال بے نقاب و معائنہ تجلیات بے حجاب، مورد فیوضات بے غایات و مظہر اسرار بے نہایات، انیس حریم محترم، جلیس محفل معظم، شاہد لقاء جان فزا، حسب خواہش و تمنا متلذذ و متنعم رہتے تھے، اکثر اوقات حاضر حضور ہوتے، متصل روضۂ معطرہ و حجرۂ مقدسہ اوس موضع شریف میں کہ جس کی شان میں وارد ہے:

ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ ۞

جلوس فرماتے تھے اور بحسب عادت قدیمہ مواظبت از کار و اشغال و توجہ مریدین و درس طالبین میں مصروف رہتے تھے۔

۞ ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ. حدیث بخاری (موسوعۃ اطراف الحدیث ۸۶/۹)

Marfat.com

فصل دوسری

بیان جلوس مسند ارشاد طالبین وافادۂ مریدین میں

جبکہ آپ کے والد ماجد حضرت مصنف قدس سرہ کو قریب دو سال مدینہ منورہ میں گذرے آخر سال دوم[۱] ماہ شوال میں مرض رحلت لاحق ہوا شدت مرض وکثرت ضعف سے حلقات توجہ میں نشست دشوار تھی، آپ کو سب پر ترجیح دی، قایم مقام[۲] اپنا بلکہ جمیع مشائخ طریقت کا اپنی حیات میں کیا، ۱۲۷۶ باری سوجہتر ہجری میں کہ عمر شریف چند ماہ کم چالیس سال کی تھی مسند نقشبندیہ مجددیہ پر جلوس فرمایا، تاوقتیکہ آپ کے والد ماجد بقید حیات تھے، سب خلفاء مریدین آپ کی توجہات سے مستفید رہے، بعد انتقال شریف سب نے آپ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی، بہر استفادہ حاضر خدمت وملازم حلقۂ توجہات رہے، مسند آباء کرام ومشائخ عظام کو بکمال اجلال واستقامت ظاہری وباطنی زینت بخشی[۳] مردم اطراف وجوانب جہان مثل حجاز وروم وشام وبخارا وقزان وخراسان وہندوستان وغیرہ نے آپ کی جانب رجوع کی، جوق جوق گروہ گروہ مردم دست شریف پر بیعت کرکے داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ ہوئے، شہرۂ کمالات صوری ومعنوی کا زبان زد خاص وعوام ہوا، ہر ایک مشتاق فیوضات تازہ وافادات بے اندازہ ہوکر ترک اوطان واعزہ و اقران کرکے خدمت اقدس میں مشرف باستفادہ معارف طریقت وعلوم شریعت ہوا،

Marfat.com

بہت علماء ومشائخ زمان ترک درس وتدریس ومنصب شیخی کر کے خاکروبی آستانہ فیض کاشانہ کوموجب افتخار ومغتنم روزگار وباعث حصول نسبت خاندان عالیشان سمجھ کر ملازم صحبت شریف ہوئے آپ کے تصرفات قویہ وتوجہات عالیہ سے ترقیات مقامات وتصفیہ قلوب وتزکیہ نفس وتہذیب اخلاق وتوفیق طاعات وعبادات وشوق اتباع سنت و اجتناب بدعت وتبدیل صفات رزیلہ بصفات حمیدہ بدرجہ کمال حاصل حال مستفیدان تھا، تاثیرات توجہات سے سلوک مرتب نقشبندیہ وعروج مدارج مجددیہ تھوڑی مدت میں طے ہوتا تھا، معاملہ سنین مدت اربعین میں انجام کو پہنچا تھا۔

قوت توجہ آپ کی کیا بیان کی جائے، بجز وتعلیم مقام حالات مخصوصہ اوس مقامات کے بطریق کشف یا وجدان مریدین پر ظاہر ہوتے تھے، ہر شخص اپنے مقام میں مستغرق مشاہدات تجلیات ومستہلک فیوضات وواردات رہتا تھا، مناسب حال ہر شخص اوس کی تعلیم وتربیت فرماتے تھے، بعضوں کو سلوک تفصیلی سے بہرہ ور کرتے اکثر وں کو سلوک اجمالی سے مشرف فرماتے، کمترین کو بطور طفرہ کے عبور مقامات سے سرفرازی دیتے، حلقہ توجہ میں ظہور ارواح طیبہ انبیاء عظام وملائکہ کرام علیہم الصلوات والتسلیمات ہوتا تھا، جو لوگ صاحب وجدان تھے، شرف دیدار سے مشرف ہوتے، صدہا کس بے واسطہ وبواسطہ مرتبہ اجازت وخلافت سے سربلند ہوئے، درجات فنا قلبی ونفسی سیر فی اللہ وسیر عن اللہ باللہ سے مرتبہ بقا کو پہنچے، مورد تجلیات ذاتیہ وصفاتیہ ہوکر نشر طریقت و ہدایت خلق میں مصروف رہے، اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات و وجود کو آفتاب آسمان ہدایت و ماہتاب گردون ولایت اپنے وقت کا کیا تھا، مسند مشائخ طریقت نے آپ کے ارشاد فیض بنیاد سے زینت تمام ورونق مالا کلام پائی تھی، حلقہ توجہ میں دریائے فیض الٰہی ایسا جوش زن ہوتا تھا کہ میری قلم کو کہاں طاقت اور قدرت ہے کہ شمہ اوس کا تحریر کرے۔

Marfat.com

گاہے گاہے جوش عشق محبوب حقیقی سے حلقہ شریف میں اشعار درد آمیز و نالہائے محبت خیز زبان فیض ترجمان پر جاری ہوتے تھے۔

جو اشعار اس وقت یاد ہیں ضبط قلم کرتا ہوں:

قد لسعت حیة الهوی کبدی — فلا طبیب لها و لا راقی
الا الحبیب الذی شغفت به — فعنده رقیتی و تریاقی
اقتلوانی اقتلونی یا ثقات — ان فی قتلی حیات فی حیات
هیناً لا رباب النعیم نعیمهم — وللعاشق المسکین ما یتجرع
هوا الحبیب الذی ترجی شفاعة — لکل هول من الاهوال مقتحم
محمد سید الکونین والثقلین — والفریقین من عرب و من عجم
دعا الی الله فالمستمسکون به — مستمسکون بحبل غیر منفصم
دع مادعته النصاری فی بینهم — واحکم بما شئت مدحافیه واحتکم
فانسب الی ذاته ماشئت من شرف — وانسب الی قدره ماشئت من عظم
فمبلغ العلم فیه انه بشر — وانه خیر خلق الله کلهم
اتصال بے تکیف بے قیاس — ہست رب الناس را باجان ناس
زمین زادہ بر آسمان تاختہ — زمین و زمان را پس انداختہ
خاکی و بر اوج عرش منزل — امی و کتاب خانہ در دل
محمد عربی کا بروی ہر دوسرا ست — کسیکہ خاک درش نیست خاک برسراو
موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات — تو عین ذات می نگری در تبسمی
مرحبا سید مکی مدنی العربی — دل و جان باو فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم — اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
سیدی انت حبیبی و طیب قلبی — سوئے تو آمدہ قدسی پی درمان طلبی

Marfat.com

توبدین جمال وخوبی چو بطور جلوہ آری ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی
فراق یار اگر اندک است اندک نیست درون دیدہ اگر نیم مواست بسیار است
بچہ تسکین وہم دیدہ و دل راکہ مدام دل ترا می طلبد دیدہ ترا می جوید
دو زخم سوزد اگر جنت ہوس باشد مرا یک وجب جا از سر کوی تو بس باشد مرا

رباعی

تو دردلی و بغم این و آن کہ پردازد بجائی جان کہ تو باشی بجان کہ پردازد
ترا ز ناز نیست فرصت و مرا ز نیاز کنون بحال دل ناتوان کہ پردازد

رباعی

ہر کہ ترا شناخت جانرا چہ کند فرزند و عیال خانمان راچہ کند
دیوانہ کنی و ہر دو جہانش بخشی دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

رباعی

تو بکار کسی نمی آئی بہ کنار کسی نمی آئی
بچہ امید ے توان مردن بمزار کسی نمی آئی

رباعی

مجنون بخیال زلف لیلی در دشت در دشت بجستجوی لیلی می گشت
می گشت ہمیشہ بر زبانش لیلی لیلی می گفت تا زبانش
بی تو جانا قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر برتن من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
ای یار بیا بخانہ ما بیگانہ مشویگانہ ما
بجرم عشق تو ام میکشد وغوغا ی است تونیز برسر بام آ کہ خوش تماشا نیست
امادہ گشتہ ام دگرامشب نظارہ را پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را

Marfat.com

یک چشم زدن غافل ازآن ماه نباشی
شاید کہ نگاہی کندا آگاه نباشی

عرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال
صد سال میتوان بہ تمنا گریستن

مظہر بجرم نیم نگاہم کہ می کشد
یکبار خود کنید باور و برو مرا

انفعال جرم بہتر از غرور طاعتست
مظہرای دور از حقیقت برنماز خود منان

لغش مظہر چوز کویت گذرد چشم مپوش
آخر این مردہ ہمان است کہ بیمار تو بود

دماغ دل درینجا گاہ گاہی چاق میگردد
خدا آباد ترسازد خرابات محبت را

بنا کردند خوش رسمی بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

قضا از مشہد ماشت خون وام میگرد
کہ نا رنگین کند ہنگامہ روز قیامت را

....

قصر بہشت تمکو مبارک ہو زاہدا
ہم نے تو کوئے یار میں مسکن بنا لیا

قطعہ

نقاب چہرہ سے خورشید جب اوٹھاتا ہے
فلک ہر ایک کو ہر کام میں لگاتا ہے

کوئی حرم کو کوئی بتکدہ کو جاتا ہے
کوئی تلاش معیشت میں جی کھپاتا ہے

جو دل سے اپنے میں پوچھو کہ تو کدھر کو جاتا ہے
تو بھر کے آنکھوں میں آنسو یہ کہ سناتا ہے

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بہ کوی یار روند

جس وقت یہ اشعار پر اسرار یا مانند ان کے نہایت ذوق وشوق سے آپ پڑہتے تھے اس وقت اہل حلقہ پر جو حالات وارد ہوتے تھے، قابل بیان نہیں کسی کو ذوق وشوق کسی کو آہ ونالہ کوئی عروج میں کوئی نزول میں کوئی گریہ میں کوئی خندہ میں غرض عجیب حال ہوتا تھا، کہ موقوف مشاہدہ پر تھا، بسبب کثرت وجد وحال ونالہ وفغان حرم محترم نبوی میں لوگ بہر تماشا جمع ہوجاتے تھے اور تاثیر حالات جواون پر پڑھتے

Marfat.com

تھے عالم حیرت وسکوت میں متحیر رہ جاتے تھے، آپ کثرت لذت مشاہدات میں مستغرق ہوتے گویا آپ کے جلوہ میں حقیقت تجلیات ظاہر ہوتی تھیں، بموجب شعر

بیا بنگر جمال دوست اینجا ظہور مظہر خود اوست اینجا

مرید راسخ العقیدت اور طالب صادق سے جو کہ مدام مصروف اذکار واشغال و نفی واثبات ومراقبات ومستغرق محبت خدا اور رسول و پیران طریقت، متبع شریعت وسنت ومجتنب بدعت، متنفر بدل از دنیا وصحبت اہل دنیا ہوتا خوش ہوتے تھے، کمال التفات و نہایت اہتمام سے مصروف تربیت اوس کے ہوتے، توجہات بلیغہ قویہ سے فائز المرام فرماتے و بغایت شفقت ومحبت متوجہ تسلیک رہتے، معزز باجازت وخلافت کر کے رخصت دیتے اور اجازت وخلافت کو مشروط باموور مذکورہ وتہذیب اخلاق وحسن آداب وترک لذات وہوانفسانی فرماتے والا اذافات الشرط فات المشروط کا مصداق ہے اور اگر کسی طالب سے بدعقیدتی یا بے ادبی یا محبت دنیا وبی تہذیبی و ترک اذکار ومراقبات وصحبت ناجنس وعدم التفات وقلت التزام باموور لوازم طریقت ملاحظہ کرتے، نہایت ملول ومایوس ہوتے، مہما امکن بجانب اصلاح حال اوس کی سعی فرماتے اوتنبیہات ظاہری و باطنی سے متنبہ کرتے، گاہ باشارہ گاہ بصراحت اگر متنبہ ہوکر رجوع بصلاح حال کرتا فبہا والا بالکل معرض ہوجاتے، سلب نسبت کر کے مہجور کرتے، نعوذ باللہ منہا۔

فرمایا کرتے تھے صحبت اغنیا طالبوں کی حق میں مثل زہر قاتل کے ہے، ایک ہی صحبت میں فوائد مدت کے جاتے رہتے ہیں، بسبب استیلائے ظلمت وکدورت ایسا نقصان واقع ہوتا ہے کہ تدارک اوس کا مشکل ہوتا ہے، لہٰذا صحبت اغنیا سے بشدت منع فرماتے تھے، بلکہ کثرت مجالست ومکالمت فیما بین سے بھی راضی نہ تھے اگر کوئی طالب بقصد بیعت آتا اول اوس سے فرماتے میں اس قابل نہیں ہون، مشائخ زمانہ

Marfat.com

مجھ سے بہت اچھے ہیں اون سے بیعت کرو، جب عذر نہ مانتا الحاح بہت کرتا اوس وقت اوس کو قبول فرما کر بعد استخارہ باشرح صدر داخل طریقہ شریفہ کرتے، باین طور کہ اول فاتحہ بارواح مشائخ سلسلہ پڑھ کر تمام شجرۂ عالیہ بہ نیت استمداد ظہور برکات پڑھتے، بعدہ دونوں ہاتہہ طالب کے اپنے دونون دست مبارک میں لے کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہاتے، بعدہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ، تین بار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ. تین بار اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبسیدنا محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نبیاً ورسولاً. ایک بار اللّٰھم مغفرتك اوسع مِن ذنوبنا ورحمتك ارجی عندنا من اعمالنا، تین بار بعد ازان تعلیم ذکر اسم ذات ودعائے الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری محبت ومعرفت اپنی دے کہ بعد سو بار ذکر کر کے بکمال تضرع مثل ذکر خیال سے کی جاتی، کرتے اور شغل رابطہ یعنی تصور صورت پیر طریقت دل میں وبامحاذات دل میں تعلیم فرماتے ودعائے فتوحات ظاہری وباطنی واستقامت کر کے توجہ واسطے دفع تعلقات ماسوا وحصول جمعیت فرماتے، معمول تھا کہ بعد بیعت دست شریف سے شیرینی تقسیم کرتے، اول داخل طریقت کو بعد حاضرین کو اور امر فرماتے کہ ہر سہ وقت حاضر توجہ رہو، بشرط التزام حضوری توجہات مدت قلیلہ میں جذب لطائف بسوے اصل وحصول جمعیت باطن ودفع خطرات ودوام حضور وعدم تعلق بما سوا وجمیع حالات مقامات شامل حال مریدان ہوکر مرتبہ کمال حاصل ہوتا تھا، جزاھم اللہ سبحانہ عن المستفیدین خیرا۔

Marfat.com

فصل تیسری

بیان علوشان میں آپ کی اقران و مثال پر

جس زمانہ میں آپ کے والد ماجد نے آپ کو مسند نشین کیا تھا اور خود بقید حیات تھے بعض اصحاب نے آپ کے والد کے معائنہ کیا کہ حرم شریف نبوی میں مردم لاتعداد و تحصی جمع ہیں بلکہ برادر حقیقی بھی آپ کے شامل اونہیں لوگوں کے ہیں اور دروازے حرم شریف کے سب بند ہیں، ممانعت کلی ہے کوئی شخص بغیر اجازت باہر نہ جائے، چونکہ زمانہ حبس کو عرصہ دراز ہوا، لہٰذا تمام مردم مضطرب و پریشان ہر جانب بامید رہائی پھرتے ہیں اور آپ صحن حرم شریف میں محل حلقہ توجہ میں متوجہ روضہ معطرہ بکمال نورانیت ظاہری و باطنی مستغرق تجلیات الٰہیہ وانوار نبویہ حالت مراقبہ میں تشریف رکھتے ہیں چونکہ ماسوا آپ کے وسیلہ شفاعت کسی کو نہ جانا، لہٰذا خلایق بقصد رہائی وحصول اذن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے، اوس وقت میں سب نے مشاہدہ کیا کہ ایک قطعہ نور مانند برکی روضہ مقدسہ سے نکل کر آپ کی جانب متوجہ ہوا، قریب آن کر وجود شریف کے محیط ہوگیا، ایسا کہ جسم شریف اوس بقعہ نور میں بالکل مخفی ہوگیا، عرصہ تک یہی کیفیت اخفاء رہی، بعدہ وہ نور منکشف ہوا اور وجود سراپا نور آپ کا اوس سے ظاہر ہوا اوس وقت آپ نے سر مبارک اپنا اوٹھایا، متوجہ بجانب خلائق شفاعت کنندہ ہوکر باآواز بلند فرمایا کہ وحی نازل ہوگئی، حکم رہائی خلایق صادر ہوا اور دروازے حرم شریف کے کھول دو حکم ممانعت اوٹھ گیا، اب

Marfat.com

اجازت ہے جس کا جی چاہے، باہر جائے، بعد معائنہ اس واقعہ کے اوس شخص نے آپ کے والد ماجد کی خدمت میں مشاہدہ اپنا بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بشارت واضح فرزندی اعظمی کے حق میں ہے اوس منصب عالی کی کہ جو اون کو فی الحال عطا ہوا ہے اور امر فرمایا کہ یہ واقعہ ان سے بھی بیان کردو۔

عمدہ ترین فضائل آپ کے التزام ریاضات و مجاہدات و دوام مشغولی باذکار و اشغال و مراقبات و کثرت تلاوت قرآن و استغفار و درود شریف و مزاولت اوراد مثل حزب البحر، دعا سیفی و دلائل الخیرات و شفاء الاسقام و قلت طعام و قلت کلام و قلت منام و اتباع شریعت و سنت حضرت سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام و اجتناب بدعت و درس طالبین و ہدایت مریدین کمال جوش محبت الٰہی و نہایت عشق حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم و تواضع و مسکنت و تحمل و بردباری و عدم مواخذہ زلات خدام و تنفر کلی صحبت خلق سے الا بقدر اشد ضرورت، خصوصاً اغنیا و ارباب غفلت سے قبل ایام مسند نشینی فقیر کو یاد نہیں کہ بلا اشد ضرورت کسی سے مجالست یا مکالمت فرماتے ہوں چونکہ بعد مسند نشینی مرجع خلائق خاص و عام ہوئے، ملاطفت برادران طریقت لوازم مقام مشیخت سے لہٰذا مکالمت و مباسطت واسطے استفسار احوال مسترشدین و نصیحت طالبین و حکایات صالحین فرماتے تھے۔

فضائل مذکورہ میں آپ کو کمال امتیاز و شرف حاصل تھا، کل اصحاب و خلفا آپ کے والد ماجد و جد امجد بلکہ خود والد صاحب بسبب فضائل مذکورہ آپ کو سب پر ترجیح دیتے تھے اور یہ صفات کاملہ آپ کی ذات والا صفات میں مسلم جانتے تھے، حضرت مصنف والد ماجد کی نظر میں آپ معظم مکرم تھے، فقیر کو ہرگز یاد نہیں کہ روبرو یا غیبت میں آپ کا نام کبھی لیتے ہوں بلکہ جب کبھی ذکر کیا یاد فرمایا بڑے میاں فرمایا کرتے تھے اور اپنا نائب امامت و جمعہ وغیرہ میں عند العذر کرتے۔

Marfat.com

سفر حرمین شریفین میں بعد عذر کہ سفر کشتی دریائے اٹک تھا، کنارے دریا کے دیہات میں خبر قدوم شریف والد ماجد آپ کی مشتہر ہوگئی، اہل دیہات بشوق زیارت روانہ ہوکر کنارۂ دریا پر جوق در جوق مرد و زن صغیر و کبیر مجتمع ہوئے، نعرہ ہای بلند و اشارہ ہائے اشتیاق فائض الانوار کرتے تھے، آپ کے والد ماجد نے باوجودیکہ ہردو عم فقیر بھی موجود تھے، آپ کو فرمایا کہ ان کی سامنے کھڑے ہوجاؤ، تمہارا دیکھنا فی الحقیقت ہمارا دیکھنا ہے، جس وقت اون مشتاقوں کی نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑی تاثیر انظار قدسیہ سے ایک حالت وجدان پر طاری ہوگئی، کمال ذوق وشوق وجد و تواجد میں کوئی نعرہ کنان، کوئی بر سر فغان، کوئی مبہوت، کوئی پائے کوبان، غرض اسی طور سے افتان و خیزان بہراہی کشتی روان تھے، منتظر وصول برکات و طالب دعائے قضائے حاجات، جب شور و شغب حد سے گذرا، حضرت نے آپ کو فرمایا کہ بس آجاؤ، کشتی بسرعت روانہ ہوئے اور لوگوں نے بھی حصول دیدار سے کہ غایت تمنا تھی مشرف ہوکر مراجعت کی۔

الحاصل آپ کے والد ماجد کے نزدیک آپ کو سب پر ترجیح و تقدیم تھی، بڑی دلیل قوی مسند نشین کرنا آپ کا مسند مشائخ طریقت پر اپنی حیات میں باوجود ہونے ہردو برادر قابل و لائق کے

گر نہ بیند بروز شب پر چشم　　چشمہ آفتاب راچہ گناہ

ظہور کمالات ولایت مثل آفتاب جہانتاب چہرۂ منور و پیشانی نور افشائے تابان و درخشان تھی، طالبین خدائے جل و علا بمجرد شنیدن نام گرامی و دیدن جمال سامی شیفتہ و فریفتہ ہوکر خاکروبی آستانہ عالی کو موجب فلاح و ترقیات صوری و معنوی سمجھتے تھے، ادنیٰ مدت میں مرتبہ کمال درجہ خلافت حاصل کرکے راہی وطن ہوتے، فیض طریقہ شریفہ سے طالبین کو بہرہ ور کرتے، فقیر نے بارہا آپ کو بعض برادران

Marfat.com

حقیقی وبعض اعمام گرامی کو شامل حلقۂ توجہ واقعہ میں دیکھا اور بکمال حیرت سمع اقدس میں پہونچا کر استفسار کیا، فرماتے تھے کہ کمال میں کچھ نقصان ہوگا، لہٰذا یون معائنہ ہوا، واللہ اعلم۔

حضرت شاہ عبدالغنی علیہ الرحمۃ نے جب خبر آپ کے انتقال کی سنی، بے اختیارانہ با آواز روئے، نہایت محزون ومغموم ہوکر بافسوس فرمایا کہ اب دنیا میں مثل اون کے کوئی نہیں۔

عم اکبر حضرت شاہ محمد عمر کہ وقت رحلت موجود تھے، نہایت بیقرار اور باآواز گریان تھے، بارہا فرماتے تھے کہ بھائی صاحب کی عنایت وتوجہ خاص بعد انتقال مجھ پر بہت ہے، امداد معنوی واعانت باطنی میری بہت فرماتے ہیں، میں ان کو اپنا پیر صحبت جانتا ہوں، اکثر مزار شریف پر حاضر ہوکر بہت دیر تک مراقبہ فرماتے تھے۔

Marfat.com

فصل چوتھی

اخلاق واوصاف صوری ومعنوی کے بیان میں

فقیر کی تاب و طاقت کہاں ہے کہ اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آپ کے تحریر کر سکے، مقامات عشرہ کہ عبارت وتوبہ و انابت وصبر وشکر وزہد وتوکل وقناعت و ورع وتسلیم ورضا سے ہیں کہ حصول مرتبہ ولایت کا انہی پر موقوف ہے، آپ کو بدرجہ کمال حاصل تھی، صبر ایسا تھا کہ کبھی کیسی ہی سختی یا تکلیف آپ کو پہونچی ہو اوس کا ذکر تک بھی زبان شریف سے کبھی نہیں سنا بلکہ حالت مرض میں تاوہ[۱] نہ فرماتے تھے، بیان چیزے دیگر ہے، آپ کی کتنی اولاد خرد وجوان نے آپ کے سامنے رحلت کی [۲]، کبھی نہیں دیکھا کہ آثار رنج وملال کے آپ پر ظاہر ہوئے ہوں بلکہ ہرحال میں شکر حضرت حق جل وعلا کرتے زہد ایسا تھا کہ دنیا و مافیہا سے انقطاع اور تنفر او تجرد خلقت جبلی تھا۔

توکل کا کیا بیان کیا جائے توقع وامید جمیع امور ظاہری وباطنی کی سوا ذات باری کے جل وجلالہ وعم نوالہ کسی فرد بشر سے نہ رکھتے تھے، متکفل جمیع حوائج کا حضرت حق و سبحانہ کو جانتے تھے، گاہے نہیں دیکھا کہ اظہار حاجت کسی سے اشارہ سے بھی کی ہو، صراحتہً کا توذکر ہی کیا۔

تواضع اس درجہ تھی کہ جتنے مشائخ عصر تھے کسی میں نہیں دیکھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات جامع کمالات کو موصوف بجامعیت فضائل صوریہ و

Marfat.com

کمالات معنویہ کیا تھا مگر تمام عمر فقیر نے نہیں سنا کہ اپنی زبان سے کہا ہو کہ ہم کو یہ کمال حاصل ہے، ادنیٰ خادم سے اپنی ذات کو کمتر جانتے تھے، امتیاز کی بو تک مزاج اقدس میں نہ تھی، محفل بیگانہ و یگانہ میں جب کبھی تشریف لے جاتے جس جا میں امتیاز نہ پایا جاے وہیں بیٹھ جاتے تھے بلکہ بارہا دیکھا کہ قریب صف نعال تشریف رکھتے صاحب مکان بکمال الحاح وتضرع محل ممتاز پر بیٹھنے کی تکلیف دیتا، بحالت مجبوری وہاں جلوس فرماتے، امتیاز بالکل منافی مزاج مبارک تھا، اندرون محل جب تشریف رکھتے تھے، اشغال واذکار و اوراد و مطالعہ کتب میں مشغول رہتے تھے، کوئی محل و ممتاز و مخصوص برائے ذات اقدس معین نہ فرماتے تھے، اعانت خادموں کی جاروب دینے میں، فرش بچھانے میں، گندم پاک کرنے میں اور مانندان خدمتوں کے عادت مستمرہ تھی۔

لذات نفسانی وراحات جسمانی کا وجود ذات شریف میں یک لخت مفقود تھا الا بحکم صاحب شریعۃ ان لنفسك علیك حقا وتعینك علیك حقّا ولزوجك علیك حقا، الحدیث۔

امور ضروری بقدر کمال ضرورت ظہور میں آتے تھے، مقصود اصلی تمنائے قلبی سوائے طاعات وعبادات واشغال باذکار ومرضیات خدا جل وعلا واتباع حضرت سید الانبیاء ومحبت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ نہ تھا کھانے میں پہننے میں ہرگز مقید نہ تھے، جو میسر ہوا خواہ اچھا خواہ برا بلکہ اکثر برا بدمزہ استعمال فرماتے تھے، مقدار طعام نہایت کم تھا، دونوں وقت میں پون پاؤ سے بھی کم نوش کرتے، اتنے قلیل الغذا تھے، کہ فضلہ میں بدبو نہ ہوتی، بڑے ذاکر، بڑے شاغل، نہایت رقیق القلب، کثیر البکا من خشیۃ اللہ، تسبیح ذکر دست مبارک سے بہت کم علیحدہ ہوتی تھی، بڑے باہیبت کسی کی کیا قدرت تھی کہ آپ کے سامنے چون وچرا کرتا

Marfat.com

هیبت حق است این از خلق نیست
هیبت این مرد صاحب ودلق نیست

دائم الذکر متواصل الفکر نہایت قلیل الکلام والمنام والمخالطۃ مع الانام قوی الحضور مع اللہ تعالیٰ

محفل شریف محیط انوار الٰہیہ ومنبع اسرار نبویہ، سالکین اہل وجدان بارہا شرف دیدار انبیاء عظام وملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی محفل شریف میں مشرف ہوئے، سخاوت بدرجہ علیا حاصل تھی، اس طور سے دیتے تھے کہ یسار کو یمن کی خبر نہ ہوتی تھی، عفو وبخشش، درگذر تقصیرات شیوۂ مرضیہ تھا، مواخذہ کرنا چہ معنی دارد، تحمل بردباری ایسی تھی کہ اگر کوئی بررو یا غیبت میں برا کہتا چین بچیں نہ ہوتے، تمام عمر میں کبھی نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو برا کہا ہو یا کسی کا گلہ شکوہ زبان شریف پر گذرا ہو، حسن ظن سب کے ساتھ رکھتے، اپنے نفس شریف کو سب سے بدتر جانتے تھے، تقویٰ وورع بدرجہ غایت تھا، ارتکاب محظورات شرعیہ کا آپ سے کبھی وقوع میں نہ آیا، اہل دنیا سے نہایت متنفر تھے، امراء وحکام کے یہاں ہرگز تشریف نہ لیجاتے تھے مگر نہایت مخلص کے یہاں گاہے بتقریب شرعیہ مثل نکاح وضیافت تشریف فرما تھوڑی دیر ہوکر مراجعت فرماتے۔

خلوت وجلوت میں عمل طاعت وعبادت برابر تھا بلکہ خلوت میں زیادتی تھی، یہی معنی اخلاص کے ہیں، موصوف تھے، بصدق مقال کذب پاس ہوکر نہ نکلا تھا، صفات رذیلہ مثل حسد وبغض وحقد وکینہ وکبر وحب جاہ ودعویٰ برتری براقران کا وجود ذات قدسی صفات میں معدوم تھا، عقل وفراست میں لاتے تھے، علماء ومشائخ وفقرا کی تعظیم وتکریم فرماتے تھے، سروقد تعظیم دیتے تھے، پاس اپنے بٹھاتے تھے دوستوں سے بکمال شفقت ورحمت پیش آئے تھے، خصوصاً دوستان قدیمی سے نہایت الطاف و

Marfat.com

مباسطت مبذول فرماتے تھے، مداومت طاعت وعبادت ومزاولت اذکار ومراقبات سے جسم شریف نورتھا، پیکرلطیف ظہور برکات وفیوضات سے معمورتھا، آپ کے دیکھنے سے خدا یادآتا تھا، مصداق من اذارو ذکر اللہ۔ ذات منور میں جلوہ گرہ تھا، وقت تلاوت قرآن مجید برکات حقیقت قرآن ظاہر ہوتے تھے، خصوصاً نماز تراویح میں ظہور برکات حقائق الٰہیہ ہوتا تھا، ارباب کشف واصحاب وجدان پر عجائب حالات و غرائب واردات مبداء حقائق سے متجلی ہوتے، سماع قرأت میں گویا پردہ وحجاب نہ رہتا، سماع حقیقی سے مشرف ہوتے۔

اوصاف صوری بھی کچھ لکھتا ہوں کہ شائقین کوسکون ہو میانہ قامت، گندم رنگ، سر مبارک کلان، پیشانی نورافشانی، کشادہ چشمہائے مبارک کلان وسرخ ومخمور بکحل بنور، بلند بینی دُوراز خود بینی، دہن شریف کشادہ، دندان مبارک بآب مروارید آب دادہ رخسا پرانوار نرم و نازک لحیہ شریف گھنی اور بڑی سینہ معارف گنجینہ کوگھیرے ہوئے تھے، تمام اعضائے جسم شریف کومناسب نرم و نازک خصوصاً دست مبارک ایسے نرم ولطیف تھے کہ کسی کے نہیں دیکھے اگر چیونٹی کاٹتی خون نکل آتا تھا، بسبب ریاضت ومجاہدات جثہ شریف نحیف تھا، بدن مبارک سے خوشبوآتی تھی، بالجملہ صفات جمیلہ وفضائل جزیلہ واخلاق کریمہ واوصاف فخیمہ بیش ازان ہیں کہ تسطیر وضبط تحریر ہوں۔

گر آنجملہ را سعدی انشا کند   مگر دفتر دیگر املا کند

لہٰذا چند اوصاف پر اختصار کیا۔

Marfat.com

مثنوی شامل قصیدہ پسندیدہ منظومہ جامع العلوم والتقوی مولوی محمد حسین صاحب مراد آبادی متخلص بہ تمنا [۳] در مدح والد ماجد حضرت شاہ عبدالرشید و حضرت شاہ عبدالغنی [۴] قدس اللہ سرہما

مثنوی

شہ عبدالرشید قطب اعظم ہوا ملک ولایت جن سے خرم
کہ تھے وارث امام انبیاء کے ظہور فیض صدیق خدا کے
عمر فاروق کے وہ دل نشین تھے وہ غوث حق امام العارفین تھے
جہان میں کون تھا اون کا مماثل کوئی دیکھا نہیں اون کا مدمقابل
مسلم اون کو تھی مسند نشینی چہ مسند مسند ارشاد دینی
جہان میں فیض تھا اون کا سراسر امام و مقتدا و قطب و رہبر
بہت اہل جہان کے پیشوا تھے وہ طلاب خدا کے مقتدا تھے
مشرف تھے وہ دیدار نبی سے منور تھے وہ انوار نبی سے
خدا نے اون کو یہ رتبہ دیا تھا پھر اون کا وصف کیا لکھے کہ کیا تھا
علوم دین کے مخزن صوفئ صاف ثناء اون کی نہیں مقدور وصاف
جمال اون کا تھا شمع بزم توحید جبیں تھی مطلع انوار تفرید
نظر تھی رہبر ملک ولایت دہن تھا منبع بحر ہدایت
یہ اون سے زہد کو حاصل شرف تھا کہ اون کی ذات سے تھا فخر اوس کا
وہ خادم تھے حدیث مصطفا کے وہ روشن شمع تھی بزم ہدا کے
یہ ہوتا کام اون شہ کی عطا سے ملا دیتے تھے بندے کو خدا سے

Marfat.com

بڑے سردار تھے وہ زاہدوں کے — بڑے تھے پیرومرشد عابدوں کے
حبیب اللہ کے تھے بسکہ خادم — تو خادم اون کے تھے شاہوں کے حاکم
خدا کے عشق میں از خود رسیدہ — نبی کے عشق میں تھے آرمیدہ
ہنرائے طبع موزون اور دکھاوے — قصیدہ مدح میں اب یان سناوے

قصیدہ

انیس محفل سر خدا تھے — خلیل و راز دار مصطفی تھے
دُر یکدانۂ بحر تقا تھے — نہ کیوں ہوتے حبیب مصطفی تھے
وہ دیکھے جلوے تھے آنکھوں نے اون کی — کہ مظہر جن کے شاہِ دوسرا تھے
شہود جلوۂ محبوب حق سے — ہمیشہ ہمکنار مدعا تھے
نقوش اون کے قدم کی راہ حق میں — ہزاروں سالکوں کے رہنما تھے
سخن ہائے لطیف اون باخدا کے — دل بیمار غفلت کی دوا تھے
ولی تھے لیک فرط اتقا سے — سزا وار خطاب اولیا تھے
وہ یکتا کیوں نہ ہوتے علم دین میں — یم توحید حق کے آشنا تھے
خودی سے اس قدر بیزار تھے وہ — کہ دشمن من کے خصم حرف ما تھے
وہ راہِ فقر میں ایسے تھے چالاک — کہ اک اسوار شبدیز ہوا تھے
گدا تھا اون کے در کا قیصر روم — وہ ملک فقر کے اک بادشاہ تھے
فنا فی اللہ کا رتبہ تھا اون کو — دل و جان سے فدائے مصطفیٰ تھے
بقا کا رتبہ یہی حق نے دیا تھا — کہ وہ باقی بحق بعد از فنا تھے
وہ کیونکر مقتداء ہوتے نہ سب کے — حبیب حق کے صرف اقتدا تھے
خدا اون سے نہ ہوتا کیسے راضی — قضائے حق کے وہ محو رضا تھے

Marfat.com

خدائے پاک کیوں اون کو نہ ملتا کہ وہ اوس کے لئے سب سے جدا تھے
وہ تھے آئینہ اسرار غیبی نہ صافی دل کہ سرتاپا صفا تھے
دل ان کا کیوں نہ ہوتا مطلع نور کہ وہ دل دادہٗ نورِ خدا تھے
اونہیں خیر زمان کیونکر نہ کہئے مقیم درگہ خیر الوریٰ تھے
خوشا انفاس پاک شاہ موصوف چمن میں عشق حضرت کے صبا تھے
نہ ہوتی وہ جبیں کیوں غیرت ماہ درِ محبوب حق پر جبہ سا تھے

قصیدہ تمام اشعار تکمیل مثنوی

وطن چھوڑا مدینہ جا بسایا وہاں سے ہر برس حج بھی کمایا
خدا کے درپے جان سونپی خدا کو وہ پہونچے ہنستے ہنستے مدعا کو
ہیں زیر سایہ ام المومنین کے خدیجہ پاک طینت پاک دین کے
نہایت زہد اور تقوا غمین ہیں کہ اب یہاں قدردان ان کے نہیں ہیں
یہ کچھ اون شاہ کا خلق حسن تھا کہ رتبہ غیر کو تھا آشنا کا
ہوئے ایسے جو وہ تو کیا عجب ہے یہ موروثی ولایت کا سبب ہے
بزرگوں کا ہے ان کے نام لیوا یہ واصف جس کو کہتے ہیں تمنا
شہ عبدالغنی قطب زمانہ وہ ملک فقر میں شاہ یگانہ
وہ میرے دستگیر پیشوا تھے سپہر فقر پر شمس الضحیٰ تھے
عجم سے عرب تک تھے وہ یکتا زمانہ میں نہ تھا کوئی بھی اون سا
وہ ایسے قطب تھے مخدوم حاکم کہ تھے قطب فلک سے اون کے خادم
وہ تھے وارث امام انبیاء کے حبیب حق شہ تحت دنا کے
اوٹھاتے اہل محفل سے خودی کو جگہ رہتی نہ اس نا بخردی کو

Marfat.com

توجہ کا اثر وہ گرد کھاتے　　سیاہی ماہ کے دل سے چھپاتے

جو پرتو ڈالتا وہ قلب رخشان　　بناتا تیرہ دل کو مہر تابان

دکھاتے گر اثر وہ مرشد کا　　چھپاتے شیوہ شیطان سے بدی کا

فنا تھے اتباع مصطفا میں　　مکین تھے کوشک قرب خدامیں

غنی تھے یاد حق میں ماسوا سے　　انہیں اک کام تھا اپنے خدا سے

کھلے تھے ان پر اسرار نہانی　　وہ پڑھ لیتے تھے لوح آسمانی

بیان کیا ہوں علم ایسے مہین کے　　شناسا تھے وہ تحریر جبیں کے

یہ کھولے عقدہ ہائے علم لاہوت　　سمجھ لیتے ہیں ان کو اہل ناسوت

جمال مصطفا آنکھوں سے دیکھا　　ہے ایسا کون اب دنیا میں بینا

زبان تھی اون کی اک سیف الٰہی　　ثنا اس کی ہے لفظ بے پناہی

اگر خورشید بھی آئینہ ہوتا　　تنہا اوس قلب کے نور و صفا کا

فنا تھے الفت محبوب حق میں　　نہ تھا ویسا فلک کے نو طبق میں

ہزاران رحمت خلاق عالم　　بروح پاک او با داد ماندم

Marfat.com

فصل پانچویں

بعض کرامات ومکاشفات کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ سب سے بڑی کرامت کاملین کے نزدیک محبت خدائے جل وعلا واتباع حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وحصول مرتبہ تقوی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عنداللہ اتقکم یعنی بزرگ ترین تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے کہ بہت تقوی کرتا ہو اور اجتناب بدعات، تصفیہ قلوب مریدین وتزکیہ نفوس طالبین اور پہونچانا سالکین کا مقامات قرب حق سبحانہ میں منکشف ہونا، ان پر حالات و واردات مقامات و مشاہدۂ انوار تجلیات، تصرف کرنا قلوب ونفوس میں بتوجہات والقاء فیوض و برکات، ہوشیار کرنا غافل دلوں کا یادخدا میں، زندہ کرنا مردہ دلوں کا ذکر الٰہی سے، یہ سب امور آپ کی ذات منبع البرکات میں بدرجہ کمال موجود تھے مگر عوام کرامت خرق عادت کو سمجھتے ہیں، لہٰذا چند کرامتیں ضبط تحریر کرتا ہوں۔

کرامت

جس سال میں بعد ادائے حج کے مکہ معظمہ میں رحلت فرمائی قبل ادائے حج فقیر سے ارشاد فرمایا کہ تم رامپور کو جاؤ، فقیر نے عرض کیا کہ بندہ بہ نیت حج مدینہ شریف سے آیا ہے، ہنوز حج ادا نہیں کیا، حضرت نے سکوت فرمایا مگر امر عالی کا خیال مرکوز قلب تھا، بعد حج فقیر نے خلوت میں عرض کیا اب مرضی شریف ہو تو فقیر رام پور کو روانہ ہو ، ورنہ فسخ عزم کرے، فرمایا زندگی کا کچھ اعتبار نہیں دو روز کے بعد کیا واقعہ درپیش

Marfat.com

ہو، فی الحال فسخ عزیمت کرو، بموجب امر گرامی فقیر نے فسخ عزیمت کی لیکن اس کلام وحشت التیام سے نہایت اضطراب و پریشانی قلب کو حاصل ہوئی ،اوسی شب میں مرض رحلت لاحق ہوا، روز سوم اس دار پر ملال سے دار آخرت کو انتقال فرمایا، دوروز کا اشارہ جو فرمایا تھا ویسا ہی واقعہ عظیمہ واقع ہوا، بعد انتقال غالباً ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ اس سوختہ آتش دوری و دوختہ ناوک مہجوری کو اپنے دیدار فرحت آثار سے اعزاز دے کر ارشاد فرمایا کہ اب رام پور کو جاؤ۔

کرامت

بعد رحلت آپ کے فقیر کو مرض سخت لاحق ہوا، ہر چند معالجہ واستعمال ادویہ کیا، فائدہ نہ ہوا، ایک شب خواب میں ارشاد فرمایا کہ فلانی دوا استعمال کرو شفا ہوجائے گی، بمجرد استعمال شفاء کامل حاصل ہوئی ، پھر اب تک اوس مرض نے عود نہ کیا ، ایسی ہی عنایات اس نااہل کے حال پر مبذول ہیں کہ بروقت پہنچنے تکالیف کے امداد واعانت فدوی کی فرماتے ہیں ، بارہا اس کا مشاہدہ ہوا ہے بلکہ ہر حال میں نگرانی اس کمترین غلام کی ملحوظ رہتی ہے ، بہت فوائد ظاہری و باطنی اور حفاظت صوری و معنوی اوس سے حاصل ہوتے ہیں ، جو امر مناسب یا غیر مناسب ہوتا ہے موافق اوس کے واقعہ میں ارشاد فرمادیتے ہیں، جزاھم اللہ سبحانہ عنی وعن جمیع المستفیدین

کرامت

بعض مرتبہ دعوت میں آپ طعام کم پکواتے تھے، مردم مدعو بہت ہوتے تھے، ہرگز قیاس میں نہ آتا کہ طعام کافی ہوگا، فقیر بلکہ دیگر حاضرین عرض کرتے آپ تبسم فرماکر سکوت کرتے ، بروقت خوردن وہ طعام اہل ضیافت کو بسبب برکت آپ کے کافی ووافی ہوتا بلکہ زائد ہوجاتا یہ امر بارہا مشاہدہ ہوا ہے۔

Marfat.com

کرامت

مولوی ولی النبی [۱] صاحب نقل کرتے ہیں کہ ایک بار مجھ کو شدت سرما میں حاجت غسل ہوئی، آب گرم موجود نہ تھا، سامان گرم کرنے کا بھی مفقود تھا، حالت پریشانی میں نہایت حیران تھا، آخر شب میں آپ واسطے نماز تہجد کے اوٹھے تھے چونکہ مجھ پر عنایت خاص تھی اوس وقت میں بھی امداد فرمائی کیا دیکھتا ہوں کہ سبوچۂ آب گرم دست مبارک میں لاکر مجھ کو عنایت کیا میں قائل کرامت ہوا۔

کرامت

میاں جمیل الرحمن مجددی [۲] مرحوم نقل کرتے تھے کہ جب مدینہ منورہ سے بعزم رام پور بقصد ملاقات والدین حضرت سے مرخص ہوا فقط رام پور کی اجازت دی جس وقت بندر بمبئی میں پہونچا، بعض عزیزوں نے مشورہ دیا کہ ملک کاٹھیا واڑ کو جاؤ وہاں تم کو بہت فائدہ دنیوی ہوگا خطوط سعی بعض مشائخ نے اپنے مخلصوں کو کہ صاحب دولت تھے، لکھ کر دیئے جب وہاں پہونچا کسی نے یہ بھی نہ جانا کہ کون شخص ہے کہاں سے آیا ہے، نہایت اضطراب و پریشانی میں رہا، آخر بلا حصول مرام مراجعت کی اور سمجھا کہ خلاف مرضی حضرت یہ حرکت واقع ہوئی، نادم و تائب ہوا اور عزم مصمم کیا کہ سوائے رام پور کے اور کہیں نہ جاؤنگا، جب رام پور پہونچا نواب صاحب بکمال عزت واحترام کہ زیادہ از مقام تھے، پیش آئے اور فوائد دنیوی بھی بہت حاصل ہوئے اور یہ امر بمرات وکرات مشاہدہ ہوا ہے کہ جو شخص آپ کے منتسبین میں کوئی امر خلاف مرضی مبارک کرتا ہرگز اوس امر میں کوئی فائدہ مترتب نہ ہوتا تھا بلکہ صدمہائے سخت پہونچتے تھے، بعوض فائدہ نقصان واقع ہوتا تھا۔

Marfat.com

کرامت

میر عبداللہ پیشاوری [۳] مرحوم خلیفہ آپ کے والد ماجد سے نقل کرتے تھے کہ ایک بار سرہند شریف کو حضرت تشریف لیجاتے تھے بندہ حاضر خدمت تھا ایک روز قریب شام ایک دریا راہ میں حائل ہوا کہ پل اوس کا شکستہ تھا عبور اوس پر مشکل تھا ناچار عرابہ کو دریا میں ڈالا لائی سخت اوس میں تھی عرابہ پھنس گیا، ہر چند نرگاوان نے زور کیا عرابہ نکلنا ممکن نہ ہوا چونکہ عرابہ مذکور کراچی تھی اموال گران بہت وزنی اوس مین محمول تھے لہٰذا نکلنا اور بھی دشوار تھا بندہ نے بکمال الحاح عرض کیا کہ حضرت شب قریب ہے محل خطر ہے، وقت امداد وتصرف ہے، توجہ بہمت قوی فرمایئے کہ عرابہ نکلے، آپ نے تبسم فرما کر پس پشت عرابہ بیٹھ کر ہمت فرمائی، عرابہ مع نرگاوان واسباب کہ بہت ثقیل تھا دفعۃً اوس سخت لائی سے بے تکلف بے محنت نکل گیا، سب حاضرین حیران ہوے، بندہ مقر کمال قوت توجہ بلکہ ظہور کرامت ہوا۔

کرامت

ایک شخص نے آپ کے مریدین سے زمین واسطے تعمیر مکان کے خریدی، آپ نے منع فرمایا کہ خریدنے میں کوئی فائدہ نظر میں نہیں آتا، اوس نے بموجب ارشاد عمل نہ کیا اور زمین کو خریدا اور شروع تعمیر کی بھی کی، ایسے مواقع پیش ہوئے کہ تعمیر ممکن نہ ہوئی بلکہ بانی نے سفر دار آخرت کیا، غفر اللہ لہ۔

کرامت

سید ناصر وزیر مرحوم دہلوی [۴] نقل کرتے تھی کہ ایک بار مجھ کو بہ سبب قرضہ کے نہایت سختی ہوئی قرضداران نہایت تنگ کرتے تھے، صورت ادا بظاہر ہر دشوار تھی، حضرت کہ روح مبارک کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت غوث الثقلین اور

Marfat.com

حضرت مجدد رضی اللہ عنہما اپنے مریدون کی مدد وقت تکلیف فرماتے تھے، اب مجھ پر ادا قرض کی نہایت تکلیف ہے، حضرت مدد فرمائیں، اوسی شب واقعہ مین حضرت کو دیکھا کہ تشریف لائے اور تسکین حزین فرمائی کہ پریشان دل نہ ہوا، انشاء اللہ قرضہ ادا ہو جائے گا، صبح کو غیب الغیب سی صورت ادا قرضہ کی ہوگئی، بندہ قرضہ ادا کر کے حضرت کی امداد کرامت کا مقر ہوا۔

کرامت

نیز سید مذکور نقل کرتے تھی کہ ایک بار کشود باطن بالکل بند ہوگئی، نہایت مضطرب الحال ہو کر متوجہ بجانب روحانیت حضرت پیرومرشد برائے حصول کشود باطن ہو کر مراقب بیٹھا، عالم غیب مین مشاہدہ ہوا کہ حضرت درمیان آسمان و زمین کے عرصہ ہوا میں ایک تخت پر جلوہ افروز ہیں اور بجانب بندہ ہمت جذب صرف فرمائی کہ بندہ کو ناگاہ کشش اوپر کی جانب ہوئی اڑتا ہوا متصل تخت شریف پہنچ کر ملحوظ نظر الطاف مربیانہ و توجہات مرشدانہ ہوا تخت شریف بجانب والا پرواز کرتا تھا، بندہ بھی بہمراہی تخت معلق ہوا مین پرواز کنان تھا، صعود پرواز اس قدر تھی کہ خارج از حد تحریر اور مقدار مسافت سیر بھی بیرون از احاطہ تحریر ہے، الحمد للہ ایسی کشود باطن ہوئی کہ گمان نہ تھا، زہے بندہ نوازی حتے سر بلندی، قدس اللہ سرہ۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو کہ لیلۃ القدر تھی، عین نماز تراویح میں دیکھا کہ حضرت جبریل علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول اجلال باکمال لغایت نورانیت فرما کر بہ نسبت فقیر کے الطاف کثیر مبذول فرمائے، قرب واتصال خاص سے بہرہ ور کیا، دست مبارک میں ہاتھ فقیر کا لے کر بکمال عنایت شرف مصافحہ سے اعزاز بخشا۔ جب اول [۵] مرتبہ ۱۲۵۶ بارہ سو چھپن ہجری

Marfat.com

میں بزیارت روضہ مقدسہ مشرف ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعنایات خاصہ و مشاہدات احوال حسب الاستار سے اس عاشق جان نثار کو سرفراز فرمایا تھا، ماموربہ بیان نہیں ہوں۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ جب دوسری مرتبہ بہمراہی حضرت والد ماجد مواجہ شریفہ میں مشرف بہ زیارت ہوا، کمال عنایت سے حضرت والد کو بخلعت خاص مخلع فرمایا مجھ کو اور برادر عزیز مولوی محمد عمر[۶] کو ایک ایک تاج سے سربلندی ہر دو جہان عطا کی۔

مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایک بار مدینہ منورہ مین حضرت والد نے مجھ کو کسی امر خاص کے واسطے فرمایا کہ شیخ الخطبا سید محمد مدنی[۷] پاس جاؤ، جب حرم محترم نبوی مین داخل ہو کر قریب روضہ مطہرہ پہونچا، حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے بندہ سے دریافت فرمایا کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ سیّد محمد مدنی پاس جاتا ہوں، ارشاد فیض بنیاد ہوا کہ سید محمد مدنی تو میں ہوں۔

زہی تفقد احوال وخہے عنایت بیشمار
ازآن طرف نہ پذیر د کمال او نقصان
وزین طرف شرف روزگار من باشد

آخر الامر بموجب ارشاد عالی سید مذکور پاس نہ گیا۔ حقیقت حال حضرت سے عرض کر دی۔

مکاشفہ ایک روز فقیر راقم سطور آپکی خدمت اقدس مین حاضر تھا، ناگاہ دل مین یہ خیال گذرا کہ حضرت مرزا جان جاناں مظہر[۸] قدس سرہ کے چار[۹] مشائخ طریقت تھے، ہر ایک صاحب کمالات ظاہری و باطنی، مگر سید نور محمد بدایونی کی محبت[۱۰] اپنے دل میں بہت زیادہ سب سے پاتا ہوں، اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے بطور اشراف خطرات متوجہ فقیر ہو کر فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب قبلہ کو محبت سید

Marfat.com

صاحب سے اس قدر تھی کہ جب ذکر شریف حضرت سید صاحب کا آپ کی زبان پر گزرتا باعث شدت محبت بے اختیار گریہ فرماتے تھے۔

بارہا اتفاق ہوا ہے کہ خطرات سے اس نااہل کو مطلع فرماتے تھے، یا جو شبہات علوم ظاہری اور معارف باطنی میں عارض ہوئے بمجرد التفات عالی بغیر بحث و تفہیم زبانی حل ہو جاتے تھے، مطلب صعب اگر کتاب مین پیش ہوتا کہ بوقت مطالعہ فہم مین نہ آتا جس وقت واسطے درس کے حاضر خدمت ہوتا بمجرد عبارت پڑھنے کے کیسا ہی صعب یا دقیق ہوتا فہم مین آ جاتا۔

چونکہ عوام کو نظر کشف و کرامت پر زیادہ تر ہوتی ہے، چند کرامتوں پر اکتفا کی، ورنہ ذات فائض البرکات حضرت کی کرامت در کرامت تھی، جمیع اعمال و افعال و اقوال سراسر کرامت تھے اگر کوئی بنظر انصاف و اعتقاد آپ کو دیکھتا اور آپ کے اشغال پر تامل کرتا بلا شک ولایت کا قائل ہوتا، کمال استقامت طاعات و عبادات و التزام ورع و تقویٰ خود اعظم کرامات ہے، ذات گرامی کو باوصاف خرق عادات موصوف کرنا درحقیقت نقص ثابت کرنا ہے کہ مرتبہ کمال آپ کا اس سے بہت عالی تھا، اولیا عزلت و ارباب مناصب و خدمت آپ سے ملاقی ہوتے تھے، فرماتے تھے کہ صاحب خدمت مدینہ منورہ ایک شخص ہیئت بدوی میں ہے،

الحاصل میرا کیا مقدور کہ حضرت کے اوصاف ذاتیہ و فضائل و مناقب عالیہ قلمی کرے، ذرہ کی کیا حقیقت کہ آفتاب جہانتاب کے فضائل ظاہری یا کمالات باطنی ادراک کر سکے، معرفت حقیقت بس بعید ہے، امید ہے کہ بنظر الطاف کریمانہ و شفقت بزرگانہ یہ بے ادبی معاف فرمائیں، ورنہ خطائے شدید ہے، جتنے مرید خلفاء تھے سب پر کمالات و کرامات و اشراف خطرات قلوب عیان تھے۔

Marfat.com

نہ حسنش غایتی دارد نہ سعدی راسخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

؎

ای آفتاب روئے تراشیر آفتاب
چشمک زند بدور تو شیر بر آفتاب

Marfat.com

فصل چھٹی

عادات شریفہ واعمال حسنہ کی بیان مین وحال انتقال از دار فانی بسوے دار باقی

جس وقت حضرت خواب سے کہ بہتر غافلین کی بیداری سے تھی، بیدار ہوتے ادعیہ ماثورہ اوس وقت کے پڑھ کر اپنے دست مبارک سے آب کوزہ مین لے کر بیت الخلاء کو جاتے، اول دہنا پاؤن وقت دخول داخل کرتے وقت، خروج بایان نکالتے، بعدہٗ آب وضو لے کر باآداب مسنون وضو بمسواک کر کے نماز تہجد بطول قرأت ادا فرماتے، وقت طلوع صبح صادق سنت صبح مکان میں ادا کر کے ادعیہ صبح پڑھتے ہوئے داخل حرم محرم نبوی ہوتے، اول جماعت وقت صبح کہ شافعیہ کی ہوتی ہے باقتداء امام شافعی نماز صبح صف اول میں ادا فرما کر بعد دعائے وحضوری مواجہ شریفہ وعرض صلوٰۃ و سلام متوجہ محل حلقہ توجہ آخر دالان غربی مسجد شریف قریب دروازہ منارہ مجید یہ کہ نشست گاہ آپ کے والد ماجد کی تھی ہوتی۔

آپ اوراد صبح حزب البحر ودعاء سیفی ودرود کبریت احمر منسوب بحضرت غوث الثقلین قدس سرہ وشجرۂ مشائخ کرام کے پڑھنے مین مشغول ہوتے، مریدین حاضر ہو کر ختم صبح جو کہ حضرت مصنف کے احوال مین فصل دوم مین مذکور ہوئے ہیں، مصروف ہوتے، بعد ہر ختم دست مبارک مع حاضرین اوٹھا کر ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا اوس کی روح مبارک پر ہدیہ کر کے بوسیلہ روح شریف فتوحات ظاہری و باطنی و

Marfat.com

حصول مقاصد صوری و معنوی برائے خود و متوسلین جناب الٰہی سے طلب کرتے مگر دو ختم اس فقیر نے زیادہ کئی ہیں، ایک ختم حضرت مصنف، دوسرا ختم حضرت والد ماجد قدس سرہما کا، بعد تمام ختم مصروف توجہ والقاء فیوض مقامات بجانب ہر شخص فرداً فرداً ہوتے۔

کیفیت توجہ حضرت مصنف کی جیسے لکھی ہے، آپ بھی ویسی ہی دیتے تھے، فرق اتنا تھا، کہ آواز نفس شریف نہ نکلتی تھی اور نہ سر مبارک کو حرکت دیتے تھے، تاوقت اشراق کہ آفتاب بلند ہوجاتا تھا، مشغول توجہ رہتے، وقت فراغ باآواز بلند الحمد للہ رب العالمین کہہ کر دعا فرماتے، مریدین دست بوسی کرکے رخصت ہوتے آپ چار رکعت بدو سلام و دو رکعت سنت اشراق و دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا فرماتے، دو رکعت اول خفیف و دو رکعت ثانی طویل بقرأت سورۃ یاسین تا یرجعون، اول رکعت میں آخر تک دوسری رکعت میں دعاء استخارہ پڑھ کر درس علوم دینیہ مثل تفسیر و حدیث وفقہ وغیرہ فرماتے۔

عادت شریف بحث و تقریر میں تطویل کی نہ تھی بلکہ اگر طالب علم مائل تحقیق و بحث نہ ہوتا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے، بطور سماع کے ظاہراً متوجہ اوس کی جانب ہوتے، باطناً اپنی مشغولی مین مصروف رہتے اور اگر خواہان بحث و تحقیق ہوتا بالکلیہ متوجہ اس کی جانب ہوکر خوب تحقیق و تدقیق سے پڑھاتے بلکہ بشروح و حواشی رجوع فرماتے، کلام مختصر مفید پسند خاطر تھا، جدل و خصام بے فائدہ طوالت کلام سے متنفر تھے، نماز ضحیٰ گاہ گاہ پڑھتے تھے، بعد فراغ درس حرم محترم سے مکان کو تشریف لے جاتے، مصروف اذکار و اشغال و مطالعہ کتب رہتے، بعدہ مع اہل و عیال طعام نوش فرماتے، نہایت قلیل الاکل تھے، عادت شریف تھی کہ سہ انگشت سے باہستگی خرد خرد لقمہ نوش جان کرتے، طعام کی بدمزگی ظاہر نہ کرتے بلکہ حمد و شکر ادا کرتے، قبل طعام وبعد طعام دست مبارک دھوتے، ہندوستان میں تھے، برگ تنبول نوش کرنے کے

Marfat.com

عادی تھے، حرمین شریفین میں ترک کر دیا تھا، بعد طعام بغیر طلب اگر کوئی دیتا نوش کر لیتے ،بعدہ دعاء طعام پڑھتے ،قدرے مع اہل و عیال ہمکلام ہوکر اکثر اس وقت مطالعہ کتب فرماتے ،وہ نصف النہار بہ نیت ادائے سنت قیلولہ کر کے قبل زوال اوٹھ کر بعد فراغ بیت الخلاء وضو بمسواک حرم محترم نبوی کو تشریف لے جاتے ،معمول حرمین شریفین ہے کہ بجر دزوال اذان ظہر ہوتی ہے، آپ چار رکعت فی زوال ادا فرماتے ، جماعت اول حنفیہ کی اس وقت ہوتی ہے ،باقتداء امام حنفی نماز ظہر اول صف مین پڑھتے ،ماسوا صبح کی اوّل جماعت حنفیہ کی وچہار رکعت مدینہ طیبہ مین ہوتی ہے قبل فریضہ ظہر چار رکعت بدرود وسلام ادا کرتے۔

بعد عرض صلوٰۃ وسلام مکان کو تشریف لے جاتے دعائے حزب البحر پڑھ کر تلاوت قرآن شریف فرماتے ،مریدین ختم خوانی وقت ظہر مین جو احوال حضرت مصنف میں مذکور ہوئے ہیں مصروف ہوتے ،بعد اتمام ختم توجہ حاضرین کو دیتے پھر درس شروع ہوجاتا، صبح کو اکثر درس حدیث یا اصول حدیث معمول تھا، اس وقت درس تفسیر وفقہ وتصوف مثل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ومثنوی مولانا روم وغیرہ ہما فرمایا کرتے ،تا اذان عصر بعد اذان حرم محترم مین تشریف لے جاتے ،چار رکعت سنت عصر پڑھ کر نماز جماعت اولیٰ اوّل صف میں ادا فرما کر بعد دعاء قرأت حزب البحر وعرض صلوٰۃ وسلام مکان مین تشریف لے جاتے مع اہل وعیال طعام تناول فرما کر بہت جلدی مراجعت حرم محترم نبوی میں فرما کر گاہے روضہ جنت مین قریب روضہ مقدسہ یا مواجہ شریفہ مین مراقب تا قریب غروب رہتے ،قبل غروب مشغول استغارہ ادعیہ ماثورہ وقت مسا یعنی شام ہوتے ،نماز مغرب صف اوّل مین جماعت اولیٰ میں ادا کر کے بعد دعاء خفیف دو رکعت سنت مغرب پڑھتے ،بعد سنت چہار رکعت صلوٰۃ اوابین پڑھ کر بعد عرض صلوٰۃ وسلام محل حلقہ توجہ مسجد شریف میں

Marfat.com

تشریف فرما ہوکر مشغول اوراد حزب البحر و شجرۂ طیبہ پیرانِ کبار و اذکار ہوتے ، مریدین ختم خوانی بعد مغرب میں جو احوال حضرت مصنف قدس سرہ میں مذکورہ ہوئے مصروف ہوتے ، بعد ختم آپ القاء توجہ و فیوضات تا اذان عشا فرماتے ، بعد ازان صف اوّل میں تشریف لے جاکر چار رکعت سنت عشا فرماتے ، بعد ازاں صف اوّل میں تشریف لے جاکر چار رکعت سنت عشا ادا کر کے منتظر صلوٰۃ تشریف رکھتے ، نماز عشا باقتداء امام اوّل پڑھ کر سنت و وتر و دو رکعت نشستہ ادا کر کے حزب البحر پڑھ کر بعد عرض صلوٰۃ و سلام مکان کو تشریف لے جاتے مشغول اوراد شریف ہوتے ۔

قبل از رحلت بچند سال بعد عصر طعام تناول فرماتے تھے ، عادت قدیم بعد نماز عشا وقت طعام تھی ، جن ایام مین کہ بعد عشا وقت طعام تھا بعد عصر درس فرما کر ایک ساعت مواجہ شریف یا روضہ جنت مین مشغول مراقبہ بحضور حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم رہتے ، بعد ثلث شب استراحت فرماتے ، جب ثلث شب باقی رہتی بے دار ہوتے ، وقت استراحت کا ایک ثلث شب یا اوس سے بھی کم تھا ، ادعیہ ماثورہ ہر وقت موافق کتاب حصن حصین پڑھتے تھے ، فقیر کو یاد نہیں کہ نماز تہجد حضر یا سفر مین گاہے موقوف ہوئی ہو ، علیٰ ہذا القیاس

جمیع اوراد و ظائف و ادعیہ ماثورہ و تلاوت قرآن شریف و ذکر نفی و اثبات و تہلیل لسانی وغیرہ جو معمول تھے از صغر سن تا آخر سفر اور حضر میں گاہے موقوف نہ ہوتے ، مگر شدت مرض مین شاذ و نادر فوت ہونے کا احتمال ہے جو عمل اختیار کرتے دائمی تھا ، کبھی اوس میں فتور واقع نہ ہوتا ، رمضان مبارک میں بعد مغرب ختم اور حلقہ توجہ منعقد نہ ہوتا تھا ، مگر ختم شریف صلوٰۃ تنجینا بعوض ختم مغرب ظہر میں پڑھا جاتا تھا ، تراویح میں تین ختم قرآن شریف معمول تھے ، ہر عشرہ میں ایک ختم ، پہلے عشرہ اور آخر عشرہ میں بذات خود پڑھتے تھے ، درمیانی عشرہ میں فقیر راقم کا قرآن سنتے تھے ، عشرۂ آخر میں اعتکاف

Marfat.com

کرتے تھے، مگرنہ ہر سال دو رکعت تحیۃ الوضوو تحیۃ المسجد ترک نہ فرماتے تھے مگر بہ عذر، سبقت سلام، اجابت دعوت، عیادت مریض تسمیت عاطس شیوۂ مرضیہ تھے، گیارہویں ماہ مبارک ربیع الاوّل معمول تھے، یعنی نیاز حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم گاہے طعام نہایت عمدہ نفیس لذیذ پر گاہے شیرینی پر دلواتے۔

محفل مولد شریف بھی منعقد فرماتے تھے، مولد شریف اُردو مصنفہ والد ماجد یعنی حضرت مصنف بذات گرامی خود پڑھتے تھے، گاہے بزبان عربی بھی استماع کرتے، بعد اتمام مولد خوانی زیارت موئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مردمان حاضرین کو مشرف فرماتے، یہ موئے مبارک شیخ محمد جان [۱] نے کہ قطب مکہ مکرمہ وعمدہ خلفاء حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے تھے، اپنے پیرومرشد کے واسطے مکہ معظّمہ سے بھیجے تھے، حضرت شاہ صاحب موصوف سے جدامجد حضرت شاہ ابوسعید کو پہونچے، اون سے حضرت مصنف، جدامجد حضرت شاہ احمد سعید کو پہونچے، اون سے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرشید کو پہونچے، حضرت والد سے اس فقیر راقم کو پہونچے، زمانہ حضرت شاہ صاحب قبلہ سے کل بزرگان طریقت کہ مجدد اور قطب و غوث اپنے اپنے زمانہ کی تھے، گواہان عدل صداقت موہائے شریفہ کے ہین کہ یہ موہائے شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، للموٗلف

افضل خلق خدا بے شبہ ذات اقدس است

بہتر ازکون ومکان باشد سریک موئے تو

معمول تھا ہر سال میں آٹھ عرس مشائخ کرام وآباء عظام یوم مقرر رحلت کرتے تھے، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند، حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم، حضرت مرزا مظہر جان جاناں، حضرت شاہ غلام علی، حضرت شاہ ابوسعید، حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ عنہم

Marfat.com

معمول اعراس اس طور سے تھا کہ مردم جمع ہو کر اوّل سیپارہ ہائے قرآن شریف پڑھتے، بعد ازاں چند حفاظ آیات قرآن شریف از بر پڑھتے، مدینہ شریف میں عرس بطور اہل حرمین شریفین معمول تھا، کہ بعد قرآن خوانی ایک شخص عمدہ و قابل اہل مدینہ سے کہ خوش آواز و خوش لحن ہوتا کتاب مناقب بزبان عربی اوس بزرگ کے جس کا عرس ہوتا باواز بلند پڑھتا اور اوس کتاب میں فضائل جمیلہ و مناقب حمیدہ و عمدہ حالات و کرامات و بزرگ کے مذکور ہوتے تھے، بمصداق ہذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنی ذکر صالحین سے رحمت نازل ہوتی ہے، بعدہ دعا مع حاضرین فرماتے پھر شرینی تقسیم ہوتی، جب تک دہلی میں تشریف رکھتے، عرس حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت قطب الدین چشتی و حضرت نظام الدین اولیا چشتی و حضرت خواجہ محمد زبیر مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہی والد ماجد یا بذات خود تشریف لے جاتے تھے، مدینہ شریف میں سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے عرس میں گاہے تشریف لے جاتے تھے۔

بعض مسائل کہ معمول بہا آپ کے اور آپ کے والد ماجد حضرت مصنف قدس سرہما کے تھے بنظر نفع برادران تحریر کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ رفع سبابہ میں رفع اور عدم رفع دونوں قول موافق مذہب حنفیہ کی جانتے تھے، مگر ترجیح رفع کو دیتے تھے، کہ معمول یہ آپ کا تھا۔

مسئلہ سرود سننا بے منکرات شرعیہ، عیدین و غیر عیدین میں قائل جواز بلا کراہت تھے،

مسئلہ عرس مشائخ کرام بلکہ جمیع مومنین کا روز وفات میں ہو یا غیر روز وفات اس طور سے صالحین جمع ہو کر قرآن شریف پڑھیں یا بغیر انعقاد جمعیت بعدہ طعام یا شیرینی وغیرہ تقسیم کریں، ثواب قرأت و طعام وغیرہ روح کسی بزرگ یا کسی مومن کو

Marfat.com

پہونچائیں، مستحب کہتے تھے۔

مسئلہ استعانت واستمداد اولیاء حاضرین وغائبین جائز جانتے تھے،

مسئلہ چادرڈالنے قبوراولیاء پراور پھول رکھنے مباح سمجھتے تھے۔

مسئلہ نداء یارسول اللہ یا نبی اللہ یا ولی اللہ درست سمجھتے تھے، مسائل مانندان کے حضرت مصنف قدس سرہ نے اپنی کتاب حق المبین [۲] میں خوب مدلل لکھے ہیں،

مسئلہ مولدشریف پڑہنا وقت ذکرولادت شریف، قیام کرنا مستحب جانتے تھے، چنانچہ حضرت مصنف کا اثبات مولدوقیام میں رسالہ [۳] خاص ہے، اس فقیر نے بھی ایک رسالہ مختصرمفید مدلل اثبات امرین مذکورین میں لکھا [۴] ہے۔

مسئلہ سماع موتی کا اثبات اقوال حنفیہ سے کرتے تھے۔

مسئلہ قائل نجات ابوین کریمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے [۵] بلکہ قائل نجات جمیع آباءوامہات تھے۔

مسئلہ بدعت حسنہ کوداخل سنت جانتے تھے بلکہ فرماتے کہ حضرت مجدد قدس سرہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

مسئلہ شغل رابطہ کہ عبارت تصورصورت شیخ سے ہے، مستحسن فرماتے تھے، حضرت مصنف نے خاص رسالہ اثبات شغل رابطہ [۶] زبان فارسی میں مدلل بکتاب و سنت واقوال سلف لکھا ہے، راقم نے بسبب خواہش بعض اہل حرمین شریفین عربی [۷] کرکے چھپوادیا ہے،

مسئلہ فرماتے تھے کہ یہ قول مشہورمردم کہ حضرت مجدد منکر [۸] توحید وجودی ہیں، بالکل غلط ہے بلکہ حضرت مجدد قدس سرہ مقرتوحید وجودی ہیں، ظہوراس کا ولایت صغریٰ میں کہ مبداءتعینات اولیاء متعلق بلطیفہ قلب ہے، منحصرفرماتے ہیں، سالک جو ولایت صغریٰ میں ہو، اس پراسرارتوحید منکشف ہوں، وہ تلفظ بالفاظ توحید حالت سکرو

Marfat.com

مستی میں کرے فی الحقیقت بسبب اپنے حال کے معذور ہے، اس کو معذور سمجھتے تھے اور جو شخص بغیر حالت توحید تلفظ بالفاظ توحید کرے اس کو برا جانتے ہیں کہ خلاف شریعت ہے، ظہور توحید شہودی کا ولایت کبریٰ میں کہ ولایت انبیاء و مبداء تعین ان حضرات علیہم الصلوٰت والتسلیمات ہے، فرماتے ہیں اور مرتبہ توحید شہودی کا اعلیٰ ہے کہ موافق حالات اہل قرون ثلثہ و مطابق شرع ہے۔

مسئلہ معنی اس قول حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ بعد ہزار سال محمد احمد گشت [۹] بیان کرتے تھے، کہ مراد ہر دو حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حقیقۃ محمدی اور حقیقۃ احمدی یعنی حقیقۃ محمدی بعد ہزار سال کے اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقۃ احمدی میں مندرج ہوگئی چنانچہ مکتوبات [۱۰] حضرت مجدد میں یہ معنی مصرح موجود ہے، یہ معنی نہیں ہیں کہ مراد حضرت مجدد کی احمد سے اپنی ذات ہو کہ بعد ہزار سال کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد کہ نام حضرت مجدد کا ہے ہوگئی، استغفر اللہ واتوب علیہ یہ بڑی غلطی اور افترا حضرت امام مجدد پر ہے۔

مسئلہ فرماتے تھے، حضرت امام مجدد قدس سرہ نے وجد و تواجد سے جو منع کیا ہے، [۱۱] مراد اوس سے وجد و تواجد اختیاری ہے جیسے کہ فی زمانناکہ عمل مشائخ و مریدین ہے کہ محفل اعراس وغیرہ میں وقت سماع وجد و تواجد اور رقص کرتے ہیں، حال لاتے ہیں، حاضرین مجلس اون کی تبعیت کرتے ہیں، یہ ممنوع ہے نہ وجد و حال بے اختیاری کہ ہمارے حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے نزدیک مسلم و مقرر ہے [۱۲]، وجذ بے اختیاری کو حضرت امام مجدد جائز و مستحسن جانتے ہیں چنانچہ نقول وجز بے اختیاری کے کتب حضرات مذکورین میں موجود ہیں، کیفیت حال ان بزرگوں کی ہر زراق و رقاص کی مانند نہیں ہے، کمال استہلاک واضحلال میں بسر کرتے ہیں، سماع ان کا قرآن اور لذت ان کی نماز ہے، شیوہ ان کا اتباع سنت واجتناب بدعت وامر

Marfat.com

بالمعروف ونہی عن المنکر نسبت ان کی بسبب اتباع نہایت بلند وبغایت عالی ہے، مثل حالت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراتب برودیقین میں بمشاہدۂ تجلیات ذاتیہ بلکہ بالا ازان خوشنود وخورسند رہتے ہیں۔

سکہ کہ در یثرب و بطحازدند نوبت آخربہ بخارا زدند

حضرت مولانا جامی قدس سرہ نے خوب کہا

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند کہ برنداز رۂ پنہان بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان می برد وسوختہ خلوت و ذکر چلہ راہ
قاصری گرکنداین طائفہ راطعن وقصور حاش للہ کہ برآرم بزبان این گلہ
ھمہ شیران جہان بستہ این سلسلہ اند روبہ ازحیلہ چسان بگسلد این سلسلہ [۱۳]

قدس اللہ اسراھم وافاض علینا انوارھم

جب کہ عمر شریف حضرت والد ماجد قدس سرہ کی قریب پچاس کی پہونچی آفتاب رشد و ہدایت آسمان ترویج و اشاعت پر نصف النہار کو پہونچا یعنی مردم اطراف وجوانب جہان بیواسطہ بواسطہ لاتعداد ولاتحصی ،فیض توجہات وشرف اجازت وخلافت سے بہرہ یاب ہوئے ،جوق جوق گروہ گروہ دست شریف پر داخل طریقہ ہوتے تھے، حلقہ ہرسہ وقت میں صدکس سے زیادہ بہراستفادہ حاضر ہوتے تھے،

خلفاء آپ کے اشاعت طریقہ شریفہ سے عالم اہل عالم کو منور کرتے تھے۔

شوق لقاء الٰہی ودیدار حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر غالب ہوا، دل فیض منزل جلوت سے روگردانی کر کے خلوت کا طالب ہوا، اجتہاد عبادت وکثرت اذکار واوراد وظائف فرمانے لگے ،تلاوت قرآن شریف اول سے زیادہ فرماتے تھے، اوراد معمولی حزب البحر ودعاء سیفی ،درودِ کبریت احمر پر اوراد اضافہ کئے۔

بالجملہ کوئی لمحہ کوئی لحظہ بے طاعت وعبادت کے خالی نہ تھا ،حضوری حرم محترم

Marfat.com

نبوی والتزام جلوس قریب روضہ معطرہ زیادہ کیا بلکہ حلقہ توجہ وقت ظہر بھی کہ قبل ازان مکان میں معمول تھا، حرم محترم نبوی میں فرماتے تھے، پنج شش سال قبل از رحلت ہر سال حج کو تشریف لے جاتے راقم بھی ہمرکاب ہوتا تھا، جب عمر شریف پورے پچاس سال کی ہوئی، اس سال میں جو حج کیا بکمال اہتمام اداء نسک میں مصروف رہے، رفقا کو بھی اہتمام کا امر فرمایا کہ ہر شخص سوائے اطاعت وعبادت کوئی کام نہ کرے الا باشد ضرورت بلکہ کسی کا ذکر خواہ بخوبی خواہ بہ بدی نہ کرے اگر کرے اس پر جرمانہ مقرر فرمایا تھا۔

الحاصل دوازدہم ماہ مبارک ذی الحجہ قریب عصر مقام مناسی مکہ معظمہ میں تشریف لائے، راقم سطور بھی ہمراہ ایک شقدف میں سوار تھا، آثار فرحت وسرور و شادمانی چہرۂ نورانی پر ظاہر دیکھتا تھا، سیزدہم کو فقیر نے حسب ارشاد سابق خلوت میں اجازت سفر طلب کی یعنی عرض کیا فرمایا ییٔ تو عزم کرون والا فسخ عزیمت، فرمایا فسخ عزیمت کرو زندگی کا اعتبار نہیں، بعد دو روز کے کیا واقعہ اس وقت پیش ہوا اسی وقت خط بدست شریف بنام نواب کلب علیخان مرحوم لکھا کہ وکالت تقسیم روپیہ اہل حرمین شریفین فقیر سے ممکن نہیں، فقیر نے اپنی ذات کو وکالت سے عزل کیا، وکیل جدید مقرر کرو، وہ تقسیم کردے گا چنانچہ وہ روپیہ بعد انتقال حضرت راقم نے تقسیم کیا، شب چہار دہم کو مزاج مبارک میں کیفیت مرض ظاہر ہوئی، بعد حلقہ صبح قبل از وقت قیام مکان میں تشریف لے گئے، فقیر راقم حاضر ہوا، کیفیت مزاج دریافت کی، فرمایا حرارت بخار دردسر ہے، اس وقت سے تا آخر حیات طعام کسی وقت نوش نہ فرمایا، بعد نماز ظہر بخار ودردسر نے ترقی کی، تا مغرب بہت شدت ہوگئی، فقیر نے ہر چند واسطے طلب حکیم اور معالجہ کے عرض کیا، راضی نہ ہوئے آخر بطور خود بعد مغرب حکیم کو بلوایا، شاخین پاشویہ نسخہ ادویہ تجویز کیا، بکمال الحاح ومنت فقط شاخین قبول فرمائیں، استعمال ادویہ ازاول

Marfat.com

مرض تا آخر ہرگز نہ فرمایا شب پانزدہم وروز پانزدہم مرض کو نہایت شدت رہی، کرب وبیقراری اس درجہ تھی کہ طاقت بیان نہیں، باوجود کمال تمکین ونہایت تحمل فقیر کو یاد نہیں کہ کبھی شدت مرض میں آہ تک بھی کی ہو، اس شدت میں بھی زبان مبارک سے شدت مرض کی نہ کہی بلکہ آہ بھی نہ کی، مگر بیقراری بدرجہ غایت ایک شب وروز ونصف شب تک رہی، نصف شب شانزدہم روز پانژدہم سے بدن مبارک سرد ہوگیا تھا، مگر دماغ پر صدمہ عظیم تھا، بار بار دست مبارک سے سر کو پکڑ لیتے تھے، بخارات جمیع جسم شریف کے دماغ کو صعود کر گئے تھے، بعد نصف شب شانزدہم وہ کرب بیقراری بالکل مفقود ہوگئی۔

مزاج مبارک کو سکون حاصل ہوگیا لیکن ضعف نہایت تھا، کہ طاقت کروٹ لینے کی بھی باقی نہ رہی تھی، تکلم بسبب صدمہ دماغ کے بہت کم کردیا تھا، آخر شب میں آیت شریفہ من کان یرجولقاء اللہ فان اجل اللہ لات، زبان مبارک سے بکمال شوق پڑھی، کیفیت فرحت وسرور چہرۂ نورانی پر ظاہر وباہر ہوگئی، اور ہی کچھ طور تھا، اور ہی کچھ حال تھا، بکمال بشاشت ونہایت شادمانی دست مبارک اوٹھا کر بجانب مشہود و اشارہ فرما کر خندہ زن ہوئے، ایسے کہ دندان مبارک ظاہر ہوجاتے تھے، چندے مستغرق مشاہدہ رہ کر بطور سابق پھر اشارہ کرتے، خندہ زن ہوتے، یہ کیفیت متوالی ومتواتر تھی، روز شانزدہم وقت ضحیٰ بعض اطباء نے مشورہ عمل کا دیا، فقیر ہر چند مانع ہوا کہ اب وقت معالجہ وعمل نہیں ہے، بعض بزرگان نے منظور نہ کیا، لہٰذا بندۂ عاجز ہوا بلکہ حضرت کو جب استغراق مشاہدہ سے کچھ ہوشیاری ہوئی، بذات شریف خود اشارہ سے مکرر منع فرمایا چونکہ حکیم نہایت مصر تھے ابتدا عمل کی کی، بمجرد محسوس ہونے کے دوا حضرت نے اپنے پائے مبارک سے پھینک دی چونکہ ابتدا مرض سے معالجہ مخالف مزاج شریف تھا، اس وقت مزاج اقدس پر نہایت گران گزرا، باوجود کمال

Marfat.com

ضعف ونہایت نقاہت کہ جسم شریف حرکت نہ کرتا تھا، خادمیں بوقت ضرورت حرکت دلاتے تھے، آپ خود کھڑے ہوگئے، زیر پلنگ اوتر کر بیرون اوس مکان خاص کے تشریف لے گئے، سب حاضرین متحیر تھے، قوت روحی سے بطور کرامت یہ حرکت ظہور میں آئی، فقیر ہر چند عرض کرتا تھا کہ حضرت میں طاقت رفتا کہاں کچھ زبان مبارک کچھ اشارہ سے ایسا فرمایا کہ یہ امر خلاف مرضی واقع ہوا، اس ضعف عظیم میں یہ حرکت قوی جو واقع ہوئی، غشی بشدت طاری ہوئی، فقیر کو گمان قوی ہوا کہ روح لطیف جسم شریف سے پرواز کرگئی مگر وہ غشی اندک مدت میں زائل ہوگئی، حالت سابقہ فرحت وسرور و خندہ زنی نے عود کیا، کیفیت مرقومہ میں جو تامل کیا، ایک نکتہ پایا یعنی منظور الٰہی یون تھا، کہ مثل طہارت باطنی جسم شریف بھی بالکل مطہر و مصفا ہوکر شرف لقا سے مشرف ہو چنانچہ بعد تھوڑی دیر کے آپ کو حاجت بیت الخلاء ہوئی کئی بار قصد قیام کیا لیکن بسبب شدت ضعف قیام نہ کرسکتے تھے، فقیر نے مکرر عرض کیا کہ یہیں رفع حاجت فرما لیجئے، قبول نہ کیا، آخراسی حالت ضعف میں اٹھے، فقیر نے ثقل جسم مبارک اپنے اوپر لے کر تا محل چوکی پہنچایا آپ نے رفع حاجت کی، فضلہ نہایت قلیل تھا، جسم اطہر اوس سے بھی پاک ہوگیا، کمال استقامت اس کو کہتے ہیں کہ طاقت جنبش نہ تھی مگر رفع حاجت اوس وقت میں بھی چوکی پر کی، وقت قریب ظہر تھا، حالت فرح وسرور و خندہ بطور سابق تھی، مردمان حاضرین شدت غم فراق سے نالان وگریان تھے، آپ کمال قرب زمانہ لقاء جانفزا و مشاہدۂ تجلیات ذاتیہ وظہور ملائکہ رحمت وارواح مقدسہ معطرۂ آباء عظام ومشائخ طریقت سے نہایت خندان وشادان تھے، گویا یہ رباعی ابن یمین نے خاص آپ ہی کے واسطے نظم کی تھی [۱۴]

منگر کہ دل ابن یمیں پرخون شد بنگر کہ ازین سرائے فانی چوں شد

مصحف بکف وپابرہ دیدہ بدوست باپیک اجل خندہ زنان بیرون شد

Marfat.com

اور کسی نے بھی مصداق حال سامی نظم کیا ہے

یاد داری کہ وقت زادن تو   ہمہ خندن بدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو   ہمہ گریان بوند و تو خندان

اسی رباعی کو عم اکبر شاہ محمد عمر بکمال حسرت و افسوس بحالت گریہ با آواز بلند پڑھتے تھے۔

چونکہ مکان نہایت متصل حرم محترم تھا فقیر برائے نماز ظہر گیا، بکمال عجلت حاضر ہوا، دیکھا کہ یہاں معاملہ دوری دور ہو گیا ہے، کثرت ورود تجلیات ذاتیہ وحضور ملائکہ کرام وظہور ارواح طیبہ مشائخ عظام سے مکان منور ہو رہا ہے بلکہ دریائے فیض و برکات جوش زن ہے، حالت سکرات ہے، حضرت لذت مشاہدۂ جمال مقصود میں مستغرق ہیں، کثرت ہجوم فیض تجلیات سے ہر کس بیخود و مدہوش ہے، نہ کوئی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے، نہ سورۃ یٰسین، حب ظہور مسمیٰ ہو نام کا کس کو ہوش رہے۔

بالجملہ وہ وقت نہایت عجیب و بغایت غریب تھا، حاضرین کمال اندوہ و نہایت صدمہ غم فراق سے چشم پر آب جگر و سینہ و دل کباب تھے، حضرت جلوۂ محبوب حقیقی کہ تمنا تمام عمر کی تھی دیکھ کر شاد شاد اور بحسب آرزو اوس حضرت مقدسہ سے فیضیاب، درمیان ظہر و عصر روز سہ شنبہ شانزدہم ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۲۸۷ بارہ سو ستاسی ہجری اس دار پر ملال سے انتقال فرمایا جام وصال محبوب حقیقی پیا انا للہ وانا الیہ راجعون

ان قال لی مت مت سمعاً وطاعةً   وقلت لداعی الموت اهلا و مرحبا
صبت علی مصائب لو انها   صبت علی الایام صرن لیا لیا

اعیان مکہ معظمہ حکام و علماء و سادات کرام حاضر ہوئے، موافق سنت غسل و تجہیز و تکفین کر کے قریب مغرب جنازہ شریفہ روبروے دروازۂ کعبہ معظمہ رکھا، بعد سلام فرض مغرب کے مکبر نے باآواز بلند پکارا الصلوۃ علی الجنازۃ الشیخ

Marfat.com

عبد الرشید، شیخ الطریقة النقشبندیة چونکہ مدت مرض کی دو روز تھی کسی کو مرض کی خبر نہ تھی، خبر انتقال ناگاہ زبانی مکبر سن کر تمام حرم محترم میں ایک غلغلہ عظیمہ برپا ہوا، نماز جنازہ عم مکرم شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی، تین چار روز حج کو گزرے تھے کہ یہ واقعہ ہوا۔

حجاج جہاں حاضر حرم شریف تھے، ہزاروں بلکہ لاکھوں نے نماز جنازہ پڑھی، جس وقت جنازہ اٹھا ازدحام خلائق اس قدر تھا کہ شمار میں نہ آئے، گویا ہنگامہ قیامت و نمونہ حشر تھا، اہل مکہ مشرفہ با آواز بلند پکارتے تھے، ھذا من الصالحین ھذا من الاولیا کوئی کہتا تھا مدد یا شیخ الطریقة کسی کی زبان سے مدد یا قطب نکلا، غرض ایسے ہی الفاظ زبان زد خاص و عام تھے، ازحام خلق و کثرت انبوہ سے دست رسی تا جنازہ دشوار تھی، جنازہ شریفہ دوش پر نہ تھا بلکہ عرصہ ہوا میں بالائے دستہائے خلائق رواں تھا فقیر ہر چند سعی و کوشش کرتا تھا کہ تا جنازہ پہونچے میسر نہ ہوا

بالجملہ اسی ہنگامہ سے تا معلا پہونچا، قریب روضہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بجانب بائیں دفن کیا، عمر شریف پچاس برس چھ مہینے چودہ روز کی ہوئی [١٥]، ناگاہ خبر انتقال مدینہ شریف میں پہونچی تمام اہل مدینہ پر صدمہ عظیم ہوا، خصوصاً حضرت شاہ عبد الغنی و شاہ عبد المغنی و شاہ محمد مظہر و جمیع متعلقین و مریدین اس صدمہ جانکاہ سے کمال مضطرب، نہایت بیقرار، گریان و نالاں تھے، حضرات مذکورین باوصف استقامت و تمکین باآواز گریہ فرماتے تھے، نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ بموجب مذہب شافعی مدینہ شریف میں بجمعیت خلائق و کثرت اژدحام پڑھی گئی، بہت مردم خواب میں بعد وفات شریف زیارت سے شریف ہوئے، حضرت عم شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ میرے مکان میں تشریف لائے، مجھ سے فرماتے ہیں قرآن شریف کھولو سورۃ قد افلح المومنون نکالو بموجب

Marfat.com

فرمانے کے میں نے سورۂ مذکورہ نکالی پھر مجھ سے فرمایا کہ شروع سورۃ سے پڑھو، اول سورۃ سے میں پڑھتا تھا، آپ سنتے تھے، آیت شریفہ اولئك هم الوارثون الذين يرثون هم الفردوس فيها خالدون تک سن کر فرمایا بس کرو اور تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنین کو ساتھ اوصاف کمال کے ذکر کیا ہے، جن کی جزا میں آیت مذکورہ قرآن شریف میں اشارہ فرمائی یعنی اون مومنین کے واسطے جنت میں عزت اور بزرگی ہے اور مستحق وراثت جنت فردوس ہیں، حضرت نے اشارہ مصداق ان آیات اور جزا کا اور عزت و وراثت کی اپنی ذات گرامی کی طرف فرمائی، راقم سوختہ آتش دوری کو اپنے دیدار فائض الانوار سے مسرور فرما کر اجازت سفر دی کہ تین روز قبل انتقال منع کیا تھا اور فرمایا تھا بعد دو روز کے کیا واقعہ درپیش، مراد واقعہ سے رحلت تھی، بطور کرامت کے منع فرمایا تھا رضی اللہ تعالی عنه وخصنا بنفاتحه وبرکاته وحشرنانی زمرته تحت لوائه واسکنتا معه فی الجنان فی جوار سيد الانس والجان عليه وعلى آله الصلوة والسلام الاتمان الاکملان۔

تاریخہای انتقال عربی و فارسی بہت ہین، چند تاریخیں لکھی جاتی ہیں، مادۂ تاریخ عربی گفتہ فقیر

''کان جنات النعیم مثواہ''

تاریخ منظومہ [۱۶] حضرت عم شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ:

عبدِ رشید شیخ وقت سوئے جنان تشریفش برد
گفت عمر سال ترحیل شیخ زمانہ ہے ہے مرد

تاریخ دیگر منظومہ فقیر راقم سطور

حضرت والد شہ عبدالرشید آنکہ بودہ قطب چرخ معرفت

Marfat.com

شانزده از ماه حج بوده که رفت	روح پاکش درجنان بامکرمت
در معلا نزد ام المومنین	گشت مدفون آن رفیع المنزلت
سال رحلت چون زدل من خواستم	گفت گو معصوم نیکو آخرت

Marfat.com

فصل ساتویں

خلفائے کرام واصحاب عظام کے حال میں

مخفی نہ رہے کہ خلافت یافتہ واجازت رسیدہ بہت ہیں مگر احوال میں تفاوت واقع ہے، الفاظ مناسب احوال مندرج حال ہوں گے حضرت جدامجد اور حضرت والد ماجد قدس سرہما اجازت وخلافت کومشروط فرماتے تھے، وہ شروط التزام لوازم طریقت و استقامت واتباع سنت واجتناب بدعت وملازمت اذکار ومراقبات واعراض از دنیاو اہل دنیا مگر بقدر ضرورت وکمال اعتقاد ومحبت پیران عظام ہیں۔

جس شخص میں فتور شروط مذکورہ میں ظاہر ہوتا فرماتے تھے کہ اجازت وخلافت مشروط بشروط [۱۷] ہے اذا فات الشرط فات المشروط فقیر نے خلفاء حضرت جدامجد جن کے حالات باب اول کی ساتویں فصل میں مذکور ہوئے اور خلفاء حضرت والد ماجد کی دیکھے ہیں، اکثر شروط مذکورہ میں پورا پایا، صاحب حالات بلند ومقامات ارجمند تھے، فیض رسانی خلق اللہ میں ہمہ عمر مصروف رہے رحمۃ اللہ علیہم، حضرت والد کی خلفاء میں جن کی نسبت یہ الفاظ تحریر ہوں، نسبت کل مقامات کی حاصل کی یا سلوک تمام کیا یا طے کیا یا انجام کو پہنچا یا یا نسبت مقامات احمدیہ کی تا انتہا حاصل کی، مراد اوس سے یہ ہے کہ حضرت والد نے جمیع مقامات نقشبندیہ مجددیہ میں توجہات دیکر سلوک تمام کرا کے اجازت وخلافت سے مشرف فرمایا یعنی ایک گونہ مناسبت کیفیات مقامات حاصل کی، بالتزام اذکار ومراقبات نسبت مقامات سے بہرہ یاب ہوئے اور ہونگے اور جس کا کہ سلوک تمام نہیں ہے جہاں تک اس نے توجہات لی ہیں بشرط علم

Marfat.com

فقیر بتصریح لکھا جائے گا۔

عصمت مآب عظمت قباب حضرت والد [۲] ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ

بیعت عمر نوجوانی میں دست مبارک حضرت مصنف یعنی جناب جد امجد قدس سرہ کی تھی، شب و روز مصروف طاعات و عبادات و اوراد و وظائف و اذکار و مراقبات رہتی تھیں، اوقات عزیز مشغول یاد الٰہی و مثوبات اُخروی و وصول فیوضات معنوی رکھتی تھیں، ہر شب بعد عشا حضرت مصنف قدس سرہ سے توجہ لیتی تھیں، برکات توجہات علیہ سے ترقیات حاصل حال فیض مآل اوس برگزیدہ عالم تھی و بہ برکت ملازمت حضرت والد قدس سرہ صاحب حالات عمدہ و واردات یکتا تھیں ادائے فرائض و سنن رواتب، کیا سنن زوائد مثل نماز تہجد وغیرہ بھی مہما امکن ترک نہ فرماتی تھیں، طبیعت شریفہ مائل رسوم و امور دنیوی مثل عورات زمانہ بالطبع نہ تھے، بلکہ فہمیدگی اون امور کی خلاف طبع مجبولی تھی۔

بالجملہ اوصاف ستودہ و عبادات محمودہ آپ کے کثیر ہیں، فضائل جمیلہ و مناقب جزیلہ خارج از حد تحریر، چہارم رجب سن ۱۲۷۶ بارہ سو چھہتر ہجری مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا، بقیع شریف [۳] میں مدفون ہوئیں، نور اللہ مضجعھا

شاہ منصور احمد مجددی رامپوری علیہ الرحمۃ

اجل خلفاء و عمدۃ اصحاب والد ماجد ہیں، حضرت شاہ رؤف احمد علیہ الرحمۃ کے نبیرہ [۴] حقیقی نسب ان کا بواسطہ حضرت شیخ محمد یحییٰ حضرت امام مجدد قدس سرہما کو پہونچتا ہے، بیعت نوجوانی میں بردست حضرت جد امجد علیہ الرحمۃ کی تھی، توجہات بابرکات سے چندے بہرہ یاب ہوئے تھے، بعد رحلت بخدمت حضرت والد حاضر ہوئے، بارادت صادقہ و نہایت رسوخ عقیدت ملتزم صحبت شریف ہوئے، حضرت کی

Marfat.com

ان پر عنایت خاص وشفقت بسیار تھی، حلقہ توجہ میں سب سے قریب ان کو جائے دیتے تھے، بہت دیر تک مصروف توجہات قویہ و ہمت علیہ ان کی جانب رہتے تھے، غالباً تا قریب انتہاء مقامات مجددی نسبت خاندان سے بہرہ ور فرما کر اجازت وخلافت سے مشرف کیا، نسبت باطن خوب قوی حاصل تھی، بہت لوگ ان کی ہاتھ پر داخل طریقہ ہوئے اور برکات توجہات سے فیض خاندان مجددی حاصل کیا، حافظ قرآن مجید، ماہر علوم دینیہ، مراحم اشفاق خلق اللہ پر ان کے ایسے تھے، کہ کسی میں نہیں دیکھے خدمت محتاجان وغریبان مردوزن برغبت قلبی جسم سے زبان سے مال سے اپنے اوپر واجب جانتے تھے تواضع وشکست ومسکنت وتحمل وفروتنی ونصائح ومواعظ میں بے نظیر تھے، ۱۲۸۸ بارہ سو اٹھاسی ہجری شہر مکہ معظمہ میں انتقال کیا، خصہ اللہ برضوانہ واسکنہ فی جنانہ

حافظ جمیل الرحمن مجددی رامپوری علیہ الرحمۃ

نسب میں بواسطہ حضرت شاہ محمد یحییٰ حضرت امام مجدد قدس سرہما کو پہونچتے ہیں [۵] بیعت نوجوانی میں حضرت جد امجد قدس سرہ کے دست مبارک پر کی تھی، توجہات سے بھی مستفید ہوئے تھے، بعد رحلت اکثر ملازم توجہات حضرت والد رہے، برکت انفاس طیبہ بہرہ مند ہوئے، مرد صالح، پرہیزگار، حافظ قرآن مجید تھے، اکثر عمر مدینہ شریفہ میں بسر کی، زہے سعادت، حضرت سے نسبت دامادی [۶] رکھتے تھے، چند سال ہوئے کہ انتقال کیا، بقیع پاک میں قریب مزار شریف حضرت مصنف مدفون ہوئے، شرفہ اللہ بلقا

شیخ محمد یوسف مجددی دہلوی ثم المدنی سلمہ اللہ تعالیٰ [۷]

داماد [۸] حضرت والد، نسب ان کا بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم، حضرت امام

Marfat.com

مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہونچتا ہے، صحبت بابرکت حضرت جدامجد قدس سرہ سے صغرسن میں پائی ہے، بعد انتقال شریف دست مبارک حضرت والد پر بیعت سے مفتخر ہوئے ،حلقہ توجہ میں حاضر ہوکر بہرہ یاب ہوتے تھے،شوق مطالعہ کتب دینیہ تفسیر وحدیث و فقہ وتاریخ وسیر اولیاء ومشائخ صغرسن سے ہی مناسبت مفیدہ علوم مذکورہ سے حاصل ہوگئی ہے، ان کے نانا حقیقی سید ناصرالدین [۹] نبیرۂ مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ہیں، پیدائش دہلی کی ہے، بعد غدر سالہا سال شرف جوار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معزز رہے چونکہ از صغرسن مخصوص محبت ومودت فقیر ہیں بوجہ مناسبت مذکورہ فی الحال ہندوستان میں ساکن رام پور ہیں، اللہ تعالیٰ کمال فضل وکرم سے زودتر مجھ کو مع جمیع اصحاب واحباب واہل وعیال معاودت بقعہ طیبہ سے بحفظ و سلامتی فائز المرام فرماوے، آمین۔

حافظ محمد یعقوب مجددی [۱۰] سلمہ اللہ تعالیٰ

ان کے برادر حقیقی ہیں، حافظ قرآن شریف ،جوان صالح حضرت خواجہ محمد معصوم کے واسطہ سے نسب ان کا حضرت مجدد قدس سرہما کو پہونچتا ہے، نانا ان کے نبیرۂ حقیقی مولوی شاہ رفیع الدین کے تھے ،احوال آبا کرام سے شوق ہے، باعث تالیف اس کتاب کے یہی ہیں، بلدۂ پانی پت میں ساکن ہین، اوصلهما الله تعالىٰ متمناهما

حافظ نوازش باقی مجددی رام پوری [۱۱] علیہ الرحمۃ

نسب میں بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت امام مجدد قدس سرہما کو پہونچتے ہیں، ہندوستان سے حرمین شریفین کو گئے، بعد حج وزیارت روضہ مقدسہ حضرت والد کے دست مبارک پر بیعت کی، بالتزام صحبت شریفہ وتوجہات عالیہ مقام ظلال اسماء و

Marfat.com

صفات سے دائرۂ اولیٰ ولایت کبریٰ تک بہرہ یاب ہوئے ، بعد انتقال شریف ملازم حلقہ توجہ فقیر رہے، تا مرتبہ قوس بلکہ تا دائرۂ ولایت علیا توجہات لین، حافظ جید قرآن شریف، ذہین، فطین، صالح، ذاکر شاغل تھے۔ آخر الحال مجذوب صفت ہو گئے، عین شباب میں در بلدۂ بھوپال غریق رحمت الٰہی ہوے، رحمۃ اللہ علیہ

مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا شاہرخ بیگ دہلوی [۱۲] علیہ الرحمۃ

قدماء اصحاب واجل خلفائے حضرت والد سے ہیں، اول عمر میں حضرت شاہ غلام علی اور حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہما کی زیارت اور شرف حضوری سے مشرف ہوئے، بیعت طریقت دست مبارک حضرت جد امجد پر کی، حسن اعتقاد کمال اخلاص از ابتداء شباب حضرت موصوف سے رکھتے تھے، اکثر حاضر خدمت اقدس ہوکر استفادۂ ظاہری و باطنی کرتے، حضرت کی نظر عنایت وکمال شفقت از اول ایام حضوری تا آخر حیات ان پر مبذول تھی، مثل فرزندان محبت فرماتے تھے، عہدہ ہای تقرب بادشاہ دہلی سے امتیاز حاصل تھا، باوجود اشتغال امور دنیا بحسن عقیدت پیران طریقہ وبصدق ارادت و بہ نیازمندی حضرت موصوف تھے، بعد غدر ترک اہل وعیال ووطن کر کے بہمراہی حضرت ہجرت حرمین شریفین کی، بکمال قناعت وحسن استقامت شرف جوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخدمت جاروب کشی حرم محترم سے تا آخر دم اعزاز دو جہان حاصل کیا، دائرہ اسماء صفات یعنی ولایت کبریٰ تک حضرت جد امجد سے سلوک طے کیا، بعد رحلت شریف حضرت والد قدس سرہ کی ملازمت حلقہ توجہ اختیار کی، سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ تا انتہا طے کیا، اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، حضرت والد کی بھی ان پر کمال عنایت تھی بلکہ جمیع اعمام کرام وراقم الحروف کی خصوصیت ان سے ایسی تھی جیسے اقارب قریبہ سے ہوتی ہے، پردہ حجاب ان سے کسی

Marfat.com

امر کا نہ تھا، سب کے محرم راز و معتمد رسالت تھے، جو امور فی مابین بطور پیام کے طے ہوتے تھے خاص انہیں کی وساطت سے طے ہوتے تھے، اون امور کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے طے کرتے تھے، تا آخر حیات حضرت والد مستفید توجہات و ملتزم حلقات رہے، بعد انتقال ملازم حلقہ توجہات فقیر رہے، صاحب ذوق و شوق ملازم اذکار و مراقبات و اوراد و ظائف و تلاوت و استغفار تھے، صالح و متقی و مہذب متخلق بحسن اخلاق، موافقت اصحاب پیر و صغیر شاب میں یکتا، بعض کتب درسیہ میں سماعت درس فقیر کرتے تھے، نسبت مقامات نقشبندیہ احمدیہ خوب حاصل تھی، راقم الحروف سے بکمال رابطہ محبت مربوط و بنہایت موانست مودت مانوس تھے، کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کمال فضل و کرم سے جمیع مقاصد دلی پورے کئی ایک مراد باقی ہے کہ شرف جوار محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جان تن سے نکلے، زیر اقدام پیر و مرشد یک وجب جائے دفن ملے، الحمد للہ کہ فائز المرام ہوئے، مدینہ طیبہ میں انتقال کیا پائین مزار شریف حضرت جد امجد بقیع شریف میں مدفون ہوئے، برد اللہ مضجعہ

ملا رحمۃ اللہ بخاری

قدماء اصحاب و خلص نیازمندان راسخ الاعتقاد و حضرت والد سے ہیں، مدینہ منورہ میں بیعت دست مبارک حضرت جد امجد پر کی، مستفید توجہات ہوئے، اوسی زمانہ میں شیفتہ کمال و فریفتہ جمال حضرت قبلہ تھے، اکثر اوقات حاضر خدمت اقدس سے مستفید انظار عالیہ و توجہات سامیہ ہوئے، مثل غلام خدمت میں بجان و دل مصروف رہتے، حضرت کی ان پر عنایت خاص تھی بسبب فریفتگی و دوام حضوری غالباً مشرف بفناء قلبی ہوکر مرخص وطن ہوئے، جعلہ اللہ من المقربین

Marfat.com

ملانور احمد غزنوی[۱۴]

برادر ملا فیض احمد غزنوی فرزند شاہ گل محمد غزنوی خلیفہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ، حاضر خانقاہ دہلی ہوکر بردست شریف حضرت جد امجد مشرف بہ بیعت طریقت ہوئے، ملازمت خدمت و حلقہ توجہ اختیار کی، سفر حرمین شریفین میں حاضر تھے، مستفید برکات توجہات رہے، بعد رحلت شریف ملازم استفادۂ حضرت والد ہوئے، قریب دو سال بہرہ اندوز فیوضات رہ کر تا ولایت کبریٰ سلوک کیا، معزز باجازت ہوکر مرخص بوطن ہوئے، عین جوانی میں رحلت آخرت کی، شرفہ اللہ بوصالہ

ملا محمد تاج الدین قوقندی

اکبر خلفاء وعمدہ اصحاب حضرت والد ہیں، مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے تھے، بعد حج وزیارت روضہ معظمہ دست مبارک پر بیعت کی چھ سات سال ملازم صحبت شریف رہے، حضرت کی ان کے حال پر عنایت خاص تھی، توجہات قویہ بلیغہ سے معزز فرماتے تھے، سلوک باطن انتہا کو پہونچا کر نسبت مقامات احمدیہ کی انجام تک حاصل کی، اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، صاحب حالات بلند وکیفیات ارجمند وواردات عجیب وغریب نسبت مقامات بلکہ ہر مقام کی فرداً فرداً ان کی فہم وادراک میں آتی تھی، جاذبہ عشق الٰہی سے گرم جوش محبت ومخمور بادۂ قربت تھے، کثرت اشتغال ومواظبت اذکار ومراقبات سے قلب پر از اسرار وانوار رہتا تھا، اصحاب ذوق ان کی کیفیت باطنی سے نہایت محظوظ ہوتے تھے، علوم ظاہری میں پایہ استعداد بلند محکم تھا، بعض علوم دینیہ خصوصاً تصوف حضرت سے استفادۂ کئے تھے، ادراک ووجدان قریب مرتبہ کشف تھا، بعد رحلت حضرت ممالک روم وشام میں بہت لوگ ان کی توجہات سے مستفید فیوض طریقہ نقشبندیہ مجددیہ ہوئے عین شباب میں شرف لقاء الٰہی سے مشرف ہوئے،

Marfat.com

بندر ینبع [۱۴] میں بفاصلہ پانچ مرحلہ مدینہ طیبہ سے واقع ہے، مدفون ہیں، نور اللہ قبرہ

مولوی فیض القدیر بنارسی

عمدۂ خلفاء واشرف اصحاب حضرت والد سے ہیں، بعد حج و زیارت روضہ مقدسہ دست مبارک پر بیعت کی، جامع علوم منقول و معقول حاوی فنون فروع و اصول، حضرت کی ان کے حال پر کمال عنایت مبذول تھی، بہت دیر تک توجہات بلیغہ سے سرفراز فرماتے تھے، صحت ادراک و وجدان قریب مرتبہ کشف تھا، حالات مریدوں کے حضرت ان سے دریافت فرماتے جو بیان کرتے اس کو صحیح کہتے تھے، چند مدت التزام حلقہ توجہات کر کے سلوک طریقہ احمدیہ قریب انجام طے کیا، معزز باجازت و خلافت ہوے، حالات باطنی ان کے بہت اچھے تھے قوی النسبۃ ذاکر شاغل، متقی، صالح، متواضع، منکسر، مہذب الاخلاق، صاحب حالات اصیل وواردات کمال وتکمیل تھے، نفع اللہ بعلومہ ومعارفہ المسلمین

سید عبداللہ بدخشانی [۱۵]

اجل خلفاء واکمل اصحاب حضرت والد ہیں، اشرف سادات والاشان واعظم مشائخ دیار بدخشان، شہر مذکور میں سجادہ و مشیخت آباء اجداد پر متمکن تھے، مرجع خلایق خواص وعوام بادشاہ [۱۶] بدخشان مرید باخلاص نہایت راسخ الاعتقاد تھا بعد شرف حج و زیارت روضہ منورہ بقصد ملاقات حاضر خدمت حضرت ہوئے، بمجرد حضوری معتقد کمال وفریفتہ جمال ہو کر منصب مشیخت ترک کیا، رشتہ مریدی گردن ارادت میں محکم باندھا، دست مبارک پر بیعت کی، منظور عنایت عالی وتوجہات سامی ہوئے، حضرت ان کے حال پر کمال شفقت ونہایت محبت فرماتے تھے، لہٰذا مدت یک سال و چند ماہ میں سلوک مقامات قریب اختتام کر کے باجازت وخلافت سرفراز ہوئے، حالات

Marfat.com

باطنی ان کے بہت اچھے تھے، بفضائل صوری و معنوی و تہذیب اخلاق موصوف اوصاف جمیلہ و اوضاع حمیدہ ان کے زائد الوصف ہیں، کثیر الذکر والا شغال و الطاعات، متواصل الفکر والمراقبات قوی الحضور والمشاہدات، شرفہ اللہ تعالیٰ باعلی المقامات وخصہ فی الدارین بالمکرمات

مولانا شاکر آفندی ازمیری[۱۷]

اجل خلفاء واعظم اصحاب حضرت والد ہیں، مولد و مسکن ان کا شہر ازمیر واقع قریب استنبول، جامع علوم عقلی ونقلی، حاوی فنون فرعی و اصلی، مردم دیار شام وروم بہر استفادۂ علوم ان کی خدمت میں حاضر ہوتے، مدرسہ ان کا طلبہ سے مملو رہتا تھا، جس زمانہ سے کہ حضرات متوطن مدینہ منورہ تھے، اشتیاق زیارت وقدم بوسی بقصد استفادۂ باطنی مرکوز قلب تھا، چونکہ مقتضائے مشیت ازلی بفیضان نسبت معنوی ان کا خاص متعلق بذات گرامی حضرت والد تھا، لہٰذا زمانہ ارشاد حضرت میں قاصد حرمین شریفین ہوئے، قبل اداء ارکان حج کہ حضرت بھی بہ نیت حج وارد مکہ معظمہ تھے، ملازمت اقدس میں بکمال حسن عقیدت حاضر ہوکر شرف بیعت دست مبارک پر حاصل کیا، ملتزم حلقہ توجہات واخذ فیوضات رہے، حضرت نظر شفقت و ہمت ترقیات مقامات نقشبندی و مدارج احمدی بہ نسبت مولانا کے بغایت مرعی رکھتے تھے، توجہات قویہ سے ممتاز فرماتے تھے، مدت ایک سال میں تا حد حقائق سلوک مقامات مجددی طے کیا، قمیص و وکلاہ وعمامہ بدست شریف پہنا کر باجازت وخلافت سربلندی عطا کی خلافت نامہ راقم نے بامر حضرت تحریر کیا تھا، الفاظ مناسب حال لکھے تھے، حضرت نے پسند فرما کر مزین بمہر کر کے ان کو عنایت کیا، ان کو زمرۂ خلفاء میں حضرت نے بکمال خصوصیت و محرمی سرفراز کیا تھا، اور یہ بھی رسوخ عقیدت وصدق ارادت ورتبہ اخلاص و نیازمندی

Marfat.com

ذات اقدس میں یکتا تھے، بعد حصول خلافت و رجوع وطن مرجع و مآب مریدین و طالبین ظاہر و باطن ہوئے، بہت مردم اوس دیار کو ان کی توجہات سے فیضیاب نسبت خاندان نقشبندی مجددی ہو کر مرتبہ کمال کو پہونچے بارك الله تعالیٰ فیما اعطاہ و جعل آخرته خیرا من اولاہ

حافظ عثمان آفندی نوری ازمیری [۱۸] سلمہ اللہ تعالیٰ

زبدۂ خلفاء و عمدۂ اصحاب حضرت والد سے ہیں، بعد حج و زیارت روضہ مقدسہ بکمال اشتیاق حاضر خدمت فیضدرجت ہو کر مشرف باخذ بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بردست مبارک ہوئے، بارادۂ صادقہ و اعتقاد و محبت راسخہ بالتزام صحبت شریف و توجہات منیف ترقیات مقامات و سلوک مدارج عرفان و حصول فیوضات تازہ و واردات بے اندازہ و حالات اصیل و کیفیات مراتب تکمیل سے سربلند رہے، حضرت نے ان کو کمال اختصاص و نہایت شفقت سے بہرور کیا تھا یہ بھی کثرت رسوخ اعتقاد و غایت محبت و انقیاد میں بے نظیر تھے، عاشق زار و شیفتۂ جمال باکمال مثل بندہ بے زر بہر جمیع خدمات از دل و جان حاضر مرتبہ فنا فی الشیخ کہ وسیلہ وصول الی اللہ کا ہے، ایسا حاصل تھا کہ کم کسی کو ہوگا، صاحب ذوق و شوق و حالات بلند و کیفیات ارجمند ملازم الذکر والمراقبہ دائم الحضور والمشاهدة كثير التواضع والخضوع و المسكنة. سلوک مقامات احمدیہ تا انجام طے کیا، قمیص و کلاہ و عمامہ اپنے دست مبارک سے ان کو پہنا کر باجازت و خلافت مشرف کیا، بہت برس شرف حضوری حرمین شریفین سے بہرہ اندوز ہے، جعله الله هاديا مهديا۔

مولانا مولوی بخاری قوقندی [۱۹]

عمدۂ خلفا و خاص اصحاب حضرت والد ہیں، از اولاد حضرت خواجہ احمد یسوی،

Marfat.com

مسند نشین مشائخ طریقت وصاحب خانقاہ ومرجع طالبین، بعد حج وزیارت روضہ شریفہ باارادۂ صادقہ ترک مشیخت کر کے حاضر خدمت عالی ہوئے، طریقہ مجددیہ میں بیعت دست مبارک پر کی، ملحوظ عنایت خاصہ وتوجہات قویہ رہے، چند سال ملازم صحبت شریفہ وحلقہ منیف رہ کر سلوک طریقت احمدیہ قریب اختتام کر کے اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے، اذکار واشتغال ومراقبات میں مصروف رہتے تھے، نسبت خوب حاصل تھی، اپنے وطن میں ہدایت وارشاد طالبین میں مشغول ہیں زادہ اللہ ارشادہ

ملا شیرین کولابی[۲۰]

اکمل خلفاء واجل اصحاب خدارسائے حضرت والد ہیں، بعد حج وزیارت روضہ معطرہ بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت کے دست مبارک پر کی، بارادۂ صادقہ و اعتقاد ومحبت زائدہ ملازم توجہات عالیہ وفیوضات سامیہ رہے، ملازمت اذکار و اشغال ومراقبات وریاضات ومجاہدات چنانچہ باید وشاید کرتے تھے، ادراک وجدان قریب کشف ان کو حاصل تھا، حالات باطنی بغایت اصیل وعمدہ بیان کرتے تھے، رویت ملائکہ کرام ومشاہدہ ارواح طیبہ انبیاء عظام سے خصوصاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وقت حلقۂ توجہ بارہا مشرف ہوتے تھے، کہتے تھے، کہ حضرت خلیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجھ پر عنایت خاص ہے، نو دس سال حاضر خدمت رہ کر سلوک باطن تا انتہا مقامات احمدی طے کر کے اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے جعلہ اللہ للمتقین اماما۔

حاجی عثمان آفندی انقروی رومی سلمہ اللہ تعالیٰ

عمدۂ خلفاء وزبدہ اصحاب حضرت والد ہیں، سالہا سال سے ہجرت حرمین شریفین کر کے مجاور مدینہ منورہ تھے، جب حضرات نے سکونت بلدۂ طیبہ کی، حاضر

Marfat.com

خدمت ہوئے ،طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی ،دس سال سے زیادہ ملازم توجہات واخذ فیوضات رہے، حالات استہلاک واضمحلال وفنا ونیستی ان پر غالب تھے، مہذب الاخلاق جمیل الصفات سوائے اذکار ومراقبہ وتلاوت وعبادت اور کام نہ تھا، خط ثلث کے استاد کامل تھے، اکثر ادعیہ ووظائف بخط نفیس لکھ کر پیش کرتے، پسند حضرت ہوتے ،حضرت والد نے باجازت وخلافت معزز کیا زاد اللہ فی عرفانہ۔

حاجی عمر افندی رومی [۲۲]

زبدہ خلفاء خلص اصحاب حضرت والد سے ہیں، بعد حج وزیارت روضہ اقدس حاضر خدمت فیضد رجت ہوکر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی ، چند سال مشغول استفادۂ باطنی وملتزم توجہات پر فیوضات رہ کر سلوک طریقہ احمدیہ قریب انجام کے طے کر کے باجازت وخلافت مشرف ہوئے ،نسبت باطن خوب تھی ، کیفیات وحالات اچھے تھے، بعد مرخص ہونے کے وطن کو گئے، پھر حال معلوم نہ ہوا خصہ اللہ بالرضا فی الدنیا والاخریٰ

حاجی حسین آفندی رومی تاشکبری [۲۳]

عمدہ خلفاء برگزیدۂ اصحاب حضرت والد ہیں، بہ نیت ہجرت حرمین شریفین وطن سے آئے ، بعد حج وزیارت روضہ معطرہ شرف بیعت سے دست مبارک پر مشرف ہوئے ، بکمال خلوص ونہایت اعتقاد ملازمت توجہات واخذ فیوضات وبرکات دس سال کامل کی نسبت مقامات نقشبندیہ مجددیہ سے بہرہ یاب رہے، مواظبت اذکار ومراقبات وریاضات ومجاہدہ ترک وتجرید چنانچہ باید وشاید کرتے تھے،نسبت خاندان عالیشان خوب حاصل کر کے باجازت وخلافت افتخار حاصل کیا جعلہ اللہ من المقربین

Marfat.com

شیخ عبدالستار قزانی

فرزند قاضی [۲۴] بلدۂ قزان، اجل اصحاب و برگزیدۂ نیازمندان حضرت والد سے ہیں، ہجرت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا اپنے وطن سے کر کے بعد اداء ارکان حج وشرف زیارت روضۂ انور اقامت بلدۂ طیبہ مدینہ منورہ میں اختیار کی، معتقد کمال حضرت ہوئے، دست مبارک پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی، ملحوظ عنایت بے پایان والطاف فراوان رہے، التزام اذکار ومراقبات ونفی اثبات وحضوری حلقہ توجہات سے نسبت طریقہ احمدیہ سے بہرہ یات ہوئے، تجلیات اسماء صفات سے گزر کر تجلیات ذات تک توجہات حضرت سے مستفید ہوئے، بعد رحلت شریف تاوقتیکہ فقیر راقم حاضر بلدۂ طیبہ تھا، ملازم حلقہ تھے، مقامات فوقانی میں توجہات لین، فقیر نے اجازت وخلافت ان کو دی، مرد صالح متقی متواضع حالت انزوا وخمول میں اوقات بسر کرتے تھے، مرتبہ حضور وآ گاہی واستہلاک واضمحلال ونیستی کا خوب حاصل تھا، اوقات عزیز بیاد خدائے جل وعلا واعراض از ماسوا وملازمت وطاعت وعبادت مصروف رکھتے تھے، چونکہ اکثر سلوک خدمت حضرت میں طے کیا، لہٰذا ان کو زمرۂ خلفاء میں داخل کیا، علاوہ ازان یہ امر ثابت ہے کہ خلافت نامے خلفاء کے کہ بوقت عطا خلافت عطا ہوتے تھے، حضرت والد راقم الحروف سے تحریر کراتے تھے، موافق حال ہر شخص کے الفاظ مناسب خلافت نامہ میں فقیر اپنی فراست سے مندرج کرتا تھا، حضرت پسند فرما کر عنایت کرتے تھے، جعلہ اللہ من المقربین العارفین

حاجی ملا ولی قزانی [۲۵]

مخلص نیازمندان حضرت سے ہیں، بعد حج و زیارت روضہ معطرہ دست مبارک حضرت پر بیعت کی، حلقۂ توجہات منبع البرکات کے ملازم رہے، توجہات

Marfat.com

مقامات مجددیہ سے غالباً تا ولایت علیا فیضیاب ہوئے، بعد انتقال حضرت فقیر نے اجازت طریقۂ شریفہ دی، بارک اللہ فیما اعطاہ

حاجی حسین قزانی[۲۶]

عمدۂ خلفاء زبدۂ اصحاب حضرت والد ہیں، بقصد ہجرت حرمین شریفین وطن سے آئے، بعد حج و زیارت روضۂ معطرہ بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کے دست شریف پر کی، کثرت اذکار و اشغال و ریاضات و مجاہدات میں بے نظیر تھے، حالات عظیمہ و واردات فخیمہ ان پر طاری ہوتی تھی، بڑے صاحب ذوق وشوق و آہ و نالہ و بکا مخمور مشاہدات و مستغرق کیفیات رہتے، باخدا یگانہ و باخلق بیگانہ ان کا وصف حال تھا، حضرت کی ان پر عنایت خاص تھی یہ بھی شیفتہ و فریفتہ از جان و دل تھے، چھ سات سال خدمت شریف میں سلوک طریقہ مجددیہ توجہات حضرت سے تا فوق مراتب تجلیات ذاتیہ طے کر کے با اجازت و خلافت ممتاز ہوئے، بعد رحلت شریف ملازم توجہ فقیر تھے، زاد اللہ فی عرفانہ

حاجی حامد مرغینانی[۲۷]

زبدۂ خلفا حضرت والد سے ہیں بعد شرف حج و زیارت مدینہ منورہ حاضر خدمت بصدق ارادت ہو کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت دست شریف سے سربلند ہوئے، ملازم حلقہ توجہات پر فیوضات رہے، غالباً تا ولایت کبریٰ سلوک کر کے مرتبۂ اجازت حاصل کیا، مرخص بوطن ہوئے، حفصہ اللہ بقربہ

حاجی محمود بخاری[۲۸]

عمدۂ اصحاب حضرت ہیں بعد حج و زیارت مدینہ منورہ دست شریف پر بیعت کی، چند مدت حاضر خدمت عالی رہے، بعد شرف اجازت مرخص بوطن ہوئے، جعلہ

Marfat.com

اللہ من الکاملین

حاجی ملا عبید اللہ مرغینانی [۲۹]

خلص اصحاب حضرت والد سے ہیں، بعد حج و زیارت بلدۂ طیبہ دست شریف پر بیعت کی، چند مدت توجہات عالی رہے، بعد شرف اجازت مرخص بوطن ہوئے، جعلہ اللہ من الکاملین رزقہ اللہ الاستقامۃ

سیدنا صر وزیر دہلوی علیہ الرحمۃ [۳۰]

نبیرہ وسجادہ نشین حضرت خواجہ میر درد، خلص اصحاب واشرف خلفا حضرت والد سے ہیں، اوّل حاجی دوست محمد علیہ الرحمۃ کے دست پر بیعت کی، چندے ان کی توجہات سے بہرہ یاب رہے، بعد ازاں بقصد حج و زیارت روانہ حرمین شریفین ہوئے، کہتے تھے کہ جب مکہ معظمہ میں پہنچا جناب الٰہی میں عرض کیا کہ جو بزرگان طریقت اس خاندان عالیشان کے یہاں موجود ہیں ان میں جو کامل ہو اس بزرگ کی زیارت سے پہلے مشرف ہوں، جب حرم محترم میں داخل ہوا اوّل نظر حضرت کے جمال باکمال پر پڑی، کشش معنوی ایسی ہوئی بے اختیارانہ حاضر خدمت ہوکر قدم بوسی سے مشرف ہوا اور بہ یقین کامل سمجھا کہ کامل ترین مشائخ وقت حضرت کی ذات فائض البرکات ہے چنانچہ آپ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی، وبکثرت اخلاص وعقیدت ملازمت صحبت شریف وتوجہات منیف اختیار کی، ایک سال سے زیادہ خدمت عالی میں حاضر رہے، سلوک طریقہ مجددیہ کا آپ کی توجہات سے فوق ولایت علیا تک طے کیا، ادراک نسبت مقامات ووجدان کیفیات کا کماحقہ ان کو حاصل تھا، نسبت بیرنگ سے کہ مقامات فوقانی کی ہے، زیادہ مناسبت رکھتے تھے، التزام اذکار و اشغال و مراقبہ جیسے چاہیے کرتے تھے، حضرت نے اجازت وخلافت عطا کر کے

Marfat.com

مرخص کیا، بعد رجوع وطن ہدایت وارشادِ طالبین بلدۂ خود ودیگر بلاد مشغول رہتے تھے، اوقات عزیز مصروف ذکروفکر ومراقبہ وعبادت وطاعت رکھتے تھے، وقتیکہ فقیر راقم وارد ہندوستان ہوا بکمال محبت وخصوصیت واعتقاد پیش آئے، سلوک باطن تا انجام طے کیا، افسوس کہ بعالم شباب ۱۲۹۹ بارہ سوننانوہی ہجری میں عالم فانی سے ترک تعلق کرکے راہی عالم باقی ہوئے، شرف لقاسے کہ مقصود عمری تھا فائز المرام ہوے۔

اپنے غم خواروں میں کس کس کو بھلا یاد کریں
غم مجنون کرین یا ماتم فرہاد کرین

بعد دفن کئی ماہ گزرے تھے کہ قبران کی کھدلی جیسا دفن کیا تھا بلا تفاوت ویسا ہی مطہر منور دیکھا، اسکنہ اللہ فی اعلیٰ الجنان وشرفہ بالقاء والرضوان

صوفی دراست اللہ بنگالی [۳۱]

عمدۂ خلفا حضرت والد ہیں، اوّل بہ نیت خداطلبی مشائخ چشتیہ وغیرہ کی خدمت میں رہے، مجاہدات وریاضات شاقہ کین تسکین کہیں حاصل نہ ہوئی، بعد حج وزیارت مدینہ منورہ دست شریف حضرت پر مشرف بہ بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ ہوئے، چند سال خدمت فیضدرجت میں حاضر رہے، سلوک طریقہ مجددیہ قریب انجام حضرت کی توجہات سے طے کیا، اجازت وخلافت سے سربلندی حاصل کی، ذکروشغل ومجاہدہ وریاضت میں مصروف رہتے تھے، حضرت کی خدمت خاصہ سے سرفراز تھے، اوصلہ اللہ مرامہ

ملامحمد یوسف بخاری [۳۲]

بعد حج وزیارت روضہ شریفہ دست مبارک حضرت پر بیعت کرکے ملازم حلقۂ

Marfat.com

توجہات رہے، غالباً باولایت کبریٰ سلوک کیا، بعد رحلت شریف راقم سطور نے اجازت طریقہ دی، وقفہ اللہ لما یحبہ ویرضاہ

سید عبدالقادر ہاشم مدنی [۳۳] سلمہ اللہ تعالیٰ

خلص مستفیدان حضرت والد ہیں، عمدہ اعیان بلدہ طیبہ حضرت کے دست مبارک پر بیعت کر کے قریب ایک سال ملازم حلقہ توجہ رہے، توجہات عالی سے چند مقامات میں فیضیاب ہوئے، جعلہ اللہ من الصالحین

شیخ ابوالحسن سمان مدنی [۳۴]

شیخ طریقت سمانیہ عمدۂ اکابر مدینہ منورہ بذات خوداور آباواجداد ان کے مشائخ طریقت ومرجع و مآب بلدۂ طیبہ تھے، صغرسن میں حضرت جد قدس سرہ کے دست مبارک پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی، بعد ازاں حضرت والد قدس سرہ کی خدمت فیضد رجت میں حاضر ہوکر تجدید بیعت کی، زیادہ از یک سال مستفید توجہات عالیہ رہے، حضرت ان کی خوش استعدادی اور سرعت سیر سلوک باطنی کی تعریف فرماتے تھے، تاولایت کبریٰ توجہات لین تھیں، عین شباب میں شرف لقائے الٰہی سے مشرف ہوئے، جعل اللہ الجنہ مثواہ

شیخ عبدالحفیظ الیاس مدنی [۳۵]

خلص مخلصین حضرت والد ہیں اور اکابر اہل مدینہ منورہ بکمال عقیدت حضرت کے دست مبارک پر بیعت کی، شیفتۂ کمال وفریفتہ جمال حضرت تھے، توجہات عالیہ و خدمات لائقہ سے بہرہ یاب رہے، عالم شباب میں انتقال کیا، نوراللہ قبرہ

سید امیر نواب صاحب بھاری [۳۶] سلمہ اللہ تعالیٰ

عمدۂ نیازمندان وخلص مستفیدان حضرت والد ہیں، دو مرتبہ شرف حج و

Marfat.com

زیارت روضۂ قدس سے افتخار حاصل کیا، مرتبۂ اولیٰ جب وارد مدینہ منورہ ہوئے تھے بکمال اخلاص و نہایت عقیدت دست مبارک پر بیعت کی، چندے التزام حلقہ توجہات سے بہرہ یاب رہ کر مراجعت وطن کی، بعد چند سال دوبارہ وارد مکہ معظمہ ہوئے، اداء نسک سے فارغ ہو کر بلدۂ طیبہ میں آئے قریب ایک سال اقامت کی، مخصوص عنایات والطاف حضرت ہوئے، اکثر ہر سہ وقت بہر استفادہ توجہ میں حاضر ہوتے، توجہات خاصہ سے مستفید رہتے، حضرت کی ان پر کمال شفقت و محبت خاص تھی، یہ بھی شیفتۂ کمال و فریفتۂ جمال تھے، باوجود قلت غنا خدمت زیادہ اپنی استطاعت سے بجالاتے نعم المال الصالح للرجل الصالح. ان کا وصف حال ہے، کسر نفسی تواضع و مسکنت، حسن اخلاق و مراحم اشفاق جمیع بندگان خدا پر خاص صفات جمیلہ ان کے ہیں، جو اخلاص و محبت حضرت والد اور فقیر راقم الحروف سے رکھتے ہیں حد بیان سے باہر ہین ان کے فرزندان دلبند میاں مظہر الحق و حافظ نصیر الحق نے بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں دست فقیر پر کی ہے، اللہ تعالیٰ ببرکات انفاس حضرات ان کے مقاصد دلی و آرزوہای قلبی برلائے اور توفیق اعمال صالحہ اون کو اور اون کی اولاد کو عنایت فرمائے، صلاح و تقویٰ و کمال ظاہری و باطنی و برکت عمر میں عطا کرے، آمین۔

مولوی ابوالبرکات بھکاری [۳۷] علیہ الرحمۃ

نیاز مند حضرت جد و حضرت والد ہیں، جس زمانہ میں کہ حضرتین نے ہجرت حرمین شریفین کی تھی بقصد حج و زیارت مدینہ منورہ میں آئے، دست مبارک حضرت جد قدس سرہ پر بیعت کی، چندے حاضر رہ کر مراجعت وطن کی، بعد چند سال ہجرت کر کے سکونت بلدۂ طیبہ سے مشرف ہوئے، حضرت جد قدس سرہ نے رحلت فرمائی تھی، ملازم صحبت حضرت والد ہوئے، حلقہ توجہ میں صبح و شام مستفید توجہات ہوتے تھے،

Marfat.com

باوجود غناء کامل محبت واعتقاد حضرات میں بھی درجۂ بلند حاصل تھا، ارتباط وخصوصیات حضرت والد بلکہ جمیع حضرات اعمام وفقیر ممتاز تھے، سلوک تا ولایت کبریٰ حضرت والد کی توجہات سے کیا، خدمت مالی بھی بقدر حوصلہ کرتے تھے، بعض کتب درسیہ پڑھی تھیں، علم حدیث میں ہم سبق راقم تھے، آخر الحال بسبب اثر صحبت بعض اشخاص ضعیف الاعتقاد ہوکر بعض مشائخ غیر طریقہ مجددیہ پاس چند روز خفیہ جاتے تھے، آخر الامر توبہ کر کے مدینہ شریف میں رحلت کی، بقیع میں قریب مزار حضرت جد قدس سرہ مدفون ہوئے غفر اللہ لہ

نواب اسد اللہ خان عرف نواب کلب علی خان [۳۸] رئیس رام پور علیہ الرحمۃ

قدماً اصحاب وعمدہ نیاز مندان حضرت والد قدس سرہ ہیں، صغر سن سے مجبول بدیانت وامور خیر تھے، زمانۂ ولیعہدی میں بکمال اعتقاد دست مبارک حضرت پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی، چنانچہ کیفیت مختصر بیعت وتشریف آوری حضرت بہ رام پور فصل اول احوال حضرت والد میں مذکور ہے، ایک ماہ کامل ہر سہ وقت حلقہ توجہات میں حاضر ہوکر توجہات قویہ سے مستفید ہوئے، اثر توجہات کا تادم آخر ان کی ذات میں موجود تھا، علوم ظاہری میں بھی استعداد حاصل تھی، خصوصاً فن فارسی میں اوستاد تھے، تین کتابیں زبان فارسی میں تصنیف کی ہیں، ایک کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں نام اس کا قندیل حرم، دوسری کتاب بطور مرثیہ حضرت والد بعد انتقال حضرت لکھی ہے، نام اس کا ترانہ غم، تیسری بطور انشا کہ شامل نظم ونثر ہے فصاحت وبلاغت ان کتابوں کی مشہور ومعروف ہے، نظم فارسی میں کلیات ہے، اہل طہران کہ اہل زبان ہیں مقر فصاحت ہوکر تقریظیں اس پر لکھی ہیں، زبان اردو میں چار دیوان ہیں، پابندی عقائد اہل سنت وجماعت اور اجراء احکام شرعیہ کا ملحوظ رکھتے

Marfat.com

تھے، باوجود مسند ریاست و راحت و آرام حج کو گئے ارکان بخوبی ادا کئے زیارت روضہ مقدسہ نبویہ سے شرف دوجہان حاصل کیا، قدردان علماء و مشائخ وغیرہ تھے، لہٰذا ان کی ریاست مجمع اہل کمال تھی اولاد حضرت امام مجدد اور اہل حرمین شریفین کی مراعات بلکہ واردین صاردین کی حسب مراتب کرتے تھے، حسن عقیدت بہ نسبت اپنے پیر طریقت یعنی حضرت والد فقیر کے بہت راسخ تھے، لہٰذا تعظیم و مراعات بہ نسبت فقیر راقم الحروف کی نہایت ملحوظ رکھتے تھے، اوصاف کمال مثل انتظام ریاست وعقل و فطانت وغیرہ میں فخر سلف پیشوائے خلف تھے، قبل از زمان وفات نو دس سال سخت امراض میں مبتلا رہے، نظم و نسق ریاست میں فرق نہ تھا، ستائیسویں جمادی الاخری ۱۳۰۴ تیرہ سو چار ہجری میں رحلت کی، مدفن اچھا پایا کہ مابین قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی و مزار شریف عمی شاہ محمد عمر مجددی مدفون ہوئے، غفر اللہ لہ

نواب محمد مشتاق علی خان صاحب [۳۹] بہادر والی ریاست رام پور زاد اللہ عمرہٗ و اقبالہ ان کے فرزند ارجمند مسند نشین ریاست ہوئے، صغر سن سے مالوف بحسن اخلاق ہیں، زمانہ ولی عہدی میں کہ فقیر راقم الحروف وارد رام پور ہوا تھا روابط محبت و اختصاص سے پیش آتے تھے، بارہا فقیر خانہ میں آئے، حقیر کو مسرور کرتے بیعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ میں دست فقیر پر کی ہے، بعد مسند نشینی ریاست ارتباط و مراعات بہ نسبت اس فقیر کے مثل سابق ملحوظ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو نعم الخلف کرے اور توفیق مرضیات خود بحرمت پیران عظام عنایت فرماوے، آمین اور ہر دو فرزند دلبند محمد حامد علی خان [۴۰] صاحب بہادر ولی عہد حال اور محمد ناصر علی خان عرف منجھو [۴۱] صاحب بہادر کو معمر اور موفق بالخیر کرے اور راہ ہدایت پر مستقیم رکھے، صاحبزادہ محمد علی خان عرف چھٹن [۴۲] صاحب نبیرہٗ نواب محمد سعید خان مرحوم جس وقت میں نواب صاحب بہادر حال نے فقیر سے بیعت کی تھی، بمعیت ان کی انہوں نے بھی کی تھی، علوم

Marfat.com

نقلیہ وعقلیہ مولوی غلام اکبر خان [۴۳] مرحوم سے اور مولوی عبدالحق صاحب خیر آبادی سے تحصیل کئے، استعداد اچھی حاصل کی، بعقائد اہل سنت مستحکم باعتقاد و مشائخ طریقت مربوط ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو توفیق اعمال خیر و استقامت راہ حق عطا فرما دے۔ ✿

صاحبزادہ محمد صفدر علی خان صاحب رامپوری [۴۵] سلمہ اللہ تعالیٰ

نبیرۂ نواب احمد یار خانصاب [۴۶] مرحوم خلص نیاز مندان حضرت والد ہیں، زمانۂ ورود حضرت برامپور بسبب خصوصیت نواب صاحب مرحوم رام پور بصدق ارادات حضرت سے بیعت کی، بسبب برکت بیعت اپنے ہم جنس میں بہ نماز و روزہ و حسن عقیدت پیران طریقت ممتاز ہیں، علی الخصوص بہ نسبت اپنے پیر و مرشد حضرت والد قدس سرہ اس راقم فقیر سے بھی کمال محبت و اخلاص رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے مقاصد دلی پورے کرے اور زیادہ تر توفیق اعمال صالحہ اور پیروی راہ ہدایت عطا فرما دے، آمین۔

میر محمد خانصاحب رسالدار [۴۷]

خاص نیاز مند، راسخ الاعتقاد ہیں، ہنگام ورود حضرت برامپور بوجہ کمال خصوصیت نواب کلب علیخان مرحوم دست مبارک حضرت پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں

✿ روز دوشنبہ ۲۴ جمادی الآخر کے ۱۳۰۶ھ تیرہ سو چھ ہجری میں نواب صاحب موصوف نے انتقال کیا، پائیں مزار حضرت حافظ جمال اللہ قدس سرہ، زیر چبوترہ مدفون ہوئے، غفر اللہ لہ۔ بعد رحلت فرزند اکبر نواب حامد علی خان صاحب بہادر بارک اللہ فی عمرہ واقبالہ مسند نشین ریاست رام پور ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت کرے اور توفیق پابندی شریعت متین و ترویج احکام دین و حسن عقیدت مشائخ وعلماء وسلف صالحین واعانت غربا ومحتاجین عنایت فرمادے، آمین

Marfat.com

بیعت کی، تاوقت قیام حضرت ملازم حلقہ توجہ وغیرہ اکثر رہ کر مستفید نظر عنایت خاص ہوئے، بسبب مناسبت معنوی شیفتہ وفریفتہ حضرت ہیں، راقم سے بھی کمال اتحاد محبت قلبی رکھتے ہیں، رقیق القلب، کثیر الاخلاق، فن بندوق و پٹہ کے اوستاد مسلم ہیں، سلمہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

خاتمہ

حال مختصر مؤلف کتاب راقم سطور

خاکپائے درویشان بلکہ بدنام کنندہ ایشاں محمد معصوم کان اللہ لہ بظاہر آپ کا ایک ہی فرزند باقی ہے[۴۸] لیکن درحقیقت سگ آستانہ فیض کاشانہ سے بھی کمزور و بدتر ہے، اس روسیاہ بدکردار زشت خصال بدافعال کونسبت آپ سے دینی بالکل بے محل و محض بیجا ہے کہ منسوب و منسوب الیہ میں کچھ تو مناسبت چاہیے کہ نسبت محقق ہو، یہاں سراسر مفقود ہے، کوئی قول کوئی فعل کوئی عادت کوئی خصلت ایسی نہیں ہے کہ شایان صحت انتساب، ہو کجا آفتاب جہانتاب کجا بداز خنازیر و کلاب، جتنے اعمال ہیں روکش خودنمائی سوائے افعال قبیحہ و اعمال دنیہ و اتباع نفس و شیطان کے تمام عمر میں کوئی کام حسنہ مجھ سے سرزد نہ ہوا، تمام جہان میں مجھ سے عاصی تر کوئی فرد بشر نہ ہوگا، کاتب بسیار کثرت کتابت عصیان سے عاجز مدام کاتب یمیں بسبب معدومیت حسنات بکمال وراحت وآرام

آمدم زیربار عصیاں ایست	افتم از پائے گر نہ گیری دست
مغفرت دارم امید از لطف تو	زانکہ خود فرسودۂ لاتقنطوا
ہمہ با ہوا و ہوس ساختم	دمی بامصائح نپرداختم
بے گنہ نگذشت برمن ساعتی	باحضور دل نہ کردم طاعتی
شرمندہ شوم اگر پرسی علم	اے اگر الاکرمین بیامرز پرس

Marfat.com

للمولف

نہ ہوگا کوئی مجھ سا زشت افعال　　　　کہ بدترین سبھی سے میرے اعمال

ہمیشہ رہتی ہے غفلت شعاری　　　　کہاں میں ہوں کہاں پرہیز گاری

مگر بتوسل مشائخ کرام وآباء اجداد عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم امید وار عفوارحم الراحمین جل جلالہ وعم نوالہ ودستگیری رحمۃ للعالمین علیہ افضل صلوٰۃ المسلمین واز کی سلام المسلمین رہتا ہوں والا مجھ سیاہ کار کا حال بجز خسارت ومحرومی اور کچھ نہیں

مسکین حسن میگویدت اے وقت عشاق توخوش

گر من ازیشانیستم درکار ایشان کن مرا

الٰہی ومولائی بتوسل وسائل عظمی اس نااہل کو بھی مانند آباء کرام رویت جمال وبے مثال ومشاہدہ آفتاب عزت وجلال ووصول کعبہ آمال واتباع سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمال التحیات وتوفیق اعمال مرضیات وافاضات نسبت حضرات تمناء قلبی وآرزوئے دلی سے فائز المرام فرماوزودتر شرف زیارت بیت اللہ المعظم وروضہ معطرۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مع اہل وعیال واصحاب بکمال صحت وسلامتی مشرف فرماوتاحیات وبعدالممات دوری صوری بھی واقع نہ ہو

گرنیم لایق درگاہ سلاطین امید بامید

شاہان چہ عجب گربنوازند گدارا گاہی بہ نگاہی

ے

کی شود یا رب کہ روی یثرب و بطحا کنم

گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ خاکنم

للمؤلف

یک نظر برمن فگن اے رحمۃ للعالمین　　　　مضطرب کردہ مرا آن چشم تو ابروی تو

Marfat.com

ظاہراً دست وگلویم بستہ زنجیر نیست　　این چہ باشد میکشد ہر لحظہ مارا سوی تو
جان عالم میرود از جنبش نیمش تمام　　این چہ طرفہ وصف دارد حلقہ گیسوی تو

للمؤلف

دل میرا اشتیاق سے رہتا ہے اب تپان　　کب تک زمین ہند میں حضرت بسر کروں
پہونچائے گر شمیم مزار رسول　　جان کو نیاز لطف نسیم سحر کرون
ہو جائے گر قبول تو ہے فخر دو جہان　　جان کو میں نذر حضرت خیرالبشر کرون
یارب ہو اب مراد مری دل کی یہ حصول　　ہر وقت سوئے گنبد اخضر نظر کرون
حضرت رشید حق کے توسل سے مدعا　　معصوم عرض حضرت خیر البشر کرون
ہوں معصوم کی سب مرادیں حصول
بحق امامین و زہرا بتول

ولادت اس ذرۂ بیمقدار کی دہم شعبان ۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ ہجری دہلی میں اندرون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ واقع ہوئی، تاریخ ولادت ''مظہر حسن'' ہے، آنکھیں کھلیں تو اولیاء کاملین اور علماء راسخین کو دیکھا، مربی خاص اپنا حضرت مصنف یعنی جد امجد قدس سرہ کو پایا، آپ ہی کی ظل عاطفت میں تربیت پائی، مستفید توجہات وملحوظ شفقت وعنایات رہا، بکمال الطاف فقیر کو خود طلب فرما کر شرف بیعت سے اپنے دست مبارک پر امتیاز بخشا، تربیت ظاہری وباطنی کا بہ نسبت اس غلام کے نہایت خیال فرماتے تھے، بعض اوقات میں قرآن شریف یاد کراتے تھے، ہمیشہ سنتے تھے، جب حفظ قرآن شریف سے فارغ ہوا، تمام وکمال فقیر سے سنا، وقت ختم بہت دیر تک دعا کی، اپنے سینہ معارف گنجینہ سے لگایا، خلعت یعنی جبۂ بیش قیمت اپنے دست شریف سے اس نااہل کو پہنایا۔

Marfat.com

التزام صحبت حضرت والد کی وصیت کی، بعد رحلت شریف حسب وصیت آپ کی خدمت حضرت والد ماجد قدس سرہ میں حاضر رہا استفادہ ظاہری باطنی آپ سے کیا جو عنایات والطاف اس ناچیز پر مبذول فرماتے تھے لاتعد ولا تحصی ہیں، اپنی توجہات قویہ سے منتہاء مقامات نقشبندیہ مجددیہ تک بسلوک تفصیلی واجمالی پہنچایا بلکہ اپنی حیات میں ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی ہجری مکہ معظمہ کو واسطے ادائے حج کو تشریف لے گئے تھے کہ اس وقت عمر اس نااہل کی انیس سال کی تھی قایم مقام اپنا اور بزرگوں کا کیا اور جو حاصل کیا آپ سے حاصل کیا، جو پڑھا آپ سے پڑھا، بعض کتب فقہ و اصول عم اصغر شاہ محمد مظہر [۴۹] وبعض کتب حدیث حضرت شاہ عبدالغنی [۵۰] سے پڑھیں، سند حدیث مسلسل بالاولیۃ بھی آپ سے لی ونیز اجازت عامہ از جانب عالم علامہ شیخ صدیق کمال مکی [۵۱] ورروایات جمیع مسلسلات ومرویات شیخ جو کتاب مسلسلات علامہ ابن عقیلہ [۵۲] وثبت شیخ عبدالرحمن کزبری [۵۳] میں مسطور ہیں، حاصل کی الحمدللہ ثم الحمدللہ

تا زمانہ تحریر رسالہ ہذا فقیر کے تین فرزند دلبند ہیں:

فرزند اکبر ابوطاہر محمد سیف الدین [۵۴] بستم ذی الحجہ ۱۲۹۸ بارہ سو اٹھانوے ہجری بلدۂ رام پور میں پیدا ہوا، تاریخ ولادت ''محمد عبدالمغنی'' ہے، ودیگر تاریخ ولادت منظومہ مولوی حمید الدین مرحوم دہلوی [۵۵] نبیرۂ مولوی رشید الدین [۵۶] خان مرحوم

قطعہ تاریخ

ضیائے ز انوار احمد سعید — تجلی ز عرفان عبدالرشید
چراغ مجدد شعائے عمر — چو آندر خلوت بجلوت پدید
چنان زد بگلزار ہستی علم — کہ ازقاف تا قاف نکہت رسید

Marfat.com

ہماندم کہ آن غنچۂ نو شگفت ''گل باغ معصوم'' گفتہ حمید

فی الحال ہفت سالہ ہے، حفظ قرآن شریف میں مشغول ہے، آثار حصول کمالات ظاہری باطنی اس میں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ معمر و صالح مثل اجداد عظام وارث اتم اون کا کرے، آمین

فرزند دوم ابوشرف محمد عبدالقادر [۵۷]

چہارم ذیقعد ۱۳۰۱ تیرہ سو ایک ہجری بلدۂ رام پور میں ولادت ہوئی، تاریخ ولادت ''مظہر قیوم'' (۱۳۰۶ھ) ہے، فی الحال سہ سالہ ہے، آثار رشد و وراثت اجدادی اوس میں ظاہر ہیں، اللہ تعالیٰ اوس کو مانند اسلاف کبار معمر و قابل کرے، آمین۔

فرزند سوم ابوالفیض محمد عبدالرحمن [۵۸]

اٹھارھویں ذلقعد ۱۳۰۴ تیرہ سو چار ہجری بلدۂ رام پور میں متولد ہوا، تاریخ ولادت ''مظہر الحسین'' (۱۳۰۴ھ) ہے ایک سالہ ہے، اللہ تعالیٰ اوس کو معمر متقی کرے ظاہر و باطن میں مثل بزرگان کبار عالی مرتبت فرماوی، آمین۔

بعض اصحاب [۵۹] فقیر بھی اجازت و خلافت یافتہ نسبت مقامات اس خاندان عالیشان سے حسب استعداد گونہ بہرہ ور ہیں۔

حافظ نسیم احمد صاحب مجددی، میاں دانش باقی صاحب مجددی، ملا فقیر محمد کولابی، ملا برات محمد بدخشانی، میاں عبدالرحیم مرحوم بلند شہری، ملا یوسف بخاری، مولوی محمد حسین شاہجہانپوری، ملا نذر محمد بخاری، عبدالقادر خان مرحوم رامپوری، ملا عبدالرحیم کولابی، ملا عبداللہ پیشاوری، ملا عبدالحکیم مرحوم پیشاوری، حافظ محمد جان رامپوری، ملا اشرف بنیری، مولوی عبداللہ صاحب سلمہٗ ٹھی پر چکی، کہ عالم علوم منقول و معقول ہیں،

Marfat.com

عبدالرب خان رامپوری، محمد بشیر خان رامپوری، حاجی نیاز محمد خان صاحب مراد آبادی صاحب استعداد و بلند حالات ارجمند ہیں سلمھم اللہ تعالیٰ و خصھم بقربہ اللہ تعالیٰ

ان سب کو بوسیلہ مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراتب فنا اتم و بقا اکمل و مرتبہ دوام حضور و آگاہی و تصفیہ قلب و تزکیہ نفس و قالب و تجلیات ذاتیہ و منتہائے نسبت مقامات نقشبندیہ مجددیہ سے مشرف فرما کر مصروف ہدایت وارشاد خلق کرے، آمین

حسنِ خاتمہ

اشعار نعت نبوی منظومہ مصنف عفا اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی

غزل فارسی

آنکہ از انوارِ حق شمع جمالِ روی تو
سجدہ گاہِ اہل دل باشد خم ابروی تو

کحل چشم عاشقانت یارسول اللہ
زان سبب سایہ ندارد قامت دل جوی تو

مصحف رخسار حضرت مطلع انوارِ حق
منبع نورِ خدا باشد جمال روی تو

ظاہراً دست و گلویم بستہ زنجیر من ست
این چہ باشد میکشد ہر لحظہ مارا سوی تو

جان عالم میرود از جنبش نیمش تمام
این چہ طرفہ وصف دارد حلقہ گیسوی تو

جان و دل را من فدائے لطف احسانت کنم
گر نماید یک نظر آن گوشہ ابروی تو

افضل خلق خدائی شبہ ذات اقدس است
بہتر از کون و مکان باشد سر یک موی تو

یک نظر بر من فگن اے رحمۃ للعالمین
مضطرب کردہ مرا آن چشم تو ابروی تو

بوی مشک و بوی عنبر کی سزد معصوم را
مست کردہ جسم و جانم یا نبی خوشبوی تو

قطعہ

کہا اِک روز میں نے آج معصوم
فراست کا تمہاری امتحان ہے

Marfat.com

جواب اس مسئلہ کا دیجئے شافی | وہ کون ایسا ہے جو جانِ جہان ہے
یہ کس کے عشق کا چرچا ہے سب میں | چمن میں کیوں یہ شور بلبلان ہے
یہ نرگس تاکتی ہے کس کو ہر دَم | گریبان گل کا کیون مثل کتان ہے
یہ کس کا داغ ہے لالہ کے دل میں | ہمیشہ کس کی سوسن مدح خوان ہے
مہ وخور پھرتے ہیں کس کی طلب میں | بلا گردان پھر کس کا آسمان ہے
یہ شمع بزم کیون جلتی ہے تا صبح | پھر کیوں پروانہ ہر شب جان فشان ہے
پھر کیوں ماہی کو بیتابی ہے ہر دم | یہ کیوں دریا ہمیشہ پر فغان ہے
رہا کرتا ہے گریان ابر تر کیوں | یہ آتش سنگ میں کیسے نہاں ہے
یہ سودا سب کے سر میں کیوں سمایا | یہ کس کے حسن کا عاشق جہان ہے
یہ کس کا عشق ہے ستارے ہر اک میں | یہ کون ایسا حسین دلستان ہے
کہا اوس نے کہ وہ ہین شاہ خوبان | فدا اون پر ہماری روح و جان ہے
یہ سودا سب کے سر میں ہے اونہیں کا | انہیں کے واسطے کون و مکان ہے
وہی ہیں پیشوائے ہر دو عالم | ثنا اون کی توجانِ عاشقان ہے
وہ ہیں برج عرب کے ماہِ کامل | منور اون کے جلوہ سے جہان ہے
ہے بہتر عرش سے مرقد اونہیں کا | مکان اوس شاہ کا رشک جنان ہے
شفیع روز محشر ہیں اونہیں کے | کرم پر اعتمادِ عاصیان ہے
محمد مصطفی ہے نام اون کا | محب اون کا خدائے انس وجان ہے
ہے منہ کس کا کرے تعریف اون کی | کہ خود اللہ جن کا مدح خوان ہے
کرے معصوم کیونکر اون کی توصیف | زبان نطق اس جا بے زبان ہے

Marfat.com

غزلھائے اُردو

بدتر ہے خاروخس سے گر آئی بہار وز
عشقِ نبی کا رہتا ہے مجھ کو خما روز

چہرہ سے اب نقاب کو شاہا اوٹھائیے
بیتاب کررہا ہے مجھے انتظار روز

ہر روز جان فدا میں کروں گا نئی نئی
آیا کرین الٰہی وہ بہر شکار روز

جلوہ ہزار رہتے ہیں پیش نظر مدام
احسان مجھ پہ کرتا ہے یہ انتظار روز

ابرو بہار وگلشن وگلزار سب ہے ہیچ
عشق نبی کی رہتی ہی دل میں بہار روز

شاہِ رسل کے روضۂ اقدس پہ ہوں نثار
آتا ہے میرے دل میں بھی بار بار روز

معصوم کو مدینہ میں حضرت بلائیے
رہتا ہے اب فراق سے دل بیقرار روز

غزل دیگر

پہنچا تو ہی مدینہ میں مجھ کو کہیں ہوس
خون جگر نکالوں گا تیرا انہیں ہوس

اے شاہ دوسرا مجھے اب تو بلائیے
دل میں سوا حضوری کا باقی نہیں ہوس

محشر میں آپ سے شہ والا نہ ہوں جدا
رکھتا ہے میرا یہ دل اندوہ گین ہوس

معدوم ہو جہاں سے تیرا نشان ہو گم
کب تک رکھے گی مجھ کو بتا تو یہیں ہوس

آرام اب نہیں مجھے ہجر رسول میں
یارب مراد پوری ہو نکلے وہین ہوس

پہونچوں گا پھر امید ہے فضل خدا سے میں
اب ہے مدینہ کی مرے دل کی قرین ہوس

معصوم کو بلا کے وہ جلوہ دکھائیں گے
دل میں ہے شوق دید کی خلوت گزیں ہوس

غزل دیگر

صدمے ہجران کے شب وروز اوٹھائیں کب تک
ہند سے ہم کو مدینہ میں بلائین کب تک

شوق دیدار میں حضرت کے تڑپتا ہون مدام
دیکھئے صورت زیباوہ دکھائیں کب تک

Marfat.com

کیون نہیں جاتا اگر شوق ترا ہے سچا
جھوٹی جھوٹی توکرے گا یہ دعائیں کب تک
مرض عشق و محبت ہے نبی کا ہمدم
ہوگی صحت نہ کبھی مجھ کو دوائیں کب تک
مطلع نور تجلی میں ہو صبح اُمید
شب فرقت کی یہ ظلمت یہ گھٹائیں کب تک
میں بھی مشتاق نظارہ ہون خدارا دیکھو
آپ غیروں سے کریں گے یہ وفائیں کب تک
ضبط کی تاب نہیں باقی ہمارے دل میں
غم ہجران نہ کہیں اب تو چھپائیں کب تک
دل میں رہتا ہے شب و روز اسی کا اب غم
اپنے دربار میں ہم کو وہ بلائیں کب تک
شہ رشید دوجہان عرض یہ میری کہیے
ہونگی معصوم پہ دوری کی جفائیں کب تک

غزل دیگر

یارب بسوئے وادئ یثرب سفر کرون
خاک درِ رسول کو کحل البصر کرون
گر کچھ ہجومِ شوق میں گریہ سر کرون
عالم کو آہ و نالہ سے زیر و زبر کرون
دل میرا اشتیاق مدینہ سے ہے طپان
کیوں کر زمین ہند میں حضرت بسر کرون
ہوجائے رشک ماہ میرا جسم عنصری یو
دل میں خیال روئے منور مگر کرون
پہنچائے گر شمیم مزار رسول کی
جان کو نیازِ لطف نسیم سحر کرون
زُلفن اوٹھا کے اب تو وہ چہرہ دکھائے
کب تک غم فراق میں شام و سحر کرون
ہو جائے گر قبول تو ہے فخر دوجہان
جان کو میں نذرِ حضرت خیرالبشر کرون
حضرت غم فراق سے تاب وتوان نہین
کیوں کر بیان شدت درد جگر کرون
اپنے ہی در کا کیجئے حضرت گدا مجھے
کب تک میں آہ و نالہ یہان دربدر کرون
یارب ہواب مرادمرے دل کی یہ حصول
ہر وقت سوئے گنبد اخضر نظر کرون
حضرت رشید حق کے توسل سے مدعا
معصوم عرض حضرت خیر البشر کرون

Marfat.com

غزل دیگر

حبذا صل علی صدر العلیٰ یہی تو ہین ۔ تاجدارِ ہل اتی شمس الضحیٰ یہی تو ہین
جلوۂ نورِ خدا بدرالدجیٰ یہی تو ہین ۔ دیکھیئے حضرت محمد مصطفی یہی تو ہین
لیلۃ المعراج میں کہتے تھے سب سے جبرئیل ۔ جن کا طالب ہے خدا وہ مہ لقا یہی تو ہین
کر رہیں انبیاء آپس میں سب یہ گفتگو ۔ ہم میں عالی مرتبہ پیش خدا یہی تو ہین
حاملان عرش نے دیکھا جو اوس شب آپ کو ۔ کہتے تھے سب صدر ایوان دنا یہی تو ہین
دستگیر بے کسان و چارہ ساز عاشقان ۔ شافع کل عاصیان روز جزا یہی تو ہین
مقتدائے انبیا پیشوائے اولیا ۔ بادشاہِ دوسرا خیر الورا یہی تو ہین
محفل میلاد میں ہوتا ہے اون کا ہی ظہور ۔ کچھ بصیرت چاہیے وہ مہ لقا یہی تو ہین
بہر تسکین کہتے ہیں معصوم کو شاہِ رشید ۔ جن کا خواہان دل ترا وہ دلربا یہی تو ہین

غزل دیگر

مری محفل میں جو حضرت کی رسائی ہوتی ۔ مسند آنکھوں کی لب فرش بچھائی ہوتی
جان نثاروں میں فدا جان میں کرتا پہلے ۔ آپ نے صورتِ زیبا تو دکھائی ہوتی
چل مدینہ کو بلایا ہے تجھے حضرت نے ۔ یہ صدا کاش فرشتوں نے سنائی ہوتی
زندہ ہو جاتا ابھی کشتۂ فرقت حضرت ۔ لب معجز سے تو اک بات سنائی ہوتی
غش پہ غش آتے ہیں فرقت میں بری حالت ہے ۔ بوئے زلف اون کی صبا کاش سنگھائی ہوتی
روضہ حضرت محبوب خدا پر میں نے ۔ یہ غزل کاش مواجہ میں سنائی ہوتی
ہوتا سرسبز الٰہی مرا نخل امید ۔ دور سے سبز گنبد نظر آئی ہوتی
آستانہ جو نبی کا مجھے ملتا ایک بار ۔ مثل مہتاب جبین اپنی دکھائی ہوتی

Marfat.com

ہفت اقلیم کی دولت کو سمجھتا ناچیز — جس کو حاصل درِ حضرت کی گدائی ہوتی
چشم یعقوب کی بینائی نہ جاتی ہرگز — خاکِ پا آپ کی آنکھوں میں لگائی ہوتی
لے چلیں ساتھ رشید دو جہان اوس در پر — کاش معصوم یہ امید بر آئی ہوتی

مثنوی

رشید جہان عرض کہیے مری — حضور رسول خدا میں ابھی
امام رسل فخر آدم ہو شاہ — غریبوں کے حامی ہو پشت و پناہ
محمد ہے وردِ زبان — وظیفہ ہے اوس کا بھی ہر زمان
تڑپتا وہ فرقت میں کب تک ہے — شہا حالِ خستہ وہ کس سے کہے
شب و روز رہتا ہے مضطر وہ وان — تڑپتا ہے فرقت میں شاہِ جہان
نہیں اوس کو راحت شہ ایک دم — خدا کے لئے اوس پر کیجئے کرم
کیا کام ہجران نے اوس کا تمام — ہے رحمت تمہاری پئے خاص و عام
جو آتا ہے اوس کو خیال وصال — تو ہوتا ہے صدمہ اوسے بس کمال
وہ حاضر مواجہ میں ہوتا بدام — بصد شوق پڑھنا صلوٰۃ وسلام
وہ چوکھٹ پہ رکھ کر سر عجز کو — وہ کہنا کہ مجھ پر بھی کچھ لطف ہو
شب و روز رہتا تھا اوس پر کرم — نظر لطف کی اوس پر بھی دمبدم
لہو اوس کی آنکھوں سے ہر دم روان — زبان سے فغان ہے فغان ہے فغان
کہ اے فخر عالم شفیع الورا — حبیب الٰہی شہ دوسرا
مری عرض سنیئے بسمع قبول — کہ ہے ایک عاشق تمہارا ملول
مسمّیٰ وہ حضرت معصوم ہے — جدائی ہے بے حد وہ مغموم ہے
وہ ہے آپ پر جان و دل سے فدا — کرم اوس پر کیجئے رسول خدا

Marfat.com

گذرتی ہے اوس کی بصد اضطراب — جدائی کا رہتا ہے ہر دم عذاب
گدا ہے تمہارا تمہارا غلام — علیک الصلوٰۃ علیک السلام
پڑے اوس پہ رحمت کی گر اک نظر — تو ہو جائے حاضر ابھی آن کر
حضوری وہ اپنی جو کرتا ہے یاد — وہ رہنا مدینہ میں دل شاد شاد
وہ قبر مقدس کے ہونا نثار — فدا جان کرنا وہ لیل و نہار
وہ الطاف عالی جو ہوتے تھے یان — کرے اون کی کیا اب وہ شرح وبیان
وہ الطاف عالی کو سب یاد کر — تڑپتا ہے ہر دم وہ خستہ جگر
نہیں چین اوس کو نہیں ہے تمہیں — وہ کہتا ہے ہر دم شہِ مرسلین
ہوں ہند میں کب تلک اے حضور — شب و روز غم ہے کہاں ہے سرور
لاکر مدینہ میں مجھ کو شتاب — دکھا دیجئے اپنا جلوہ جناب
جو دیکھوں وہ جلوہ تو ہو کر فنا — شہا جان کردوں میں تجھ پر فدا
پھر اک اور جلوہ دکھا کر مجھے — مقامِ بقا میں اوٹھا کر مجھے
کبھی آستانہ پہ سر کو جھکا — یہی عرض کرتا شہ دوسرا
رہوں تا بمردن بہ پیش حضور — نہ ہوں آستانہ سے ہرگز میں دور
دمِ آخریں تک رہوں میں یہیں — نہ جاون مدینہ سے ہرگز کہیں
بقیع مبارک میں مدفون ہوں — میں محشر میں حضرت کی مقرون ہوں
نظر اون پہ حضرت کی ہر دم رہے — درِ قصرِ عرفان کا اون پر کھلے
مرے دوست سارے بھی ہوں میرے ساتھ — بدستِ مبارک رہے میرا ہاتھ
خبر لیجئے اب تو میرے رسول — مرادیں ملیں ہون دعائیں قبول
اوٹھا کر شہا اپنے رخ سے نقاب — مجھے محو کیجیئے برفع حجاب
نہ باقی رہے مجھ میں ہرگز شعور — جو دیکھوں تو ہوں ایک دریائے نور

Marfat.com

کبھی غش میں ہوتا کبھی ہوش میں
کبھی نعرہ زن اور کبھی جوش میں
تمہارا ہوں مفتوں شہ بحر و بر
رہے اب عنایت کی مجھ پر نظر
نہیں اب نہیں مجھ کو تابِ فراق
مجھے بس حضوری کا ہے اشتیاق
دمِ واپسیں زیر اقدام ہو
زبان پر محمد کا بس نام ہو
مرے اہل اولاد سارے حضور
رہیں ساتھ میرے نہ ہوں مجھ سے دور
رہیں ساتھ میرے بحفظ و امان
بدنیا و عقبی شہ انس و جان
ہوں معصوم کی سب مرادیں حصول
بحقِ امامین و زہرا بتول

یہ تالیف روز دوشنبہ تیرہویں ذیقعد ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری بلدۂ مصطفےٰ آباد عرف رامپور افغانان میں اختتام کو پہونچی ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطئنا سبحان ربك رب العزت عما یصفون .وسلم علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین

تقریظ ریختہ قلم اعجاز رقم طوطی بوستان فصاحت وبلبل گلستان بلاغت مصدر علم وتقویٰ منبع وصفا مولوی محمد حسین صاحب مرادآبادی متخلص بہ تمنا[۶۰] سلمہ اللہ تعالیٰ

زہے رسالۂ شریفہ ومقالۂ منیفہ کہ آئنیہ اولیا نما است ودفتر صدق وصفا، سفینۂ اتقیا ست وصحیفہ اصفیا معتقدان طریقت راعقیدت افزا ست ومنکرا نراہدایت فرما مخبر احوال کملا ست وصیقل مرآت دلہا خورشید روان تاب زہاد است وعینک دوربین عباد بدرشبہائے سالکان است ومہر روزہای طالبان انیس خلوت گزینان طریقت است وجلیس محفل نشینان شریعت نوخطِ عذار شاہد سلوک است ومنظور انظار عماید سالوک سروستانرا راست بازیست وراستانرا سامان دلنوازی رنگین نگار پارسائی است وپارسا

Marfat.com

یان راسرمایہ دلربائی مخزن اسرار واصلان است و مطلع انوار مقربان، نسخہ ذکر خیر پیرانست وحرز جان ایمان مریدان ہر صفحہ اش نگارستان عرفان ست وہر سطرش ابروئے جمیلہ ایقان، ہر دائرہ اش مہر درخشاں رہنمائے است وہر نقط اش اختر تابان پارسائی ہر انفس انگشت شہادت تحقیق است وہر کشش حروفش کمند گردن تدقیق، ہر لفظش دلستان ارباب قال است وہر معنی اش جان پسند صاحبان حال بین السطورش انہار کوثر تشنگان کمال است وراہ روشن رہروان منزل وصال سفیدی او روشنائے چشم سحرخیزی شعاران است وسیاہی او سرمۂ بصیرت شب زندہ داران افتتاحش فتح باب اشارات ہدایت است واختتامش ختم امارات ولایت تصنیف منیف عالم وعامل ومعلم علوم شریعت وطریقت سالک وہادئے مسالک معرفت وحقیقت قدوہ مشائخ زمان، زبدۂ فضلائے دوران خلف اصفیا وارث اولیا موصوف بجمیع علوم

منبع صدق و صفا شاہ محمد معصوم — منہلِ حلم و حیا شاہ محمد معصوم
احمدی فقر ز میراث اکابر دارد — یادگارِ کبریٰ شاہ محمد معصوم
یادِ حق مدح نبی شغل ہدایت دارد — روز و شب صبح و مسا شاہ محمد معصوم
صورتا خادم مویش بودِ و در معنی — خادم خیر ورا شاہ محمد معصوم
از عرب سایۂ الطاف عمیم رحمان — آمدہ برسر ما شاہ محمد معصوم
از تقاضاے کمالِ شرف ذات آمد — قدردانِ شرفا شاہ محمد معصوم
بود درہند زدستِ جہلا فقر خراب — قصرِ او کردہ بنا شاہ محمد معصوم
جد و فرجد ہمیداشت سعیدِ دوران — جانشین سعداء شاہ محمد معصوم
باجناب شہ اورنگ تدلی دارد — جان و دل وقف درثناء شاہ محمد معصوم
فقر را کردہ غنی از فقراے ہندی — بخشدش برگ ونوائے شاہ محمد معصوم
جملگی فضل و کمال آمدہ موروثی او — جانشین کملاً شاہ محمد معصوم

Marfat.com

حافظ و عالم و صوفی و حقایق آگاہ — مقتدائے علماء شاہ محمد معصوم
صاحب جود و سخا مظہر انعام و عطا — چارہ ساز غربا شاہ محمد معصوم
خود نازد بکفش خلق بطبعش نازد — حق ِ شان کردہ ادا شاہ محمد معصوم
پست دارد بتواضع سرعالی رتبت — سرفراز دوسرا شاہ محمد معصوم
ہمتش بین کہ بہ نیروے فروغ باطن — ماہ سازد رسہا شاہ محمد معصوم
حل کند نکتہ دیرینۂ اہل عرفان — ترجمان قدما شاہ محمد معصوم
ببری قوت اگر ضعف بیاری پیشش — دستگیر ضعفا شاہ محمد معصوم
ذات او ہست پے علم و تصوف ملجا — مامن شرع و ہدا شاہ محمد معصوم
آمدہ بدر بظلمت کدۂ ہندستان — سوے حق راہ نما شاہ محمد معصوم
صورتا باقی و بینم کہ بمعنی دارد — دربقاعین فنا شاہ محمد معصوم
اے تمنا بہ تکلف نستودم کہ بود — لایق مدح و ثنا شاہ محمد معصوم

تقریظ دلپذیر نونہال بوستان شاعری غنچۂ نوخیز سخنوری عزیز از جان حافظ احمد علی خان صاحب متخلص بشوق [۶۱] رامپوری سلمہ الملک العلی

حمد اوس نخلبند ان گلستانِ دوعالم کو سزاوار ہے جس نے صرف ایک دوحرف حکم کن میں بساتین کو خیابانہائے مقصود سے آراستہ وگلہائے مراد سے پیراستہ کیا، چمنستان حقائق مخلوقات کو مذاق معرفت اور اشتیاق کیفیات مواصلت دے کر مخمور بادۂ بہار حدایق مودت اور سرشار رونق ریاض محبت فرما کر ہر مادہ میں ذوق خمیر خلقت کرکے اوس کے مذاق میں شغل خاص اوس کے لئے پیدا کردیا، لغت کے بیش بہا موتی اوس جان جہانیاں اور مطلوب روحانیاں کے روضہ معطرہ ومنورہ پر نچھاور کے قابل ہیں جس کی تباع احکام میں ہر ذی ہوش دولتِ جاوید کے پھولے پھلے چمنستان

Marfat.com

کی خوشا چینی کا آرزومند ہے،نور آفتاب جہاں تاب رسالت بسبب قرب شام قیامت کیا دکھاتا ہے شام کے قریب اوس کی نورانی اور چمکیلی شعاعوں کا جھلملانا مسافران بادیہ غربت کو کالی کالی شام مصیبت کی آنے والی بلا سے ڈراتا ہے، سطح شوق سے تاریکی کا دمبدم بڑھنا شب تاریک کی بلاخیر موجیں اوٹھنے کی وحشت انگیز خبر سناتا ہے، ایسے پرہول وقت میں کسی گم گشتہ بیابان بلا کے دل سے پوچھنا چاہئے کہ سنسان جنگل میں ہوا کے پرزور جھونکے گنجان جھاڑیوں میں ٹکرا ٹکرا کر کیسی ہیبت ناک آوازیں پیدا کرتی ہیں اور کسی غمزدہ شکستہ خاطر بے یارومددگار کے نازک دل پر اون سخت اور یہاں تک آوازوں سے کیسا صدمہ پہنچتا ہے، آفتاب رسالت کے پرانوار شعاعوں سے ایک مدت ہوئی کہ اسلامی دنیا کے مسافروں کی آنکھیں محروم ہیں البتہ اون پرنور شعاعوں سے جو ذرے روشن ہو چکے تھے وہ کبھی کبھی جگنو کی طرح ضرور مشتاق آنکھوں کا نور بڑھانے میں کمی نہیں کرتے لیکن افسوس افسوس جہالت کی تاریکی نے چاردانگ عالم کے سطح میں اپنا ایسا سکہ بٹھالیا کہ اب وہ روشنی بھی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے جس کے باعث سے مذہبی گلشنوں میں جو عارضی طور پیدا ہوئے وہ بھی گل سرسید بنے کا دعویٰ کرنے لگے اور پرانوار آنکھیں اون کانٹوں کے چننے میں ایسی ہی مصروف ہیں جیسے کبھی اصل پھولوں کے چنے میں مشغول تھیں، اہل اسلام کی دستگیری اور ہمدردی کا شاید اس وقت سے بہتر کوئی موقع نہیں ہو اس لئے کہ تشنہ لب اسلامی صورتیں پانی کی خواہش میں سیراب پر دوڑ رہے ہیں۔

الحمدللہ والمنۃ کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین نونہال گلشن شریعت نوباوہ چمنستان طریقت عالی جناب فضیلت مآب مولانا شاہ محمد معصوم صاحب نقشبندی مجددی ادام اللہ تعالیٰ ظلہم علی روس الطالبین نے اس مذہبی جہاز کو خیال باطل اور تصویر عاطل کے گرداب سے بچانے کی پوری پوری کوشش فرمائی او صحیفہ مبارک سعید البیان فی مولد

Marfat.com

سید الانس والجان تالیف لطیف تاج العلماء الراسخین وزبدۃ اولیاء العارفین قطب جہان غوث زمان جناب حضرت شاہ احمد سعید دہلوی نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہٗ کو مشتہر فرمایا عاشقان صادق رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ رب المشرقین والمغربین کو مژدہ ہو کہ اب غولان راہ اسلامی کو دھوکا دینے کا کوئی موقع نہیں رہا اور اہل اسلام نے اوس راہ غیر مستقیم سے نجات پائی جس کا باعث وہ میلا دخوان جاہل تھے جنہوں نے اپنے رونق بازار کے واسطے روایات ضعیفہ یا موضوعہ کو شامل ذکر خیر میلاد کر کے اپنے اور سامعین کے لئے درک اسفل میں عمارت کی نیو ڈالی تھی، انہیں وجوہ سے اسلام کے اتفاقی اصول میں مخالفوں کے اختلافی درخت جڑیں پکڑتے گئے۔

سبحان اللہ کس تحقیق وتدقیق سے روایات صحیح کے درشاہوار سلک تحریر میں پروئے ہیں، جن کے دیکھنے سے آنکھیں علیحدہ جذب نور پر جھکی پڑتی ہیں اور دل الگ محو لذات ظہور تاثیرات روحانی ہیں، مخالفین فکر میلاد شریف کی جہالت کے بھرے ہوے دلوں کی صفائی کو حضرت نے ایک رسالہ خود تالیف فرما کر شامل کیا ہے جس کا نام احسن الکلام فی اثبات المولد والقیام ہے، کہاں ہیں وہ کور چشم جو باوجود دعوی اتباع سنت نبوی اس ذکر خیر سے مانع ہیں، آئیں دیکھیں اور اپنے اقوال وافعال سے پشیمان ہوں، آہ آہ گمراہوں نے بوجہ نقصان محبت حضرت محبوب رحمان سردار دو جہان کہ موجب نقص ایمان ہے، کس دلیری اور کجروی سے نافہم مسلمانوں کو مراتب عالی پر فائز ہونے سے روکا اور کیا کچھ اپنے طبغرا دعقائد کے فیصلوں پر افتخار ہے، افسوس تو یہ ہے کہ یہ جوہر بے بہا معدن فیض سے دیر کو نکلے ورنہ مخالفین کو اس قدر بھی جرأت نہ ہوتی، آخر جلد میں وہ نادر تحفہ حضرت کی تالیف جدید کا شامل ہے جس کا نام ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ہے، یہ وہ انمول ہیرے ہیں جس کے دیکھنے کے لئے مسلمانوں کی آنکھیں ہمیشہ منتظر رہتی ہیں، اہل اسلام کی قدیمی

Marfat.com

تاریخ دانی کا شعبہ جس کو تذکرہ یا ترجمہ کہا جاتا ہے، انہیں صفحوں میں ہے، بہترین اذکار میں سے کل تین ہی ذکر ہیں اول خدا کا ذکر، پھر اوس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا، اوس کے بعد اون لوگوں کے اذکار شریف جو اپنے کلی وجزی خواہشوں کو محبت خدائے تعالیٰ وعشق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا کر چکے اور مروج احکام شریعت ومعارف حقیقت ہوئے، اس نسخہ متبرکہ میں یہ تینوں معاجیں مختلف الھیۃ ومتفق الخاصیۃ ایک ہی جگہ جمع ہیں، اے اللہ تو سب مسلمانوں کو توفیق عطا کر کہ اون کی بے نور آنکھیں مرتے وقت تک اس مجموعہ متبرکہ کی سیر سے کسب نور کرتی رہیں اور ہر فرد بشر دل کی طرح اپنے پہلو میں اس کو جگہ دے، آمین۔

قطعۂ تاریخ ریختۂ قلم جواہر رقم مصدر علم وحیا مظہر حلم وذکا جامع کمالات سحر البیانی واقف دقایق سخندانی اوستاد بینظیر جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بامیر لکھنوی[۲۶] سلمہ الملک القدیر

معصوم صفت شاہ محمد معصوم
فرزندِ رشید شاہ حق امین کا

ہے نورِ مجسم وہ سعیدِ کونین
کیا حوصلہ ہو زبان کو تحسین کا

لکھیں چھپوائیں وہ کتابیں اوس نے
ہے جن سے فروغ دیدہ حق بین کا

رنگین ہیں مضامین ہدایات ایسے
ہر صفحہ ہے رشکِ دامن گلچیں کا

تاریخ کی مجھ سے جب ہوتی فرمائش
کیا حال کہوں اپنے دل غمگین کا

حیرت یہ ہوئی کہ میں اور اس کی تاریخ
ہر لفظ ہے جس میں آئینۂ تلقین کا

خجلت ہوئی بے بیضاعتی سے اپنی
تقدیر کو پہلے دیر کت میں چھینکا

آخر کہا دل نے کہ تعمیل ہے فرض
عصفور کو پاس چاہئے شاہین کا

Marfat.com

تب میں نے کہا مصرع تاریخ امیر ''مجموعہ تبرکات اہل دین کا''

۱۳۰۸ھ

نتیجہ تاریخ منظومہ شاعر عذب البیان ماہر فنون زبان سالک مسلک مستقیم منشی امیر اللہ صاحب متخلص بہ تسلیم [۶۳] سلمہ الکریم

فخر جہان والا گہر نیکو صفت قدسی سیر سر چشمہ علم و ہنر دریائے اسرار قدم
راہِ خدا کے پیشوا پیر و جوان کے رہنما شمع شبستانِ ہدیٰ نور مہ فیض اتم
سلطانِ اقلیم بیان شیرین سخن شیرین زبان اسرار دان حضرت میاں معصوم ہمراز حکم
لکھا رسالہ اک نیا ترتیب مجموعہ دیا حالات و ذکر اصفیا فرمائے خوبی سے رقم
اول میں تعریف نبی میلاد حضرت کی خوشی تصنیف فخر ہر والی احمد سعید ذی چشم
دوم رسالے میں لکھا حالِ کمال از کیا اسلاف کی مدح و ثنا یعنی اب وجد کی شیم
کیا کیا سوم میں میں تمام اثبات میلاد و قیام تو ہو مفید خاص و عام تعظیم حضرت ہو نہ کم
چھپ کر یہ مجموعہ ہوا مشہور جس دم جا بجا کہنے لگے طبع رسا لازم ہے کچھ کرنا رقم
تسلیم وقت فکر کیا تاریخ کا مصرع ملا نایاب زیبا ہے چھپا مجموعہ فیض قدم

(۱۳۰۸ھ)

قطعہ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک منشی محمد اصغر علی خان [۶۴] تلمیذ رشید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی سلمہ الملک القوی

عجب میلاد یہ چھاپا گیا ہے مسلمان ہوں گے اس کو دیکھ کر شاد
اگر تاریخ لکھنا چاہتا ہے لکھ اصغر روحِ افزا ذکر میلاد

Marfat.com

قصیدہ مدح موے مبارک منظومہ فاضل یکتا جناب مولوی محمد حسین صاحب مرادآبادی متخلص بتمنا سلمہ اللہ تعالیٰ

موے حضرت کی یہاں زیادت ہے
حق کے محبوب کی بشارت ہے

ہے زبان خموش عرفانی
بے صدا حرف خوان حیرت ہے

ذاتِ پاک محمدی سے لگا
حق کا یہ رشتہ محبت ہے

ہے محبت تو اس کے ہم پر فرض
کہ یہ رب جہاں کی سنت ہے

ہے یہ اوس راہ کی رہنما انگشت
جس کی منزل مقام حیرت ہے

بول اوٹھے گا ابھی انا املح
اس کی صورت پے یہ ملاحت ہے

قصرِ حسن حبیب رحمان کا
ایک زیبا ستون رفعت ہے

نور حق ہے سیاہ پردے میں
دید بے پردہ کس کی طاقت ہے

اس مقدس کے رہگذر کی ہوا
فصل دے میں نسیم جنت ہے

اہل دل کو شہ تدلی کا
حاصل اس سے بھی فیض صحبت ہے

خاص حضرت سے ہے سند اس کی
واسطہ اک ولی امت ہے

مشک عنبر تو پاس تک بھی نہیں
عطر قدسی کی اس میں نکہت ہے

جس کے خلوت کدے کی آرائشیں
قصر اسلام کی مرمت ہے

مکاں میں گذر ہو اس کا کبھی
وہ مکان لایق زیارت ہے

--- بھی اس کی خدمت سے
عرشیوں کی سی شان وشوکت ہے

نعت موئے فصیح لاثانی
شعرمیں مایہ فصاحت ہے

سبزی بختِ دین ایزد پاک
جمع ہے اور یہ اوس کی صورت ہے

جسم پاکیزہ وے اطہر کا
رشتہ جان پاک عفت ہے

Marfat.com

نہ مجازی ہے اس کی محبوبی — جب خالق یہاں حقیقت ہے
بہر آبِ حیات ایمانی — ظلمت آباد ملک رحمت ہے
صنعت ایزدی کا ہے یہ الف — افضل الخلق کی اشارت ہے
سبز رنگی کا حسن جسم کے ساتھ — روشنی بخش چشم امت ہے
مصحف روے مصطفائے کا — خط جدول بزیب و زینت ہے
موے حضرت زہے عظیم الشان — عظمت اس کی سبب سے عظمت ہے
جزخدا قدر اس کی جانے کون — بسکہ قدراس کی بے نہایت ہے
ایسی نعمت کہاں ہے جنت میں — یہ مکان رشک قصر جنت ہے
رحمت بے حساب حق پائے — کہ یہ مفتاح گنج رحمت ہے
ہو سکے گا بھلا غلام اس کا — یہ مشک ختن کی صورت ہے
دشت ایمن کے نخل کا ہو سریر — اس میں اوس نخل بھی عزت ہے
بال بانکا نہ ہو گا اوس کا کبھی — جو کہ اس کا کفیل جدی ہے
ہند میں یہ جولائے ہیں تشریف — کیسی یاور ہماری قسمت ہے
لذت ان نعت خواں کی نہ پوچھو — منہ تومنہ دل میں بھی حلاوت ہے
ہے یہ لاکھوں صفت کی ایک صفت — کہ یہ موے نبی رحمت ہے
مجھ سے پیری میں یہ ثنا خوانی — اس کی اعجاز کی کرامت ہے
اس کا صانع ہے ذوالجلال قدیر — اس کی مدحت اوسی کی مدحت ہے
اے تمنا یہ دولتِ نایاب — شاہ معصوم کی عنایت ہے

Marfat.com

مثنوی مدح موے مبارک ریختہ قلم عنبر رقم جناب مولوی محمد حسین صاحب متخلص بہ تمنا سلمہ اللہ تعالیٰ

مرحبا اے موئے جسم مصطفا	مرحبا اے شاخ نخل اصطفا
مرحبا اے موئے بدر صددجا	مرحبا اے موئے شمیر صد ضحا
مرحبا اے موئے ہادی سبل	مرحبا اے آیت مقصود کل
مرحبا اے آیت نور احد	مرحبا اے آیت لطف صمد
مرحبا اے مرجع روحانیاں	مرحبا اے ای مقصد ایمانیاں
مرحبا اے عنبر فیض کریم	مرحبا اے ہم فقیروں پر رحیم
مرحبا مشکین طلسم گنج راز	مرحبا اے دو جہاں میں سرفراز
مرحبا اے رحمت رب کے قلم	مرحبا اے رافتِ حق کے علم
مرحبا اے پردۂ قدسی جمال	مرحبا اے شامہ وصل بے مثال
مرحبا رحمت کے سامان مرحبا	مرحبا عظمت کے شایان مرحبا
رونق افزا تم ہوے جیسے یہاں	یہ زمین ہے غیرت ہفت آسماں
جان تمہاری دید سے بس شاد ہے	خانۂ ایمان بہت آباد ہے
جس گھڑی اذنِ شفاعت عام ہو	ان کا بھی تم سے ذرا کچھ کام ہو
جب شفیع المذنبین ہو دین شفیع	کیجیو میری سفارش اے رفیع
مرحبا اے موے جسم جان و دین	مرحبا اے موئے شاہِ مرسلین
مرحبا اے موئے فخر الانبیاء	مرحبا اے آیت خیرالورا
مرحبا اے آیت جان جہان	مرحبا اے آیت ایمانِ جان
مرحبا اے پردۂ رازِ نہاں	مرحبا اے رونق بزم فکان

Marfat.com

مرحبا اے سید سادات دین | مرحبا اے خادمت روح الامین
مرحبا اے سروبستان ہدا | مرحبا اے خستہ جانوں کی دوا
مرحبا اے دست ایمان آستین | مرحبا اے حرز بازوے یقین
مرحبا اے شمع بزم معرفت | مرحبا اے چشمہ سار مرحمت
مرحبا راہ جنان معرفت | نردبانِ آسمان معرفت
مرحبا دل کی تسلی مرحبا | مرحبا جان کی تشفی مرحبا
جب سے حاصل یہ تمہاری دید ہے | جان وایمان چشم ودل کی عید ہے
یہ جو زائر ہیں تمہارے میری جان | بھولیو مت حشر میں ان کو میاں
پیش ِ حق ان کی شفاعت کیجیو | اس تمنا کی خبر بھی لیجیو
صد صلوٰۃ وصد سلام کارساز | بر تو و مولائے تو اے سرفراز

تمت

الحمدللہ والمنہ کہ کتاب مستطاب ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین تصنیف شریف سیاحِ بیدار شریعت سیاح بحر طریقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عالی جناب فضیلت مآب جناب حضرت شاہ محمد معصوم صاحب نقشبندی مجددی دام اللہ تعالیٰ ظلہم بتاریخ یازدہم ماہ مبارک شعبان ۱۳۰۸ ہجری بقلم نادر رقم منشی محمد علی خان عرف دولہ خان تلمید رشید جناب مولانا الٰہی بخش صاحب مرجان رقم رامپوری، در مطبع مظہر النور متصل مسجد بحلیہ طبع آراستہ وپیراستہ گردید، اے اللہ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس تحفہ نادر کو خرید کر صفائی قلب حاصل کریں، آمین

کوئی صاحب بدون اجازت اس فقیر کی قصد طبع نہ کرے۔ جعفر علی خان پریس مین رامپوری

Marfat.com

ذکرالسعیدین فی سیرۃ الوالدین

تعلیقات وتوضیحات

تالیف

محمد اقبال مجددی

آغاز کار ۲۸، مارچ ۲۰۱۶ء

Marfat.com

آغاز کتاب

[۱] حافظ محمد یعقوب مجددی پانی پتی، شاہ محمد معصوم رامپوری سے بیعت تھے۔ (مقاماتِ خیر ۴۹۱) آپ نے حضرت شاہ عبدالغنی مجددی کے مکتوبات جمع کئے تھے، جس کا مسودہ ان کی وفات کے بعد تلف ہو گیا۔ (مقاماتِ خیر ۷۹)

[۲] سعید البیان (اردو) تالیف حضرت شاہ احمد سعید مجددی، آپ کی تالیفات کے باب میں تفصیل دی جائے گی، مقدمہ کتاب حاضر۔

فصل اول

[۳] مصطفی آباد عرف رام پور، ہندوستان کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے نوابوں کے عہد میں رام پور ریاست بنی، سرہند کی تباہی کے بعد وہاں ہمارے بعض حضرات مجددیہ نے سکونت اختیار کی تھی، وہاں کے علم پرور نوابوں کے باعث یہ شہر برطانوی دور حکومت میں علماء، صوفیہ اور شعراء کا مرجع بن گیا انہی نوابوں کی علم دوستی کے باعث وہاں ایک عظیم الشان کتب خانہ جمع ہوا جو آج تک موجود اور رضا لائبریری کے نام سے علمی شہرت رکھتا ہے، اس کے عربی، فارسی اور اردو مخطوطات کی فہارس شائع ہو چکی ہیں (شکیب، شبیر علی خان: رام پور کا دبستانِ شاعری، رام پور، ۱۹۹۹ء)

[۴] حضرت شاہ احمد سعید مجددی کی تاریخ ولادت و پرورش کی تفصیل کے لئے دیکھئے:

Marfat.com

محمد مظہر مجددی مدنی: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۷۰

[۵] کم سنی میں قرآن مجید کے حفظ اور اپنے والد حضرت شاہ ابوسعید مجددی کے شیخ اول حضرت شاہ درگاہی رام پوری (ف ۱۲۲۶ھ/ ۱۸۱۲ء) کو قرآن کریم بھی سناتے تھے۔ (مناقب احمدیہ و مقامات سعید ص ۷۰)

[۶] حضرت شاہ احمد سعید کی عمر ابھی دس بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ آپ اپنے والد کے ہمراہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے، حضرت شاہ صاحب نے بے شمار عنایات فرمائیں۔ (ایضاً)

[۷] حضرت شاہ غلام علی نے مجردانہ زندگی بسر کی تھی، آپ کے ملفوظات میں ہے کہ ایک روز آپ نے اپنے زاویہ کی کشادگی کے لئے دعا کی تو الہام ہوا کہ تم تو بیوی بچے نہیں رکھتے ہو تمہیں وسیع مکان کی کیا حاجت ہے؟

[۸] رک مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۷۰-۷۱

[۹] حضرت مولوی سراج احمد بن محمد مرشد بن محمد ارشد بن علامہ محمد فرخ بن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی سے آپ نے بعض درسی کتب پڑھیں اور حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند بھی لی جو حضرت مجدد الف ثانی سے واصل ہوتی ہے۔ (ایضاً ص ۷۱)

مولانا سراج احمد مجددی سرہندی (۱۱۷۶-۱۲۳۰ھ/ ۱۷۶۲-۱۸۱۵ء) اپنے عہد کے نامور عالم، محدث، مفسر اور متکلم و متصوف تھے، صحیح مسلم اور جامع ترمذی کے فارسی میں تراجم کئے تھے، جن کے خطی نسخے بخط مصنف رضا لائبریری رام پور میں ہیں۔ (فہرست نسخہ ہای خطی فارسی: ۱/ ۴۵-۴۶)

موصوف نے جامع ترمذی کی عربی میں بھی شرح لکھی تھی جو اس کتب خانہ میں ہے (فہرست مخطوطات عربیہ رضا لائبریری از عرشی ۱/ ۴۳۶)، سنن ابن ماجہ کی بھی شرح لکھی

Marfat.com

تھی (نزہۃ الخواطر ۷/ہادم لذات (ترجمہ شرح الصدور) رسالہ درفضیلت ذکرخفی، تاریخ مکہ فارسی میں ہیں جن کے خطی رضا لائبریری، رام پور میں ہیں، ان کے علاوہ سلوک العارفین، شراب رحیق کے قلمی نسخے بھی اسی کتابخانہ میں ہیں (فہرست مخطوطات فارسی ۱/۲۷۸)، یحکم ابنا فی تحریم الفنا، رسالہ مختصر در بیان طعام وشراب سرور کائنات، کحل العینین فی رویۃ النیرین کے قلمی نسخے بخط مولف اسی کتابخانہ کی زینت ہیں (فہرست مخطوطات فارسی از حکیم محمد نبی خان وغیرہ ص ۷۵، ۳۱، ۱۳۶، ۲۶۹، ۲۷، ۵۰) بعض تصانیف کا ذکر احمد علی شوق نے بھی کیا ہے (تذکرہ کاملان رام پور ۱۴۸-۱۴۹) مولانا سراج احمد مجددی نے حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد در اولاد کے انساب پر ایک عمدہ کتاب سیر المرشدین کے نام سے تالیف کی تھی (انساب الانجاب ص ۱۵، ہدیہ احمدیہ ص ۱۶)

[۱۰] حضرت مجدد الف ثانی کی سند حدیث مسلسل بالاولیۃ کی تفصیل کے لئے دیکھئے:

۱...... محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات ۱۲۹

۲...... بدرالدین سرہندی: حضرات القدس ۲/۳۲

[۱۱] مفتی شرف الدین رام پوری (ف ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۲ء) اکابر علماء میں سے تھے، حنفی مسلک میں متصلب تھے، اسی لئے نواب صدیق حسن نے انہیں بدعتی کہا تھا (ابجد العلوم ۹۲۸) بہت سے اکابر ونامور علماء نے ان کی خدمت میں رہ کر تعلیم حاصل کی، نوابان رام بھی ان کا احترام کرتے تھے، کثیر التصانیف تھے، سراج المیزان (منطق)، شرح سلم، فتاوی الفقہیہ، وغیرہ مشہور ہیں (نزہۃ الخواطر ۷/۲۰۷-۲۰۸، تذکرہ علمائے ہند ص ۲۳۲، علم وعمل ۱/۸۰، ۸۲) علم ہندسہ میں ان کی ایک کتاب حل الاشکال کا قلمی نسخہ رضا لائبریری، رام پور میں ہے (فہرست مخطوطات فارسی ۱/۳۲۶) مولانا شرف الدین کے فقہی رسائل کا ایک خطی نسخہ جناب خلیل الرحمن داؤدی مرحوم

Marfat.com

کے پاس ایک افغان بغرض فروخت ۲۰۰۰ء کو لائے تھے لیکن قیمت زیادہ ہونے کے باعث واپس کر دیا، حالات کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو:

(۱) خانی، عبدالقادر: علم وعمل ۱/ ۸۰۔ ۸۳

(۲) نصیر الدین، مرزا: وقائع نصیر خانی ص ۲۲

(۳) رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند ۲۳۲۔ ۲۳۳

[۱۲] مولوی فضل امام خیر آبادی (ف ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۹ء)، آپ علم معقولات کے عالم تبحر تھے، ان کے فرزند مولانا فضل حق خیر آبادی اپنے عہد کے اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے، ہندوستان پر برطانوی حکومت کے دور میں پہلے دہلی کے مفتی اور پھر صدر الصدور مقرر ہوئے، درسی کتب پر ان کے حواشی بہت مشہور اور متداول رہے ہیں، بے شمار اہل علم نے ان استفادہ کیا، دیکھئے:

۱...... سر سید احمد خان: آثار الصنادید ۲/ ۹۴

۲...... فضل حق خیر آبادی: باغی ہندوستان، مقدمہ مترجم

۳...... بشیر الدین احمد: واقعات دار الحکومت دہلی ۲/ ۴۱۴۔ ۴۱۵

۴...... خانی، عبدالقادر، علم وعمل ۱/ ۲۵۷

۵...... عبدالحی: نزہۃ الخواطر ۷/ ۳۷۴

۶...... رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ۳۸۶۔ ۳۷۷

[۱۳] مولوی فضل حق خیر آبادی (ف ۱۲۷۸ھ/ ۱۸۶۱ء) علم معقولات کے امام تھے، شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، شاہ اسماعیل دہلوی کے ساتھ ان کے شدید مذہبی اختلافات تھے، ان کے خلاف کئی رسائل لکھے، ۱۸۵۷ء کو جہاد قرار دیا، فتویٰ جہاد پر دستخط کئے اور قید فرنگ میں جزائر انڈماں (کالا پانی) بھیجے گئے، وہیں انتقال ہوا، ملاحظہ ہو:

Marfat.com

۱...... سرسید احمد خان: آثارالصنادید ۲/ ۹۰

۲...... خانی، عبدالقادر: علم وعمل ۱/ ۲۵۸

۳...... رحمٰن علی: تذکرہ علمائے ہند ۳۸۲۔۳۸۴

۴...... برکاتی محمود احمد، حکیم: فضل حق خیرآبادی اور سن ستاون، کراچی

۵...... اسید الحق قادری بدایونی: خیرآبادیات، لاہور ۲۰۱۱ء

[۱۴] مولوی رشید الدین خان دہلوی (ف ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۴ء)، علم کلام اور معقولات کے اکابر علماء میں سے تھے، دہلی کالج کے مشہور اساتذہ میں ان کا شمار تھا، کئی کتابوں کے مولف تھے، تفصیل کیلئے دیکھئے:

۱...... سرسید احمد خان: آثارالصنادید ۲/ ۷۹۔۸۰

۲...... خانی، عبدالقادر: علم وعمل ۱/ ۲۵۱۔۲۵۲

۳...... بشیرالدین احمد: واقعات دارالحکومت دہلی ۲/ ۴۰۹۔۴۱۰

۴...... رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ۱۹۱۔۱۹۲

۵...... چغتائی، محمد اکرام: قدیم دہلی کالج، لاہور

۶...... Pernau, M: Dehli College, Delhi, 2006

[۱۵] شاہ عبدالعزیز دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) اپنے والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ف ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) کے فرزند و جانشین تھے، اپنے عہد کے اکابر علماء میں شمار تھا، تفسیر عزیزی کے علاوہ کئی رسائل آپ کی یادگار ہیں، ملاحظہ ہو:

۱...... سرسید احمد خان: آثارالصنادید ۲/ ۵۵۔۶۰

۲...... مجموعہ حالات عزیزی (مرتبہ ظہیرالدین سید احمد)

۳...... عبدالعزیز محدث: ملفوظات، اردو ترجمہ، کراچی

۴...... ضیاء، محمد عبدالرحیم: مقالات طریقت معروف بہ فضائل عزیزیہ

Marfat.com

(حالات ومناقب شاہ عبدالعزیز) حیدرآباد، دکن ۱۲۹۲ء

۵...... رحیم بخش: حیات عزیزی، دہلی ۱۸۹۹ء

۶...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/ ۲۶۷۔ ۲۷۶

[۱۶] مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی (ف ۱۲۳۳ھ/ ۱۸۱۷ء) بن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے عہد کے نامور عالم اور مدرسہ رحیمیہ کے ایسے اساتذہ میں سے تھے جن سے بکثرت طلبہ نے ظاہری و باطنی فیض پایا، آپ کے رسائل کے کئی مجموعے مولانا عبدالحمید سواتی نے مرتب کر کے مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ سے شائع کئے تھے، دمغ الباطل وحدت الوجود کے دفاع میں ایک ضخیم کتاب اسی سلسلہ نشریات میں شامل ہے، ملاحظہ ہو:

۱...... سرسید احمد خان: آثار الصنادید ۲/ ۸۱۔ ۸۳

۲...... بشیر الدین احمد: واقعات دار الحکومت دہلی، ۲/ ۶۸۸

۳...... خانی، عبدالقادر: علم وعمل ۱/ ۲۴۸۔ ۲۴۹

۴...... رحمٰن علی: تذکرہ علمائے ہند ۱۹۶۔ ۱۹۷

[۱۷] مولوی شاہ عبدالقادر (ف ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۴ء) بن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، قرآن مجید کا اردو ترجمہ موضح قرآن کے نام سے بہت مشہور ہے، ملاحظہ ہو:

۱...... آثار الصنادید ۲/ ۸۵۔ ۸۶

۲...... واقعات دار الحکومت دہلی ۲/ ۵۸۸۔ ۵۸۹

۳...... علم وعمل ۱/ ۲۴۹

۴...... نزہۃ الخواطر ۷/ ۲۹۵۔ ۲۹۶

[۱۸] حضرت شاہ احمد سعید مجددی نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تینوں فرزندگان گرامی سے پورا استفادہ کیا تھا، کبھی ان حضرات کی زیارت، کبھی سماع درس،

Marfat.com

کبھی کسی مسئلہ کی تحقیق اور کبھی تو عربی کے دقیق اشعار سمجھنے کے لئے حاضر ہوتے رہتے تھے (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۱۷)

[۱۹] شیخ ابوطاہر مدنی، شیخ جمال الدین ابوطاہر محمد بن ابراہیم بن حسن شہرزوری مدنی شافعی کورانی (۱۰۸۱ـ۱۱۴۵ھ/ ۱۶۷۰ـ۱۷۳۲ء) محدث کبیر اور مسند وقت تھے (معجم المعاجم والمشیخات ۲/ ۸۴ـ۸۵)

[۲۰] انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، شاہ ولی اللہ محدث کی مشہور کتاب ہے۔ جس میں آپ نے صوفیہ کے سلاسل کے بارے میں علمی تحقیقات کی ہیں، یہ کتاب ظہیر الدین عرف سید احمد نے مرتب کی تھی جو دہلی سے ۱۳۴۴ھ کو مع اردو ترجمہ طبع ہوئی۔

شاہ ولی اللہ محدث نے اپنی اسناد کا تفصیلی تذکرہ انتباہ کے علاوہ الارشاد الی مهمات علم الاسناد، انسان العین فی مشائخ الحرمین (مشمولہ انفاس العارفین)، الفضل المبین، القول الجمیل فی بیان سواء السبیل میں بھی کیا ہے (معجم المعاجم والمشیخات ۲/۱۲۶ـ۱۲۸)

[۲۱] مولوی محمد اشرف لکھنوی (ف ۱۲۴۴ھ/ ۱۸۲۸ء) مولوی نور الحق لکھنوی فرنگی محلی اور مولوی سید مخدوم لکھنوی کے شاگرد تھے، کئی کتابوں کے مولف بھی تھے۔ ملاحظہ ہو:

۱...... رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ۴۱۴ـ۴۱۵

۲...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/ ۴۲۷

[۲۲] مولوی نور لکھنوی کے حالات مروجہ تذکروں میں ہمیں نہیں مل سکے، وہ عالم اور ذی نسبت تھے (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۸۱ و ۷)

[۲۳] انہار اربع، یہاں حضرت مولف سے نام لکھنے میں سہو ہوا ہے، کتاب کا صحیح نام

Marfat.com

اربع انہار ہے، کتاب کے آخر میں حضرت شاہ احمد سعید (مولف) نے اس کا نام اربع انہار ہی لکھا ہے، اس کی تفصیل آپ کی تصانیف کے تحت دی جائے گی۔

[۲۴] خود حضرت شاہ احمد سعید نے اپنی کتاب اربع انہار میں اس کی تفصیل دی ہے، یہاں مولف نے اس کی اردو میں تلخیص دی ہے (رک نہر اول ص ۱۳۔۱۶)

[۲۵] حضرت شاہ احمد سعید خود لکھتے ہیں: البشارۃ الاول بالخلافۃ الخاصه والثانیه بالسیری المرادی والثالثه بعدم ضرر الدنیا ...... (اربع انہار ص ۱۶)

[۲۶] حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ کے بہت سے خلفاء تھے اور مریدین کی تعداد تو حد وشمار سے باہر تھی، تفصیل کیلئے دیکھئے: مقامات مظہری، ضمیمہ نوشتہ شاہ عبدالغنی مجددی ص ۵۴۹۔۵۹۷ (طبع سوم)

[۲۷] ان چاروں خلفاء کے حالات ذکر السعیدین پر ہمارے مفصل مقدمہ میں ملاحظہ کریں۔

[۲۸] حضرت شاہ بشارت اللہ بہڑائچی (وصال یکم جمادی الثانی ۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۸ء) مولانا نعیم اللہ بہڑائچی (مولف بشارات مظہریہ و معمولات مظہریہ) کے ہمشیرہ زاد اور خویش تھے، سید ظفر احسن بہڑائچی بن سید اعزاز الحسن بن عزیز الحسن بن نور الحسن بن ابوالحسن بن شاہ بشارت اللہ بہڑائچی نے شاہ بشارت اللہ کی دس تالیفات کے نام لکھے ہیں (آثار حضرت مرزا مظہر ۲۲۵)، نیز ملاحظہ ہو معمولات مظہریہ کا دیباچہ نوشتہ شاہ ابوالحسن بہڑائچی، مقامات مظہری، ضمیمہ ص ۵۶۴

[۲۹] یعنی شاہ ابوسعید مجددی

[۳۰] یہ عبارت حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی اس کتاب سے منقول ہے جو آپ نے مقامات مظہری کے بعد اپنی آخری حیات مبارک میں حدود ۱۲۳۷ھ/ ۱۸۲۱ء کو

Marfat.com

تالیف کی تھی، اس وقت حضرت شاہ احمد سعید کی عمر تقریباً بیس سال کی تھی، آپ نے اپنی اس کتاب کا کوئی نام نہیں رکھا تھا، اس کا قلمی نسخہ حضرت ابوالحسن زید فاروقی مرحوم کے پاس تھا، انہوں نے اس کا مطالعہ کیا اور پھر اس کے پہلے ورق پر اس کا نام کمالات مظہری لکھ دیا، اس کتاب کی فارسی عبارت اس طرح ہے:

''حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید به علم وعمل وحفظِ قرآن مجید واحوالِ نسبت شریفه قریب است به والدِ خود'' (مقامات خیر ۸۴، مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۷۴)

[۳۱] مولوی محمد جان (وفات ۱۶، صفر ۱۲۶۷ھ/ ۲۲، دسمبر ۱۸۵۰ء)، شاہ عبدالباری امرہوی کے کہنے پر شاہ غلام علی کی خدمت میں آئے تھے، مکہ میں جبل بوقبیس پر رہتے تھے، جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے ان کے فرزند عبدالعلیم قادری حج کے لئے گئے تو راستہ میں انتقال ہوگیا، بھوپال میں دفن ہیں، ملاحظہ ہو:

۱...... عبدالغنی مجددی: ضمیمہ مقامات مظہری ۵۶۹۔۵۷۰

۲...... رافت، روف احمد مجددی: جواہر علویہ ۳۴۳۔۳۴۴

۳...... شیفتہ، محمد مصطفی خان: سفرنامہ ص ۱۹۰

۴...... محمد یوسف کوکن عمری: خانوادۂ قاضی بدرالدولہ ۳۶۶

۵...... روہیل کھنڈ کی وراثت اور تصوف، مقالہ نثار احمد فاروقی مشمولہ رضا لائبریری جرنل ش/ ۴۔۵ ص ۱۶۲ مولانا محمد جان کے ایک خلیفہ مولانا ضیاء الدین علی رضا تھے، جن سے سلسلہ نقشبندیہ کاترکی میں فیض جاری ہوا۔ (شجرات مشائخ، قلمی)

[۳۲] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۷۵

[۳۳] حضرت شاہ غلام علی، شاہ رؤف احمد رافت مجددی کو لکھتے ہیں:

حضرت ابو سعید وپسر ایشاں (شاہ احمد سعید)، شما

Marfat.com

(شاہ روف احمد مجددی) ومولوی بشارت اللہ از بزگزیدگانِ اصحاب اند، اللہ تعالیٰ سلامت دارد (مکتوبات شریفہ ۱۲۰/۱۶۴، مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۷۶)

[۳۴] حضرت شاہ احمد سعید کے فرزند اصغر شاہ محمد مظہر مجددی مدنی لکھتے ہیں:

می فرمودند کہ بامامت نماز خویش وتوجہ بمریدان وتعلیم رسائل سلوک بطالبان و تحقیق مقامات احمدیہ بایں نان نیز مشرف ساختند (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۷۶)

[۳۵] حضرت سید اسماعیل مدنی نے پہلے مولانا خالد کردی رومی سے بیعت ہوکر نقشبندی نسبت حاصل کی، پھر حضرت نبی کریم ﷺ کے عالم رویا میں حکم پر حضرت شاہ غلام علی کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے، اجازت وخلافت کے بعد واپس اپنے وطن چلے گئے، ملاحظہ:

۱...... شاہ عبدالغنی مجددی: ضمیمہ مقامات مظہری ص ۵۶۸

۲...... رافت، روف احمد مجددی: جواہر علویہ ص ۱۴۱-۲۴۲

[۳۶] حضرت مرزا عبدالغفور خرجوی، (خورجوی)

ایام جوانی سے ہی حضرت شاہ غلام علی سے منسلک ہو گئے تھے، سلب امراض میں ان کی توجہ اکسیر تھی "شیخ زمن" (۱) سے ان کا سال وفات برآمد ہوتا ہے خورجہ (من مضافات علی گڑھ) سے تعلق تھا، وہیں دفن ہیں، ابتداء میں حضرت مظہر سے بھی کسب فیض کیا تھا (حیات جاوید ص ۱۸) ملاحظہ ہو:

۱...... شاہ عبدالغنی مجددی: ضمیمہ مقامات مظہری ۵۶۲-۵۶۳، ۵۹۰

[۳۷] حضرت شاہ احمد سعید خود تحریر فرماتے ہیں:

---

(۱) یہاں غالباً سہو کتابت ہے "شیخ زمن" کے عدد تو ۱۰۰۷ھ ہوتے ہیں

Marfat.com

از توجہات خویش در جمیع مقامات مجددی سرفراز و ممتاز فرمودہ اند... بروز عید قربان در مجمع عام سگ آستانہ خود را بہ تشریف ملبوس خاص... از دست شریف خود پوشانیدہ باجازت مطلقہ نواختند......(اربع انہار ۱۴۔۱۵)

فصل دوم

[۱] حضرت شاہ ابوسعید مجددی ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء کو حرمین الشریفین کی زیارت و حج کے لئے روانہ ہوئے، جمادی الاخری کا مہینہ تھا، بے سروسامانی بھی تھی، آپ اس وقت دہلی میں حضرت شاہ غلام علی کے جانشین کی حیثیت سے مصروف ارشاد تھے، آپ ۹ سال تین ماہ تک حضرت شاہ صاحب کی مسند فیض پر جلوہ افروز رہے، اپنے فرزند اصغر شاہ عبدالغنی مجددی کو اپنے ہمراہ لیا اور عازم سفر ہوئے (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۷۷) تفصیل کے لئے دیکھئے مقدمہ کتاب حاضر)

[۲] مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ (ص ۷۸) کے مطابق دہلی میں اپنے والد گرامی اور حضرت شاہ صاحب کی مسند ارشاد پر بیٹھنے کی عمر ۳۲ سال تحریر ہے اور یہی درست ہے۔

[۳] حضرت شاہ احمد سعید دعوت وارشاد کے ساتھ درس وتدریس کی خدمت بھی انجام دیتے تھے، لکھا ہے:

بدرس و افادۂ علوم دینیہ و حقائق یقینیہ ... می پرداختند از حدیث وتفسیر و فقہ وتصوف خصوصاً مکاتیب حضرت مجدد... و... (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۸۳)

Marfat.com

[۴] حضرت شاہ احمد سعید کے شاگردوں میں سے مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحی بڈھانوی، مولانا محمد نواب، مولوی احمد علی سہارنپوری محدث، مولوی ارشاد حسین مجددی رام پوری، مولوی فیض الحسن سہارنپوری اور مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (مقاماتِ خیر ۹۴)

[۵] مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ میں آپ کے فرزندان گرامی کے علاوہ اسی افراد کے نام بحیثیت خلافت یافتگان تحریر ہیں، یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، گویا سینکڑوں افراد اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔ (ایضاً)

[۶] یہ ساتوں حضرات خواجگانِ نقشبندیہ، بہت مشہور ہیں، ان کے مبارک احوال سلسلۂ نقشبندیہ کے تذکروں میں عام ملتے ہیں۔

[۷] فرقہ وہابیہ، دراصل محمد بن عبدالوہاب نجدی (۱۱۱۵۔ ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۰۳۔ ۱۷۹۲ء) سے منسوب ہے، اہل سنت حب رسول ﷺ کو ایمان کی بنیاد قرار دیتے ہیں، لیکن وہابی اس حب کے شدید منکر ہیں، وہ توحید میں اس قسم کا غلو کرتے ہیں کہ دیگر فرقے ان سے متنفر ہو گئے ہیں۔

[۸] حضرت شاہ احمد سعید زبانی اور تحریری طور پر فرقہ وہابیہ کا رد کرتے رہتے تھے، آپ کے فرزند اصغر شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ آپ کسی کو برے الفاظ سے یاد نہیں کرتے تھے لیکن فرقہ ضالہ وہابیہ کے خلاف ان کے مکر سے عوام کو آگاہ کرتے رہتے تھے (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۱۵۷)، شاہ محمد مظہر مدنی نے مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ کے اپنے عربی ترجمہ کے حاشیہ پر کیا خوب لکھا ہے کہ وہابیوں کی صحبت کا ادنیٰ ضرر یہ ہوتا ہے مسلمان کے دل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو کہ ایمان کا سب سے بڑا رکن ہے، میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے پھر باقی اسم ورسم رہ جاتی ہے، شاہ احمد سعید وہابی کا تصور آنے پر

Marfat.com

فرماتے تھے ''الحذر الحذر عن صحبتھم ثم الحذر الحذر عن رویتھم ......''

(المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیۃ، ص ۱۷۶ حاشیہ)

[۹] آپ کے رد وہابیہ پر رسائل کی تفصیل مقدمہ کتاب میں آپ کی تالیفات کے باب میں ملاحظہ کریں۔

[۱۰] حضرت شاہ احمد سعید احیانا فتوی بھی دیا کرتے تھے لیکن کسی نے آپ کے فتاوی کو جمع نہیں کیا۔ (زید، ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر ۹۳)

[۱۱] حضرت شاہ احمد سعید کے خلفاء کی تعداد کے لئے ملاحظہ ہو کتاب حاضر فصل دوم کا حاشیہ نمبر ۵

[۱۲] آپ کے درس وتدریس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۸۳

[۱۳] حضرت شاہ احمد سعید کے ان رسائل کی تفصیل ہم نے کتاب ہذا کے مقدمہ میں دی ہے۔

[۱۴] اربع انہار کا عربی ترجمہ حضرت شاہ عبدالرشید مجددی رام پوری کے ایما پر کیا گیا، مترجم نے آغاز میں اپنا نام نہیں لکھا، معلوم ہوتا ہے کہ اربع انہار کے عربی ترجمہ استنبول سے پہلے ۱۲۵۷ھ کو مکہ مکرمہ میں بھی طبع ہوا تھا، دوسرا ترجمہ استنبول، ترکی سے ۱۲۸۴ھ کو طبع ہوا، جو رسائل نقشبندیہ میں شامل ہے، اس رسالہ کا ترکی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

[۱۵] فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ کا عربی ترجمہ خود مولف ذکرالسعیدین نے کیا اور نواب کلب علی خان والی رام پور کی فرمائش پر ۱۲۹۲ھ کو مطبع حسنی، رام پور سے طبع ہوا۔

[۱۶] حضرت شاہ احمد سعید کے مکتوبات کی ایک جلد آپ کے خلیفہ نامدار حضرت حاجی

Marfat.com

دوست محمد قندھاری نے جمع و مرتب کی تھی، جس میں ۱۳۶ مکاتیب ہیں جو زیادہ تر انہی کے نام ہیں، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے اس پر ایک مختصر سا دیباچہ فارسی میں لکھ کر تحفہء زواریہ کے نام سے، اعلیٰ کتب خانہ، کراچی سے ۱۹۵۵ء کو شائع کر دیا تھا، شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ آپ کے مریدین و خلفاء کے پاس آپ کے مکاتیب موجود ہیں، میں نے دہلی میں انہیں جمع کرنے کا آغاز کر دیا تھا، لیکن اس کے بعد مجھے حرمین الشریفین آنا پڑ گیا، گمان ہے کہ وہ جمع شدہ مکاتیب اب ضائع ہو گئے ہوں گے (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۱۷۳)

فصل سوم

[۱] شاہ محمد مظہر مدنی نے آپ کے اخلاق صوریہ و اوصاف معنویہ کے سلسلہ میں اپنی کتاب میں پورا ایک باب (پنجم) مختص کیا ہے، ملاحظہ ہو:

مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۱۵۴۔۱۵۹

فصل چہارم

[۱] مولانا شاہ محمد عمر (۱۲۴۴۔۱۲۹۸ھ/ ۱۸۲۹۔۱۸۸۰ء)، حضرت شاہ احمد سعید کے فرزند ثالث تھے، حضرت شاہ ابوالخیر مجددی سجادہ نشین درگاہ مظہری آپ کے ہی فرزند ارجمند تھے، (مقاماتِ خیر ص ۱۱۱)، شیخ الاسلام مولانا ابوالحسن زید فاروقی (ف ۱۹۹۳ء) انہی کے فرزند گرامی تھے۔

[۲] مولانا شاہ محمد عمر کے نکاح کو دس سال ہو گئے تھے لیکن اولاد نہیں ہوتی تھی، یہ

Marfat.com

بالکل صحیح حساب ہے، شاہ محمد عمر کا نکاح ۱۲۶۲ھ کو ہوا اور ان کے ہاں فرزند یعنی حضرت شاہ ابوالخیر کی ولادت ٹھیک دس سال کے بعد ۱۲۷۲ھ کو ہوئی (مقاماتِ خیر ۱۱۲،۱۴۶)

[۳] شاہ محمد عمر کو پتھری تھی، جراح نے چیرہ دے کر نکال دی جس کے وجہ سے ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی آخر اپنے حضرت والد کی دعا سے وہ اولاد کی نعمت سے ہمکنار ہوئے (مقاماتِ خیر ۱۱۲)۔

[۴] ''دادی صاحبہ مرحومہ'' سے مراد حضرت شاہ احمد سعید کی زوجہ محترمہ امۃ الفاطمہ بنت نثار حسن بن نثار احمد یحیوی مجددی ہیں، جن کا حضرت کی ہجرت حرمین الشریفین کے دوران شب جمعہ ۴ صفر ۱۲۷۴ھ کو وصال ہوگیا، دہلی میں حضرت سید نور محمد بدایونی کے مزار کے جوار میں دفن کی گیں۔ (مقاماتِ خیر ص ۸۶) موصوفہ حضرت شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے تھیں۔

[۵] یہاں تولد فرزند دل بند سے مراد حضرت شاہ ابوالخیر مجددی کی ولادت ہے جو ۱۲۷۲ھ کو ہوئی۔

[۶] آپ کے ہاں دو مزید بچے تولد ہوئے ایک نومولود ابوحفص اور دوسرے ابوبکر بعمر دو سال انتقال کر گئے، آپ کی زوجہ محترمہ نواب بیگم بنت احمد علی از اولاد خواجہ عثمان ہارونی کا بھی وصال ہوگیا (مقاماتِ خیر ۱۱۴۔۱۱۵)

[۷] عم اصغر مولوی شاہ محمد مظہر مدنی (۱۲۴۸۔۱۳۰۱ھ/ ۱۸۳۴۔۱۸۸۳ء) کے حالات کتاب حاضر کے مقدمہ میں ملاحظہ کریں۔

[۸] سبب وقوع قتال عرب و ترک ...... سے مراد ۱۸۵۸ء کی عیسائیوں کی جدہ پر گولہ باری تھی، یہ سلطان عبدالمجید خان (۱۸۳۹۔۱۸۶۱ء) کا زمانہ اقتدار تھا، چونکہ حرمین الشریفین پر ان دونوں ترکوں کی حکومت تھی، اسی سبب سے جہازوں کی آمدو

Marfat.com

رفت میں خلل پڑا تھا اور دیگر فتنے رونما ہوئے تھے۔ (دولت عثمانیہ: ۲/ ۱۰۴۔۱۰۵)

[۹] بندرگاہ حدیدہ، یمن کے ساحل پر ہے، معروف مجددی بزرگ شاہ صفی اللہ معصومی حج پر جاتے ہوئے اسی بندرگاہ پر گئے تھے جہاں آپ کا وصال ہو گیا (عمدۃ المقامات ص ۲۷۴)

[۱۰] ملا حسن بخاری، حضرت شاہ ابو سعید مجددی کے کامل اور عمدہ خلفاء میں سے تھے، آپ اپنے طالبوں کے احوال ان سے دریافت کرتے تھے اور تصدیق فرماتے تھے، شیخ محمد مظہر مدنی سے ان کی اچھی صحبت رہتی تھی، اور باہم مراقبات بھی کرتے تھے، حضرت شاہ ابو سعید کے وصال کے بعد حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں رجوع کیا اور سلوک مجددیہ آغاز سے انجام تک دوبارہ طے کیا...... (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۶۷)

[۱۱] نواب علاء الدین احمد خان مرحوم رئیس لوہارونی (۱۲۴۸۔۱۳۰۲ھ/ ۱۸۳۳۔۱۸۸۴ء)، نواب امین الدین احمد خان (۱۲۲۹۔۱۲۸۶ھ/ ۱۸۱۴۔۱۸۶۹ء) کے فرزند تھے، علاء الدین احمد عربی، فارسی اور ترکی میں عالمانہ استعداد رکھتے تھے، غالب نے ان کی تعلیم و تربیت کی تھی، فارسی و اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے، علائی تخلص تھا، پڑھنے لکھنے کا خوب شغف رکھتے تھے، اپنے مستقر لوہارو میں فخر المطابع کے نام سے ایک پریس لگایا تھا، جہاں سے علمی و ادبی کتابیں شائع کرتے تھے، ایک پندرہ روزہ اخبار بنام امیر الاخبار بھی یہیں سے چھپتا تھا، علائی نے اپنا فارسی و اردو کلام مرتب نہیں کیا تھا، ان کے چچا نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر نیر ورخشاں بھی غالب کے شاگرد خاص تھے، جو مشہور نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ احمد یسوی معروف بہ اتایسوی کی اولاد میں سے تھے، (مالک رام: تلامذۂ غالب ۴۲۰۔۴۲۵، ۵۳۳۔۵۴۱، حمیدہ سلطان احمد: خاندان لوہارو کے شعراء، دہلی

Marfat.com

۱۹۸۱ء)

[۱۲] یہ عبداللہ شاہ مرحوم...... حضرت شاہ احمد سعید کے خادم خاص تھے، حالات نہیں مل سکے، مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ (ص ۱۶۱) میں بھی ان کا صرف نام ہی لکھا گیا ہے۔

فصل پنجم

[۱] خانقاہ شریف...... سے مراد درگاہ مظہری، حضرت میرزا مظہر جان جانانِ شہید ہے، جو دہلی میں چتلی قبر کے قریب ہے، جو اب درگاہ شاہ ابوالخیر کہلاتی ہے، درگاہ کے نقشے اور محل وقوع کے لئے ملاحظہ ہو: زید، ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر، (نقشہ مابین صفحات ۱۴۴۔۱۴۵)

[۲] تسبیح خانہ...... حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ کی رہائش گاہ کا نام تسبیح خانہ شریف ہے، حضرت شاہ ابوالخیر مجددی، سجادہ نشین درگاہ مظہری نے ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۲ء کو اس کی بہت خوبصورت طریقہ پر تعمیر کروائی، یہاں ایک مصلیٰ مبارک بھی ہے جو پتھر کا بنا ہوا ہے یہ پتھر پہلے شاہ غلام علی، پھر شاہ ابوسعید، شاہ احمد سعید، مولوی رحیم بخش اجمیری ہرصوری، شاہ ولی النبی مجددی اور شاہ ابوالخیر مجددی کے استعمال میں رہا (مقاماتِ خیر ۲۰۹، ۲۱۰)، تسبیح خانہ مجددی حضرات کی درگاہوں میں ہوتا ہے، حضرت شاہ احمد سعید کے خلیفہ نامدار حاجی دوست محمد قندھاری، مدفون موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد) میں بھی ہے، جہاں اب ان حضرات کا کتب خانہ ہے۔

Marfat.com

[۳] حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری (ف ۷۹۱ھ/ ۱۳۸۸ء) سلسلۂ مبارکہ نقشبندیہ کے موسس ومعروف ترین شخصیت کے مالک تھے۔

[۴] حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (ف ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۶ء) سلسلہ چشتیہ کے بزرگ ترین مشائخ میں سے تھے، مزار شریف دہلی میں ہے، وہ مقام ہی قطب صاحب کے نام سے معروف ہے۔

[۵] حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء (ف ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۵ء) سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اکابر مشائخ میں سے تھے، روضہ شریف دہلی میں ہے اور آپ کے نام مبارک سے یہ علاقہ ہی حضرت نظام الدین کہلاتا ہے۔

[۶] سرہند شریف، اس وقت مشرقی پنجاب (ہندوستان) کے مشہور ترین شہروں میں سے ایک ہے، یہ مبارک خطہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے وجودِ مسعود اور آپ کے مدفن مبارک کے باعث بہت ہی بابرکت اور روحانیت کا مرکز ہے، اس شہر کی تاریخ اور مزارات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

1. Fauja Singh (ed): Sirhind Through the Ages,

2. Parihar, Subhash:

History and Architectural Remains of Sirhind,

[۷] منصب قیومیت، دراصل یہ ایسا منصب ہے جو اولیاء اللہ کو اس کائنات کے روحانی نظام کا اہتمام کرنے کیلئے عطا ہوتا ہے، خود حضرت مجدد الف ثانی نے اس منصب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اس کے اپنے سے جدا ہو کر اپنے فرزند گرامی حضرت خواجہ محمد معصوم کی طرف منتقل ہونے کا ذکر فرمایا ہے، اور حضرت خواجہ نے بھی اس نعمت کا خود تذکرہ کیا ہے، ملاحظہ ہو:

۱...... مکتوبات امام ربانی ۳/ ۱۰۴، ۲/ ۷۴

Marfat.com

۲...... مکتوبات معصومیہ ۳/۲۹/۶۹

۳...... زبدۃ المقامات ص ۱۹۲

۴...... حسنات الحرمین ص ۱۹۔۲۰ و بہ بعد

[۸] حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی (۱۰۰۷۔۱۰۷۹ھ/ ۱۵۹۹۔۱۶۶۸ء) بن حضرت مجدد الف ثانی، حالات کے لئے حسنات الحرمین کا مقدمہ ملاحظہ کریں۔

[۹] حب علمی، اس اصطلاح کا مفہوم یہ ہے کہ ماسوااللہ کے مرتبہ میں پہنچ کر سالک اپنے وجود کے علم سے بھی بے خبر ہو جائے کہ توحید میں اپنے وجود کا احساس بھی شرک ہے۔

[۱۰] مفتی مولوی محمد صدرالدین خان صدر الصدور دہلی مرحوم (۱۲۰۴۔۱۲۶۸ھ/ ۱۷۸۹۔۱۸۶۸ء) دہلی پر برطانوی قبضہ کے بعد دہلی کے مفتی اور صدر الصدور ہو گئے تھے، اپنے گھر اور مدرسہ دارالبقاء میں درس دیتے تھے، ۱۸۵۷ء کے غدر کو جہاد قرار دے کر اس کے فتوی جہاد کو ہمارے بزرگوں حضرت شاہ احمد سعید اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی کے ساتھ جہاد کے فتویٰ پر دستخط کئے تھے، جس کے جرم میں قید اور جائیداد کی ضبطی کی سزا ہوئی تھی، عربی، فارسی اور اردو میں شعر کہتے تھے، آزردہ تخلص تھا، اردو شعراء کا ایک تذکرہ بھی لکھا تھا، ملاحظہ ہو:

۱...... پرواز، عبدالرحمن : مفتی صدرالدین آزردہ، حیات، علمی اور ادبی خدمات، دہلی ۱۹۷۷ء

۲...... آزردہ، صدرالدین، مفتی: تذکرۂ آزردہ مرتبہ مختارالدین احمد، کراچی ۱۹۷۴ء

۳...... سرسید احمد خان: آثار الصنادید ۲/ ۶۰۔۷۸

۴...... شیفتہ، محمد مصطفی خان: گلشن بے خار ۱۰۔۱۱

Marfat.com

۵...... خانی، عبدالقادر خان: علم و عمل ۱/ ۲۷۴-۲۷۵

۶...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/ ۲۲۰-۲۲۱

۷...... رحمٰن علی: تذکرہ علمائے ہند ۲۴۷-۲۴۹

۸...... Pernau, M: Delhi college, Dehli, 2006

[۱۱] قطب، صوفیہ کی اصطلاح میں قطب اس ولی کو کہتے ہیں جو دنیا کا مدار ہوتا ہے

قطب از مردان خدااست کہ ارشاد وہدایت خلق بدو واگذار شدہ است (فرہنگ لغات واصطلاحات عرفانی ۳۷۸-۳۷۹)

فصل ششم

[۱] یعنی حضرت شاہ احمد سعید مجددی جن کی ولادت مبارک ۱۲۱۷ھ کو ہوئی ۱۲۷۳ھ کو آپ ۵۷ سال کے ہو چکے تھے، وہ اس طرح کہ ۱۲۷۳-۱۲۱۷=۵۶ ایک سال رواں کے طور پر شمار کیا گیا ہے، اس طرح آپ کی ہجرت حرمین الشریفین کے وقت عمر مبارک ۵۷ سال ہوگئی تھی۔

[۲] گویا آپ ۲۵ برس حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی خانقاہِ مبارک دہلی میں جانشینی کے فرائض انجام دیتے رہے، وہ اس طرح کہ آپ کے حضرت والد کی حج کے لئے دہلی سے روانگی ۱۲۴۹ھ کو ہوئی اور پھر آپ بھی حج کے لئے ۱۲۷۳ھ کو دہلی ہی سے روانہ ہوئے یعنی ۱۲۷۳-۱۲۴۹=۲۴ ایک برس، سالِ روان کے طور پر شمار کریں تو کل مدت تولیت ۲۵ سال ہی ہوتی ہے۔

[۳] ۱۶، رمضان ۱۲۷۳ کو غدر واقع ہوا.........................

جدید تاریخی تحقیقات کے مطابق باغی فوجیں میرٹھ سے ۱۱، مئی ۱۸۵۷ء کو دہلی

Marfat.com

پہنچیں، (خورشید مصطفی رضوی: جنگ آزادی ہند ۱۸۵۷ء ص ۲۴۱ وغیرہ) تقویم کی رو سے رمضان اور شوال مئی ہی ہوا (تقویم تاریخی ۳۱۹)

[۴] سراج الدین محمد ابوظفر بہادر شاہ (۱۲۵۳۔۱۲۷۳ھ/ ۱۸۳۷۔۱۸۵۷ء) جس کی طبیعت آرام پسند اور شاعری کی طرف رغبت تھی، وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی مداخلت سے ہی حکمران بنا تھا، مشہور چشتی بزرگ حضرت شیخ فخر الدین سے ابتدائی عمر میں بیعت کی تھی، شاعری کے علاوہ اس کا رجحان تصوف کی طرف بھی تھا، (رک مقدمہ کتاب حاضر)

[۵] بہادر شاہ ظفر کو بالجبر باغیوں نے اپنا حاکم بنایا...... جب انقلابی لال قلعہ میں داخل ہوئے اور بادشاہ کو اپنا حاکم اور باغی فوج کا کمانڈر بنانے کے لئے کہا تو بہادر شاہ ظفر نے جواب دیا۔

''سنو بھائی! مجھے بادشاہ کون کہتا ہے، میں تو فقیر ہوں، ایک تکیہ بنائے اپنی اولاد کو لئے بیٹھا ہوں...... سلطنت تو سو برس پہلے میرے گھر سے جا چکی...... ہاں یہ کر سکتا ہوں کہ انگریزوں سے تمہاری صلح کرادوں'' (خورشید مصطفی رضوی ص ۲۴۲)

[۶] واقعی ۱۸۵۷ء کے واقعہ پر اتنی ضخیم و جحیم کتب انگریزی میں لکھی گیں کہ ان کا صحیح شمار دشوار ہے، ملاحظہ ہو:

Ladendorf, Janice M: Revolt in India 1857-58 (Annotated Bibliopraphy of English language Materials) Switzerland, 1966.

[۷] بہت سے انگریز حکام اس ہنگامہ میں قتل کئے گئے جن میں فریزر، ڈوگلس، کرنل رپلے وغیرہ شامل ہیں دیگر تفصیل کیلئے دیکھئے: رضوی: تاریخ جنگ آزادی ۲۶۷۔

Marfat.com

۲۷۰ و بہ بعد

[۸] اس ہنگامہ میں حضرت شاہ احمد سعید کا اپنے فرزندوں اور مریدین کے ساتھ بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے پاس جانے اور اسے نصیحتیں کرنے کا ذکر صرف اسی کتاب یعنی ذکرالسعیدین میں ہی ملتا ہے، مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ جیسی مفصل کتاب میں یہ بیان نہیں ہے۔

[۹] دہلی میں چار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ قتل وغارت ہوتی رہی، یہ سلسلہ ۱۱، مئی کو شروع ہوا اور ستمبر میں ختم ہوا، اس طرح چار ماہ سے بھی کچھ زیادہ عرصہ صرف ہوا، عبداللطیف کے روزنامچہ میں ۱۱، مئی کی تاریخ ۱۶، رمضان ہی لکھی گی ہے (روزنامچہ ص ۱۱۹) جو ذکرالسعیدین میں، مندرجہ تاریخ ۱۶، رمضان کے مطابق درست ہے۔

[۱۰] ۱۳، مارچ ۱۸۵۸ء کو بہادر شاہ گرفتار ہوا اور محرم/ اگست تک انگریزی فوج کا دہلی کے بڑے حصہ پر قبضہ ہو چکا تھا۔

[۱۱] صرف دہلی کی تباہی پر کئی رسائل عین اس وقت لکھے گئے، معروف شاعر اسداللہ خان غالب نے بھی دہلی کی تباہی کے موضوع پر ایک مقالہ لکھا تھا، جو ڈاکٹر محمد اکرام چغتائی کے مرتبہ مجموعۂ رسائل ۱۸۵۷ء، روزنامچے، معاصر تحریریں، یادداشتیں میں شامل ہے۔

[۱۲] حضرت کے متعلقین آپ کی اجازت سے خانقاہ شریف سے رخصت ہو کر علاقہ حضرت خواجہ قطب الدین میں ٹھہرے ہوئے تھے (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۱۹۷)

[۱۳] قطب صاحب میں جانے سے پہلے آپ ایک رات اور دن مقبرہ منصور میں جو کہ شہر دہلی سے چار میل کے فاصلہ پر ہے قیام فرمایا (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ

Marfat.com

۱۹۷) یہ مقبرہ صفدر جنگ کا ہے جو احمد شاہ مغل بادشاہ (۱۱۶۱-۱۱۶۷-۱۷۴۸-۱۷۵۴ء) کا وزیر تھا (سیر المنازل ۸۹)، حضرت شاہ احمد سعید کے سفر ہجرت کی بعض تفصیلات کیلئے ملاحظہ ہو: مقاماتِ خیر ۸۵-۸۸

[۱۴] رسالدار نورنگ خان، انگریزی فوج میں پٹھان سپاہیوں کا افسر تھا اور حاجی دوست محمد قندھاری (خلیفہ حضرت شاہ احمد سعید) سے بیعت تھا، وہ کلانچی گنڈہ پوران ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا رہنے والا تھا۔ (مقاماتِ خیر ۸۷-۸۸)

[۱۵] نورنگ خان کی بیعت حضرت حاجی دوست محمد قندھاری سے تھی...... (ایضاً ص ۸۸)

[۱۶] حاکمِ دہلی کا نام سائمن تھا، جو وہاں کا رزیڈنٹ تھا۔

[۱۷] چھاؤنی، دہلی کی فوجی چھاؤنی، جہاں شدید معرکہ ہوا تھا کی تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ جنگ آزادی مولف رضوی ص ۲۶۲ اور اس کے محل وقوع کے لئے ملاحظہ ہو:

Delhi Gazetteer, pp.370 and its index

[۱۸] حضرت شاہ احمد سعید بمبئی جانے سے پہلے اپنے خلیفہ نامدار حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے پاس موسیٰ زئی تشریف لے گئے تھے، آپ نے اپنی خانقاہِ دہلی اور تمام املاک وغیرہ حاجی صاحب کے سپرد کردی تھیں، مولف نے یہ اہم واقعہ نذرانداز فرما دیا ہے، لیکن ہم نے مقدمہ میں اس کی کچھ تفصیلات دی ہیں۔

[۱۹] مرزا اسد اللہ خان غالب نے دہلی سوسائٹی کے ایک جلسہ میں اپنا ایک مختصر مضمون ''تباہی شہر دہلی'' پڑھا تھا۔ (۱۸۵۷ء روزنامچے، معاصر تحریرین ...... ۱۲۸-۱۳۰)، نیز دیگر روزنامچے، بھی ملاحظہ ہوں۔

[۲۰] حضرت شاہ احمد سعید مع یک صد متعلقین شعبان میں بمبئی سے بذریعہ بحری

Marfat.com

جہاز روانہ ہوئے اور شوال میں جدہ پہنچ گئے گویا اس مبارک سفر میں آپ کے تین ماہ صرف ہوئے۔

[۲۱] نامق بادشاہ، اس نام کا کوئی ترک حکمران عرب پر حاکم نہیں تھا بلکہ یہ نام نامق پاشا ہے، جو مکہ مکرمہ کا والی تھا اور ان دنوں (۱۸۵۷ - ۱۸۵۸ء) جدہ آیا ہوا تھا، جہاں عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین کچھ تنازعہ ہوگیا تھا، جس کو رفع کرنے کے لئے وہ جدہ آیا تھا (دولت عثمانیہ ۲ / ۱۰۴-۱۰۵)

[۲۲] حضرت والد فقیر و عم کلاں............

سے مراد مولف کے والد شاہ عبدالرشید مجددی، جن کے احوال پر ذکر السعیدین کا دوسرا باب ہے اور عم کلاں سے مراد حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث مدنی ہیں، احوال کے لئے کتابِ حاضر کا مقدمہ ملاحظہ کریں۔

[۲۳] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام عنایات عالم مکاشفہ میں تھیں، آپ ﷺ اولیائے امت پر روحانی کرم فرماتے تھے، ۱۰۶۸ / ۱۶۵۸ء کو جب حضرات سرہند حج کے لئے گئے تو روضہ اقدس سے اسی نوعیت کے بہت سے انعامات ملے تھے، ملاحظہ ہو: حسنات الحرمین (مکاشفات حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی جامع شیخ عبیداللہ مروج الشریعت، مطبوعہ گوجرانوالہ، مکتبہ تنظیم الاسلام ۲۰۱۶ء

[۲۴] حاکم مدینہ منورہ خالد بادشاہ............

یہاں لفظ بادشاہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے یہ لفظ پاشاہ ہے چنانچہ مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۲۰۱ پاشاہ ہی ہے، یہ خالد پاشا مدینہ منورہ کا والی تھا۔

[۲۵] رحبیہ، رحبہ، بمعنی زمیں فراخ، ساحت خانہ، فراخی میان خانہ ہا (فرہنگ فارسی عمید) مناقب احمدیہ ص ۲۰۱ میں یہ لفظ "قافلہ رحبیہ" زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

[۲۶] حرمین شریفین، یعنی دو چچا، مراد ہیں حضرت شاہ عبدالغنی مجددی و حضرت شاہ عبدالمغنی مجددی

[۲۷] حضرت شاہ احمد سعید کے وصال پر اکابر اہل علم نے قطعات تاریخ وصال لکھے تھے، جن میں سے اکثر شاہ محمد مظہر مدنی نے مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں نقل کئے ہیں (ص ۲۱۲۔ ۲۱۴) یعنی شاہ محمد عمر، مولانا عبدالجلیل آفندی (یہ قطعہء تاریخ شاہ مظہر نے آپ کے لوح مزار پر کندہ کروایا تھا)۔ میاں عبدالرزاق (مرید حضرت)، مولوی محمد ہاشم، مولوی محمد سعید حسرت عظیم آبادی۔

[۲۸] مولانا محمد سعید حسرت نے ایک قطعۂ تاریخ اور ایک رباعی کہی تھی جوان کے مجموعہ قسطاس البلاغہ (ص ۲۰۷۔ ۲۰۸) میں موجود ہے، قطعہ تو شاہ محمد مظہر نے نقل کیا ہے اور رباعی مولف کتاب حاضر نے دے دی ہے۔

[۲۹] مولانا محمد سعید حسرت عظیم آبادی (۱۲۳۱۔ ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۱۵۔ ۱۸۸۶ء) اکابر علماء و صوفیہ میں سے تھے، عظیم آباد، بہار میں ایک بڑا مدرسہ بنایا تھا جو مدرسہ سعیدیہ کے نام سے مشہور ہے، قسطاس البلاغہ (مطبوعہ، احسن المطابع، عظیم آباد ۱۳۰۰ھ) کے علاوہ دیگر تصانیف کے لئے دیکھئے: نزہۃ الخواطر ۸/ ۴۳۰۔ ۴۳۱

فصل ہفتم

[۱] برادر کلاں یعنی حضرت شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہ۔

[۲] حضرت ابوالحسن زید فاروقی مرحوم نے معلوم نہیں کس بنیاد پر حضرت شاہ عبدالغنی کا سال ولادت ۱۲۳۴ھ لکھا ہے (مقاماتِ خیر ۷۴) جو غالباً سہو کتابت ہے کیونکہ حضرت کے پیش نظر ماخذ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ (ص ۶۵) اور کتاب

Marfat.com

حاضر میں آپ کا سال ولادت یہی یعنی ۱۲۳۵ھ ہی درج ہے۔

[۳] مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۶۵

[۴] مولانا حبیب اللہ ملتانی، شاہ احمد سعید کے قدیم خلفاء میں سے تھے، معقول ومنقول کے جامع تھے، شاہ عبدالغنی سمیت تمام صاحبزادگان مجددیہ ان کے شاگرد تھے، حضرت کے ساتھ ہی حرمین الشریفین منتقل ہو گئے، وہیں درس وتدریس کا شغل تھا (مناقب احمدیہ، مقاماتِ سعیدیہ ص ۲۲۰)

[۵] حضرت شاہ عبدالغنی مجددی پندرہ سال کی عمر میں ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء کو اپنے والد گرامی حضرت شاہ ابوسعید کے ہمراہ حج کے لئے گئے (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ص ۶۵، مقاماتِ خیر ۷۴)

[۶] شیخ علامہ محمد عابد انصاری سندھی مدنی (۱۱۹۰۔۱۲۵۷ھ/ ۱۷۷۶۔۱۸۴۱ء) اکابر علماء میں سے تھے، پورے عرب اور مغرب سے علماء نے آپ سے تحصیل کی (سائد بکداش: امام الفقیہ المحدث الشیخ محمد عابد السندی الانصاری، بیروت، دارالبشائرالاسلامیہ ۱۴۲۳ھ)

[۷] کتاب حصر الشارد مولفہ علامہ محمد عابد انصاری سندھی مدنی مذکور، علامہ سندھی نے اس میں اپنی تمام سندیں جو آپ نے مختلف اساتذہ سے حاصل کی تھیں جمع کر دی ہیں، یہ کتاب پہلے تو یہاں پاکستان وہند میں ۱۳۲۸ھ کو طبع ہوئی، پھر خلیل السبیعی نے اسے مولف کے خودنوشت خطی کی بنیاد پر مرتب کر کے مکتبہ الرشد، ریاض سے ۱۴۲۴ھ کو دو جلدوں میں شائع کیا، مولانا عبدالستار دہلوی ثم مکی (ف ۱۳۵۵ھ) نے اس پر ایک ذیل بھی لکھا تھا (معجم المعاجم ۲/ ۲۳۸،۲۴۴)

[۸] حج سے واپس آتے ہوئے آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ ابوسعید کا ٹونک میں ۱۲۵۰ھ کو وصال ہو گیا (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ص ۶۳)

Marfat.com

[۹] مرزا عبدالغفور خرجوی (خورجوی) رک حاشیہ نمبر ۳۶ فصل اول

[۱۰] مولوی محمد اسحاق نبیرۂ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی، یعنی شاہ محمد اسحق (ف ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء) شاہ عبدالعزیز کے نواسے اور جانشین تھے، ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء کو ہندوستان کے حالات کو ناموافق خیال کرتے ہوئے یہاں سے ہجرت کی، ان کے بعد آپ کے صحیح جانشین حضرت شاہ عبدالغنی مجددی ہی تھے، ملاحظہ:

۱...... رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ۴۰۹۔۴۱۰

۲...... برکاتی، محمود احمد: حیات شاہ محمد اسحق دہلوی، دہلی ۱۱۰۔۱۲۷

[۱۱] ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء تک ہندوستان میں حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے بہت سے علماء نے حدیث شریف پڑھی اور سند لی، ہم نے اپنی زیر تالیف کتاب حیات شاہ عبدالغنی مجددی میں ان تمام اصحاب کے مختصر احوال لکھے ہیں۔

[۱۲] مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے شاہ عبدالغنی مجددی کے صرف سات خلفاء کے نام لکھے ہیں (مقاماتِ خیر ص ۸۱)

[۱۳] ۱۸۵۷ء کو آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے وہیں قیام کرلیا اور سارے عربستان و مغرب (افریقہ، ٹیونس، وغیرہ) سے بہت سے علماء نے حاضر خدمت ہوکر فقہ وحدیث کی آپ سے سندیں لیں، آپ کے حین حیات آپ کی اسناد پر الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی مولفہ مولانا محسن ترہٹی اور وفات کے بعد المورد الهنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی مولفہ مولانا عبدالستار دہلوی لکھی گیں۔

[۱۴] انجاح الحاجۃ حاشیہ علی سنن ابن ماجہ، عربی میں لکھا ہے، کئی مرتبہ طبع ہو چکا ہے، آخری طباعت (عکسی) قدیمی کتب خانہ، کراچی ہے۔

[۱۵] تبریز المکنونات فی تخریج احادیث المکتوبات، (عربی) یہ کتابی

Marfat.com

صورت میں طبع ہو چکی ہے۔

[۱۶] تکملہ مقاماتِ مظہری، ۱۲۶۹ھ/ ۱۸۵۲ء کو جب مقاماتِ مظہری مطبع احمدی، دہلی سے شائع ہونے لگی تو مطبع کے مالک عبدالرحمن خان، شاہ عبدالغنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولف یعنی حضرت شاہ غلام علی کے احوال لکھ کر دینے کی درخواست کی تو آپ نے چند اجزاء ان کو لکھ کر دے دیئے جسے انہوں نے کتاب کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کر دیا، یہی تکملہ ہے جو فارسی نثر میں ہے، اس کا اردو ترجمہ ہمارے مفصل حواشی کے ساتھ مقامات مظہری کے تینوں ایڈیشنوں میں شامل ہے۔

[۱۷] حضرت شاہ عبدالغنی مجددی نے ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء کو اپنے برادر بزرگ حضرت شاہ احمد سعید کے ساتھ حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کی اور مدینہ طیبہ میں مقیم ہو گئے۔

[۱۸] آپ کے قیام مدینہ منورہ ۱۲۷۳۔۱۲۹۶ھ/ ۱۸۵۷۔۱۸۷۸ء جو ۲۳ سال کا عرصہ بنتا ہے جہاں آپ سے عرب و عجم اور ممالک افریقہ تک سے اکابر علماء نے حاضر ہو کر تحصیل کی۔

[۱۹] رک فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۱۳

[۲۰] بعض غیر مقلد علمائے سعودیہ نے معلوم نہیں یہ کیسے لکھ دیا ہے کہ شاہ عبدالغنی مجددی، رفع یدین اور بلند آواز سے آمین کہتے اور عامل بالحدیث ہو گئے تھے، تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب حیات شاہ عبدالغنی مجددی (زیر ترتیب)

[۲۱] مولانا محمد سعید حسرت عظیم آبادی (ف ۱۳۰۴ھ) نے حضرت شاہ عبدالغنی مجددی کے وصال ۱۲۹۶ھ پر تین قطعات تاریخ لکھے تھے، جو ان کے مجموعہ قسطاس البلاغہ ص ۲۶۴ میں موجود ہیں۔

[۲۲] نواب مصطفی خان شیفتہ کے والد عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب مرتضیٰ خان

Marfat.com

بہادر مظفر جنگ بنگش نے علاقہ جہانگیر آباد (ضلع میرٹھ) اپنے اس فرزند شیفتہ کے لئے خریدا تھا، شیفتہ ۱۲۲۱ھ/ ۱۸۰۶ء کو دہلی میں پیدا ہوئے، ۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۹ء کو حج بھی کیا تھا، شیفتہ کو اپنے معاصر بزرگوں کی خدمت میں حاضری نصیب ہوتی رہتی تھی، شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی سے بیعت بھی تھے، پھر حضرت شاہ غلام علی دہلوی سے بیعت ہوئے، پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں بھی رہے، آخر میں شاہ عبدالغنی مجددی سے خلافت یاب ہوئے، فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے، اردو میں شیفتہ اور فارسی میں حسرتی تخلص تھا، اردو شعراء کا ایک تذکرہ نوعمری میں گلشن بے خار کے نام سے لکھا تھا جو کئی بار طبع ہو چکا ہے، ان کا کلیات بھی نظامی پریس بدایوں سے چھپا تھا۔ شیفتہ کا بعمر ۶۳ سال ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء کو انتقال ہوا۔

مرزا اسد اللہ خان غالب سے قریبی تعلقات تھے انہیں سے مشورۂ سخن کرتے تھے، ملاحظہ ہو:

۱...... شیفتہ وحسرتی : کلیات، دیباچہ نوشتہ نواب محمد اسحٰق خان بن شیفتہ، بدایوں ۱۹۱۶ء

۲...... مالک رام: تلامذۂ غالب ۳۲۸۔۳۴۲

[۲۳] مولوی کرم اللہ محدِث (ف ۱۲۵۲ھ/ ۱۸۳۶ء) کے والد مولانا عبداللہ بھی ذی علم بزرگ تھے، شاہ عبدالعزیز محدث نے تفسیری عزیزی انہیں کے لئے تالیف کی تھی، مولوی کرم اللہ، شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے، اپنے دوسرے حج کے دوران وصال فرمایا۔ (ضمیمہ مقامات مظہری ۵۶۴، ۵۹۲۔۵۹۳)

[۲۴] یعنی جب حضرت شاہ ابوسعید کا ۱۲۵۰ھ کو وصال ہوا تو ان کے فرزند اصغر شاہ عبدالمغنی (ولادت ۱۲۳۹ھ) صرف دس گیارہ سال کے تھے ۱۲۵۰۔۱۲۳۹=۱۱، ان کی ولادت لکھنو میں ہوئی (مقامات خیر ۸۱)

Marfat.com

[۲۵] اس روایت کے راوی اخوندزادہ حسین علی باجوڑی ہیں۔(مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ٦٦)

[۲٦] رک فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۴

[۲۷] یہاں ''مولوی عبدالقیوم مرحوم'' سے مراد مفتی عبدالقیوم بن عبدالحی صدیقی بڑھانوی (ف۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء) ہیں جو شاہ محمد اسحاق دہلوی کے شاگرد اور شیخ محمد عظیم (خلیفہ سید احمد رائے بریلوی) کے مرید تھے،علم منقول و معقول کے خوب ماہر مفتی تھے(نزہۃ الخواطر ۷/ ۲۹۷۔۲۹۸) مقالات طریقت،مقدمہ

[۲۸] شاہ خطیب احمد بن شاہ رؤف احمد مجددی (۱۲۲۴۔ ۱۲٦٦ھ/ ۱۸۰۹۔ ۱۸۵۰ء) حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے،اپنے والد کے ہمراہ حج کے لئے گئے،بھوپال میں اپنے والد کے جانشین تھے،ملاحظہ ہو:

۱...... ضمیمہ مقامات مظہری ۵٦۳۔ ۵٦۴

۲...... ابوالحسن علی ندوی: صحبتی با اہل دل

[۲۹] حافظ محمد عرف مصباح المغنی (۱۲۷۲۔ ۱۳۳۷ھ/ ۱۸۵۵۔ ۱۹۱۸ء)

شاہ عبدالمغنی کے فرزند گرامی تھے،مصباح المغنی عرف بھی تھا اور تاریخ ولادت کا مادہ بھی قیام مدینہ منورہ میں تھا،پہلی جنگ عظیم میں ترکوں نے مدینہ منورہ خالی کروایا تو آپ شام چلے گئے جہاں حمص میں وفات پائی ، آپ کی صرف ایک صاحبزادی حبیبہ تھیں،آپ شاعر بھی تھے ایک ضخیم دیوان بھی یادگار ہے(مقاماتِ خیر ۸۲، ہدیہ احمدیہ ص ۸۰)

[۳۰] شاہ محمد عمر............فرزند دوم حضرت.......

یہاں حضرت مولف کو سہو ہوا ہے،آپ حضرت شاہ احمد سعید کے تیسرے فرزند تھے،اول شاہ عبدالرشید، دوم عبدالحمید اور سوم شیخ محمد عمر......(مقاماتِ خیر ۹۴) آپ

Marfat.com

کے فرزند دوم عبدالحمید کم سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔

[۳۱] یعنی حضرت شاہ محمد عمر پانچ سال کے تھے کہ آپ نے اپنے دادا حضرت شاہ ابوسعید مجددی کی زیارت کی تھی، اس جملہ کا مفہوم اس طرح واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت شاہ ابوسعید ۱۲۴۹ھ کو حج کے لئے روانہ ہوئے تو واپس آتے ہوئے ٹونک میں ۱۲۵۰ھ کو وصال ہو گیا، اس اعتبار سے یعنی ۱۲۴۹۔ ۱۲۴۴...... آپ ۵ پانچ سال کے تھے۔

[۳۲] مولوی حبیب اللہ سے مراد مولانا حبیب اللہ ملتانی ہیں جو حضرت شاہ احمد سعید کے خلیفہ تھے (رک فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۴)

[۳۳] جب شاہ محمد عمر اجمیر شریف کے سفر کے لئے روانہ ہونے لگے (یعنی ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء) تو آپ کے والد گرامی نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ (مقاماتِ خیر ۱۱۳)

[۳۴] حضرت شاہ محمد عمر اپنے والد گرامی شاہ احمد سعید کے وصال (۲، ربیع الاول ۱۲۷۷ھ) کے بعد بہت مغموم رہنے لگے تھے، انہوں نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جدائی کے ملال سے مدینہ منورہ سے شام کی طرف ہجرت کی تھی، بالکل اسی طرح آپ بھی پہلے شام گئے وہاں کچھ عرصہ قیام کیا پھر وہاں سے مکہ مکرمہ آ گئے، ۱۲۷۷ھ کا حج کیا، (ایضاً ۱۱۳۔ ۱۱۴)

[۳۵] شاہ محمد عمر کو خردسالی سے شعر و سخن کا شوق تھا، حکیم مومن خان مومن کو اپنا کلام دکھاتے تھے، شاہ ابوالحسن زید فاروقی نے آپ کے فارسی و اردو اشعار کا نمونہ بھی دیا ہے، آپ کا تخلص عمر تھا (ایضاً ۱۳۵۔۱۴۱) مومن سے شاگردی کے باوجود آپ نے باقاعدہ شاعری نہیں کی، شعراء کے تذکروں میں ان کا نام بحیثیت شاعر نہیں ملتا۔

Marfat.com

[۳۶] نواب کلب علی خان (۱۲۵۰۔۱۳۰۴ھ/ ۱۸۳۵۔۱۸۸۷ء) ریاست رام پور کے حاکم تھے، ۱۸۶۴ء کو ریاست کے ولی عہد مقرر ہوئے اور تاحیات مسند نشین رہے، خلیفہ غیاث الدین عزت (مولف غیاث اللغات) مولانا فضل حق خیرآبادی اور مولانا عبدالحق خیرآبادی سے تلمذ تھا، فارسی میں مرزا محمد تقی خان سپہر لسان الملک، اردو میں منشی امیر مینائی اور مرزا اسداللہ خان غالب سے مشورۂ سخن کرتے تھے، نواب تخلص تھا، اردو کے چار دیوان اور دیوان فارسی وغیرہ ان کی تصانیف ہیں، نواب کو نادر کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا، جب تک کتاب خود نہ پڑھ لیتے اپنے کتابخانہ میں داخل نہیں کرتے تھے، ان کے عہد میں رام پور علماء، صوفیہ، شعراء، اور اہل فن کا مرجع بن گیا تھا۔ (ماخوذ از حاشیہ نوشتہ امتیاز علی خان عرشی بر مکاتیب غالب، مطبوعہ بمبئی ص ۴۸۔۴۹ ملخصاً)

[۳۷] حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی مجددی (ف ۳، صفر ۱۲۰۹ھ/ ۱۷۹۴ء) شیخ قطب الدین محمد اشرف (ف ۱۱۸۰ھ/ ۱۷۶۶ء) خلیفہ خواجہ محمد زبیر سرہندی (ف ۱۱۵۲ھ/ ۱۷۴۰ء) سے خلافت تھی، بہت متقی بزرگ تھے، ملاحظہ ہو:

۱......انور، امام الدین: مجمع الکرامات، خطی نسخہ ذخیرۂ محمد اقبال مجددی، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی، لائبریری، لاہور۔

۲......شوق، احمد علی: تذکرہ کاملان رام پور ۹۶۔۹۷

۳...... امیر مینائی: انتخاب یادگار ۴۷

۴...... نجم الغنی رام پوری: اخبار الصنادید ۵۹۶۔۵۹۷

۵...... تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند ۲/ ۱۰۷۲۔۱۰۷۹

[۳۸] شاہ محمد عمر مجددی کے وصال پر بہت سے قطعات تاریخ لکھے گئے تھے، مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے وہ تمام نقل کردیئے ہیں (مقامات خیر ۱۳۱۔۱۳۴)

Marfat.com

[۳۹] آپ کے ایک ہی فرزند گرامی حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی بقید حیات رہے ان سے پہلے آپ کے بیٹے ابوحفص اور ابوبکر کم سنی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ (ایضاً ۱۱۴۔ ۱۱۵)

[۴۰] حضرت شاہ ابوالخیر کی ولادت یکشنبہ ۲۷ ربیع الثانی کو ہوئی (ایضاً ۱۴۶)

[۴۱] حضرت کے جدامجد اس وقت حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حلقہ وتوجہ فرما رہے تھے، آپ نے انہیں اپنے پاس بیٹھا لیا، فارغ ہو کر ان سے بیعت لی، اور پھر دیر تک دعا کرتے رہے، آپ کے جدامجد یہ بھی فرماتے تھے کہ میری خلافت خاصہ اس چار سال کے بچے کے لئے ہے۔ (ایضاً ۴۸۔۴۹)

[۴۲] مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر (۱۲۳۳۔۱۳۰۸ھ/ ۱۸۱۸۔۱۸۹۰ء)

انہوں نے ہندوستان میں انگریزوں سے بڑے سخت مناظرے کئے تھے، انجیل اور توریت کے بھی عالم تھے، حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے حدیث کی سند لی، مفتی سعد اللہ رام پوری (ف ۱۲۹۴ھ) سے بھی پڑھا تھا اور پھر مکہ مکرمہ میں شیخ احمد زینی دحلان (ف ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء) سے بھی تحصیل کی، ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے، وہیں ایک عظیم الشان مدرسہ کی بنیاد ڈالی جو مدرسہ صولتیہ کے نام سے مشہور ہوا، (معجم المعاجم والمشیخات ۲/ ۲۸۴۔۲۹۵) یہ مدرسہ اب بھی فعال ہے، پہلے شبیکہ مکہ مکرمہ میں تھا، اب وہاں بڑے بڑے ہوٹل بن گئے ہیں اور یہ مدرسہ مکہ شریف کے مضافات میں منتقل کر دیا گیا ہے، مجھے ۲۰۱۳ء کے حج کے دوران وہاں جانے کا اتفاق ہوا، اس سے پہلے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی تو اس کی پرانی عمارت میں مقام مذکورہ پر بھی میرا قیام رہا۔

[۴۳] مولوی سید حبیب الرحمن صاحب مہاجر...... (ف ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء)

ان کا اصل وطن قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی تھا، ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قیام

Marfat.com

کرلیا، اہل عرب اور بدوی بھی ان کے معتقد تھے، درس و تدریس سے خاص شغف تھا (تذکرہ علماء حال ص ۲۱۔ ۲۲) جن عرب علماء نے ان سے حدیث کی اجازت لی ان کی تعداد خاصی زیادہ ہے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

۱...... کتانی، عبدالحی، فہرس الفہارس (بامداد اشاریہ)

۲...... مرعشلی، یوسف عبدالرحمن، معجم المعاجم والمشیخات ۲ / ۲۷۸ و بہ بعد (وبامداد اشاریہ)

۳...... زید، ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر ۱۵۹۔ ۱۶۸

[۴۴] سید احمد دہان مکی (۱۲۲۲۔ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۰۷۔ ۱۸۷۷ء) احمد بن اسعد بن تاج الدین الدہان مکی حنفی، مکہ مکرمہ میں اپنے گھر میں درس دیتے تھے، کئی رسائل ان کی تالیف ہیں (نشر النور والزہر فی تراجم افاضل مکہ ص ۸۹) مولانا ابوالحسن زید نے انہیں قطب مکہ لکھا ہے۔ (مقامات خیر ۱۵۳) ان کے علاوہ حافظ عبداللہ العزیز، شیخ الاسلام احمد دحلان شافعی، شاہ محمد مظہر مدنی مجددی اور شاہ عبدالغنی مجددی سے حدیث پڑھی۔ (ایضاً ۱۵۳۔ ۱۵۴)

[۴۵] حضرت شاہ ابوالخیر مجددی کا اعلیٰ درجے کا ذوق سخن تھا، آپ کے والد گرامی شاہ محمد عمر بھی شعر کہتے تھے ان کی صحبت اور دہلی کے علمی ماحول نے انہیں ضرور متاثر کیا ہوگا، نو دس سال کی عمر میں شعر گوئی کی طرف مائل ہوئے اور ۱۲۹۴ھ تک یہ سلسلہ جاری رہا، پھر ترک کر دیا، کتابوں کے سادہ اوراق پر آپ کے بہت سے اشعار لکھے ہوئے تھے جسے آپ نے خود ضائع کر دیا۔ (ایضاً ۱۶۲۔ ۱۶۳)

[۴۶] عمر ایک سالگی میں اپنے جد امجد کو دیکھا تھا......

یعنی حضرت شاہ محمد مظہر نے صرف ایک سال کی عمر میں اپنے دادا حضرت شاہ ابوسعید مجددی کو دیکھا تھا، جب کہ آپ ۱۲۴۹ھ کو حج کیلئے جا رہے تھے، شاہ محمد مظہر

Marfat.com

کی ولادت ۱۲۴۸ھ کو ہوئی ، اس اعتبار سے آپ اس وقت واقعی ایک سال (۱۲۴۹-۱۲۴۸=۱) کے ہی تھے۔

[۴۷] شاہ محمد مظہر اپنے خود نوشت حالات میں لکھتے ہیں کہ اس وقت سے لے کر اب تک آپ کے چہرہ مبارک کے آثار شریف سے کبھی غفلت نہیں ہوئی (مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ ۲۵۸)۔

[۴۸] صغر سن میں حفظ قرآن مجید............

خود تحریر فرمایا ہے کہ صرف نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ (ایضاً ۲۵۸)

[۴۹] آپ نے اکثر دینی و درسی کتب اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں پڑھیں، علم نحو کی کتاب شرح ملا جامی بھی پڑھی اور ۲۲ سال کی عمر میں علم ظاہر کی تعلیم سے فارغ ہو گیا، اس کے ساتھ ہی باطنی علم کی تحصیل بھی کر لی، اس وقت مجھے اجازت مطلقہ سے بھی سرفراز فرمایا تو اپنے کچھ مریدین بھی تربیت کے لئے میرے حوالہ کئے۔ (ایضاً ۲۵۸)

[۵۰] مولوی حبیب اللہ مرحوم ملتانی، رک فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۴

[۵۱] حضرت شاہ عبد الغنی مجددی کے احوال کے لئے کتابِ حاضر پر ہمارا مقدمہ ملاحظہ کریں۔

[۵۲] اسی زمانہ میں آپ کو شوق حج غالب ہوا......

یعنی آپ کی عمر مبارک صرف ۲۲ سال تھی کہ حج کے شوق کا آپ پر غلبہ ہوا، گویا اس وقت سنہ ۱۲۷۰ھ تھا (ولادت ۱۲۴۸ + ۲۲ سال کی عمر = ۱۲۷۰ھ)، اس کے تین سال بعد ہی آپ نے اپنے والد اور واعزہ کے ساتھ ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء کو دہلی سے ہجرت کی اور مدینہ طیبہ میں مستقل قیام کیا۔

Marfat.com

[۵۳] خود لکھا ہے کہ اجازت رخصت کے لئے میں نے بہت سعی کی، حضرت والدہ ماجدہ اور دیگر اکابر سے بھی سفارش کروائی، تو فرمایا کہ جس طرح امام ابو یوسف کو مرتبہ اجتہاد پر فائز ہونے کے بعد اپنے استاد حضرت امام ابوحنیفہ کی تقلید لازم نہیں رہی تھی اسی طرح اب تم بھی روحانیت میں اتنے کامل ہو گئے ہو کہ میری اجازت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ (ایضاً ۲۵۹)

[۵۴] حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے فرزند شاہ محمد مظہر کی جدائی میں جن محبین کو خطوط تحریر فرمائے ان میں شیخ جمال الدین کشمیری اور میاں عبدالقدیر کشمیری کے نام شامل ہیں۔ (ایضاً ۲۶۰)

خود حضرت شاہ احمد سعید نے جو فراق نامے اپنے اس فرزند دل بند کو لکھے اور شاہ محمد مظہر نے جو عریضے آپ کی خدمت میں ارسال کئے وہ آپ نے تمام وکمال نقل کر کے محفوظ کر لئے ہیں۔ (ایضاً ۲۶۰۔۲۶۸)

[۵۵] یہ امر کہ میرا یہ وہ فرزند ہے جس کی تصحیح (تعلیم و تربیت) میں بہت سے سال صرف ہوئے ہیں، اپنے دونوں مذکورہ بالا محبین کے نام مکتوبات میں لکھا ہے۔ (ایضاً ۲۶۰)

[۵۶] یعنی حضرت شاہ محمد مظہر نے اپنے والد گرامی کے ہمراہ دہلی سے حرمین الشریفین ہجرت کی تھی (رک فصل ششم و تعلیقات بر فصل ہذا)

[۵۷] مردمان جہان بہرہ استفادہ ظاہر و باطن حاضر خدمت ہوکر مستفید ہوتے......

واقعی شیخ محمد مظہر مدنی سے عالم اسلام نے باطنی فیض حاصل کیا، خلفاء کثیر تعداد میں تھے، شیخ محمد مراد قزانی مکی نے لکھا ہے: آپ کے خلفاء ہندوستان، خراسان، ماوراء النہر، اضلاع روم، اور قزان میں لاتعداد تھے (ذیل رشحات، حاشیہ ص ۱۳۱)، انہوں

Marfat.com

نے آپ کے حسب ذیل خلفاء کا تذکرہ کیا ہے:

۱......مولانا شیخ عبدالحمید آفندی بن حسین داغستانی شروانی مکی

۲......مولانا شیخ احمد سعید مکی

۳...... ابوعبداللہ محمد صالح بن سید عبدالرحمن زواوی مکی (مدرس حرم مکہ ۱۲۴۶۔۱۳۰۸ھ)، نشرالنوروالزہر ۲۱۷)

۴...... سید محمد مکی

شیخ محمد مراد مذکور نے اپنی کتاب تلفیق الاخبار و تلقیح الآثار میں حضرت شاہ محمد مظہر کے حسب ذیل فیض یافتگان کا ذکر کیا ہے:

۵...... سید بن نور محمد، امام و مدرس قریہ ملاقای، قصبہ اور سکی (۲/ ۳۷۵) ان کے فرزند ملا عبداللہ بھی شاہ محمد مظہر کے خلیفہ تھے، (سلیمان ندوی: علمائے روس، مقالہ مشمولہ معارف، مئی ۱۹۲۲ء ص ۳۴۷)

۶...... عبدالصالح بن عبداللہ بن شریف...... قریہ...... چقر......(ف ۱۲۶۵ھ/)

۷...... شیخ احمد ضیاءالدین طرخانی (۲/ ۳۸۹)

۸...... شیخ احمد صفا آفندی (۲/ ۳۹۸) مہتمم طباعت کتاب مناقب الاحمدیہ و المقامات السعیدیہ، قزان ۱۸۹۶ء

۹...... شیخ محمد شریف آفندی (۲/ ۴۱۲)

۱۰...... شیخ محمد مراد رمزی، منزلوی مکی قازانی، (ف ۱۹۳۴ء) مترجم عربی مکتوبات امام ربانی ورشحات اور مولف ذیل رشحات اور تلفیق الاخبار

۱۱...... شیخ عبداللہ شیبی حجی قرشی (فیض الملک الوہاب ۲/ ۱۵۲۷)

۱۲...... سید الجلیل عمر بن عبداللہ بن محمد السقاف (ایضاً) ف ۱۳۰۵ھ (نشرالنور والزہر ص ۳۷۷)

Marfat.com

۱۳...... ملا حسین علی باجوڑی، جب مدینہ منورہ گئے تو تجدید بیعت کی (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص۲۲۱)

[۵۸] ایک رباط یعنی خانقاہ بکمال اہتمام وحسن انتظام..................

یہ خانقاہ رباط مظہر کے نام سے مشہور ہوئی، یہ رباط تین مزلہ تھی، شاہ محمد عمر مجددی نے اس کا قطعہ ء تاریخ تعمیر لکھا تھا، جو یہ ہے:

چوں اخ کامل محمد مظہر عالی ہمم
ساخت خوش بنیاد زیبا خانقاہِ احمدی
سالِ تاریخش دعائیہ عمر گفت، اے اله
تا ابد آباد بادا خانقاہِ احمدی

اس قطعہ سے ۱۲۹۰ھ سال تعمیر اخذ ہوتا ہے، حضرت ابوالحسن زید فاروقی جب ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء میں حج کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوئے (۱) تو یہ رباط مسجد نبوی شریف کے باب النساء کی سڑک پر اور دوسری جانب کی سڑک جنت البقیع اور رباط کے درمیان تھی۔ (مقامات خیر ۱۰۴)

راقم عاجز کو عرصہ تیس سال سے اس رباط کی تلاش تھی جب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم حج (۱۹۷۴ء) کے لئے گئے تو یہ رباط موجود تھی اور مرحوم میری درخواست پر وہاں گئے تھے اور وہاں کے کتب خانہ کی کتابوں سے کچھ مواد بھی نقل کر کے لائے تھے۔

۲۰۱۳ء کو جب مجھ مسکین کو حج کی سعادت نصیب ہوئی تو میں نے پہلے ہی اس کی جستجو شروع کردی اور مدینہ منورہ میں مقیم اکابر ہندوستانی و پاکستانی حضرات سے

(۱) حضرت ابوالحسن زید فاروقی کو تین مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی، دوسری مرتبہ بے سروسامانی کے باعث مدینہ منورہ حاضر نہ ہو سکے، اس لئے ہمارے نزدیک اس واقعہ کا سفر اول سے تعلق ہے۔

Marfat.com

اس کا موجودہ محل وقوع دریافت کرنے کی درخواست کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہء جلیلہ سے مجھے وہاں تک رسائی ہوگئی، یہ رباط اب شارع قربان پر ایک شاندار ہوٹل ہے، ہوا یوں کہ جب مسجد نبوی شریف کی توسیع کا سلسلہ شروع ہوا تو اس توسیع کی زد میں آنے والی تمام عمارات مسمار کردی گئیں جن میں شیخ الاسلام عارف حکمت کا کتب خانہ اور رباط مظہر بھی شامل تھی، شیخ عارف حکمت اسے وقف کر گئے تھے، ان کا ذخیرۂ مخطوطات تو اٹھا کر مکتبۃ الملک عبدالعزیز میں منتقل کردیا گیا، لیکن شیخ محمد مظہر کی اولاد اس وقت اور اب تک مدینہ طیبہ میں موجود ہے، اس لئے اس رباط کا کلیم کیا گیا اور حکومت سعودیہ نے بہت بڑی رقم اور زمین اس کی تعمیر نو کے لئے دے دی، راقم فقیر جب ۱۹۹۹ء کو عمرہ کے لئے وہاں حاضر ہوا تو تلاش کرتا ہوا شیخ محمد مظہر کی اولاد میں سے ایک معمر صاحب عدنان (۱) سے ملا جو شہر سے بہت دور عطر کی دکان کرتے تھے، انہوں نے بتایا کہ عرصہ دراز سے ہمارا کتب خانہ کارٹنوں میں بند پڑا ہوا ہے، وہ بالکل عامی آدمی تھے، میں نے اپنے مطلوبہ مخطوطات (مقامات معصومی، زادالمتقین از شیخ عبدالحق محدث) کے نام لکھوائے تو موصوف ان کتابوں کے نام نہیں لکھ سکتے تھے، آخر وہ دولت جو رباط مظہر کی ازسرنو تعمیر کے لئے حکومت سے ملی تھی، اس سے ایک بڑا ہوٹل بنوا کر حاجی حضرات کو کرایہ پر دینے کے لئے بنایا گیا، اس وقت یہ ہوٹل شارع قربان پر ہے جو مسجد نبوی شریف سے کوسوں دور ہے۔

[۵۹] اس رباط مظہر کا نہایت شاندار کتب خانہ بھی تھا، جس میں درگاہ مظہری دہلی کے وہ تمام اہم مخطوطات بھی تھے جو حضرت شاہ احمد سعید ہجرت کے وقت اپنے ہمراہ لے گئے تھے، حالات کی خرابی کے باعث آپ یہ تمام کتب اپنے خلیفہ جلیل حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے پاس موسیٰ زئی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں چھوڑ گئے تھے،

(۱) عدنان بن محمد مظہر بن احمد بہاء الدین بن حضرت شاہ محمد مظہر (مقامات خیر ۱۰۴-۱۰۵)

Marfat.com

بعد میں آپ کے فرمان کے مطابق آپ نے یہ تمام کتب حضرت کو مدینہ منورہ ارسال کردیں (مکتوبات حاجی صاحب شمارہ ۱۳۳ / ۱۳۸) فراغت حج کے بعد جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو برابر اس رباط کے کتب خانہ تک رسائی کیلئے دعا کرتا رہا، آخر مدینہ طیبہ سے رخصت والے دن کتابخانہ کے انچارج نے رات کو مخطوطات کی زیارت کروانے کا وعدہ کیا، میں نصف شب تک وہ کتابیں دیکھتا رہا، یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ تمام نادر مخطوطات غائب ہو چکے تھے اور جو موجود تھے ان کی حالت بہت ہی خراب وخستہ تھی گویا یہ عظیم الشان کتب خانہ اس کے نااہل مالکوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا تھا، کاش حکومت سعودیہ ان کی ملکیت کو تسلیم کئے بغیر سارا کتب خانہ اٹھا کر مکتبۃ الملک عبدالعزیز میں منتقل کر دیتی مگر ہماری بدقسمتی سے ایسا نہ ہوسکا، اب نہ تو اس کتب خانہ میں مقامات معصومی کا وہ بیش قیمت خطی نسخہ موجود تھا جس کا ذکر ہم نے مقامات معصومی کے اپنے مرتبہ ایڈیشن کی جلد اول میں حسرت کے ساتھ کیا تھا اور نہ ہی کوئی دیگر خطی نسخے دستیاب ہو سکے، نسمات القدس (مولف خواجہ محمد ہاشم کشمی) کا ایک نسخہ بری حالت میں موجود تھا، جس کی عکسی کاپی کی درخواست کی گئی تو جواں سال صاحبزادے نے عجیب دلیل دی کہ یہ وقف کتب خانہ ہے اس میں سے کسی مخطوطہ کی نقل نہیں دی جاسکتی، کاش مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ اپنی حکومت کو یہ تجویز پیش کریں کہ وہ وہاں سے تمام مخطوطات زبردستی اٹھوا کر لے جائیں۔

[۶۰] کتاب مسمیٰ بہ مقامات سعیدیہ

اس کتاب کا پورا نام مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ہے، اس کے مولف حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مدنی ہیں اس کتاب کا فارسی متن صاحب سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے ایما پر مطبع اکمل المطابع، دہلی سے ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء کو طبع ہوا اس کے ۲۸۸ صفحات ہیں مظاہر حکم احمدی اس

Marfat.com

کتاب کا تاریخ نام ہے جس سے سال تکمیل ۱۲۷۷ھ برآمد ہوتا ہے (ص ۲۷۷) حضرت مولف نے خود ہی اسے عربی میں بھی منتقل کیا جو مولف کے خلیفہ ملا احمد صفا بن عباس طاشبلکی کے اہتمام سے قازان سے ۱۸۹۶ء کو عربی ٹائپ میں طبع ہوا، اس کے آخر میں اس وقت اکابر علماء جو مولف سے عقیدت رکھتے تھے کی تقریظات بھی شامل ہیں، یعنی مولانا شیخ عبداللہ شرقی مکی مفتی حنابلہ مکہ مکرمہ، علامہ مولانا محمد العرب دمیاطی ثم مدنی شافعی، مولانا سید ہاشم حبشی مدنی شافعی، مولانا سید یوسف حنفی، مولانا شیخ محمد زاہد حنفی مدنی، مولانا سید حسن الکماخی مدنی حنفی خطیب حرم نبوی (مولف مناقب شاہ احمد سعید)، مولانا شیخ محمد مہدی حنفی داغستانی، اس ایڈیشن کے ۳۴۲ صفحات ہیں۔

[۶۱] حضرت شاہ محمد مظہر مدنی کے چار نہیں دس فرزند اور پانچ صاحبزادیاں تھیں یعنی عبداللہ، مبشر احمد، عبداللہ ثانی، احمد ثانی بہاء الدین، محمد، محمود، عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم اور صاحبزادیاں امۃ الجمیل معروف بہ جمیلہ، فاطمہ، خدیجہ، امۃ العزیز، ام کلثوم۔

آپ کے وصال کے وقت شیخ احمد ثانی بہاء الدین چھ سال کے اور عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم شیر خوارگی میں تھے، باقی چھ فرزند آپ کے حین حیات ہی اور موسیٰ وابراہیم آپ کی وفات کے بعد فوت ہوئے، شیخ عیسیٰ کی تین بیٹیاں ہیں، حضرت شاہ محمد مظہر کی صاحبزادیوں میں صرف امۃ الجمیل نے طویل پائی، شاہ محمد مظہر کے جانشین آپ کے خوردسال فرزند شیخ احمد ثانی بہاء الدین تھے جو اس وقت صرف چھ سال کے تھے ان کی تعلیم وتربیت آپ کے خلیفہ سید عبداللہ زواوی نے کی اور پھر انہیں مسند ارشاد پر بٹھایا، ان کے ایک فرزند شیخ محمد مظہر مدینہ منورہ میں عطر کا کاروبار کرتے تھے، (مقامات خیر ۱۰۴۔۱۱۱)

[۶۲] شیخ عیسیٰ کی صرف تین صاحبزادیاں تھیں (ایضا ۱۰۵)

[۶۳] مولوی ولی النبی صاحب مجددی رام پوری (۱۲۴۴۔ ۱۳۲۱ھ/ ۱۸۲۸۔

Marfat.com

۱۹۰۳ھ)

حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے تھے یعنی حضرت ولی النبی بن حبیب النبی بن ضیاء النبی بن عنایت النبی بن سلطان المشائخ بن عصمۃ اللہ بن خواجہ محمد یعقوب بن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی (ہدیہ احمدیہ ۲۹۔۳۱)

مولوی ولی النبی عالم وفاضل و صالح و متقی تھے، دو تین سال حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں رہے، پھر اجازت وخلافت سے مشرف ہوکر رام پور میں گوشہ قناعت اختیار کیا ہے (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۲۱۹) رام پور کے علاوہ کلکتہ میں رہ کر بھی تحصیل کی، جب ۱۸۵۷ء کو حضرت شاہ احمد سعید نے ہجرت کی تو راستہ سے انہیں مع اہلیہ واپس رام پور جانے کے لئے کہا، نواب خلد آشیاں کلب علی خان شاہ عبدالرشید کا بہت عقیدت مند تھا، آپ اس کی درخواست پر رام آئے اور جاتے ہوئے فرمایا کہ تم مولانا ولی النبی سے استفادۂ باطنی کیا کرو، مولوی رحیم بخش اجمیری صوری کی وفات کے بعد باتفاق صاحبزادگان آپ ہی خانقاہ شریف دہلی کے متولی مقرر ہوئے اور حضرت شاہ ابوالخیر مجددی کے خانقاہ شریف میں واپس آنے تک وہاں رہے (تذکرہ کاملان رام پور ۴۴۱۔۴۴۹، مقامات خیر ۸۸۔۹۰، ۲۰۰)

[۶۴] مولوی ارشاد حسین مجددی رام پوری (ف ۱۳۱۱ / ۱۸۹۳ء)

آپ کا نسب شریف حضرت شاہ یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی سے اس طرح واصل ہوتا ہے:

ارشاد حسین بن حکیم احمد حسین بن غلام محی الدین بن فیض احمد بن کمال بن درویش احمد بن فقیر اللہ بن شاہ محمد یحییٰ (ہدیہء احمدیہ ۹۳۔۹۴ وماقبل) آپ کے اجداد سرہند پر سکھوں کے قبضہ (۱۷۶۴ء) کے دوران ہجرت کر کے رام پور جا بسے، ان کے اساتذہ میں شیخ احمد علی اور مولوی امداد حسین مجددی شامل تھے اور ملا محمد نواب

Marfat.com

سے کتب معقول کا درس لیا، انہی کی ہدایت سے آپ حضرت شاہ احمد سعید مجددی سے وابستہ ہوئے، مولانا نذیر حسین دہلوی کی ردتقلید پر کتاب معیاد الحق کا انتصار الحق کے نام سے رد لکھا جو طبع ہو چکا ہے، رضا لائبریری رام پور میں آپ کے کئی رسائل محفوظ ہیں، تفصیل کے لئے کتب خانہ مذکور کے مخطوطات کی فہارس ملاحظہ کیجئے۔

حالات کے لئے دیکھئے:

۱...... احمد ابوالخیر مکی: ہدیہ احمدیہ، کانپور ۱۳۱۳ھ، ص ۹۳۔ ۹۴

۲...... شوق، احمد علی: تذکرہ کاملان رام پور ۳۰۔ ۳۳

۳...... محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ۲۱۸۔ ۲۱۹

۴...... مقصود احمد عمری رام پوری: مقاماتِ ارشادیہ و مناقب عنایتیہ، لاہور، مطبع دین محمدی (س۔ن)

۵...... حامد علی خان: معارف عنایتیہ، کانپور، انتظامی پریس ۱۹۵۵ء

۶...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۸/ ۴۹۔ ۵۰

[۶۵] مولانا محمد نواب (ف ۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۱ء) علوم معقول میں مولانا فضل حق خیرآبادی کے شاگرد تھے، حکیم امام الدین خان دہلوی سے طب کی تحصیل کی، نواب کلب علی خان کے اتالیق تھے، مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے تھے، حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں دو تین سال رہ کر نسبت قویہ حاصل کر کے خلافت یاب ہوئے (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ۲۳۱)

بہت سے اصحاب نے ان سے پڑھا مختلف ریاستوں میں شاہی طبیب بھی رہے (تذکرہ کاملان رام پور ۴۲۲۔ ۴۲۴)

[۶۶] شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ اس سال ۱۲۷۷ھ کو حرمین الشریفین ہجرت کی (ایضاً ۲۳۱)

Marfat.com

[٦٧] شاہ عبدالواجد مجددی تاشقرغندی.................

آپ کے احوال مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ (ص۲۱۹۔۲۲۰) کے علاوہ کہیں نہیں ملتے، آپ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی کی اولاد میں سے تھے لیکن انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی پر لکھی جانے والی کتابوں کے مولف ان کے حالات سے ناواقف تھے، ان کے مستقر تاشقرغند کے صحیح محل وقوع سے بھی ہم لاعلم ہیں، وسطی ایشیاء کا کوئی چھوٹا سا علاقہ ہوگا۔

[٦٨] شیخ خورشید احمد مجددی (۱۲۳۵۔۱۲۹۱ھ/ ۱۸۱۹۔ ۱۸۷۴ء) حضرت شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں سے تھے یعنی شیخ خورشید احمد بن شکور احمد بن محمد شرف بن رضی الدین بن شاہ فقیر اللہ بن شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی (ہدیہ احمدیہ ۱۰۳۔۱۰۵)

[٦٩] شاہ رؤف احمد عم زادۂ حقیقی یعنی شاہ رؤف احمد رافت مجددی (۱۲۰۱۔ ۱۲۴۹ھ/ ۱۷۳۶۔ ۱۸۳۳ء) خلیفہ شاہ غلام علی دہلوی۔

[٧٠] شاہ رؤف احمد کے علاوہ حضرت شاہ احمد سعید سے بھی اجازت وخلافت تھی (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص۲۳۸) شاہ سعد اللہ حیدر آبادی (ف ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۴ء) خلیفہ شاہ غلام علی دہلوی سے بھی فیض یاب ہوئے تھے۔

[٧١] ذوق سخن بھی تھا، پہلے حکیم مومن خان مومن سے اصلاح لیتے رہے، ان کے بعد مرزا اسد اللہ خان غالب سے وابستہ ہوگئے۔ خورشید تخلص تھا، ذکر السعیدین سے یہ بات پہلی بار معلوم ہوئی ہے کہ خورشید احمد مجددی کے فارسی و اردو میں دیوان بھی تھے، اردو کلام کا نمونہ تلامذۂ غالب (ص۱۷۷۔۱۷۸) میں ملاحظہ کریں۔

جب ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء کو حضرت شاہ احمد سعید نے حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کی تو شاہ خورشید احمد صاحب اس خیال سے کہ شاید آپ کو اس وقت کے حالات

Marfat.com

میں کوئی نقصان پہنچے، آپ سے الگ ہو گئے تو معلوم نہیں کہ انگریزوں نے انہیں کہاں سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تھا، جب شاہ احمد سعید شہر لدھیانہ سے گذر رہے تھے تو وہ وہاں مقید تھے، وہاں کے افغان رئیس سے جسے آپ سے عقیدت ہو گئی تھی شاہ خورشید احمد کو رہا کروایا۔ (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۱۹۸) پھر انہوں نے کابل جا کر سکونت اختیار کر لی۔

[۷۲] امیر کابل، شاہ خورشید احمد مجددی کا عقیدت مند تھا، یہاں اس کا نام نہیں لکھا گیا لیکن سنین حکومت کے اعتبار دوست محمد خان کی حکمرانی دوم (۱۸۴۲۔ ۱۸۶۳ء) سے تعلق ہے۔

[۷۳] شاہ خورشید احمد مجددی اپنے خانوادہ کو کابل میں چھوڑ کر تنہا حرمین الشریفین چلے گئے، جہاں ۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء کو ان کا وصال ہو گیا، ذکر السعیدین میں ان کا سال وفات درج نہیں ہے۔

کابل کے افغانانِ تاجر مخطوطات شاہ خورشید احمد مجددی کے کئی رسائل کے مخطوطات جناب خلیل الرحمن داؤدی مرحوم کے پاس لاہور لائے تھے جن میں سے ایک رسالہ بحر المعرفت کا روٹوگراف ہمارے ذخیرہ (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں ہے (شمارہ R.169) دیگر رسائل، مکتوبات و رباعیات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:
فہرست مشترک ۳/ ۱۳۱۷، ۴/ ۲۳۷۰، ۵/ ۴۴۶، ۸/ ۱۳۳۳، ۱۳۸۲

[۷۴] مولوی حبیب اللہ ملتانی کے حالات کے لئے ملاحظہ فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۴

[۷۵] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ نے اپنے خود نوشت احوال اپنے شیخ کے مجموعہ مکتوبات کے دیباچہ میں لکھے ہیں، یہ مجموعہ تحفہ زوایہ کے نام ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے مرتب کر کے کراچی سے ۱۹۵۵ء کو شائع کیا تھا، یہ مبارک احوال اس کے اس مطبوعہ نسخہ میں بھی موجود ہیں۔

Marfat.com

[۷۶] یہ مبارک اجازت نامہ بخط حضرت شاہ احمد سعید کا عکس کتاب حاضر کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

[۷۷] کئی خانقاہان کے خراسان میں معمور آباد ہیں..................

حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کی پہلی خانقاہ قندھار میں ناوہ ترکیان کے مقام پر تھی، دوسری علاقہ غنڈاں (من مضافات قندھار) اور تیسری علاقہ موسیٰ زئی شہر چودھواں کے مغرب کوہ سلیمان کے دامن میں ہے، آپ موخرالذکر مبارک درگاہ میں زیادہ قیام فرماتے تھے وہیں ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء کو وصال کے بعد دفن ہوئے۔

(مواہب رحمانیہ ا/ ۵۴۔۵۶، ۸۵۔۸۶)

[۷۸] حضرت شاہ غلام علی دہلوی نعمت خداوندی کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی خوش نصیبی تھی کہ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی جیسے خلیفہ میسر آئے، اور یہ حضرت مجدد الف ثانی کے نصیب تھے کہ انہیں حضرت شیخ آدم نبوڑی جیسے خلیفہ ملے اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے مولانا خالد کردی رومی جیسے خلیفہ نصیب ہوئے، اسی تسلسل میں حضرت شاہ احمد سعید بھی فرماتے تھے کہ یہ میری خوش بختی ہے کہ مجھے حاجی دوست محمد قندھاری جیسے خلیفہ ملے۔

[۷۹] یہ اجازت نامہ مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ میں شامل ہے اور اس کا عکس بخط حضرت شاہ احمد سعید کتاب حاضر کے آخر میں دیا گیا ہے۔

[۸۰] مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ کا باب دہم ص ۲۳۸۔۲۵۷

[۸۱] مولوی رحیم بخش مرحوم..................

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب حاضر کا مقدمہ

[۸۲] حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کا وصال ۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء کو ہوا۔

Marfat.com

[۸۳] موسیٰ زئی شریف، کوہِ سلیمان کے دامن میں ایک گاؤں داماں میں ہے، جہاں آپ ہر سال موسم گرما گزارتے تھے، اس دوران وہاں کی ایک مضافاتی بستی موسیٰ زئی کے رئیس خان میر عالم خان نے وہاں آپ کے لئے ایک درگاہ تعمیر کروائی (مواہب رحمانیہ ۱/ ۵۴۔۵۶، ۸۵۔۸۶)

[۸۴] ملامحمد عثمان صاحب (۱۲۴۴۔۱۳۱۴ھ/ ۱۸۲۸۔۱۸۹۶ء)

ملامحمد عثمان دامانی (مذکورہ داماں سے نسبت) حضرت حاجی دوست محمد قندھاری کے خلیفۂ خاص تھے، پاکستان کے سرحدی علاقوں کے علاوہ افغانستان و وسطی ایشیاء کے کئی اصحاب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے راہ نجات حاصل کی، ملاحظہ ہو:

۱...... اکبر علی نقشبندی (جامع) فوائد عثمانیہ (ملفوظات ومکتوبات ومعمولات خواجہ محمد عثمان دامانی، مطبع صدیقیہ، ملتان ۱۳۸۲ھ

۲...... محمد عثمان دامانی: تحفۂ زاہدیہ (مکتوبات خواجہ محمد عثمان دامانی وخواجہ سراج الدین) ترجمہ از محمد احمد نقشبندی، زوار پبلشرز، کراچی ۱۹۶۸ء

۳...... سراجی، محمد اسماعیل: مواہب رحمانیہ (فیوضات حضرات مشائخ سراجیہ) موسیٰ زئی، ۱۴۱۰ھ

۴...... سراجی، محمد سعد: مقامات عثمانیہ، موسیٰ زئی، مکتبہ سراجیہ، ۱۳۹۵ھ

۵...... ایضاً: ارمغان روحانی ترجمہ مجموعۂ فوائد عثمانی (زیر طبع)

[۸۵] ملاحسین علی باجوڑی:

بارہ تیرہ سال حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں رہے، حضرت ان پر بہت مہربانی فرماتے تھے، وہ بھی بندۂ زرخرید کی طرح خدمات بجالاتے تھے، شاہ محمد مظہر مدنی سے تجدید بیعت کی تھی، فیروز پور بھی گئے تھے، ان سے طریقہ نقشبندیہ کو بہت رواج ہوا، حضرت کا ایک مکتوب بھی ان کے نام ہے (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ

Marfat.com

۲۲۱-۲۲۲)

[۸۶] مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا شاہ رخ دہلوی

حضرت شاہ احمد سعید کے خاص نیاز مندوں میں سے تھے، دنیاداری کے اشغال کے باوجود انہوں نے حضرت سے روحانیت کا سبق لیا، اوران کی نسبت ولایت کبریٰ تک پہنچ گئی، حضرت کے ہمراہ مدینہ منورہ میں بھی رہے، انہیں شاہ عبدالرشید مجددی کی صحبت بھی میسر تھی۔ (ایضاً ۲۳۶)

[۸۷] ملا قربان بخاری

ان کی علاقائی نسبت قراتکینی ہے، موضع قراتکینہ بخارا کے مضافات میں ہوگا، اس لئے مولف نے انہیں بخاری لکھا ہے، شاہ محمد مظہر ان کی اجازت ورخصت کے وقت کم سن تھے، حضرت ان کی مدح فرماتے ہوئے کہتے تھے کہ انہوں نے سلوک مجددی حاصل کر کے قوی نسبت حاصل کر لی تھی، میں نے سنا ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں صاحب ارشاد ہیں (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۲۰)

[۸۸] ملا یوسف ارگنجی، کئی سال حضرت کی خدمت میں رہے، اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے ان کے حلقہ میں بہت ازدحام ہوتا تھا، حضرت فرماتے تھے کہ انہوں نے خاندانِ نقشبندیہ کی نسبت بہت اچھی طرح حاصل کی ہے۔

[۸۹] وطن مالوف، یعنی ارگنج کو مرخص ہوئے، اورگنج، ماوراءالنہر میں فرغانہ کے نواح میں ایک موضع ہے (یاقوت حموی: معجم البلدان ۱/ ۲۸۰) اورگنج کے مختلف اوقات میں مختلف ناموں اور تاریخی حوادث کے لئے دیکھئے:

۱...... بارتولد: ترکستان نامہ ۲/ ۹۴۷-۹۴۸

۲...... بارتولد: گزیدۂ مقالات تحقیقی ص ۱۸-۳۲ (کہنہ اورگنج)

[۹۰] حاجی ملا عبدالکریم کولابی

Marfat.com

آپ کے اکابر خلفاء میں سے تھے، حافظ، قاری اور مجود تھے، شاہ محمد مظہر مدنی نے کم سنی میں ان سے قرآن مجید سے متعلق کچھ اسباق پڑھے تھے، خلافت یاب ہوکر رخصت ہوئے (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۲۲۱)

[۹۱] حاجی ملا عبدالکریم کا مستقر علاقہ کولاب تھا، جو افغانستان کے مشہور صوبہ بدخشان کا ایک شہر ہے، ختلان بدخشاں یعنی کولاب......(ارمغان بدخشاں ص ۷۵)

راہنمای قطغن وبدخشاں (بامداد اشاریہ)، تاریخ بدخشاں (بامداد اشاریہ)

حضرت شاہ احمد سعید کے کئی خلفاء کا تعلق اسی خطہ کولاب سے تھا مثلاً ملا محمد یوسف کولابی، ملا نور محمد کولابی، محمد شریف کولابی وغیرہ۔

[۹۲] ملا حسام الدین باجوڑی

مغلوب احوال اور نشۂ محبت میں سرشار رہتے تھے کئی سال پہلے فوت ہوگئے تھے، یعنی قبل ۱۲۷۷ھ (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۲۲۲)

[۹۳] ملا تاج محمد قندھاری

علوم معقول ومنقول، فقہ واصول کے ماہر تھے، کئی سال حضرت کی خدمت میں رہے، سلوک کی تکمیل کے بعد اجازت وخلافت یاب ہوئے، شاہ محمد مظہر مدنی ان کی خدمت میں درس لیتے تھے، حضرت ان سے بہت خوش رہتے تھے، دوبارہ حج کے لئے گئے تو راستہ میں انتقال ہوگیا۔ (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۲۲۳)

[۹۴] ملا سفر دروازی:

پہلے حضرت شاہ ابوسعید مجددی کی خدمت میں رہے اور آپ کے ہمراہ ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء کو حج کے لئے گئے، واپس آکر کئی سال حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں رہ کر سلوک کی تکمیل کی، (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۲۲۳)

Marfat.com

[۹۵] ملا سفر دروازی کا وطن (مستقر) علاقہ درواز تھا، جو بخارا کی حدود میں تھا، یہ خطہ حاکم بخارا کے زیر نگین تھا، اس کی تاریخ اور اطوار مردم کی تفصیل کے لئے دیکھئے:

۱...... محمد نادر خان: راہنمای قطغن و بدخشان ۲۲۸۔۲۳۴ (و بامداد اشاریہ)

۲...... بارتولد، و، و: گزیدۂ مقامات تحقیقی ۳۲۶۔۳۳۰ (و بامداد اشاریہ)

[۹۶] ملا پیر محمد قندھاری

حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے آپ کے خلفاء کے حضور رہے، انہیں گرمی، سردی اور بارش وغیرہ کی پروا نہیں ہوتی تھی، صرف دو سال کی مدت میں ان کا سلوک مکمل ہو گیا، خلافت و اجازت لے کر چلے گئے، ۱۲۷۷ھ تک شاہ محمد مظہر مدنی کو ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۳۲۳)

[۹۷] ملا محمد یوسف کولابی

پہلے حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ مرزا عبدالغفور خورجوی کی خدمت میں رہے، پھر حضرت شاہ احمد سعید کے حضور آئے اور چند سالوں میں ہی سلوک کی تکمیل کر کے خلافت یاب ہوئے، موصوف اپنے مستقر کولابِ (بدخشان) میں مصروف کار ہیں۔ (ایضا ۲۲۴)

[۹۸] ملا محمد شریف کولابی

تحصیل علم کے بعد حضرت سے منسلک ہوئے، چند سال ذکر و شغل میں مصروف رہ کر خلافت حاصل کی، ۱۲۷۷ھ سے کئی سال پہلے ان کا کولاب (بدخشان) میں انتقال ہو چکا تھا۔ (ایضا ۲۲۴)

[۹۹] ملا نور محمد کولابی

علم و عرفان کے جامع تھے، کثرت اذکار و اشغال و توجہ حضرت کی بدولت

Marfat.com

انہیں حظِ وافر نصیب ہوا، جلد ہی خلافت یاب ہو کر اپنے وطن کو لا ب رخصت ہوئے۔
[۱۰۰] ملا کولابی کے استاد جو شیخ طریقت بھی تھے، کا تعلق سلسلہء قادریہ سے تھا، بہت انصاف پسند تھے اپنے شاگردوں اور مریدوں سے فرمایا کہ ان کی روحانیت مجھ سے بالاتر ہے وہ عرش پر ہیں اور میں فرش پر ان کی خدمت میں رجوع کریں، استاد کے فرمان کے باعث ان کے حلقہ میں خلائق کا بہت ہی ہجوم رہتا تھا۔ (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۲۴)

[۱۰۱] ملا اسکندر بخاری

ان کا تعلق بخارا کے ایک مضافاتی علاقہ قرا تکینہ سے تھا، طالب علمی کے ارادہ سے دہلی آئے تھے، درس کے دوران حضرت سے ملے، توجہات لیں تو علم ظاہری کی تحصیل ترک کر کے صحبت شریف کا اہتمام کیا، اجازت وخلافت سے ممتاز ہوئے، شاہ عبدالرشید اور شاہ محمد مظہر مدنی سے بھی توجہات لیں، شاہ محمد مظہر کے ہمراہ حج سے مشرف ہوئے، حضرت شاہ احمد سعید کے وصال (۱۲۷۷ھ) کے چند روز بعد مدینہ طیبہ میں فوت ہو کر حضرت کے نزدیک جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (ایضاً ۲۲۴)

[۱۰۲] ملا گل محمد غزنوی

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے، افغانستان کے اصحاب کو ان سے بہت فیوض حاصل ہوئے، حج کے لئے گئے اور وہیں فوت ہو گئے (ضمیمہ مقامات مظہری ۵۷۰۔۵۷۱، جواہر علویہ ۲۴۲۔ ۲۴۳) ان کے فرزند ملا فیض احمد حضرت شاہ احمد سعید کے خلفاء مخصوص میں سے تھے، آپ نے ان کے والد کی بجائے رہنمائی خلائق کے لئے مرخص فرمایا، عین جوانی میں انتقال کر گئے (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ص ۲۲۵)
[۱۰۳] ۱۲۷۷ھ (تالیف مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ) تک بقید حیات تھے اور ذکرالسعیدین کی تالیف (۱۳۰۷ھ) کے بعد وصال ہوا۔

Marfat.com

[۱۰۴] حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف القرشی الہاشمی، ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ف ۶۸ھ/ ۶۸۷ء انہ مات بالطائف (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۴/ ۹۰۔۹۴)

[۱۰۵] ملا فیض احمد قندھاری......

ان کے احوال میں حضرت مولف سے دو طرح کا سہو ہوا ہے اول یہ کہ ان کا صحیح نام ملا فیض محمد نیازی قندھاری ہے، انہوں نے ان کی قومی نسبت نیازی بھی نہیں لکھی، شاہ محمد مظہر مدنی نے ان کا نام فیض محمد ہی لکھا ہے، انہوں نے حضرت حاجی دوست محمد قندھاری سے بھی توجہات لی تھیں۔

[۱۰۶] حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے مکتوب نمبر ۵۳ میں لکھا ہے کہ ان کے خط سے جو مجھے ملا ہے بہت مسرور و مفرح کر دیا ہے، ان سے اس خاندان کی برکات کا خوب ظہور ہو رہا ہے، انہیں دوبارہ کلاہ و عمامہ دے کر خلافت سے نوازا گیا ہے (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۲۲۶)

[۱۰۷] ملا محمد جان قندھاری، کے یہ حالات مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ (ص ۲۲۶۔۲۲۷) سے ماخوذ ہیں لیکن شاہ محمد مظہر نے ان کا عرف ولایتی شاہ نہیں لکھا۔

[۱۰۸] ملا ظہیر الدین باجوڑی.............

شاہ محمد مظہر نے ان کا عرف اخوندزادہ درہ باجوڑی لکھا ہے۔(ایضاً ۲۲۸)

[۱۰۹] بعض کتب حدیث و تصوف حضرت سے پڑھیں..........

شاہ محمد مظہر مدنی نے صراحت کی ہے کہ یہ کتب شرح آداب المریدین و مکتوبات امام ربانی وغیرہ حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں پڑھی تھیں۔ (ایضاً: ۲۲۷)

Marfat.com

[۱۱۰] قتال دہلی میں درجہء شہادت پایا

یعنی ملا محمد کبیر قندھاری نے ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ قتل وغارت کے دوران دہلی میں شہادت پائی، شاہ محمد مظہر نے ان کی شہادت کے سلسلہ میں وضاحت نہیں کی کہ وہ کہاں اور کب شہید ہوئے لیکن ذکرالسعیدین میں واضح طور پر ''قتال دہلی'' لکھا ہوا ہے۔

[۱۱۱] میر عبداللہ پیشاوری

شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ میر صاحب مدتوں حضرت کے آستانہ پر معتکف رہے، ان کا باطنی معاملہ حقیقت قرآن تک پہنچا تھا کہ آپ نے انہیں خلافت دے کر میرے ساتھ حج کے لئے بھیجا، وہاں ایک سال تک مقیم رہے پھر بھوپال کے لئے روانہ ہو گئے (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۲۷)

[۱۱۲] مولوی سید بشیر علی امروہوی.........

شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ موصوف عالم خوش تقریر وفاضل پر تحقیق تھے، اپنے وعظ میں فرقہ وہابیہ کا سخت الفاظ میں رد کرتے تھے۔ (ایضا:۲۲۸)

[۱۱۳] مولوی سید عبدالسلام فتح پور ہسوی (۱۲۳۴-۱۲۹۹ھ/ ۱۸۱۸-۱۸۸۱ء)

شاہ محمد مظہر نے انہیں علم فرائض کا ماہر عالم بتایا ہے، حضرت شاہ احمد سعید اس علم میں ان سے رجوع فرماتے تھے اور اس باب میں جو سوالات آپ سے پوچھے جاتے تھے مولوی عبدالسلام ہی ان کا جواب دیتے تھے، حضرت اپنے گھر سے ان کے لئے خاص طعام خود لاتے تھے، آپ نے تکمیل سلوک کے بعد انہیں فتح پور ہسوہ رخصت فرمایا، جہاں وہ یاد خدا میں مصروف ہیں۔ (ایضا۲۲۹)

حضرت شاہ ابوالخیر مجددی جب حرمین الشریفین سے دہلی تشریف لائے تو انہوں نے اظہار احوال کے طور پر اپنے قیام خانقاہِ مظہری میں قیام کے لئے سید

Marfat.com

عبدالسلام ہسوی کو خط لکھا جو ۱۲۹۸ھ کا مکتوبہ ہے اس کی نقل مقاماتِ خیر (۱۸۵۔ ۱۸۶) میں ہے، کئی اہم رسائل تالیف کئے، شاہ عبدالغنی مجددی سے حدیث کی سند لی، شیخ احمد دحلان مکی سے تکمیل کی، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

۱...... واحد، واحد علی، سید: پشت نامہ ء ہسوہ، بہرائچ، ۱۹۲۹ء

۲...... واقعات ولی (مناقب شاہ عبدالسلام ہسوی) مولفہ رحمت علی، مطبوعہ مطبع نظامی، کانپور ۱۳۰۴ھ

۳...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷ / ۲۶۳۔۲۶۵

۴...... محمد مظہر مدنی: مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۲۲۹

۵...... رحمن علی؛ تذکرہ علمائے ہند ۳۰۰

۶...... اعظمی، اشتیاق احمد: اودھ میں افتاء کے مراکز اوران کی خدمات، ص ۲۸۸۔ ۳۰۰

[۱۱۴] شاہ عبدالحکیم پنجابی ...... کئی سال تک خانقاہ حضرت شاہ احمد سعید میں پانی فراہم کرنے کی خدمت انجام دیتے رہے۔

[۱۱۵] مولوی محمد غوث شاہ عبدالحکیم مذکور کے فرزند تھے، دینی علوم کے عالم اپنے والد کے ہمراہ کمال اشتیاق سے پاپیادہ حج کے لئے گئے تھے، شاہ محمد مظہر مدنی ان کے احوال پر رشک کرتے تھے۔ (مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص ۲۳۰)

[۱۱۶] ملا محمد سالم وملا عبداللطیف دونوں بھائی قندھار کے اکابر میں سے تھے، ملا سالم عالم دفقیہ تھے، لیکن جلد ہی فوت ہو گئے۔ (ایضاً ۲۳۱)

[۱۱۷] ملا عبداللطیف قندھاری بھی اپنے بھائی ملا محمد سالم کے ساتھ صرف ایک سال حضرت کی خدمت میں رہے اور عناصر ثلاثہ تک نسبت حاصل کر کے اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔ (ایضاً ۲۳۰)

Marfat.com

[۱۱۸] ملا چندن خان، ان کی نسبت بہت رنگین تھی، حضرت کی بہت خدمت کی یہاں تک کہ اپنی جان کی پروا نہیں کرتے تھے، اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ (ایضا ۲۳۱)

[۱۱۹] مولانا محمد نواب...... (۱۲۳۱ - ۱۳۱۰ھ/ 1815 - ۱۸۹۲ء مکہ مکرمہ میں فوت ہو کر وہیں معلا میں دفن ہوئے۔

مولانا محمد نواب بن سعد اللہ بن عبید اللہ حنفی، ان کے بزرگ احمد شاہ درانی (۱۱۶۰ - ۱۱۸۷ھ/ ۱۷۴۷ - ۱۷۷۳ء) کے ہمراہ پشاور آئے اور یہیں آباد ہو گئے، بیس برس کی عمر میں تحصیل علم کے لئے لکھنو اور رام پور میں قیام کیا، مولانا فضل حق خیر آبادی (ف ۱۲۷۸ھ/ ۱۸۶۱ء) سے تلمذ تھا، نواب کلب علی خان (والی رام پور) کے اتالیق مقرر ہوئے، والیہ بھوپال سکندر بیگم کے ہاں بہ حیثیت طبیب ملازم تھے۔

[۱۲۰] حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کا ارادہ کر لیا اور وہیں مقیم ہو گئے، آپ نے ۱۸۵۹ء کو مکہ مکرمہ میں قیام کیا، شاہان ترکیہ یعنی سلاطین حرمین سے اچھے تعلقات تھے، پہلے حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں سلوک مکمل کیا، مکہ میں شیخ ابراہیم رشیدی (ف ۱۲۹۱ھ) اور شیخ خضرویہ سے خلافت یاب ہوئے، مصر اور قسطنطنیہ کے سفر بھی کئے۔

[۱۲۱] دہلی آ کر حکیم امام الدین خان ٹونکی دہلوی (ف ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) سے طب کی تحصیل کی (تذکرہ کاملان رام پور ص ۴۲۲)

[۱۲۲] بسبب صحبت بعض کسان بہ نسبت عقیدۂ سابق فتور واقع ہوا......

یہاں حضرت مولف نے ان کے عقیدہ میں فتور کا ذکر نہیں کیا کہ کیا تبدیلی آئی تھی؟ موصوف پہلے تو مسیح الدولہ حکیم حسن علی بن مرزا علی لکھنوی کے ساتھ مل کر لکھنو میں مطب کرتے تھے جو متعصب شیعہ تھے (نزہۃ الخواطر ۸ / ۴۶۱) ممکن ہے ان پر ان کی صحبت کے اثرات ہوئے ہوں، پھر ہجرت سے پہلے وہ بھوپال میں ملازم تھے جو

Marfat.com

غیر مقلدین کا مرکز تھا، ملاحظہ ہو:

۱...... شوق، احمد علی: تذکرۂ کاملان رام پور ۲۲ھ ص ۴۲۴

۲...... عبدالستار دہلوی مکی: فیض الملک الوہاب ۲/ ۱۳۵۹۔۱۳۶۰

۳...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۸/ ۴۶۰۔۴۶۱

۴...... مرعشلی، یوسف: نثر الجواہر والدرر ۲/ ۱۵۱۲

۵...... عبداللہ مرداد ابوالخیر: نشر النور والزہر ۳۲۸، ۵۰۲

[۱۲۳] شیخ ابو بکر رومی دیار بکری

شیخ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ موصوف خوش لحن اور خانقاہ شریف دہلی کی مسجد کے موذن بھی تھے (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۲۳۷)

ان کی نسبت دیار بکر سے تھی، جو ایک بہت بڑا خطہ ہے جس کی حدود دجلہ کے مغرب سے لے کر بلاد جبل...... ومیافارقین تک تھیں (یاقوت حموی: معجم البلدان ۲/ ۴۹۴)

[۱۲۴] شیخ محسن بصری حنبلی

شیخ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید کے کمالات کی شہرت سن کر تحصیل معرفت کے لئے آئے، تین سال تک آپ کی خدمت میں رہ کر نسبت مجددی حاصل کی اور اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۲۳۰)

[۱۲۵] مولوی غلام محمد غزنوی

کتب دقیقہ کی تحقیق کے لئے ہندوستان آئے، جب حضرت شاہ احمد سعید کی زیارت ہوئی تو علم ظاہری سے دل سرد پڑ گیا، بکثرت مراقبات کرتے تھے، ایک سانس میں گیارہ سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھتے تھے، رات بھر بیدار رہتے، تین سال تک

Marfat.com

آپ کی خدمت میں رہ کر سلوک کی تکمیل کی اور اجازت وخلافت سے سرفراز ہوکر اپنے وطن غزنی (افغانستان) گئے (ایضاً ۲۳۱-۲۳۲)

[۱۲۶] حاجی گل محمد رومی

اول بعض خلفاء حضرت سے استفادکیا......

حاجی گل محمد نے پہلے مولوی محمد رومی خلیفہ مولوی محمد جان قندھاری (رک مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ص۲۲۶) سے توجہات لیں، انہوں نے سولہ مختلف بزرگوں کے حضور رہ کر کسب کیا، جن میں مولوی محمد رومی، شیخ محمد صدیق کابلی، شیخ رحمت اللہ لودھیانوی، شیخ امام علی شاہ (تخت ہزارہ) شاہ سلیمان تونسوی، مولوی محمد شریف قندھاری، مولوی غلام حسین لودھیانوی وغیرہ قابل ذکر ہیں (مقاماتِ گل محمدیہ ص ۳۸-۴۴) آخر میں دہلی حاضر ہوکر حضرت شاہ احمد سعید سے فیض یاب ہوئے۔

[۱۲۷] ''چند سال بلدہ ٹونک میں افادۂ مریدین میں سرگرم رہ کر''

حاجی گل محمد رومی ۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۲ء کو ٹونک پہنچے تھے، اس وقت نواب امیر خان وہاں کے حاکم تھے (ایضاً ص ۲-۳) حضرت شاہ احمد سعید سے اجازت وخلافت کے بعد پھر ٹونک گئے اور سفر حرمین تک وہاں دعوت وارشاد میں مصروف رہے۔

[۱۲۸] حاجی گل محمد رومی کا مدینہ منورہ میں ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء کو وصال ہوا، شاہ محمد عمر مجددی نے فارسی میں قطعہ تاریخ وفات کہا (ایضاً ۷۳)، ابوالحسن نے حاجی صاحب کے مناقب میں ایک ضخیم کتاب بزبان اردو مقاماتِ گل محمدیہ کے نام سے لکھی تھی جو مطبع احمدی، مدارس سے ۱۳۰۷ھ کو شائع ہوئی، اس میں انہوں نے زیادہ تر حاجی صاحب کی کرامات ہی لکھی ہیں، ان کے بہت سے خلفاء کا بھی ذکر کیا ہے۔
(ص ۲۴-۳۴)

Marfat.com

[۱۲۹] مولانا شیخ محمود آفندی مکی (۱۲۳۳۔۱۳۰۴ھ/ ۱۸۱۷۔۱۸۸۶ء)

سید محمود آفندی بن اسماعیل بن عمر بن احمد حسینی نقشبندی حنفی، ابھی پانچ سال کے تھے کہ ان کے والد نے آستانہ (مضافات استنبول، ترکی) میں آکر قیام کیا، جہاں ان کی ابتدائی تعلیم کے مراحل طے ہوئے، پھر اکابر علماء کی خدمت میں مروجہ علوم کی تحصیل کی، والد کی وفات کے بعد مکہ مکرمہ چلے گئے، پھر علم تصوف کی طرف راغب ہوئے، جب حضرت شاہ احمد سعید ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء کو ہجرت کر کے مکہ شریف آئے تو موصوف آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، علم کلام یعنی اس وقت کے اختلافی مسائل پر کئی رسائل لکھے، نجاۃ الطالبین کے نام سے ایک رسالہ تصوف کا بھی تالیف کیا، ان کا اواخر محرم ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۶ء کو طائف میں انتقال ہوا اور حضرت ابن عباس کے روضہ کے جوار میں دفن کئے گئے۔ (فیض الملک الوہاب ۲/ ۱۵۵۹۔۱۵۶۰)

[۱۳۰] مولانا آفندی ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء کو مکہ مکرمہ کے کتب خانہ جو اس وقت کتب خانۃ المجیدیۃ کہلاتا تھا کے محافظ (کتابدار) مقرر ہوئے، یہ کتب خانہ حرم مکہ میں تھا۔ (ایضاً ۲/ ۱۵۵۹)

[۱۳۱] از جانب سلطان روم مامور ہیں......

اس وقت حرمین الشریفین پر ترک سلاطین کی حکومت تھی، اس زمانہ میں سلطان عبدالمجید اول بن محمود (۱۲۵۵۔۱۲۷۷ھ/ ۱۸۳۹۔۱۸۶۰ء) حکمران تھا، جو بہت علم دوست اور علماء نواز تھا، اب یہ کتب خانہ حرم مکی شریف میں نہیں بلکہ اسے حرم سے تقریباً چودہ کلومیٹر دور العزیزیہ کے علاقہ میں منتقل کر کے ایک بڑی اور سات منزلہ عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے ۲۰۱۳ء کے حج کی سعادت کے دنوں میں راقم مسکین پورا ایک مہینہ اس کتب خانہ سے استفادہ کرتا رہا ہے، ایک منزل صرف مخطوطات کے لئے مخصوص ہے، ملاحظہ ہو:

Marfat.com

۱...... عبدالستار دہلوی مکی: الفیض الملک الوہاب المتعالی ۲/ ۱۵۵۹۔۱۵۶۰

۲...... عبداللہ مرداد ابوالخیر: نشرالنور والزہر ۷۹۵

[۱۳۲] مولوی محمد شاہ از اعیانِ لکھنو..................

شاہ محمد مظہر مدنی نے ان کے مختصر حالات دیئے ہیں (مناقب احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۲۳۲)

[۱۳۳] مولوی سید قمرالدین احمد لکھنوی..................(ایضاً: ۲۳۲)

[۱۳۴] مولوی ابوالحسن لکھنوی بن حافظ ایوب، حافظ صاحب حضرت شاہ درگاہی رام پوری کے خلیفہ تھے۔

[۱۳۵] شیخ یحی خالدی، مولانا خالد کردی رومی (خلیفۂ شاہ غلام علی دہلوی) سے بیعت تھے اور مکہ مکرمہ میں مولوی ابوالحسن کی ان سے ملاقات ہوئی تھی (مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ۲۳۵) حالات زندگی ہمیں نہیں مل سکے۔

[۱۳۶] حافظ ایوب خلیفہ شاہ درگاہی، ایک حافظ سید محمد ایوب کا ذکر تذکرہ کاملان رام پور، ص ۷۵ میں ہے، یہ متعین نہیں ہوسکا کہ اس سے مراد کیا یہی حافظ ایوب ہیں؟

[۱۳۷] شاہ درگاہی، یعنی شیخ فیض بخش، شیخ جمال اللہ رام پوری سے بیعت تھے، ان کا وصال رام پور میں ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۱۱ء کو ہوا، شاہ رؤف احمد رافت مجددی اور شاہ ابوسعید مجددی نے اوائل حال میں ان سے منسلک ہوکر سلوک کی تعلیم حاصل کی تھی۔ (ضمیمہ مقامات مظہری ص: ۵۸۴)

[۱۳۸] حضرت والد وعم اصغر..................

یہاں حضرت والد سے مراد مولف ذکرالسعیدین شاہ محمد معصوم کے والد گرامی شاہ عبدالرشید اور عم اصغر اشارہ ہے حضرت شاہ محمد مظہر مدنی کی طرف۔

[۱۳۹] میاں رحیم الدین صاحب دہلوی..................

Marfat.com

انہوں نے اپنے حالات خود لکھے ہیں، جس میں فرماتے ہیں کہ میں طلب کے دوران سب سے پہلے حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں ۵، محرم ۱۲۷۲ھ کو بیعت ہوا، ایک سال دو ماہ خدمت میں رہا یعنی (خانقاہ دہلی)

مخزن حقیقت ترجمہ معمولات مظہریہ ص ۲۰۸

[۱۴۰] عم کلاں سے نہایت خصوصیت تھی.........

یعنی میاں رحیم الدین دہلوی مولف کے بڑے چچا حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی سے بھی اسی دوران فیض یاب ہوئے۔

[۱۴۱] ''عزیزی مولوی ابوالخیر کو عالم طفلی میں بکمال محبت''.........

یہاں مولوی ابوالخیر سے حضرت شاہ ابوالخیر مجددی بن شاہ محمد عمر بن حضرت شاہ احمد سعید مراد ہیں، حالات کے لئے کتاب حاضر کا مقدمہ ملاحظہ کیجئے۔

[۱۴۲] ''شایق زیارت جمیع بزرگانِ طریقت''.........

یعنی میاں رحیم الدین دہلوی کو تمام سلاسل کے بزرگوں سے ملاقات وزیارت کا اشتیاق رہتا تھا.....خود لکھتے ہیں:

دہلی سے تھانہ بھون جاکر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی خدمت میں ۴، ربیع الاول ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء کو سلسلہء چشتیہ میں بیعت کی اور پھر دس ماہ تک حضرت حاجی صاحب اور حافظ شاہ محمد ضامن اور مولانا محمد تھانوی کی خدمت میں رہا، اس کے بعد غدر ہوگیا، حضرت شاہ احمد سعید مع متعلقین ہندوستان سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں مقیم ہوگئے، شاہ محمد ضامن بھی شہید ہوگئے، اس دوران حاجی امداداللہ نے بھی ہجرت کی اور مکہ مکرمہ میں قیام کرلیا، ان حالات میں شیخ محمد تھانوی صاحب کا بھی وصال ہوگیا، تو پھر پانی پت جاکر ۲۳، رمضان المبارک ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء کو حضرت قاری عبدالرحمن پانی پتی کی خدمت میں سلسلۂ قادریہ میں بیعت کی، ۳۳

Marfat.com

سال تک ان سے تعلق خاطر رہا، آپ سے اجازت وخلافت بھی پائی، ۱۳۱۴ھ کو ان کا بھی وصال ہوگیا، ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء کو حج کی سعادت نصیب ہوئی تو مدینہ منورہ میں حضرت شاہ محمد مظہر بن حضرت شاہ احمد سعید کی زیارت بھی ہوئی۔(مخزن حقیقت ص ۲۰۸۔۲۰۹ ملخصا)

[۱۴۳] مولوی رحیم الدین احمد (حکیم رحیم بخش دہلوی)، مولوی امام بخش صہبائی (ف ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء) کے شاگرد تھے، فارسی و اردو میں شعر کہتے تھے، طرب تخلص تھا، تاریخ گوئی کا اچھا ملکہ رکھتے تھے، صہبائی کے فرزند عبدالکریم سوز (ف ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۵ء) سے بھی تلمذ تھا، ڈیوڑھی صاحبہ محل میں طرب کی طرف سے بزم مشاعرہ بھی ہوا کرتی تھی۔ (خمخانہ جاوید ۵ / ۴۴۱)، اپنی ساری کتابوں اور بعض معاصرین کی کتب کے قطعاتِ طباعت بھی لکھتے تھے، مولوی طرب نے کئی کتب تصوف وغیرہ کا اردو میں ترجمہ بھی کیا تھا، جن میں سے چند نام یہ ہیں۔

۱...... نصائح العارفین ترجمہ معراج المومنین مولفہ قاضی محمد بدل بلخی، دہلی ۱۳۱۴ھ

۲...... مخزنِ حقیقت ترجمہ معمولات مظہریہ مولفہ شاہ نعیم اللہ بہرائچی، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۵ھ

۳...... منفذ العرفان ترجمہ تکمیل الایمان مولفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۱ھ (مع تقریظ قاری عبدالرحمن پانی پتی)

۴...... تبین الضاد ترجمہ تحفہ نذیر مولفہ قاری عبدالرحمن پانی پتی، مطبوعہ ساڈھورا (رک فہرست کتب ذخیرۂ محمد اقبال مجددی، شمارہ ہای ۶۵۸، ۶۹۱۷، ۶۹۲۷)

مولوی رحیم الدین طرب نے معمولاتِ مظہریہ کا اردو ترجمہ مخزنِ حقیقت کے نام شائع کیا تو اس میں بطور ضمیمہ آب حیات مولفہ محمد حسین آزاد سے حضرت مظہر کے

Marfat.com

بارے میں آزاد کے ہفوات بھی شامل کردیئے، حضرت شاہ ابوالخیر مجددی نے جب یہ کتاب دیکھی تو انہیں خانقاہ شریف طلب کر کے اس پر محاسبہ کیا، انہوں نے معذرت کی تو شاہ ابوالخیر نے کہا کہ نہیں تم اپنا توبہ نامہ شائع کرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے ۱۹۸۹ء کو خانقاہ مظہری دہلی میں مجھ سے فرمایا کہ عرصہ ہوا ہندوؤں نے مولوی طرب کی مسجد (دہلی) کو مسمار کر کے مندر بنالیا تھا، حکیم طرب کے حالات کے لئے دیکھئے:

۱...... طرب، رحیم الدین دہلوی: مخزن حقیقت، خاتمہ خودنوشت احوال، دہلی مطبع رضوی ۱۳۱۵ھ

۲...... نساخ، عبدالغفور: سخن شعراء ص ۴۰

۳...... حسن علی خان: تذکرہ بزم سخن

۴...... نورالحسن خان: طور کلیم ص ۸۷

۵...... صمدانی، محمد عامر: کاملان تھانیسر، علی گڑھ ۲۰۰۳ء

۶...... صابر، قادر بخش: گلستان سخن مرتبہ خلیل الرحمن داؤدی ۲/۱۷۹

۷...... ظل الرحمن، حکیم: دلی اور طب یونانی، لاہور، ص ۳۰۰

۸...... سری رام: خمخانہ جاوید مرتبہ برجموہن تاتریہ کیفی، دہلی ۱۹۴۰ء جلد پنجم ص ۱۴۱،۴۴

[۱۴۴] شیخ حسن آفندی رومی......................

شیخ محمد مظہر مدنی لکھتے ہیں، ان کا جذبہ بڑا قوی تھا، کثیر الذکر و شوق تھے، ہمیشہ آہ و نعرہ لگاتے رہے تھے، مدینہ منورہ میں حضرت کی خدمت میں رہ کر اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ۲۳۴)

Marfat.com

شاہ محمد مظہر نے ان کی نسبت آفندی کے ساتھ ''انہ دولی'' بھی لکھا ہے (ایضاً)

[۱۴۵] سید ابراہیم کردی.................

حضرت شاہ احمد سعید ان کے حال پر بڑے مہربان تھے، ولایت کبریٰ پر فائض ہو کر اجازت یاب ہوئے۔ (ایضاً ۲۳۴۔۲۳۵)

[۱۴۶] مولوی رضا علی صاحب بنارسی (۱۲۴۶۔۱۳۱۲ھ/ ۱۸۳۰۔۱۸۹۴ء) بن سخاوت علی حنفی

شیخ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید کے حکم پر انہوں نے میری صحبت اختیار کی، حضرت کے ایام مرض کے دوران مدینہ منورہ میں آپ کے امر پر تراویح کی نماز پڑھاتے تھے، انہیں حضرت کی آخری استعمال شدہ دستار بھی ملی تھی (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ۲۳۵) واپس بنارس آکر درس و تدریس اور افتاء میں مصروف ہوگئے مولوی رضا علی بنارسی کئی کتابوں کے مولف بھی تھے، یعنی مظاہر الحق فی اثبات عمل المولد والقیام، رغائب الالباب (رسالہ فی القرأۃ)، مجموعہ مسائل الفقہیہ (نزہۃ الخواطر ۸/ ۱۵۲)

[۱۴۷] تا [۱۴۹] ملا رحمت اللہ بخاری، ملا نور احمد غزنوی، حاجی احمد آفندی ازہری کے حالات شاہ محمد مظہر مدنی نے مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں نہیں لکھے، بلکہ مولف ذکرالسعیدین نے اضافہ کیا ہے۔

[۱۵۰] منشی رضا علی حیدر آبادی

شیخ محمد مظہر نے لکھا ہے کہ موصوف خط نستعلیق کے استاد تھے، وہ شاعر بھی تھے، انہیں باطن کا بھی ادراک تھا، (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ۲۳۷)

[۱۵۱] مولوی محمد حسین حیدر آبادی

شیخ محمد مظہر نے انہیں خطاطِ ہفت قلمی لکھا ہے، وہ حسن اخلاق سے آراستہ اور

Marfat.com

حضرت کے کامل نیاز مندوں میں سے تھے۔ (ایضاً ۲۳۷) تفصیل کے لئے دیکھئے:
قمر، نصر اللہ خویشگی خورجوی: تاریخ دکن ص ۱۱۲

[۱۵۲] ملا عبدالرحیم چینی

شاہ محمد مظہر نے ان کے احوال کتاب مناقب احمد یہ و مقامات سعیدیہ میں نہیں لکھے۔

[۱۵۳] ملک ملیبار

ملیبار ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں سے ہے، یہ مدراس کا ایک ڈسٹرکٹ ہے (امپیریل گزیٹیئر آف انڈیا ۱۷/ ۵۳۔ ۷۲)، ملیبار (پر عربوں کا قیام اور اشاعتِ اسلام) مولفہ حکیم شمس اللہ قادری، علی گڑھ، ۱۹۳۰ء

[۱۵۴] اخون حمزہ باجوڑی

خواہر زادہ ملا حسین علی باجوڑی اور اخوند حمزہ حضرت کے قدیم مخلصین میں سے تھے، وہ کتب درسیہ فارسی جو کہ متداول تھیں پر کامل عبور رکھتے تھے، حضرت کے ساتھ خاص اعتقاد تھا...... انہوں نے ملا حسین علی باجوڑی سے بھی باطنی استفادہ کیا تھا۔
(مناقب احمد یہ و مقامات سعیدیہ ص: ۲۳۶)

[۱۵۵] ملا عبدالقدوس کشمیری

ولایت کبریٰ تک سلوک طے کر کے رخصت ہوئے۔ (ایضاً ۲۳۷)

[۱۵۶] ملا بادشاہ میر،

اچھی استعداد کے مالک تھے (ایضاً ۲۳۷)

[۱۵۷] ملا یونس یارقندی، عناصر ثلاثہ تک سلوک طے کر لیا تھا۔ (ایضاً ۲۳۷)

[۱۵۸] سید عثمان نسفی قریشی نے ولایتِ صغریٰ کی عجیب استعداد پیدا کر لی تھی۔ (ایضاً ۲۳۷)

Marfat.com

[۱۵۹] ملا احسن غزنوی

شاہ محمد مظہر نے ان کا نام ملا احسن لکھا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے ہمارے حضرت جد امجد شاہ ابوسعید مجددی سے طریقہ کی تعلیم لی تھی، پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں رہ کر اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے (ایضاً ۲۳)

[۱۶۰] ملا نادر

ملا فیض احمد غزنوی کے رفیق تھے، کئی سال تک توجہات لیں اور تجلیات ذاتیہ تک حضرت کی زندگی میں سلوک طے کیا (ایضاً ۲۳)

[۱۶۱] ملا سالار، بلند درجہ کے حالات کے مالک تھے (ایضاً ۲۳)

[۱۶۲] ملا نذر محمد خوقندی

ان کے احوال بہت خوب (اچھے) تھے (ایضاً ۲۳)

[۱۶۳] ملا عبدالحکیم چرخی

موصوف کثیر الذکر اور صاحبِ شوق تھے (ایضاً ۲۳)

[۱۶۴] شیخ احمد بخش کردی

حضرت شاہ احمد سعید کے بہت ہی معتقد تھے، انہیں قبور اور ارواح سے زیادہ مناسبت تھی (ایضاً ۲۳)

Marfat.com

باب دوم

فصل اوّل

[۱] حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے چار صاحبزادے تھے، ان میں فرزند اکبر شاہ عبدالرشید ہی تھے۔ (انساب الانجاب ص ۳۷، مقامات خیر ص ۹۴)

[۲] حضرت شاہ ابوسعید مجددی کے تین صاحبزادے تھے ان میں فرزند بزرگ حضرت شاہ احمد سعید ہی تھے۔ (مقامات خیر ۷۴)

[۳] حضرت شاہ صفی القدر مجددی کے ایک ہی فرزند حضرت شاہ ابوسعید تھے اور دو صاحبزادیاں تھیں (ایضاً ص ۷۰)

[۴] یہاں حضرت مولف سے ایک نام شیخ اسحق لکھنے سے رہ گیا ہے۔ (مقامات خیر ص ۳۴)

[۵] یہاں مولف بزرگ سے اسماء نسب کی ترتیب میں پھر سہو ہوا ہے، یعنی صحیح ترتیب اس طرح ہے شیخ یوسف بن اسحق بن عبداللہ بن شعیب (ایضاً ۳۴)

[۶] یہاں مولف سے حضرت فرخ شاہ کے بعد ایک نام نورالدین لکھنے سے رہ گیا ہے۔ (ایضاً ۳۴)

[۷] یہاں سے کچھ نام رہ گئے ہیں، یہ غلطی اکابر و معاصر سوانح نگارانِ حضرت مجدد الف ثانی سے بھی ہوئی ہے، مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے کتب رجال وانساب کی مدد سے وہ نام اس طرح دیئے ہیں: ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن امیر المومنین حضرت عمر فاروق (ایضا ۳۴) جو صحیح ہیں۔

[۸] شاہ عبدالرشید مجددی کے جد بزرگوار حضرت شاہ صفی القدر لکھنو میں رہتے تھے، آپ کے والد گرامی حضرت شیخ عزیز القدر (ف ۱۱۸۷ھ/ ۱۷۷۳ء) نے سرہند شریف کی سکھوں کے ہاتھوں آخری تباہی ۱۱۷۷ھ/ ۱۷۶۴ء کے دوران ہجرت کی، آپ سرہند سے روہیلوں کے علاقہ نجیب آباد چلے گئے وہیں قیام کرلیا، کیوں کہ روھیلہ حضرات مجددیہ کے عقیدت مند تھے، ان کا وہیں انتقال ہوا دفن بھی نجیب آباد میں ہے (ہدیہ احمدیہ ۷۳ حاشیہ)

شیخ عزیز القدر کے فرزند شیخ صفی القدر اپنے والد کے وصال کے بعد نجیب آباد سے لکھنو چلے گئے، جہاں ۱۲۲۶ھ/ ۱۸۱۱ء کو ان کا وصال ہوگیا، لکھنو میں اکبری دروازہ کی ایک چھوٹی سی مسجد میں مدفون ہوئے۔ (مقامات خیر ص ۷۰) آپ کے فرزند ذکی القدر شاہ ابوسعید اپنے والد کے جانشین کی حیثیت سے یہیں رہتے تھے، جہاں آپ کے فرزند بزرگ شاہ احمد سعید کا بھی قیام تھا، جب حضرت شاہ غلام علی دہلوی کا آخری وقت آیا تو آپ نے شاہ ابوسعید کو لکھنو سے ہی طلب فرمایا تھا اور کہا تھا کہ اپنے فرزند اکبر شاہ احمد سعید کو اپنی جگہ بٹھا کر دہلی چلے آؤ، گویا ابتداء میں یہ حضرات لکھنو میں ہی رہتے تھے، جہاں شاہ احمد سعید کے ہاں ان کے فرزند اکبر شاہ عبدالرشید کی ولادت ہوئی۔

[۹] شاہ عبدالرشید کی ولادت کا مادۂ تاریخ ''مظہر محمد'' ہے جس کے عدد یعنی مظہر ۱۱۴۵+ محمد = ۹۲، ۱۲۳۷ھ ہوتے ہیں۔ (گلبن تاریخ)

[۱۰] شاہ عبدالرشید اور شاہ عبدالغنی تقریباً ہم عمر تھے، یعنی حضرت شاہ عبدالغنی کی ولادت ۲۵، شعبان ۱۲۳۴ھ اور شاہ عبدالرشید کی ولادت ۲، جمادی الثانی ۱۲۳۷ھ ہے، اس طرح ان حضرات کی عمروں کا فرق صرف تین ماہ تین سال کا ہے۔

Marfat.com

[۱۱] حضرت شاہ ابوسعید مجددی اپنے فرزند اصغر حضرت شاہ عبدالغنی مجددی کو ہمراہ لے کر ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء کو حج کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

[۱۲] حضرت شاہ درگاہی (رک کتاب حاضر، فصل، حاشیہ نمبر)

[۱۳] مولوی حبیب اللہ ملتانی، رک کتاب ہذا، فصل ہفتم، حاشیہ نمبر ۴

[۱۴] مولوی فیض احمد دہلوی کے حالات متعارف تذکروں میں نہیں مل سکے۔

[۱۵] مولوی مخصوص اللہ:

مولوی مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ، اس خانوادہ کے معروف علماء میں سے تھے، شاہ عبدالعزیز محدث کے درس میں موصوف ہی قاری ہوتے تھے، شاہ عبدالغنی مجددی نے بھی ان کی خدمت میں پڑھا تھا، موصوف غیر مقلدین اور اہل سنت کے اختلافات کے زمانہ میں غیر جانب دار رہے تھے (نزہۃ الخواطر ۷/ ۴۶۹)، شاہ محمد اسحق دہلوی کی ہجرت کے بعد مدرسہ رحیمیہ کے یہی مہتمم تھے، شاہ مخصوص اللہ، شاہ اسماعیل دہلوی کے وہابیانہ رجحانات کے مخالف تھے، انہوں نے تقویت الایمان کے رد میں معید الایمان تالیف کی تھی، آپ کا وصال ۱۳، ذی الحج ۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۶ء کو ہوا۔ (برکاتی محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور ان کے اصحاب ۱۷۹۔ ۱۸۲)

[۱۶] شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (رک فصل اول، حاشیہ نمبر ۱۶)

[۱۷] شاہ محمد اسحق محدث دہلوی (ف ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء)

شاہ محمد اسحق بن شیخ محمد افضل فاروقی، شاہ عبدالعزیز محدث کے نواسے اور آپ کے وصال کے بعد مدرسہ رحیمیہ کے مہتمم رہے ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء کو حجاز مقدس ہجرت کر گئے، ہندوستان اور عربستان میں کثیر تعداد میں علماء نے ان سے حدیث کی سند لی، آپ کی ہجرت کے بعد آپ کے جانشین مولانا شاہ عبدالغنی مجددی تھے، شاہ محمد اسحق کئی کتابوں کے مولف تھے، جن میں مسائل اربعین، فتاویٰ ہندی، مایہ مسائل، اردو

Marfat.com

ترجمہ مشکوٰۃ شریف، (مقدمہ مظاہر حق از نواب قطب الدین خان) وغیرہ، حضرت شاہ احمد سعید نے ان کے رسالہ مسائل اربعین کا جواب تحقیق حق المبین کے نام سے لکھا تھا، ملاحظہ ہو:

۱...... سرسید احمد خان: آثار الصنادید ۲/۹۱۔۹۲

۲...... رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ۴۰۹۔۴۰۱

۳...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/۵۱۔۵۲

۴...... محسن ترہتی: الیانع الجنی ۶۰

۵...... برکاتی، محمود احمد: حیات شاہ محمد اسحق دہلوی، دہلی

[۱۸] حضرت شاہ عبدالعزیز محدث (رک فصل اول حاشیہ نمبر ۱۵)

[۱۹] علامہ شیخ ابوطاہر مدنی (رک فصل اول حاشیہ نمبر ۱۹)

[۲۰] شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ شاہ عبدالرشید حضرت کے روبرو علوم دینیہ کا درس دیتے تھے (مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ: ۲۱۶)

[۲۱] عمر شریف اس وقت میں قریب بیس سال پہنچی تھی ...... اسی زمانی میں شوق حج بیت اللہ ...... آپ پر بہت غالب ہوا، یعنی بیس سال کی عمر میں شاہ عبدالرشید حج کے لئے روانہ ہوئے، ولادت ۱۲۳۷+۲۰=۱۲۵۷ھ کو آپ دہلی سے حج کے لئے روانہ ہوئے، مولف نے روانگی کا سال ۱۲۵۶ھ تحریر کیا غالباً ایک برس سالِ رواں کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔

[۲۲] شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے کہ وقت وداع حضرت خود دروازۂ شہر (دہلی) تک گئے (ایضاً ۲۱۶)

[۲۳] حضرت شاہ احمد سعید کو خلافت دیتے وقت حضرت شاہ غلام علی نے اپنا کلاہ مبارک اور دیگر تبرکات عطا فرمائے تھے، ان کا ذکر شیخ محمد مظہر مدنی نے مناقب احمدیہ

Marfat.com

ومقاماتِ سعیدیہ کے دوسرے باب میں کیا ہے۔

[۲۴] حضرت کا یہ مکتوب مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ میں بھی نقل ہوا ہے۔ (ص:۲۱٦)

[۲۵] مولوی محمد جان (رک کتاب حاضر فصل اول، حاشیہ نمبر ۳۱)

[۲٦] مولانا عبداللہ سراج حنفی شیخ علماء مکہ معظمہ (۱۲۰۰۔ ۱۲٦۴ھ/ ۱۷۸۵۔ ۱۸۷۷ء)

شیخ الاسلام، مفتی مکہ مکرمہ، آپ کے اجداد پٹنہ (بہار) میں رہتے تھے، آپ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی، اکابر علماء سے تحصیل کی جن میں شیخ عبدالملک بن عبدالمنعم القلعی (ف ۱۲۲۸ھ)، شیخ عبدالحفیظ عجیمی (ف ۱۲۴٦ھ) اور شیخ صالح بن محمد بن نوح الفلانی (ف ۱۲۱۸ھ) قابل ذکر ہیں، انہیں پہلے مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام کا قاری بنایا گیا، پھر جدہ کے قاضی ہوئے، آخر میں رئیس العلماء مکہ ہو گئے، ملاحظہ ہو:

۱......عبدالستار دہلوی مکی: فیض الملک الوہاب المتعالی ۱/ ۷٦۵۔ ۷٦٦

۲...... عبداللہ مرداد ابوالخیر: نشر النور والزہر ۲۹۷۔ ۳۰۰

۳...... یوسف الصبیحی: وسام الکرم فی تراجم ائمۃ وخطباء الحرم ۲۱۵۔ ۲۱٦

۴......مرعشلی، یوسف عبدالرحمن: معجم المعاجم والمشیخات ۲/ ۲۵۴۔ ۲۵۵

[۲۷] بروایت علامہ شیخ صالح فلانی (۱۱٦٦۔ ۱۲۱۸ھ/ ۱۷۵۲۔ ۱۸۰۳)

امام المحدث حافظ صالح بن محمد بن نوح ... عمر ی، مشہور بہ فلانی (نسبت الی فلان) بضم الفاء قبیلۃ بالسودان، اپنے عہد کے اکابر علماء ومحدثین میں شمار تھا، بے شمار علماء عرب ومغرب نے ان سے سند لی،

ملاحظہ ہو:

معجم المعاجم والمشیخات ۲/ ۱۹۱۔ ۱۹۳

Marfat.com

[۲۸] ثبت علامہ فلانی مسمیٰ بہ قطف الثمر ......

کتاب قطف الثمر فی رفع اسانید المصنفات فی الفنون و الاثر، یہ ثبت بہت پہلے حیدرآباد، دکن سے طبع ہوئی تھی اور حال ہی مرتب شکل میں بھی شائع ہوگئی ہے۔

[۲۹] شیخ الحرم یعنی بادشاہ مدینہ.................

یہاں مدینہ منورہ کا بادشاہ سے مراد مدینہ شریف کے ترک گورنر خالد پاشا ہیں، جب ۱۸۵۷ء کو حضرت شاہ احمد سعید مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو یہی وہاں کے والی تھے۔ (رک فصل ششم، حاشیہ نمبر ۲۴)

[۳۰] نواب کلب علی خان والی رام پور (رک کتاب حاضر فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۳۶)

نواب ۱۲۷۳ھ کو حضرت شاہ احمد سعید سے بیعت ہوا، اسی لئے اسے آپ کے فرزند بزرگ حضرت شاہ عبدالرشید سے خصوصی انس تھا، حضرت کے وصال کے بعد اس نے شاہ عبدالرشید کو رام پور آنے کی باصرار دعوت دی تھی (مقاماتِ خیر ۹۶، ۱۰۶، ۱۲۲، ۱۲۵)

[۳۱] نواب یوسف علی خان (فردوس مکان) والی ریاست رام پور

ولادت ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۶ء وفات ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۵ء، مسند نشینی ۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۵ء، دس سال تک ریاست کے حاکم رہے، دہلی میں رہ کر علماء سے تحصیل کی، شعر خوب کہتے تھے، پہلے یوسف اور پھر ناظم تخلص اختیار کیا، مومن اور غالب سے تلمذ تھا، (شکیب، شبر علی خان: رام پور کا دبستان شاعری ۲۷۶-۲۷۹)، مکاتیب غالب مرتبہ امتیاز علی عرشی (بامداد اشاریہ)

[۳۲] یعنی فصل ششم، کتاب حاضر

[۳۳] تفصیل کے لئے اس کتاب کی چھٹی فصل ص ۲۵ ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

فصل دوم

[۱] دوم ماہ شوال میں مرض رحلت لاحق ہوا......

یعنی حضرت شاہ احمد سعید پر مرض رحلت کا غلبہ ہوا، شاہ محمد مظہر نے لکھا ہے کہ مرض کے آثار تو حضرت پر اس سے کئی دن پہلے ظاہر ہو رہے تھے،......

"بعد دو روز عید الفطر این فدوی باشارہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عازم مکہ معظمہ گردید ......(مناقبِ احمدیہ ومقاماتِ سعیدیہ ۲۰۷)

[۲] قائم مقام اپنا بلکہ جمیع مشائخ طریقت کا اپنی حیات میں کیا......

شاہ عبدالرشید کو حضرت نے اپنے حین حیات جب حج کے لئے رخصت کیا تو جو مکتوب اپنے مریدین کے نام لکھ کر دیا، اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔(ایضاً:۲۱۶)

[۳] حضرت کے وصال کے بعد شاہ عبدالرشید کی جانشینی کی بہترین تشریح شاہ محمد مظہر نے کی ہے، لکھتے ہیں:

آپ اپنے والد کے حین حیات جب کہ حضرت بیمار تھے اور توجہ وحلقہ کی قوت نہیں رکھتے تھے تو آپ کی بجائے شاہ عبدالرشید ہی یہ خدمت انجام دیتے تھے، آپ کے وصال (۱۲۷۷ھ) کے بعد ایک مرتبہ ہمارے عم اکبر (حضرت شاہ عبدالغنی مجددی) نے جب کہ آپ کے تینوں فرزندان گرامی یک جا موجود تھے، شاہ عبدالرشید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم ان میں سب سے بڑے ہو اور تم نے اپنے دادا حضرت شاہ ابوسعید کو بھی دیکھا، تم ہر لحاظ سے اپنے والد کی مسند کے اہل ہو، اس وقت میں (شاہ محمد مظہر) نے بھی کہا کہ بڑا بھائی والد کی بجائے ہوتا ہے، خاص طور پر کہ وہ

Marfat.com

علم وحال کی فضیلت سے بھی آراستہ ہو اور چھوٹے بھائی (شاہ محمد عمر) نے بھی اس امر کا اقرار کیا، اس اتفاق کے بعد شاہ عبدالرشید مدینہ منورہ میں اپنے والد بزرگوار کی مسند پر بیٹھے، شاہ محمد مظہر جن کو ان کے حضرت والد نے اپنی زندگی میں اپنا ''تکیہ، مسند اور سجادہ'' حوالہ کر دیا تھا، شاہ عبدالرشید کو بھیج دیا (ایضاً ۲۱۶۔۲۱۷)

فصل سوم

[۱] شاہ عبدالرشید کے چچا بزرگ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی کی زندگی میں ہی ان کے بھتیجے کا ۱۲۸۷ھ کو انتقال ہو گیا اور ان کے بعد شاہ عبدالغنی مجددی کا بھی وصال ۱۲۹۶ھ کو ہوا۔

فصل چہارم

[۱] تاوہ، فارسی لفظ ہے، جس کے معنی پیچ وتاب کھانے کے ہیں (تاؤ) یعنی مریض کا بے چین ہونا۔

[۲] کتنی اولاد خرد و جوان نے آپ کے سامنے رحلت کی......

یعنی حضرت شاہ عبدالرشید اتنے صابر تھے کہ آپ کے فرزندوں و بیٹیوں نے آپ کے حین حیات وفات پائی لیکن آپ نے صبر کیا، آپ کے فرزندوں میں

۱...... بدر الصیام۔ ۲...... محمد معصوم۔ ۳...... محمد بشیر، ۴...... محمد وحید، ۵...... محمد نذیر، ۶...... محمد سعید اور صاحبزادیوں میں ۱...... امۃ الرشید، ۲...... امۃ الحلیم، ۳...... امۃ الکریم، ۴...... عائشہ، ۵...... امۃ الرحیم، ۶...... حفصہ، ۷...... فاطمہ، ۸ نامعلوم

Marfat.com

الاسم، آپ کے صاحبزادوں میں سے صرف شاہ محمد معصوم (مولف ذکر السعیدین) ہی زندہ رہے، باقی سب آپ کے سامنے فوت ہوگئے (مقاماتِ خیر ۹۵)

[۳] مولوی محمد حسین مراد آبادی متخلص بہ تمنا (ف ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء)، فارسی واردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے، اردو میں مہدی علی زکی مراد آبادی (ف ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۷ء) اور فارسی میں مرزا غالب سے اصلاح لیتے تھے، نواب صدیق حسن خان (ف ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۹۰ء) والی بھوپال کے احباب میں سے تھے، ان کا اردو دیوان ۱۸۹۷ء کو طبع ہوا، ان کا ایک فارسی مجموعۂ نعت وقصائد بھی شائع ہوا تھا (قصائدِ تمنا)، وحدت الوجود پر ایک رسالہ تفرید التوحید (فارسی) بھی چھپ چکا ہے۔ (نوشاہی، عارف: کتابشناسی آثار فارسی، ش ۲۹۸۷)، مولوی تمنا علامہ فضل حق خیر آبادی کے حلقۂ فکر سے تعلق رکھتے تھے، شاہ اسماعیل دہلوی کی تقویت الایمان کے رد میں بھی ایک رسالہ لکھا تھا، ملاحظہ ہو:

۱...... مالک رام: تلامذۂ غالب ۱۲۳۔۱۲۵

۲...... محمد ایوب قادری: غالب اور عصر غالب ۱۴۰۔۱۴۶

[۴] مولوی محمد حسین تمنا مراد آبادی نے حضرت شاہ عبدالغنی مجددی کی مدح میں تین قصائد لکھے تھے جو قصائد تمنا میں شامل ہیں۔

فصل پنجم

[۱] مولوی ولی النبی کے حالات کتاب حاضر، باب اول، فصل ہفتم، حاشیہ نمبر ۶۳ ملاحظہ کریں۔

[۲] میاں جمیل الرحمن مجددی (رک فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۵)

[۳] میر عبداللہ پشاوری (رک کتاب حاضر فصل ہفتم، حاشیہ نمبر ۱۱۱)

Marfat.com

[۴] سید ناصر وزیر دہلوی (رک فصل ہفتم حاشیہ نمبر ۳۰)

[۵] شاہ عبدالرشید کے حج اول کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب حاضر باب دوم، فصل اول حاشیہ نمبر ۲۱

[۶] حضرت مولوی محمد عمر مجددی (رک کتاب ہذا باب اول، فصل حاشیہ

[۷] شیخ الخطباء سید محمد مدنی

ابو عبداللہ محمد مدنی بن علال بن جلون فاسی قومی (۱۲۶۴ـ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۴۷ـ ۱۸۸۱ء) اپنے عہد کے اکابر علماء میں سے تھے، کئی کتابوں کے مولف بھی، بہت سے نامور علماء نے ان سے حدیث کی سند لی، ملاحظہ ہو:

۱...... عبدالستار دہلوی مکی: فیض الملک الوہاب المتعالی ۳/ ۱۸۰۱

۲...... کتانی، عبدالحی: فہرس الفہارس ۲/ ۱۰۵۳ـ ۱۰۵۴

۳...... مرعشلی، یوسف عبدالرحمن: معجم المعاجم والمشیخات ۲/ ۲۸۰ـ۲۸۱

[۸] حضرت مرزا جانِ جاناں مظہر (۱۱۱۱ـ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۰۰ـ۱۷۸۱ء)

سلسلہ نقشبندیہ کے اکابر مشائخ میں سے تھے، اس سلسلہ کی ذیلی شاخ مظہریہ کے آپ ہی موسس تھے، ان گنت افراد نے آپ سے باطنی فیض پایا، حضرت شاہ ابوسعید اور حضرت شاہ احمد سعید کے شیخ طریقت حضرت شاہ غلام علی دہلوی آپ ہی کے خلیفہ و جانشین تھے۔

[۹] حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں کے چار مشائخ تھے یعنی حضرت سید نور محمد بدایونی، حضرت حاجی محمد افضل، حافظ سعد اللہ اور شیخ محمد عابد سنامی، ان حضرات کے احوال و معارف کے لئے ملاحظہ ہو: غلام علی دہلوی: مقامات مظہری ص ۲۲۸ـ ۲۴۵ (طبع سوم)

[۱۰] حضرت مظہر کی اپنے شیخ حضرت سید نور محمد بدایونی کے ساتھ بہت محبت تھی آپ

Marfat.com

کا اسم گرامی آتے ہی آب دیدہ ہو کر فرماتے تھے کہ افسوس دوستوں نے حضرت کی زیارت نہیں کی۔(ایضاً ص ۲۲۹)

فصل ششم

[۱] شیخ محمد جان، حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ اور شیخ الحرم مکہ تھے۔ (مقامات مظہری، ضمیمہ ۵۶۹)

[۲] کتاب حق المبین، حضرت شاہ احمد سعید مجددی کی تالیف ہے (رک مقدمہ کتاب حاضر)

[۳] اشبا مولد و قیام میں رسالہء خاص ہے..........

یعنی حضرت شاہ احمد سعید مجددی نے اس موضوع پر عربی میں ایک رسالہ لکھا تھا جو مولوی محبوب علی جعفری دہلوی کے رد میں ہے، اس رسالہ کا خطی نسخہ بخط حضرت مولف کا عکس ہمارے مقدمہ کے ساتھ مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی سے طبع ہو چکا ہے۔ (رک مقدمہ کتاب ہذا)

[۴] یعنی مولف ذکر السعیدین کا رسالہ احسن الکلام فی اثبات المولد و القیام ، یہ رسالہ اردو میں ہے اور پہلے مولف نے خود رام پور سے پھر مکتبہ مظہر علم، جہلم سے شائع ہوا۔

[۵] حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے ایمان اور نجات کے صوفیہ قائل ہیں، بہت سے صوفیہ نے اس کے اثبات میں رسائل لکھے ہیں، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مولانا میاں محمد عمر چمکنی کا رسالہ شمس الھدیٰ بدر الدجیٰ فی ذکر ایمان والدی خیر الوریٰ مشہور ہیں۔

Marfat.com

[۶] یعنی حضرت شاہ احمد سعید کا رسالہ فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ فارسی میں ہے (رک مقدمہ)

[۷] شاہ محمد معصوم مجددی رام پوری نے اہل عرب کی خواہش پر اس کا عربی میں ترجمہ کیا جو آپ نے مطبع حسنی، رام پور سے ۱۲۹۲ھ کو طبع کروایا تھا۔

[۸] حضرت مجدد الف ثانی وحدت الوجود کے ہرگز منکر نہیں تھے بلکہ وضاحت سے لکھا ہے کہ میری ابتدائی روحانی تربیت اسی روحانی کیفیت میں ہوئی ہے، میرے والد گرامی اور مرشد ثانی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہما اسی طور پر سالکین کی تربیت کرتے تھے، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مکتوبات امام ربانی ۱/۳۱، ۴۳

[۹] حضرت مجدد الف ثانی کی تحریرات میں ایسی کوئی عبارت نہیں ہے کہ بعد ''محمد احمد گشت'' بلکہ آپ کے الفاظ اس طرح ہیں:

بعد از ہزار و چند سال از زمانِ رحلت آں سرور علیہ و علی آلہ الصلوت والتحیات زمانے می آید کہ حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد ایں زمان حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد...... (مکتوبات ۱/۲۰۹، مبداء و معاد نمبر ۴۸)

[۱۰] حضرت امام ربانی کا یہ مکتوب آپ کے خلیفہ شیخ محمد نعمان بدخشی کے نام ہے (یعنی ۱/۲۰۹، ۳/۸۸)

[۱۱] حضرت مجدد الف ثانی نے وجد و تواجد............ سے منع کیا ہے......

آپ نے اپنے کئی مکاتیب میں وجد و سماع کے ذریعہ روحانی ترقی حاصل کرنے سے منع فرمایا ہے، ملاحظہ ہو: مکتوبات ۱/۲۶۱ جم غفیر ازیں طائفہ تسکین اضطراب خود از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جستند......نیز ملاحظہ ہو: ۱/۲۶۶، ۲۰۰، ۲۸۵

Marfat.com

[۱۲] حضرت مجدد الف ثانی منتہی صوفیہ کے لئے وجد کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

قسمی از منتهیان اند که سماع باوجودِ استمرارِ وقت ایشاں را نیز نافع است .۔ طائفه از منتهیان اند که بعداز وصول بدرجه از درجات کمال ... دریں صورت سماع ایشاں را سود منداست وحرارت بخش......(ایضاً ا/ ۲۸۵)

[۱۳] نقشبندیه عجب قافله سالا رانند...... یہ اشعار مولانا عبدالرحمن جامی کے ہیں......

[۱۴] ابن یمیں، محمود بن یمیں الدین طغرائی فریومدی فارسی کے مشہور صاحب دیوان شاعر تھے۔

[۱۵] شاہ عبدالرشید مجددی کی عمر مبارک پچاس سال چھ ماہ چودہ روز ہوئی......

آپ کی ولادت ۲ جمادی الآخر ۱۲۳۷ھ کو ہوئی اور وصال ۱۶، ذی الحج ۱۲۸۷ھ کو ہوا، اس اعتبار سے گویا چھ ماہ ہی ہوتے ہیں یعنی رجب سے ذی الحج تک چھ ماہ پورے ہوئے ولادت ۲، جمادی الثانی کے دو دن ۱۶، ذی الحج سے منہا کریں تو چودہ دن ہی ہوتے ہیں۔

[۱۶] حضرت شاہ محمد عمر مجددی کا قطعہ تاریخ، حضرت ابوالحسن زید فاروقی نے بھی نقل کیا ہے (مقاماتِ خیر ۹۵)

Marfat.com

فصل ہفتم

[۱] حضرت والد ماجد...... اجازت و خلافت کو مشروط بشروط فرماتے تھے، اس سلسلہ میں شاہ محمد مظہر مدنی نے لکھا ہے:

اگر از کسی ... می دیدند یا می شنیدند نہایت تاسف می خوردند و ارشاد می شد کہ اجازتِ من مشروط بشروط بود ......

(مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ۲۱۴)

بلکہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی تو اجازت نامہ ہی مشروط طور پر دیتے تھے، آپ کے دو اجازت نامے محولہ بالا کتاب میں درج ہیں۔ (ایضاً ۲۱۴)

[۲] عصمت مآب...... حضرت والدہ ماجدہ......

یعنی مولف ذکر السعیدین شاہ محمد معصوم کی والدہ اور شاہ عبدالرشید کی زوجۂ محترمہ مراد ہیں، یہاں ان کا نام نہیں لکھا گیا لیکن اولادِ حضرت مجدد الف ثانی کے انساب پر کتابوں میں ان کا نام بی بی ہرمزی بیگم بنت شیخ فیض پارسا بن میر پارسا بن میر بادشاہ بن میر احمد بن احمد رسا بن شیخ محمد رسا بن شیخ محمد پارسا بن شیخ محمد عبیداللہ مروج الشریعت بن حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، درج ہے۔ (ہدیہ احمدیہ ۶۴، مقامات معصومی ۴/ ۲۱۴)

[۳] بی بی ہرمزی بیگم اور ان کی بہن افضل بیگم دونوں مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں اور وہیں دفن ہیں (ہدیہ احمدیہ ص ۶۴ حاشیہ)

[۴] شاہ منصور احمد مجددی رام پوری

Marfat.com

ان کا نسب شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی سے واصل ہوتا ہے۔

میاں منصور احمد بن حافظ اکرام الدین ضیغم بن حافظ قطب الدین بن نصیر الدین...... (ہدیہ احمدیہ ۱۰۱)

[۵] حافظ جمیل الرحمن مجددی رام پوری ......نسب میں بواسطہ حضرت شاہ محمد یحییٰ حضرت امام مجدد......کو پہنچتے ہیں، یعنی حافظ جمیل الرحمن بن میاں نجم الدین بن صمصام اللہ بن محمد صفی اللہ بن برہان اللہ بن شاہ نورالاحد بن ضیاء الدین یوسف عرف شاہ جٹو بن شاہ محمد یحییٰ بن حضرت مجدد الف ثانی (ہدیہ احمدیہ ۸۷۔۹۰)

[۶] حضرت (شاہ عبدالرشید) سے نسبت دامادی رکھتے تھے۔

یعنی حضرت شاہ عبدالرشید کی صاحبزادی بی بی امۃ الرشید حافظ جمیل الرحمن کے عقد میں تھیں۔ (ایضاً ص ۷۶)

[۷] شیخ محمد یوسف مجددی دہلوی ثم مدنی......

ان کا نسب حافظ غلام مجدد شہید معصومی کے ذریعہ حضرت خواجہ محمد معصوم سے واصل ہوتا ہے۔

[۸] شیخ محمد یوسف مذکور شاہ عبدالرشید کے داماد تھے، یعنی آپ کی صاحبزادی بی بی امۃ الکریم کا نکاح شیخ محمد یوسف سے ہوا تھا۔ (ہدیہ احمدیہ ص:۷۶)

[۹] ان کے نانا حقیقی سید ناصر الدین نبیرۂ مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ہیں۔

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی کی صاحبزادی امۃ اللہ کا نکاح سید نجم الدین سونی پتی سے ہوا تھا، جس کے بطن سے ایک بیٹی شاکرہ (زوجہ قمر الدین منت) اور دو فرزند سید ناصر الدین اور سید نصیر الدین تولد ہوئے، انہی ناصر الدین کے ایک بیٹے معز الدین تھے، جن کے فرزند مولوی ظہیر الدین عرف سید احمد تھے، جو مطبع احمدی،

Marfat.com

دہلی اور ایک مکتبہ کے بھی مالک تھے، انہوں نے خانوادہ شاہ ولی اللہ کی کئی کتابیں اس مطبع سے شائع کیں۔ (برکاتی، محمود احمد: شاہ ولی اللہ اور ان کے اصحاب، کراچی ص ۱۷۵، ۱۶۳۔ ۱۹۵۔ ۲۰۳)

[۱۰] حافظ محمد یعقوب مجددی رک باب اول، فصل اول حاشیہ نمبر ۱

[۱۱] حافظ نوازش باقی مجددی رام پوری، ان کے حالات سے ہم ناواقف ہیں۔

[۱۲] مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا شاہرخ بیگ دہلوی

شاہ محمد مظہر مدنی نے ان کے بارے میں لکھا ہے، مرزا صاحب حضرت شاہ احمد سعید کے مخلص ترین اصحاب میں سے تھے، دنیاوی مشاغل کے باوجود ذکر، مراقبہ اور حلقہ میں برابر شریک ہوتے تھے، حضرت شاہ احمد سعید انہیں اپنے فرزندوں کی بجائے تصور فرماتے تھے، آپ کے ہمراہ حرمین الشریفین کا سفر کیا، سفر و حضر میں حضرت کے ساتھ رہتے تھے، (مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ ۲۳۶)

[۱۳] ملا نور احمد غزنوی

موصوف ملا فیض احمد اور ملا عبداللہ غزنوی کے حقیقی بھائی تھے، ملا نور احمد صالح و پرہیزگار تھے، حضرت شاہ احمد سعید کے ہمراہ حج کیا اور آپ کے وصال کے بعد شاہ عبدالرشید سے منسلک ہوکر خلافت یاب ہوئے۔ (ایضاً ۲۳۷)

[۱۴] بندر ینبعُ......

ینبع ، بالفتح ثم السکون ، والباء الموحدة مضمومة ، وعین مهملة ... هی عن یمین رضوی لمن کان منحدراً من المدینة ابی البحر علی لیلة من رضوی من المدینة علی سبع مراحل ...... (معجم البلدان: ۵/ ۴۴۹)

[۱۵] سید عبداللہ بدخشانی......

Marfat.com

ان کے حالات بدخشان کی تواریخ میں نہیں ملتے، ایک سید شاہ عبداللہ بدخشی تھے جو ارمغان بدخشان (تذکرہ شعرای بدخشان) کے مولف اور شاعر تھے، ان کا روحانیت سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔

[۱۶] بادشاہ بدخشان......

یہاں امراء حاکمان بدخشان مراد ہیں، حاکمان بدخشان کی تعداد خاصی زیادہ ہے، وہاں کے حکمران آپس میں لڑتے رہتے تھے، ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۰ء کو سردار عبداللہ خان، خان آباد (بدخشان) سے آیا اور دیگر سرداروں کو شکست دے کر بدخشان پر قبضہ کرلیا، ممکن ہے یہاں یہی سردار عبداللہ خان مراد ہو جو کچھ عرصہ وہاں کا حاکم رہا (تاریخ بدخشان مولفہ میرزا افضل علی بیگ سرخ افسر ص ۹۳۔۹۵)

[۱۷] صاحبِ حدیقۃ الاولیاء (ترکی) نے بھی مولانا شاکر آفندی ازمیری کو شاہ عبدالرشید کے خلفاء میں شمار کیا ہے۔ (ص ۱۷۳)

[۱۸] حافظ عثمان آفندی نوری ازمیری

کے حالات حدیقۃ الاولیاء (بزبان ترکی) مولفہ خواجہ زادہ احمد حلمی، مطبوعہ استنبول، ترکی ۱۳۱۸ھ سے ملخصاً لکھے جارہے ہیں:

مولانا شیخ حاجی حافظ عثمان نوری بن عثمان ازمیری، اپنی جوانی میں شہر ازمیر میں تحصیل کرتے رہے، پھر یہیں جامع شریفی میں پانچ وقت نماز اور قرأت کی خدمت پر مامور ہوئے اسی دوران شیخ عبدالفتاح آفندی (از اکابر مشائخ سلسلہ نقشبندیہ خالدیہ) کی صحبت اختیار کی، پھر فریضہ حج کے لئے حجاز گئے تو حضرت شاہ احمد سعید مجددی کی خدمت میں گئے، آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے شاہ عبدالرشید مجددی سے تجدید بیعت کی، کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہ کر سلاسل نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ اور کبرویہ میں اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے،

Marfat.com

اسی دوران مدینہ منورہ میں اصول حدیث اور فقہ میں ید طولیٰ حاصل کیا، واپس ترکی پہنچے تو ان کا فیض عام ہوا، جن اکابر نے ان سے طریقہ کی تحصیل کی ان میں سے مولانا اشرف زادہ شیخ حاجی حافظ محمد خلوصی اکینی، مولانا شیخ احمد ازمیری، مولانا شیخ یوسف داغستانی، مولانا ادھم ازمیری اور مولانا ہاشم شیروانی کے نام قابل ذکر ہیں نیز ملاحظہ ہو مقالہ ازمیری عثمان نوری آفندی، مشمولہ ٹرکش انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، استنبول، ترکی۔

[۱۹] مولانا مولوی بخاری قوقندی کے احوال سے ہم ناواقف ہیں۔

[۲۰] ملا شیریں کولابی، صاحب حدیقۃ الاولیاء (ترکی) نے ان کا نام شاہ عبدالرشید کے خلفاء کی فہرست میں دیا ہے۔ (ص ۱۷۳)

[۲۱] حاجی عثمان انقروی کا شمار بھی شاہ عبدالرشید کے خلفاء میں ہے۔ (حدیقۃ الاولیاء ص ۱۷۳)

[۲۲] ایضاً

[۲۳] ایضاً...... جہاں ان کی نسبت تاشکپر وی (پ) اور یہی صحیح ہے ذکر السعیدین میں تاشکبر وی (ب) سہو کتابت ہے۔

[۲۴] شیخ عبدالستار قزانی فرزند قاضی بلدۂ قزان

شیخ عبدالستار کے حالات تو تاریخ و تراجم اہل قزان کی کتب میں نہیں ملتے، البتہ ان کے والد جو قزان کے قاضی تھے، کا نام بھی مولف نے نہیں لکھا لیکن سنین عمر کے اعتبار سے دیکھا جائے تو شہر کے تیسرے مفتی عبدالواحد بن سلیمان کا زمانہ قضا بنتا ہے جو مفتی عبدالسلام کی وفات ۱۸۴۰ء کے بعد مفتی کے منصب پر فائز ہوئے، ان کا وصال ۱۲۷۹ھ/ ۱۸۶۲ء کو قزان میں ہوا، وہ روسی امراء کے ساتھ بہت کم اختلاط رکھتے تھے، انہوں نے عوام کی اصلاح اور احکام شرعیہ کے اجراء کی بھی کوشش

Marfat.com

کی تھی، ان کی وفات کے بعد چوتھے مفتی میرزا سلیم گرای تو کیلی تو عالم نہیں تھے بلکہ روس کی مداخلت سے انہیں قاضی بنایا گیا تھا، ان کے زمانہ میں قزان میں بہت سی بے اعتدالیاں ہوئیں، ملاحظہ ہو: (رمزی، محمد مراد قزانی: تلفیق الاخبار......فی وقائع قزان و بلغار ۲/ ۱۸۲۔ ۱۸۳)

مفتی عبدالواحد قزانی کے فرزند شیخ عبدالستار تو اپنے والد کے حینِ حیات ہی قزان سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مقیم ہو گئے تھے، اس لئے محولہ کتاب میں ان کا ذکر تک نہیں ہے، غالباً انہوں نے یہ ہجرت اپنے والد کی وفات ۱۲۷۹ھ/ ۱۸۶۲ء کے بعد کی کیوں کہ اس وقت تک قزان پر روسی عمل دخل بہت بڑھ گیا تھا۔

[۲۵] حاجی ملا ولی قزانی

ان کے بھی مزید احوال نہیں مل سکے۔

[۲۶] حاجی حسین قزانی

رجال قزان پر جو کتب ہمارے پیش نظر ہیں ان میں ان کا ذکر نہیں مل سکا۔

[۲۷] حاجی حامد مرغینانی

ان کے احوال ہمیں وسطی ایشیاء کے تذکروں میں نہیں مل سکے، انہیں خلافت دے کر ان کے مستقر مرغینان رخصت کیا گیا تھا۔

ماوراء النہر کے مشہور شہر فرغانہ کے نواح میں مرغینان ہے (معجم البلدان ۵/ ۱۰۸، بارٹولڈ: گزیدۂ مقالاتِ تحقیقی ص ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۵۷ و بہ بعد)

[۲۸] حاجی محمود بخاری، ہمیں ان کے احوال ہم دست نہیں ہو سکے۔

[۲۹] حاجی ملا عبیداللہ مرغینانی......ہم ان کے مزید حالات سے ناواقف ہیں۔

[۳۰] سید ناصر وزیر دہلوی

ان کے اجداد کا تعلق سلسلۂ نقشبندیہ سے تھا، ان کے جد اعلیٰ میر محمد ناصر عندلیب

Marfat.com

(ف ۱۱۷۲ھ/ ۱۷۵۹ء) مولف نالۂ عندلیب، خلیفۂ خواجہ محمد زبیر سرہندی وشاہ گلشن (ف ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۲۸ء) خواجہ عندلیب کے فرزند خواجہ میر درد (۱۱۳۳۔ ۱۱۹۹ھ/ ۱۷۲۱۔ ۱۷۸۵ء) اپنے عہد کے نامور عالم، صوفی اور شاعر تھے، سلسلہ نقشبندیہ کی ایک شاخ طریقہ محمدیہ کے بانی یہی حضرات تھے، میر درد صاحب دیوان شاعر اور صوفی تھے کئی کتب تصوف کے مصنف کی حیثیت سے معروف ہیں، میر درد کے ایک فرزند میر عالم اور دو بیٹیاں باراتی بیگم اور زینت النساء تھیں، میر عالم اپنے چچا میر محمد اثر کے ساتھ مدتوں بنگال میں رہے، ان کے ایک فرزند میر محمد بخش اور ایک بیٹی امانی بیگم تھیں، میر محمد بخش کا ان کے والد کی زندگی میں ہی انتقال ہوگیا، سید ناصر وزیر، خواجہ ناصر اسیر کے فرزند تھے، امانی بیگم کی ایک دختر عمدۃ بیگم تھی جن کی بیٹی شمس النساء کے بطن سے ناصر نذیر فراق (مولف مئے خانہ درد) متولد ہوئے تھے۔ (یہ تمام معلومات انی میری شمل کی کتاب پین اینڈ گریس سے ماخوذ ہیں)

سید ناصر وزیر نے جوانی میں ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء کو انتقال کیا، یہی خواجہ میر درد کے جانشین تھے۔ (واقعات دار الحکومت دہلی ۲/ ۵۷۶)، سید ناصر وزیر نے ابتداء میں سلوکِ نقشبندیہ کی مشق شاہ احمد سعید کے نامور خلیفہ حاجی دوست محمد قندھاری کی خدمت میں کی، پھر مدینہ منورہ حاضر ہو کر شاہ عبد الرشید سے فیض حاصل کیا۔

(نزہۃ الخواطر ۷/ ۴۸۴)

[۳۱] صوفی دراست اللہ بنگالی کے حالات سے ہم ناواقف ہیں۔

[۳۲] ملا محمد یوسف بخاری کے حالات بھی ہمیں تذکروں میں نہیں ملے۔

[۳۳] سید عبد القادر ہاشم مدنی، ان کے حالات حرمین الشریفین کے علماء کے تراجم کی کتب میں نہیں مل سکے۔

[۳۴] شیخ ابوالحسن سمان مدنی

Marfat.com

ان کے احوال بھی مروجہ تذکروں میں نہیں ملتے، ایک بزرگ مولوی ابوالحسن بن حافظ ایوب کا ذکر شاہ محمد مظہر مدنی نے کیا ہے کہ وہ شیخ یحییٰ خالدی کے اجازت یافتہ تھے۔(مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۲۳۵)

ایک اور شیخ ابوالحسن سمان بن شیخ عبدالکریم سمان قادری کا تذکرہ شیخ، عبدالستار دہلوی مکی نے کیا ہے اور ان کا سال وفات ۱۲۵۸ھ/ ۱۸۴۲ء لکھا ہے (فیض الملک الوہاب ۳/ ۲۰۲۰۔ ۲۰۲۲) گویا موصوف کا تو شاہ عبدلرشید مجددی کے قیام مدینہ منورہ (۱۲۷۳ھ ۱۲۵۷ء) سے پہلے وصال ہوگیا تھا۔

[۳۵] شیخ عبدالحفیظ الیاس مدنی

ان کے احوال بھی معروف تذکروں میں نہیں مل سکے۔

[۳۶۔۳۷] سید امیر نواب بہاری اور مولوی ابوالبرکات بہاری، کے حالات دستیاب نہیں ہوسکے۔

[۳۸] نواب کلب علی خان رئیس رام پور (رک کتاب حاضر فصل، حاشیہ نمبر)

[۳۹] نواب مشتاق علی خان ملقب بہ عرش آشیان بن نواب کلب علی خان

نواب مشتاق علی خان کی ولادت ۲۷، شعبان ۱۲۷۳ھ/ ۲۲، اپریل ۱۸۵۷ء کو ہوئی، ولی عہد ذوالفقار علی خان کی جواں عمری میں وفات ہوگئی، اس لئے نواب مشتاق علی خان ۳، مارچ ۱۸۸۷ء کو مسند نشین ہوئے، چونکہ مفلوج اور علیل تھے ۲۴، جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ/ ۲۵، فروری ۱۸۸۹ء کو وفات پائی، صرف دو سال تک رام پور کے والی رہے ۳۲ سال کی عمر تھی، حافظ جمال اللہ نقشبندی کے احاطۂ مزار میں اپنے والد نواب کلب علی خان کے پہلو میں دفن ہوئے، مذہبا سنی تھے (شکیب، شبیر علی: رام پور کا دبستانِ شاعری ص ۲۶)

[۴۰] نواب حامد علی خان رشک بن نواب مشتاق علی خان

Marfat.com

ولادت ۲۹، رجب ۱۲۸۲ھ/ ۳۱، اگست ۱۸۷۵ء کو ہوئی ۲۶، فروری ۱۸۸۹ء کو مسند نشین ہوئے، چونکہ اس وقت نابالغ تھے اس لئے علاقہ کا نظام کونسل کے ذریعہ انجام پایا تھا، بالغ ہونے کے بعد مکمل اختیارات مل گئے، ابتداء میں شاعری کا ذوق تھا، رشک تخلص کرتے تھے، محمد احمد صریر مینائی بن امیر مینائی سے اصلاح لیتے تھے، کل ہند مشاعرے بھی منعقد کرائے، رام پور میں شاندار عمارتیں بنوائیں، حامد منزل (موجودہ رضا لائبریری) انہی کی تعمیر کردہ ہے۔ ۳۰، جون ۱۹۳۰ء کو انتقال ہوا، تقریباً ۴۱ سال حاکم رہے۔ (ایضاً ص ۲۶۔۲۷)

[۴۱] محمد ناصر علی خان عرف منجھو صاحب کے حالات سے ہم ناواقف ہیں۔

[۴۲] صاحبزادہ محمد علی خان عرف چھٹن صاحب............

بن صاحبزادہ محمد کاظم علی خان بن نواب سید محمد سعید خان جنت آرام گاہ، حدود ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء کو رام پور میں پیدا ہوئے، کم سن تھے کہ ان کے والد رام پور سے ترک سکونت کر کے بریلی میں مقیم ہو گئے، اس وقت رام پور پر میر نواب سید کلب علی خان کی حکومت تھی، نواب صاحب نے ان کو اپنے ساتھ رکھ لیا، والدین شیعہ تھے لیکن ان کی تربیت حنفی مسلک کے مطابق ہوئی تھی، عربی و فارسی کی تعلیم کے بعد مولانا عبدالحق خیرآبادی سے علوم معقولات کی تحصیل کی، والد نے ان کو جائیداد سے محروم کر دیا تھا، پھر بغداد جا کر وہاں کے نقیب سید عبدالرحمن آفندی سے بیعت کی، شافعی مسلک اختیار کر لیا، خط نسخ خوب لکھتے تھے ۲۸ محرم ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء کو انتقال ہوا، بغدادی صاحب کے مزار میں دفن ہوئے۔ (تذکرہ کاملان رام پور ۳۶۵)

[۴۳] مولوی غلام اکبر خان مرحوم............

مولوی حکیم غلام اکبر خان عرف حکیم کلو خان، رام پور کے مشہور علماء و حکماء میں سے تھے، جو نواب کے بھی طبیب تھے نواب محمد علی خان عرف چھٹن صاحب

Marfat.com

اورصاحبزادہ احمد رضا خان عرف پیارے صاحب کے بھی اتالیق تھے، حدود (۱۲۸۱۔ ۱۳۰۴ھ) کوانتقال ہوا۔ (ایضاً ص ۲۸۳)

[۴۴] مولوی عبدالحق خیرآبادی (ف ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء)

[۴۵] صاحبزادہ محمد صفدرعلی خان رام پوری

صاحبزادہ صفدرعلی خان صفدر بن نواب محمد سعید خان بہادر، ان کی پیدائش ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۸ءکوہوئی، چھ برس کی عمر میں ہی یتیم ہوگئے، بڑے نواب یوسف علی خان ناظم نے ان کی پرورش کی، فارسی کی اچھی استعداد تھی، خوش نویسی، سپاہگری اور مصوری میں بھی ماہر تھے، صفدر صاحب دیوان تھے، کلکتہ میں ۲۶، جمادی الآخر ۱۳۱۰ھ/ ۱۶، جنوری ۱۸۹۳ءکوانتقال ہوا، رام پور میں دفن کئے گئے، ملاحظہ ہو:

شکیب، شبیرعلی خان: رام پورکادبستانِ شاعری ۳۹۰۔ ۳۹۴

[۴۶] نواب احمد یارخان......

نواب احمد یارخان بن نواب محمد یارخان بن نواب علی محمد خان (والی روہیل کھنڈ)، آنولہ سے چارمیل بجانب مشرق ٹانڈہ عرف محمد نگر میں قیام تھا،نواب احمد یار کے والدنواب محمد یارخان شاعربھی تھے، امیر تخلص کرتے تھے، قائم چاندپوری اور غلام ہمدانی مصحفی سے تلمذتھا، (علم وعمل، وقائع عبدالقادر خانی، حواشی محمد ایوب قادری ۱/ ۵۳)

[۴۷] میرمحمد خان رسالدار......

[۴۸] ......بظاہرآپ کاایک ہی فرزند باقی ہے..........

یعنی شاہ عبدالرشید کے فرزندوں میں صرف میں (شیخ محمد معصوم) ہی زندہ ہے، آپ کے چھ فرزند تھے، جن میں سے صرف شاہ محمد معصوم (مولف ذکرالسعیدین) ہی بچے تھے باقی سب خردسالی میں ہی فوت ہوگئے (مقاماتِ خیر ۹۵)

Marfat.com

[۴۹] عم اصغر شاہ محمد مظہر (رک مقدمہ کتاب حاضر)

[۵۰] حضرت شاہ عبدالغنی مجددی (رک مقدمہ کتاب حاضر)......

[۵۱] علامہ شیخ صدیق کمال مکی (۱۲۰۸۔۱۲۸۴ھ/ ۱۷۹۳۔۱۸۶۷ء)

حرم مکی کے مدرس تھے، بہت سے مشاہیر اہل علم ومحدثین نے ان سے تحصیل کی، علم فرائض کے ماہر ترین عالم تھے، ان کے دو فرزند بھی عالم تھے یعنی شیخ محمد علی کمال اور مفتی الاحناف شیخ محمد صالح کمال، ملاحظہ ہو:

۱...... عبدالستار دہلوی مکی: فیض الملک الوہاب ۲/ ۷۰۷، ۷۰۸

۲...... عبداللہ مرداد ابوالخیر: نشر النور والزہر ۲۲۰۔۲۲۱

[۵۲] کتاب مسلسلات علامہ ابن عقیلہ...........

علامہ شمس الدین ابوعبداللہ، محمد بن احمد بن سعید مکی حنفی معروف بہ عقیلۃ (ف ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء) مکہ مکرمہ کے اکابر ومعروف ترین محدثین میں سے تھے، ان سے بہت سے علماء نے تحصیل کر کے اسناد حاصل کیں، ان کی اسناد کے کئی مجموعے مرتب ہوئے جن میں سے:

۱...... المواهب الجزيلة فی مرويات الفقير محمد بن احمد بن عقيلة

۲...... المواهب الجزيلة الجليلة فی مرويات الفقير محمد بن احمد بن عقيل

۳...... الفوائد الجليلة فی مسلسلات محمد بن احمد بن عقيلة

کا ذکر علماء کے تذکروں میں ملتا ہے، پہلا مجموعہ دار الکتب المصریۃ، قاہرہ میں ہے، ملاحظہ ہو: مرعشلی، یوسف عبدالرحمن: معجم المعاجم والمشیخات ۲/ ۹۰۔۹۲

[۵۳] ثبت شیخ عبدالرحمن کزبری

خاتمہ المحدثین، رئیس العلماء دیار شامیہ ... ابوالمحاسن

Marfat.com

وجیہ الدین عبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن بن محمد الکزبری دمشقی (۱۱۸۴۔۱۲۶۲ھ/ ۱۷۷۰۔۱۸۴۵ء) سے بہت سے علماء نے استفادہ کیا تھا۔

ثبت الکزبری، ایک چھوٹی سی کتاب ہے جسے یٰسین الفادانی نے مرتب کیا جو دارالبصائر سے طبع ہو چکی ہے (ایضا: ۲۔۲۴۹۔۲۵۰)

[۵۴] ابوطاہر محمد سیف الدین

مولف ذکرالسعیدین کے فرزند اکبر تھے، ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء کو اپنے والد کے ہمراہ رام پور سے حجاز مقدس گئے، کچھ دن وہاں رہ کر واپس رام پور آ گئے، جمعہ ۱۸، ربیع الاول ۱۳۷۸ھ/ ۳، اکتوبر ۱۹۵۸ء کو رام پور میں وفات ہوئی، اردو میں شعر خوب کہتے تھے، طاہر تخلص تھا، ایک ضخیم دیوان اور متفرق کلام بھی تھا، رسائل میں بھی ان کا کچھ کلام چھپا تھا، ان کا سارا کلام ان کے فرزندوں کے پاس اب نہیں ہے (مقامات خیر ۹۸) امتیاز احمد خان عرف پیارے خان راز رام پوری (ف ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۸ء) اور جلیل مانکپوری سے تلمذ تھا (شکیب ۴۴۶۔۴۴۷) اولاد کی تفصیل کے لئے کتاب حاضر کا مقدمہ ملاحظہ کریں۔

[۵۵] مولوی حمیدالدین خان کے حالات مروجہ تذکروں میں نہیں مل سکے۔

[۵۶] ان کے والد گرامی دہلی کے ایک عالم اور متکلم تھے یعنی مولانا رشیدالدین خان (ف ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء)، ملاحظہ ہو:

۱......رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند ۱۹۱۔۱۹۲

۲...... عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر ۷/ ۱۷۷۔۱۷۸

[۵۷] شیخ ابوالشرف عبدالقادر، کی وفات ۲۱، ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ/ ۱۴، اپریل ۱۹۴۴ء کو مکہ مکرمہ میں ہوئی، عالم وحافظ تھے، عربی واردو میں شعر کہتے تھے شرف

Marfat.com

تخلص تھا، ضخیم دیوان بھی مرتب کیا تھا جو طبع نہیں ہوا، قصیدہ عربیہ شمس التجلی اور اردو میں صبح حرم، توشۂ حقیقت، پنجۂ سخن طبع ہو چکے ہیں، اپنے والد گرامی کی کتاب سبع اسرار کا عربی میں ترجمہ کیا جو آستانہ ترکیہ سے چھپ چکی ہے۔ (مقاماتِ خیر ۹۹)

مکہ مکرمہ کے کئی محدثین نے شیخ ابوالشرف عبدالقادر سے حدیث کی سماعت کی اور اجازت لی، جن میں شیخ یسین الفادانی (۱۳۳۵۔ ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۱۶۔ ۱۹۹۰ء بھی شامل ہیں۔ (معجم المعاجم: ۳/ ۴۱، ۱/ ۸۵، ۲/ ۵۵۳ و بہ بعد)

[۵۸] شیخ ابوالفیض عبدالرحمن رام پوری

شاہ عبدالرشید مجددی کے فرزند ثالث تھے والد کے حین حیات ۱۰، محرم ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء رحلت کی، ذوق سخن خوب تھا، فیض تخلص کرتے تھے، چشمۂ فیض کے نام سے مجموعہ کلام قلمی صورت میں موجود ہے۔ (مقاماتِ خیر ۱۰۱)

[۵۹] بعض اصحاب فقیر بھی اجازت وخلافت یافتہ ....

مولف نے یہاں اپنے اٹھارہ خلفاء کے نام دیئے ہیں، ان میں سے بعض حضرات کے مختصر احوال ہم نے کتاب حاضر کے مقدمہ میں مولف کے تعارف کے تحت دیئے ہیں۔

[۶۰] مولوی محمد حسین تمنا مراد آبادی

مولوی تمنا (ف ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) شیخ مہدی علی زکی اور غالب کے شاگرد تھے، شاہ عبدالغنی مجددی سے بیعت ارادت تھی، اردو دیوان شائع ہو چکا ہے، حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۱۔ محمد حسین مراد آبادی: انوار العارفین ۵۷۹۔ ۵۸۰

۲۔ مالک رام: تلامذۂ غالب ۱۲۳۔ ۱۲۵

۳۔ محمد ایوب قادری: غالب اور عصر غالب ۱۴۰۔ ۱۴۶

Marfat.com

[۶۱] حافظ احمد علی خان شوق رام پوری (۱۸۶۳۔۱۹۳۳ء)
رام پور سے تعلق تھا، وہاں کے اساتذہ سے تحصیل کے بعد نواب خلد آشیان کے حکم پر فوج میں ملازم ہوئے، اندرو میں رہے، پھر ۱۳، فروری ۱۸۹۷ء کو حکیم محمد اجمل خان کی نگرانی میں انہیں کتاب خانہ ریاست رام پور کا منصرم مقرر کیا گیا، وہ تیس بتیس سال تک اس عہدہ پر رہے، دسمبر ۱۹۳۳ء کو ان کا انتقال ہوا (نذر عرشی ص ۳۹۰) اس کام کے ساتھ ان کی ریاست کی طرف سے دیگر ذمہ داریاں بھی تھیں، انہوں نے اپنے تین بھائیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ (تذکرہ کاملان رام پور ۵۵۸۔۵۶۰)

احمد علی خان شوق کی مرتبہ فہرست کتب عربیہ کتب خانہ ریاست رام پور کی جلد دوم کا حصہ اول مطبوعہ ۱۹۲۸ء ہمارے ذخیرۂ کتب میں ہے (شمارہ ۸۷۰۵) شوق تذکرہ کاملان رام پور کے مولف کی حیثیت سے مشہور ہیں۔

نیز ملاحظہ ہو:

۱...... شکیب، شبیر علی خان: رام پور کا دبستان شاعری ۴۳۰
۲...... بیدار، عابد رضا: کتابخانہ رضائیہ، مقالہ مشمولہ نذر عرشی
۳...... حسن عباس: رضا لائبریری کی علمی وراثت، رام پور، رضا لائبریری ۱۹۹۶ء
۴...... شفاء حکیم محمد حسین خان: رضا لائبریری رام پور، رام پور ۱۹۸۰ء

[۶۲] منشی امیر احمد امیر مینائی (۱۲۲۴۔۱۳۱۸ھ/۱۸۰۹۔۱۹۰۱ھ)
لکھنو کے مشہور صوفی شاہ مینا لکھنوی کی اولاد میں سے تھے، لکھنو میں ہی تحصیل کی ۱۸۵۶ء کو واجد علی شاہ کی معزولی کی بعد رام پور چلے گئے، نواب کلب علی خان مسند نشین ہوئے تو انہوں نے امیر مینائی سے مشورہ سخن شروع کیا، امیر کے کئی دواوین اردو شائع ہو چکے ہیں، رام پور میں امیر کو استادانہ شہرت نصیب ہوئی، رام پور کے

Marfat.com

شعراء کا تذکرہ انتخاب یادگار اور امیر اللغات (حرف اول دو جلد) ان کے علمی کارناموں میں یادگار ہیں، ملاحظہ ہو:

۱...... شکیب، شبیر علی خان: رام پور کا دبستان شاعری ۳۵۹۔۳۶۱

۲...... شوق، احمد علی خان: کاملانِ رام پور ۶۳۶۱

۳...... کریم الدین احمد: امیر مینائی اور ان کے تلامذہ، لاہور ۱۹۸۲ء

[۶۳] منشی امیر اللہ تسلیم (۱۲۳۸۔۱۳۲۹ھ/ ۱۸۲۲۔۱۹۱۱ء)

مولوی امیر اللہ بن عبد الصمد انصاری، فیض آباد کے رہنے والے تھے، لکھنو میں نشوونما پائی، اصغر علی خان نسیم (شاگرد مومن) سے اصلاح سخن لیتے تھے، نواب یوسف علی خان ناظم اور نواب کلب علی خان کے دور حکومت میں رام پور آئے ۱۸۷۶ء میں ملازم سرکار ہوئے، ان کی کئی تصانیف کے قلمی نسخے رضا لائبریری رام پور میں ہیں۔ (شکیب ۳۶۲۔۳۶۴)

کلیات امیر اللہ تسلیم معروف بہ اسم تاریخی نظم ارجمند، مطبوعہ مطبع نولکشور، لکھنو ۱۲۸۹ھ

[۶۴] منشی محمد اصغر علی خان بن محمد اسماعیل خان (۱۲۸۵ھ۔

صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، امیر مینائی کے شاگرد تھے، امیر نے امیر اللغات کی ترتیب کے لئے جو دفتر قائم کیا تھا کچھ عرصہ اس میں بھی ملازمت کی، مولانا امیر بادشاہ قادری پشاوری سے سلسلہ قادریہ میں اجازت حاصل تھی، اسی طرح مولانا خلیل الرحمٰن سرساوی چشتی نظامی جمالی سے سلسلہء چشتیہ میں بھی خلافت یاب تھے، اصغر تخلص تھا، تصوف کے غلبہ کے بعد شاعری کا ذوق کم ہوگیا تھا، ملاحظہ ہو:

۱...... شوق، احمد علی خان: تذکرہ کاملان رام پور ۳۹۔۴۰

۲...... سری رام، لالہ: خمخانہ جاوید ۲/ ۷۲۔۸۱

Marfat.com

ضمائم

Marfat.com

ضمائم

اول: المناقب الشیخ احمد سعید المجددی

تالیف سید حسن تاج کماخی مدنی 311

دوم: رشحات عنبریہ (احوال شاہ احمد سعید مجددی)

تالیف شیخ محمد مظہر مجددی مدنی 335

سوم: اثبات المولد والقیام تالیف شاہ احمد سعید مجددی مرتبہ محمد سعد سراجی 367

چہارم: شجرۂ طریقت خواجگانِ نقشبندیہ تصنیف شاہ عبدالغنی مجددی 387

پنجم: شجرۂ طریقت خواجگانِ نقشبندیہ تصنیف شیخ محمود شیرازی

(خلیفۂ خواجہ محمد عثمان دامانی) 395

عکسیاتِ نوادر 413

Marfat.com

ضمیمۂ اول

المناقب الشیخ احمد سعید المجددی

تالیف

شیخ سید حسن تاج کماخی مدنی مدرس مسجد نبوی شریف

(عکس مبنی بر خطی نسخہ منحصر بفرد)

ذخیرۂ شیخ عبدالستار دہلوی مکی

(مخزونہ کتابخانہ حرم مکی)

Marfat.com

شیخ حسن تاج کماخی مدنی

رسالۂ ہذا کے مولف شیخ حسن تاج کماخی مدنی کے حالات مروجہ تذکروں میں نہیں ملتے، آپ کے ایک معاصر عالم شیخ عبدالستار دہلوی مکی (ف ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ موصوف حضرت شاہ احمد سعید کے حوزۂ علمیہ میں پڑھتے تھے، آپ نے حضرت کے مناقب پر ایک کتاب لکھی تھی جس میں آپ کے اقوال کثیر اور کرامات بیان کی گئی ہیں (۱)، شیخ دہلوی نے اپنی کتاب فیض الملک میں اپنے مآخذ کی فہرست میں اس رسالۂ مناقب کا شمارہ ۷۷ میں بھی ذکر کیا ہے۔ (۲)

مولانا حسن نسباً سید اور مسلکاً حنفی تھے، موصوف مسجد نبوی شریف، مدینہ منورہ میں مدرس تھے، انہوں نے شاہ محمد مظہر مجددی مدنی کی تالیف المناقب الاحمدیۃ والمقامات السعیدیۃ کے عربی متن پر ایک تقریظ بھی لکھی تھی جو ۱۸۹۶ء کو قزان سے طبع ہوئی تھی۔ (۳)

مولانا حسن تاج کی نسبت ''کماخی'' بھی قابل توجہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصلاً ترک تھے اور ان کا تعلق بلدۂ ''کماخ'' سے تھا جو ''بلد علی الفرات من ارمینیۃ ''میں ہے (۴)، یاقوت حموی نے بلدہ کمخ یا کماخ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا

---

(۱) فیض الملک الوہاب المتعالی ۱/۱۱۹ (۲) ایضاً ۱/۸۱ اس رسالہ کا یہ قلمی نسخہ جس کا یہاں عکس شامل ضمیمہ ہے انہی شیخ عبدالستار کے ذخیرۂ مخطوطات مخزونہ مکتبۃ الحرم مکی الشریف میں محفوظ ہے۔

(۳) اس تقریظ کا عکس اس رسالہ کے آخر میں ملاحظہ کریں۔ (۴) حاجی خلیفہ: سُلم الوصول الی طبقات الفحول ۵/۲۵۲

Marfat.com

ہے:

کمخ، بالفتح ثم السکون: مدینة بالروم، وسألت واحداً من تلك النواحي فقال هي کماخ بالالف.... وبين کماخ و ارزنجان يوم واحد(۱)

گویا موصوف ترک سید اور حرمین الشریفین پر سلاطین ترکیہ کے زمانہ حکومت میں مسجد نبوی شریف میں مدرس تھے، سال وفات معلوم نہیں ہوسکا۔

---

(۱) یاقوت حموی: معجم البلدان ۴/۴۷۸

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

يا من كسى أعطاف أوليائه بالمعرفة من التجميل والتفضيل
حللا تغني جمل جميلها عن القص والتفصيل ومن انقطع
إليه عما سواه فاز بالتوصيل وكان أحمد الصفات سعيد
ممن اجتباه ربه وجعله من الصالحين إنا نحمدك حمدا
نجلي به عرائس نفائس حسان الإحسان من خدورها
ونسفر عن جمال الحقيقة بوجوه تود السماء لو كانت منازلها
في مطالع بدورها ونجلو للنفوس بتكريره مناهل المحبة
في ورودها وصدورها ونظل به القائل يظل تحت ظلال
نعيم القرب على سرر موضونة متكئين عليها متقابلين
ونشكرك شكرا يكون لمزيد النعم حرما آمنا تسعى لكعبته
النفوس وتطوف ويبلغ به هذي الآمال محله وتنعطف
به على الأمل ما للإحسان من عطوف ويفوز المنعمون
بصفا النعيم من جنته الدانية القطوف يطوف عليهم
ولدان مخلدون بأكواب وأباريق وكأس من معين ونشهد

انك انت الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة ۝
اله اقرت بوحدانيته الكائنات ونطقت له بالشهادة ۝
شهادة من اخلصها بالتوحيد جمع الخير وفاز بالشهادة ۝
وكان من المنعم عليهم من النبيين والصديقين والشهداء
والصالحين ۝ ونشهد ان سيدنا محمدا عبدك ورسولك
المخاطب بلولاك ۝ ولولاه ما كان مكان ولا تكون كون و
لا دارت الافلاك ۝ نبي تشرفت به الرسل وافتخرت
بخدمته الاملاك ۝ والبسته حلة فخر وما ارسلناك الا
رحمة للعالمين ۝

نبي اله العرش اعلى له شانا ۝ واهلك من عاداه قهرا ومن شانا
نبي جميع الكون من نوره اضاء ۝ ولولاه لم يبد الوجود ولا كانا
نبي اتى والكفر اظلم ليله ۝ فعاد نهارا وابدل الكفر ايمانا
نبي لكل الخلق ارسل رحمة ۝ وعم جميع الكون فضلا واحسانا
نبي ينادي امتي وانا لها ۝ ونفسي قول الكل في يوم احزانا
نبي بمحمود المقام مخصص ۝ وموروده حوض لم يكن فيه عطشانا
نبي اتانا اخرا وهو اول ۝ وعند تبليغ اتى الرسل اعوانا
نبي به نرجوك ربي تفضلا ۝ يكون لنا معه بقربك سكنانا

Marfat.com

وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ فُلْكِ النَّجَاةِ لِكُلِّ هَالِكٍ أَضْحٰى غَرِيقًا
فِي بِحَارِ طِمْطَامِ تَيَّارِ الْمَهَامِ وَالْمَهَالِكِ وَأَصْحَابِهٖ فَلَكِ مَطَالِعِ
الْهِدَايَةِ فِي لَيْلِ الضَّلَالِ الْحَالِكِ الْمُقَلَّدَةِ أَعْنَاقُهُمْ بِقَلَائِدِ
فَرَائِدِ مِنْ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥
مَا تَطَيَّبَتِ الْأَفْوَاهُ مِنْ طَيِّ مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ الْكُمَّلِ بِطِيْبِ نَشْرِهَا ٥
وَتَشَنَّفَتِ الْأَسْمَاعُ مِنْهَا بِأَقْرَاطٍ جَوْهَرِيَّةٍ لَمْ يَحْكِ اللَّآلِيُ فِي الْحُسْنِ
مِعْشَارَ عُشْرِهَا ٥ وَمَا ابْتَسَمَتْ بِأَوْصَافِهِمْ ثُغُوْرُ الْمَحَافِلِ وَ
ابْتَهَجَ بِالْحُسْنِ جَمَالُ بِشْرِهَا ٥ وَانْهَلَّتْ عَلَى الْحَاضِرِيْنَ سُحُبُ
الرَّحَمَاتِ وَاٰتَاهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ٥ وَبَعْدُ فَإِنَّ مِنْ أَعْظَمِ مَا تَنْهَلُّ بِهٖ
سُحُبُ الرَّحَمَاتِ وَتَنْصَبُّ ٥ وَيُشْفٰى بِهِ الْعَلِيْلُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ
وَصَبٍ ٥ ذِكْرُ مَنَاقِبِ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ رَفَعَ اللّٰهُ لَهُمْ أَعْلَامَ الْفَخْرِ
وَنَصَبَ ٥ وَبِهِمْ يَفُوْزُ الْمُنْقَطِعُ بِالْوُصُوْلِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ٥ وَهٰذَا عِقْدٌ دُرَرٌ فَائِقُ النَّظِيْمِ نَظَمَهُ
الْفَقِيْرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى السَّيِّدُ تَاجُ الْكُمَّلِ عُفِيَ عَنْهُ الْمَدَنِيُّ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ
أَحْسَنَ تَنْظِيْمٍ ٥ فِي بَعْضِ مَنَاقِبِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ وَالْغَوْثِ الصَّمَدَانِيِّ
السَّيِّدِ السَّنَدِ الْعَظِيْمِ ٥ التَّقِيِّ الصَّابِرِ إِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ

Marfat.com

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۝ اَلْوَلِيُّ الَّذِيْ نُشِرَتْ لَهُ اَلْوِيَةُ

الْوِلَايَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ۝ وَفَضْلُهُ الشَّهِيْرُ اِذَا جَحَدَهُ الْغَبِيُّ

غَنِيٌّ عَنِ الْاِثْبَاتِ وَالْاِشْهَادِ۝ قَامَتْ لَهُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

الَّتِيْ لَا تُرَدُّ عِنْدَ الْاِسْتِشْهَادِ۝ بِاَنَّهُ الْمُفْرَدُ الَّذِيْ جَمَعَ

الْفَضَائِلَ وَفِيْ مَقَامِ الْقُرْبِ مُطَاعٌ ثَمَّ اَمِيْنٌ۝ اَلْكَامِلُ

الَّذِيْ فُتِحَ لَهُ بَابُ الْمَعْرِفَةِ وَرُفِعَتْ لَهُ عِنْدَ الدُّخُوْلِ اِلٰى

بَيْتِ الْعِزَّةِ۝ الْحُجَّابُ۝ وَكُشِفَ لَهُ عَنْ وُجُوْهِ الْمُغَيَّبَاتِ

النِّقَابُ وَانْجَابَ الْحِجَابُ۝ وَتَجَلّٰى لَهُ مَوْلَاهُ بِالتَّجَلِّي الْاِلٰهِيِّ

فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ وَاَجَابَ۝ وَنُوْدِيَ بِلِسَانِ الْقُرْبِ اِنَّا فَتَحْنَا

لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۝ ذِي الْكَمَالَاتِ الَّتِيْ لَوْ حَظِيَ بِهَا الْبَدْرُ

لَمَا سِيْمَ بِالْخُسُوْفِ۝ وَالسَّطْعَاتِ الَّتِيْ لَوْ نَالَتْهَا الشَّمْسُ لَمَا

تَطَرَّقَتْ اِلَيْهَا اَيْدِي الْكُسُوْفِ۝ وَالتَّصَرُّفَاتِ الَّتِيْ

تُسَلُّ عَلَى الْمُرْتَابِ سَيْفُهَا الْمَسْنُوْنُ وَتُسُوْفُ۝ وَالْكَرَامَاتِ

الَّتِيْ هِيَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۝ قُطْبُ دَائِرَةِ

الْمَعَارِفِ مَطْلَعُ شَمْسِهَا السَّعِيْدَةِ۝ وَبَحْرُ الْعُلُوْمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ

الْفَائِضَةِ عَلَيْهِ مِنَ الْمَبْدَءِ الْمُعِيْدِ۝ الْغَوْثُ الْمَانِعُ وَ

الْغَيْثُ الْهَامِعُ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَيْخِنَا وَاُسْتَاذِنَا

م

Marfat.com

الشيخ احمد سعيد ٥ امدنا الله تعالى بمدده وجعلنا
ممن اوفى بعهده واتقى فان الله يحب المتقين ٥ ابن الشيخ
ابي سعيد ابن الشيخ صفي القدر الرفيع الهمة ٥ ابن الشيخ
عزيز القدر ابن الشيخ محمد عيسى ملاذ من امه ٥
ابن الشيخ سيف الدين الملقب بمحتسب الامة ٥ ابن
الملقب بالعروة الوثقى الشيخ خواجه محمد معصوم مجدد
الدين ٥ ابن الامام الرباني المجدد للالف الثاني ٥ الشيخ
احمد السهرندي ذي الفيض الصمداني ٥ ابن الشيخ
عبد الاحد ابن الشيخ زين العابدين ٥ ابن الشيخ عبد الحي ٥
ابن الشيخ محمد المرشد من الغي ٥ ابن الشيخ حبيب الله
ناشر الهدى من بعد طي ٥ ابن الشيخ رفيع الدين ابن الشيخ
نصير الدين ٥ ابن الشيخ سليمان ابن الشيخ يوسف ابن الشيخ
عبد الله ٥ ابن الشيخ اسحاق ابن الشيخ عبد الله ابن الشيخ
شعيب الرفيع الجاه ٥ ابن الشيخ احمد ابن الشيخ يوسف الشاه
علاه ٥ ابن المشتهر بفرخ شاه الكابلي شهاب الدين ٥
ابن الشيخ نصير الدين ابن الشيخ محمود ابن الشيخ سليمان
ابن الشيخ مسعود ابن الشيخ عبد الله الواعظ الاصغر ابن

Marfat.com

مطالع السعود ابن المحدث الشيخ عبد الله الواعظ الاكبر
قدوة العارفين ابن الشيخ ابی الفتح ابن الشيخ اسحاق
ابن الشيخ ابراهيم ابن الشيخ ناصر ابن سيدنا عبد الله
ذی المقام الذي من تطاول الی بلوغه فهو قاصر ابن
امير المؤمنين سيدنا عمر الفاروق ابن الخطاب الذي
اصبح به طرف الاسلام باصره خليفة رسول الله صلی الله
عليه وعلی اله واصحابه والتابعين ٥

يا سادة البس الله الوجود سنا ٭ اسرارهم فتبدل مشرقا حسنا
اذا سمعتم بمن احشائه خشيت ٭ بحب ال بنی الفاروق فهو انا
عبد لهم اشرف الاوصاف نسبته ٭ لسوح اعتابهم ما ان نای ودنا
قوم هم زهر مجد في رياض علا ٭ بالعفو يثمر للجاني بطيب جنا
وهم بدور سماء المجد ضاء بهم ٭ ليل الضلال وقد فاقوا سنا وثنا
فكم وكم بهم عنا ازيل عنا ٭ وكم بهم مرتجی منا انيل منا
اسرارهم سائر الاكوان سائرة ٭ يسر منها وبشری فهي كنز غنا
فنسئل الله مولانا الكريم بهم ٭ بان يمن بغفران ويسعدنا

ولد رضي الله تعالی عنه غرة ربيع الاخر سنة الف و
مائتين وست عشر بعد ان استكمل حمله تسعة من

Marfat.com

الشهور في أرض الهند ببلدة مصطفى باد المشتهرة الزاه نور مشرقة من أساريره أنوار أسرار الولاية بالبهجة والسرور فلاح بدر الفلاح وتمت أفراح المسلمين فتربى في حجر الكمال والإحسان وتجلت له على منصات العنايات الإلهية خرد المعارف الحسان فشاهد من جمالها الباهر ما يعجز عن وصفه كل لسان وحفظ القرآن بالتجويد وأدرك جميع العلوم في أقل مدة من السنين وكان أول حضوره رضي الله عنه عند والده فاستفاد العلوم والكمالات وصفاء شربه وحضر معه عند حضرة سيدنا الشيخ عبد الله الدهلوي غوث الزمان وقطبه فأخذ منه الطريقة النقشبندية ولم يبلغ عمره عشرة من الأعوام فأفاض عليه من فيوضاته وأتحفه بقربه وعامله بكمال المحبة وأدناه منه على مسندته دون سائر المريدين ونقل عن سيدنا الشيخ محمد جان الأبره أن سيدنا الشيخ مع والده كانا جالسين في حضرة سيدنا الشيخ عبد الله الدهلوي القطب الأكبر فقال انظروا إلى هذين القمرين أيهما أسبق وأنور

فسكت الكل فقال الشيخ ان الولد اعلى واقرب وله المكان
المكين وبشره بالسير المرادي والمشرب المجددي
الصافي لكل صادي ورقاه الى اعلى مقام تنقطع
دونه امال كل حاضر وبادي وميزه بالخلافة
الخاصة والامامة العامة لكمال التمكن والتمكين وفي
قربه يوما اليه وقرا الفاتحة لارواح المشايخ ذوي
الفيض من الحي القيوم ثم توجه اليه فراى النبي صلى
الله عليه وسلم قد جاء ومعه مجدد الالف الثاني
وخازن الرحمة الشيخ محمد سعيد والعروة الوثقى
الشيخ محمد معصوم فجلس حضرة المجدد مكان شيخه
وجلس النبي صلى الله عليه وسلم في الهواء فوق راس
المجدد بفاصلة قليلة تحير في كيفيتها الفهوم
فجعل صلى الله عليه وسلم يتوجه اليه بحيث ان
الفيض يرد منه على حضرة المجدد ثم على سيدنا
الشيخ ذي القدر الرصين وكذلك يوم عيد الاضحى
من تلك الايام شرف حضرة الشيخ في مجمع عام
بالباس ملبوساته الخاصة من قميص وعمامة و

Marfat.com

وَتوّج بَاهِرِ النِّظَامِ ٥ وَأَنْعَمَ عَلَيْهِ بِإِجَازَةٍ مُطْلَقَةٍ وَدَعَا
لَهُ بِالنَّصْرِ وَالظَّفَرِ وَالْفَتْحِ الْمُبِيْنِ ٥ وَلَمَّا بَلَغَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ مِنَ الْعُمْرِ اثْنَيْنِ وَثَلٰثِيْنَ سَنَةً ٥ تَوَجَّهَ وَالِدُهُ
إِلَى الْحَرَمِ الْمُحْتَرَمِ وَأَجْلَسَهُ عَلٰى مَسْنَدِهِ وَمَسْنَدِ شَيْخِهِ
وَفَوَّضَ لَهُ أَمْرَ الْهِدَايَةِ وَالطَّرِيْقَةِ الْحَسَنَةِ ٥ فَقَامَ بِتَرْوِيْجِ
الشَّرِيْعَةِ وَإِشَاعَةِ الطَّرِيْقَةِ وَدَعَى الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ وَأَوْضَحَ
طَرِيْقَهُ وَسُنَنَهُ فَانْتَفَعَ بِهِ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَالْأَ
تْقِيَاءِ وَانْتَهَتْ إِلَيْهِ تَرْبِيَةُ الْمُرِيْدِيْنَ وَتَسْلِيْكُ الطَّالِبِيْنَ ٥
وَكَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَمِيْلَ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ الْبَهِيَّةِ
جَمَعَ مَا تَشَتَّتَ مِنَ الْكَمَالَاتِ وَالْمَعَارِفِ السَّنِيَّةِ ٥ مُتَّصِفًا
بِالصِّفَاتِ الْإِلٰهِيَّةِ وَالْأَخْلَاقِ النَّبَوِيَّةِ عَظِيْمَ الْهَيْبَةِ
كَرِيْمَ الشِّيْمَةِ يَرْضٰى لِلّٰهِ وَيَغْضَبُ لَهُ وَلَا تَأْخُذُهُ فِيْهِ
لَوْمَةُ لَائِمٍ مَنْ لَمْ يُلْفَ إِلَّا وَهُوَ فِيْ حَضْرَةِ مَوْلَاهُ غَائِبٌ ٥
وَلَمْ يُلْقَ إِلَّا وَهُوَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ هَائِبٌ ٥ لَا تَسْتَخِفُّهُ
الْأَفْرَاحُ وَلَا تُزَعْزِعُهُ النَّوَائِبُ ٥ دَائِمَ الذِّكْرِ مُلَازِمَ الْفِكْرِ
لَمْ يَخْلُ سَاعَةً عَنْ عِبَادَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ صَبِيْحَ الْوَجْهِ
كَأَنَّمَا الصُّبْحُ يَتَنَفَّسُ مِنْ نُوْرِ ذٰلِكَ الْجَمَالِ ٥ طَوِيْلَ الْقَامَةِ

إذا مشى كأنما ينحط من صبب مع كمال الاعتدال
حلو المنطق كأنما لفظه ضرب من ضرب أو زلال
وإذا تبسم كأنما يفتر عن عقد لؤلؤ ثمين ولله در
مادحه حيث قال

كذا فليكن سعي الفتى المبادر ... وتحصيل أعلام المعالي الدوائر
لعمرك هذا الفخر لا ما تعده ... ملوك ذوو التيجان يوم التفاخر
ومن مثل سلطان الطريقة أحمد ... سعيد جلاء الأبصار قل والبصائر
منور أقطار البلاد بذاته ... وأولاده الغر الكرام الأكابر
هو الشمس في وسط السماء بنوره ... تبدت ونجم الهدي يبدو لناظر
هو الطود حلما راسخا في وقاره ... هو البحر علما زاخرا بالذخائر
وكنز لأهل الفقر أصبح مغنيا ... فيا حبذا كنز لسد المفاقر
على نهجه إن شئت تظفر بالمنى ... ومنهاجه فاسلك سريعا وبادر
على سيره سر إن قدرت مشمرا ... مجدا وعندي أنت لست بقادر
فذاك إمام العصر أوحد دهره ... فحاشا يضاهي في علاه مناظر
له الرتبة العليا التي دون نيلها ... لمن رامها لا شك شق مرائر
وكيف لربات الخدور وإن سمت ... مبارزة الأسد الليوث الخوادر
فكم حائر لا يهتدي لسبيله ... أتاه فوافاه الهدى بالبشائر

وكم وارد للفيض يطلب هائما ** أتاه فأمسى حامدا للمصادر
وكم مستغيث في دجى الليل تائه ** فصادف من إحسانه عون ناصر
وكم من مريد جاء يشكو بريده ** فخلصه من شر أخبث ماكر
تلبس به عند المساء وغدوة ** رجال تحاموا عن قبيح المتاجر
فيفتح من أغلاق حصن قلوبهم ** مغالق تملى من صنوف الجواهر
ويسعد منهم من نظرة بعد نظرة ** بأعلى مقام جل عن وصف شاعر
ولا نال من خمر الوصال عليهم ** يدير كؤوسا كالشموس السوافر
إذا جنهم ليل تجافت جنوبهم ** يسيلون دمعا من عيون سواهر
سكارى ومن أنظاره في وجوههم ** ملامات صحو غيبت في السرائر
وينقلهم من حالة بعد حالة ** يرقيهم في القرب أسنى المنابر
هم القوم حقا ليس يشقى جليسهم ** ويسعد من يلقاهم في المحاضر
فبادر بأبوابه واغتنم قرب وصله ** وفاز لذا ما نلت ذلك وافر
ولذ كلما نابتك في الكون حاجة ** بأعتاب منه في دفع ضائر
ومن حبه كن دائما متسببا ** يفح منك عرف فائق طيب المجامر

وأما كراماته رضي الله عنه فتحصيها لا يطاق وتصرفاته تغني عن تعدادها من النطق النطاق وخوارقه لا تضبطها الدفاتر والأوراق مع أنه كان يعد ذلك نقصا في مقام

Marfat.com

الكُمَّلِ العارِفِينَ ۞ فمنها ما أخبر بِهِ الكامِلُ ولَدُهُ الأصغر
قالَ لما وصلتُ في سفرِ الحجِّ إلى مُنبئي ما وجدتُ مركب
أكثر من شهرَينِ فصرتُ مُضطرِبًا ۞ فاستغثتُ بالشيخ
وإذا هو في شاطِئِ البحرِ يُنادِي أنّ ولدي له كذا مدة ما
تيسّر له مركبًا ۞ فحضر مركبٌ لم يكن ثمّة محمولٌ فيه بلا
نول وصار الكلّ متعجّبًا ۞ وخرج في ابطي دُمّلٌ شديدٌ أمرضني
فتوجّهتُ إلى الشيخ فزالَ في الحالِ ما اشكوه فشكرتُ ربّ
العالمين ۞ وقبلَ وصولنا إلى جُدّة حصلَ لنا طوفانٌ عظيم
يئسنا به من النجاة ۞ فتوجّهنا إلى حضرةِ سيّدِنا الشيخ
الرفيع الجاه ۞ فرأيتُ كأنّه حضر وأخذ المركب من اسفله و
بقدرة الله نجّاه وفي الحالِ سكن البحرُ ووصلنا سالمين ۞
وقالَ أيضًا ضللتُ عن بعيري ورُفقتي ليلة مزدلفه
فتحيّرتُ وصرتُ استغيثُ بالشيخ فحضر ونادى بأعلا
صوتِهِ ثلثًا وهدَاني إلى الطريقِ فنجوتُ من الأخطارِ المتلفة ۞
ولما عُدتُ إلى وطني أخبرني أمّي وإخواني بأكثر ما حصل
لي بإخبارِ حضرةِ الشيخِ الوالدِ ذي المعرفة ۞ وكثيرًا ما يخطر
ببالي شبهةٌ في العلومِ الظاهرةِ والباطنةِ فتنكشف بمجرد

Marfat.com

التفاته إلى ويخبر بالمغيبات وله في المكاشفات أعظم
تمكين ومنها أنه تزوج واحد من أقاربه فلم يولد
له ولد وله بعد التزوج عشرة أعوام فتكلم فيه بعض
أقارب الزوجة بأنه عنين وأطالوا الكلام فأخبر حضرة
الشيخ بحاله فتوجه إليه فولد له غلام ثم ما انقطع نسله
إلى الآن وله مدة سنين وكتب إليه مرة بعض الأغنياء
المحبين المخلص بأن أهلي حامل فما تلد لي ذكر أو أنثى
فبشره بالقطع وخصص بأن يولد لك غلام فاطمئن
بذلك ولا تشخص فوقع كما أخبر نفعنا الله به و
جعلنا من خلص المحبين ومنها أنه عاد مريضا قد
احتضر وانشبت المنية مخالبها فيه فالتمس منه
أهله وألحوا عليه بأن تدعو الله يحييه ويعافيه
فدعا له فعادت روحه وجرى نفسه وبدل
تلافه بتلافيه فعاش سنينا وصار في الأحياء
من الأحياء بعد أن كان من الميتين وتكلم عليه بعض
جماعته وطعنوا فيه وآذوه أشد أذية يريدون إطفاء
نوره الباهر فصبر على ذالك وأعرض عنهم ومنع المريدين

Marfat.com

مِنَ التَّعَرُّضِ لَهُمْ وَاتَّكَلَ عَلَى الْعَلِيمِ الْقَاهِرِ فَمِنْهُمْ مَنِ ابْتُلِيَ
بِالْجُنُونِ وَمِنْهُمْ مَنْ مَاتَ عَاجِلًا وَمِنْهُمْ مَنِ اسْوَدَّ
وَجْهُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ مِنْ فَمِهِ نَجَاسَةٌ وَصَارَ عِبْرَةً لِكُلِّ نَاظِرٍ
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ أَوْلِيَائِهِ وَنَسْأَلُهُ
حُبَّهُ وَحُبَّ أَوْلِيَائِهِ الْمَحْبُوبِينَ وَفِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ
بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَالْأَلْفِ حَصَلَ فِي أَرْضِ الْهِنْدِ مِنَ النَّصَارٰى
فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ يَحَارُ فِيهَا الْوَصْفُ وَخَرِبَتْ فِيهَا بَلْدَةُ دِهْلِي
الَّتِي كَانَتْ مَعْمُورَةً بِالْكِرَامِ وَمِنْ أَعْظَمِ الْبُلْدَانِ وَاتعه
نُهِبَتِ الْأَمْوَالُ وَقُتِلَ كَثِيرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأُلْهِمَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ بِالْخُرُوجِ مِنْهَا مَعَ جَمِيعِ عِيَالِهِ وَإِخْوَانِهِ أَهْلِهِ
وَكَانُوا زُهَاءَ سَبْعِينَ مِنَ الْعَدَدِ مُتَّكِلًا عَلٰى كِفَايَةِ اللّٰهِ
فَكَفَاهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ الْكَافِرِينَ بِلَا عَدَدٍ وَبَعْدَ
أَنْ خَرَجُوا أَدْرَكُوهُمْ وَأَرَادُوا قَتْلَهُمْ فَحَفِظَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ
بِالنَّصْرِ وَالْمَدَدِ وَرَدَّ كَيْدَهُمْ فِي نَحْرِهِمْ وَجَعَلَهُمْ
مُطِيعِينَ لَهُ خَادِمِينَ فَوَصَلَ بِسَلَامَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلٰى بَلَدِ
اللّٰهِ الْحَرَامِ مُتَجَرِّدًا عَنِ التَّلَبُّسِ بِمَا سِوَى الْمَلِكِ الْعَلَّامِ
مُلَبِّيًا لَهُ فِي تِلْكَ الْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَقَائِمًا عَلٰى قَدَمِ

Marfat.com

الْعُبُودِيَّةِ مِنَ الْحَامِدِينَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَطَافَ بِكَعْبَةِ
الْكَرَمِ وَالْجُودِ ۝ وَالْتَزَمَ مُلْتَزَمَ الْفَوْزِ وَشَرِبَ
مِنْ زَمْزَمِ التَّوْحِيدِ وَقَامَ بِمَقَامِ الْإِخْلَاصِ
مَعَ الطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَسَعَى
لِصَفَا الْقُرْبِ فَفَازَ بِالْمَقْصُودِ ۝ وَوَقَفَ عَلَى عَرَفَاتِ
الْعِرْفَانِ وَأَفَاضَ عَلَى الْمُرِيدِينَ فَيْضَ الْفَضْلِ وَ
هَدَاهُمْ إِلَى مَشَاعِرِ الْفَوْزِ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِ
لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ فَمَكَثَ فِي بَلَدِ اللهِ الْحَرَامِ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ فَانْتَفَعَ بِهِ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ الْقَلِيلَةِ خَلْقٌ كَثِيرٌ
يَتَعَذَّرُ حَصْرُهُمْ وَيَعْسُرُ ۝ ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى طَيْبَةَ الطَّيِّبَةِ
وَشَوْقُهُ إِلَى الْحَبِيبِ يَتَعَاظَمُ وَيَكْثُرُ ۝ فَهَرَعَتْ
إِلَيْهِ الْقُلُوبُ وَالنُّفُوسُ وَانْتَفَعُوا بِهِ مِنَ السَّادَاتِ
وَالْأَعْيَانِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْقَاطِنِينَ وَالْوَافِدِينَ ۝
فَفَاضَتْ عَلَيْهِ فِيهَا الْفُيُوضَاتُ وَكُشِفَتِ
الْأَسْتَارُ ۝ وَفَازَ بِالْمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِيَّةِ بِعِنَايَةِ
الْمَلِكِ السَّتَّارِ ۝ وَظَهَرَ لَهُ مِنَ الْأَسْرَارِ مَا يَجِبُ
لَهُ الْإِسْتِتَارُ ۝ وَحَصَلَ لَهُ مِنَ الْقُرْبِ مَا لَا

Marfat.com

يَحْصُلُ لِكَثِيْرٍ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَبُشِّرَ بِالْفَوْزِ
وَالسَّعَادَةِ الْكُبْرٰى ۝ وَحُصُوْلِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ
الْأُخْرٰى لَهُ ۝ وَلِكُلِّ مَنْ تَوَسَّلَ بِهِ وَاتَّبَعَ طَرِيْقَتَهُ
الْغَرَّاءَ ۝ فَسُرَّ بِتِلْكَ الْبِشَارَةِ وَتَهَلَّلَ مِنْهُ
الْوَجْهُ وَالْجَبِيْنُ ۝ وَلَمَّا تَزَايَدَتْ بِهِ لَوَاعِجُ
شَوْقِهِ وَحُبِّهِ ۝ وَرَامَ كَمَالَ وِصَالِهِ وَاتِّصَالِهِ
بِمَحْبُوْبِهِ وَنَبِيِّهِ ۝ أُرْسِلَتْ لَهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ فَقَبَضَتْ
رُوْحَهُ الشَّرِيْفَةَ وَفَازَ بِلِقَاءِ رَبِّهِ ۝ فِي الثَّانِيْ
مِنْ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ بَعْدَ
الْأَلْفِ وَالْمِائَتَيْنِ ۝ وَقَدْ بَلَغَ عُمُرُهُ الْمُبَارَكُ سِتِّيْنَ ۝
وَصُلِّيَ عَلَيْهِ حَاضِرًا فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ الشَّرِيْفِ ۝
وَغَائِبًا فِي الْحَرَمِ الْمَكِّيِّ الْمُنِيْفِ بِجَمَاعَةٍ لَا
يُحْصِيْ عَدَدَهُمْ إِلَّا الْخَبِيْرُ اللَّطِيْفُ ۝ وَدُفِنَ
بِالْبَقِيْعِ بِقُرْبِ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ وَقَبْرُهُ
مَعْرُوْفٌ يُسْتَجَابُ عِنْدَهُ دُعَاءُ الدَّاعِيْنَ ۝
وَقَدْ أَرَّخَ وَفَاتَهُ بَعْضُ مُحِبِّيْهِ فَقَالَ
قَضٰى قُطْبُ الْأَقْطَابِ الشَّهِيْرُ بِأَحْمَدَ

Marfat.com

سَعِيدٍ إِمَامِ العِلْمِ وَالحِلْمِ وَالهُدىٰ
مَنَارِ الطَّرِيقِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الَّتِي
لِمَاجِدِهِ فِي الأَلْفِ أَضْحىٰ مُجَدِّدًا
وَمُذْ حَلَّ فِي ذَا القَبْرِ نَادَيْتُ أَرِّخُوا
سَعِيدًا شَهِيدًا بِالجِنَانِ مُخَلَّدًا

وَبِالجُمْلَةِ فَمَنَاقِبُهُ الشَّرِيفَةُ يَكِلُّ عَنْ حَصْرِهَا كُلُّ بَلِيغٍ وَلَوْ نَظَمَ النُّجُومَ فِي كَلَامِهِ وَعُلُوُّ شَانِهِ لَا تُدْرِكُهُ العُقُولُ فَكَيْفَ وَسِمَاكُ السَّمَاءِ دُونَ مَقَامِهِ وَالتَّطْوِيلُ فِي مَدْحِ مَنْ هُوَ غَنِيٌّ مِنَ المَدْحِ تَقْصِيرٌ وَلَا يُدْرِكُ الأَمَلُ فِيهِ غَايَةَ مَرَامِهِ فَلْنَرْفَعْ أَكُفَّ الضَّرَاعَةِ وَالِابْتِهَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَىٰ وَلْنَقُلْ خَاضِعِينَ لَهُ خَاشِعِينَ

إِلٰهِي يَا مَنْ عَمَّ جُودًا وَإِحْسَانًا ٭ وَمَعْرُوفُهُ المَعْرُوفُ لَمْ يَنْسَ إِنْسَانَا
إِلٰهِي يَا مَنْ لَيْسَ يُحْصَرُ فَضْلُهُ ٭ وَلَوْ كَانَ كُلٌّ فِي البَلَاغَةِ حَسَّانَا
إِلٰهِي يَا مَنْ كُلُّ مَنْ أَمَّ بَابَهُ ٭ يَرَى الفَتْحَ بِالمَقْصُودِ وَافَادَ إِعْلَانَا
سَأَلْنَاكَ بِالمُخْتَارِ خَيْرِ وَسِيلَةٍ ٭ سَمَا قَدْرُهُ السَّامِي مَكَانًا وَإِمْكَانَا

Marfat.com

وبالأنبياء ثم الملائكة الألى ... رفعت علا في العالمين لهم شانا

وبالآل والأصحاب طرا وكل من ... لهم تابع أو ليته منك إحسانا

وبالأولياء والصالحين جميعهم ... وكل تقي يتقي منك حرمانا

ولا سيما ذا الحبر من شاع ذكره ... وقطر نداه عم قطرا وبلدانا

إمام همام قد تقدم في الورى ... وبالسبق في التأخر قد فاق أقرانا

فكم ستر أعمى بصائر جاحد ... وكم بضياء منه أبصر عميانا

أزل حجب الغفلات عنا لكي نرى ... سواطع أنوار تنور أحشانا

وأشهد بأبصار البصائر سيدي ... جمالك واجعل في جوارك مثوانا

وأحي موات القلب منا واسقه ... بفيض به تحيي لدى الحي موتانا

وأربح بسوق الرشد منا تجارة ... ولا ترنا يا رب بالغي خسرانا

واحفظ إلهي ديننا واقض ديننا ... وأنج لنا من أبحر الكرب غرقانا

وأدن لمن يجني قطوفا جنية ... من العفو واجعل في جنانك سكانا

وعمنا سواك أغن الجميع تكرما ... بفضلك يا من ليس بالفضل ضنانا

وأغدق على ذي الشوح فائض رحمة ... بمنهمل ينهل وبلا رهه تبانا

وأنعم عليها منك بالخصب سيدي ... لتصبح في وجه البسيطة روضانا

Marfat.com

فبارك لنا فيما رزقت تفضلا ... فإن لم تبارك وجده صار فقدانا

ومن بأمن منك فضلا ومنة ... يؤمن أقطار الدنا وأوطانا

وأهلك بأنواع النقائم كل من ... أراد بنا سوءا وبالشر آذانا

وأجزل لمن ذا النظم أجراه أجره ... وتعفه يا مولاي عفوا وغفرانا

وناظمها فاغفر له وأمض المنى ... وارحمه يا ذا الفضل لا زلت رحمانا

وأسكنه جنات النعيم وحفه ... بعفو فيه رضوان وجنبه نيرانا

غدا حسنا في الظن فاجعل له حجا ... وبلغه ما يرجوه فضلا وإحسانا

كذا والديه ثم أولاده كذا ... وأشياخه والتابعين وإخوانه

وقاريها والكاتبين وكل من ... أصاخ إليها منه سمعا وآذانا

وأبلغ جميع الحاضرين مرامهم ... وأصلح لدنيانا كذلك وأخرانا

ووفق مليك العصر للعدل والتقى ... وأهلك به كل الطغاة ومذنبا

وأيده بالنصر المبين وحفه ... بجند من الأملاك يأتون أعوانا

كذا الوزرا وعماله ومن ... له قد غدا مولاي عونا ومعوانا

وأصلح ولاة الأمر وأصلح رعية ... وأطلق من الشهوات يا رب أسرانا

وَأَزْكَى صَلٰوةٍ مَعْ سَلَامٍ شَذَا هُمَا ۔ يَفُوقُ بِطِيبِ الْعَرْفِ رَوْحًا وَرَيْحَانًا ۔

عَلَى الرَّحْمَةِ الْعُظْمٰى الَّتِي نَامَ فَيْضُهَا ۔ وَعَمَّ جَمِيعَ الْكَوْنِ عُجْمًا وَعُرْبَانًا ۔

كَذَا الْآلِ وَالصَّحْبِ الْوُجُوهِ الَّذِينَ هُمُ ۔ غَدَوْا فِي وُجُوهِ الدَّهْرِ بِالْفَضْلِ مِيسَانًا ۔

مَدَى الدَّهْرِ مَا مُنْشٍ بِحُسْنِ خِتَامِهِ ۔ تَفَضَّلَ مَوْلَاهُ وَأَوْلَاهُ إِحْسَانًا ۔

قد تم المنظوم فی مناقب القطب الربانی والغوث الصمدانی

شیخنا الشیخ احمد سعید بکتابة الاحقر الراجی الی

رحمة الله الحمید فقیر حافظ محمد حیات بہاولپوری

غفر الله ذنوبه وذنوب والدیه واحسن الیهما والیه

بتاریخ خمس وعشرین شهر محرم الحرام سنہ [illegible] ہجری المصطفی علی صاحبها

افضل التحیات وازکی التسلیمات

Marfat.com

صورة ما كتبه العالم الأديب والحسيب النسيب الفاضل الالمعى والكامل اللوذعى المدرس بالحرم النبوى مولينا السيد حسن الكماخى المدنى الحنفى سلمه الله تعالى آمين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى نور قلوب اوليائه بانوار المعرفة وجعلهم مظهر اسرار الأسماء والصفة والصلوة والسلام على سيدنا محمد محل التجليات الالهية ومنبع الفيوضات والحكم الربانية وعلى اله واصحابه السالكين الى انهج طريقه والواصلين من المجاز الحقيقى الى الحقيقة وبعد فانى لما نزهت الطرف فى طرق هذا الكتاب وكشفت عن وجوه حسان مخدارته النقاب وجدته بستانا قد ازهرت ازهاره وروضا قد اينعت اثماره سقت الشريعة المحمدية اصوله واضحت فرعه بالطريقة الاحمدية موصوله يصل المريد من طريقه الى المراد ويقتطف من ثمره اليانع كلما اراد فاكرم بمن انشأ عروس روضته الانيقه ونص على مناصات الالفاظ عروس معانيه العبيقة فتجلت للمريدين بكل حسن بديع باهر واصبح طرف كل منهم فى مشاهدة جمالها المصون ساهر فلله درمن نظم درعقوده ونسج اعلام برودة فالله تعالى ينفعنا ببركاته ويمتعنا بطول حياته آمين

الفقير الى الله تعالى حسن ابن المرحوم السيد

احمد اسعد كمخيلى الخطيب والامام

بالحرم النبوى تم

Marfat.com

ضمیمۂ دوم

عکس مبنی بر نسخۂ خطی مخزونہ در کتاب خانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان

رشحاتِ عنبریہ

یعنی

احوال و مقامات حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (ف ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء)

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

Marfat.com

مقدمہ

یہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مکی (د ۱۳۰۱ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی زبان عربی نثر و نظم ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ کے فوراً بعد جو سوال ذہن میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ جب انہیں مصنف کی اسی موضوع پر مفصل کتاب مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں موجود ہے تو اس مختصر رسالہ کی تالیف کی کیا ضرورت تھی؟

مناقب احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انہیں مصنف نے حضرت کے حالات پر ایک عربی رسالہ "مناقب صغریٰ" تالیف کیا تھا جس سے مراد یہی پیش نظر رسالہ رشحاتِ عنبریہ ہی ہے کیونکہ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ اور رسالہ حاضر کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کچھ اقتباسات مناقب احمدیہ میں پائے جاتے ہیں[1]۔ اس کے عربی ترجمہ میں اسی رشحات عنبریہ کو "المناقب الصغریٰ" کہا گیا ہے[2]۔ گویا یہ رسالہ مناقب احمدیہ کی تالیف ۱۲۸۱ھ سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اہل عرب کو اس عظیم شخصیت سے متعارف کروانے کے لئے عربی میں ایک رسالہ لکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو آپ نے عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ و مسجع انداز میں یہ رسالہ حاضر تحریر فرمایا۔ گویا رشحات عنبریہ کا سال تالیف ۱۲۷۷ھ ہے۔

اگرچہ مؤلف نے اس رسالہ کا نام وضاحت سے نہیں لکھا لیکن فقرۂ ذیل اما بعد فهو رشحاتٌ عنبرية يتعطر بها حواس السامعين وراٸحاتٌ مسكيّةٌ اذ فريّة (ورق ۲ ب) سے قیاس کرکے ہم نے اس کا نام رشحات عنبریہ تجویز کر لیا ہے۔ مؤلف نے رسالہ کے متن میں اپنا نام نہیں لکھا لیکن دیباچہ

---

[1] مناقب احمدیہ ص۲۰۲، رشحات عنبریہ ورق ۱۱ الف
[2] المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ ص۲۳۷

Marfat.com

میں صاف بتایا ہے کہ یہ رسالہ میرے والد حضرت شاہ احمد سعید کے حالات پر مشتمل ہے لیکن رسالہ کے خاتمہ میں اپنا نام واضح طور پر بتایا ہے۔ اس رسالہ کے کاتب کے ترقیمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مدینہ منورہ ہی میں تالیف ہوا اور وہیں سے حضرت مؤلف نے خود اپنے دستِ مبارک سے کتابت کر کے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کے خلیفہ اول حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہما کے مطالعہ کے لئے موسیٰ زئی شریف ارسال فرمایا (ورق ۱۳ ب) خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے اس متبرک خطی نسخے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اس نسخے کی دریافت کا سہرا خانقاہ شریفہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی مدظلہ کے صاحبزادہ جناب محمد سعد سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ کے سر ہے جنہوں نے اس گوہر نایاب کی نشاندہی فرمائی اور عکس برداری کے لئے نسخہ عنایت کیا۔

محمد اقبال مجددی

۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء

Marfat.com

رب يسر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى تجلى باسرار انوار ارواح حقائق العارفين المحبوبين ٥ و
ازال انسدال حجب الارتياب بالتهاب اشراق نور الوجود للعاشقين المحبين ٥
وبسط بساط الانبساط على سماط اهل الرباط تحت اوراق اشجار اعلام الوصال
للخائفين ٥ وغرس اوتاد الوداد فى مناجاة خيمات القرب تحت مياه الانبساط
بحبوحة حضرة القدس فخروا له ساجدين ٥ فتحرك فلك قطب القلب
لاجل شهود الرب بانفتاح سماع نغمات رنات التائبين ٥ وادار كئوس
شراب الحب فسقاهم وارواهم وافناهم عن غير مولاهم فبدت لهم شمس
الحقيقة فقاموا هائمين ٥ فادرج مصباح الفلاح فى اصلاب القلب فنظروا
الى جمال ارحم الراحمين ٥ احمده سبحانه على نعمائه التى لا تحد ولا تحصى ٥ و
اشكره تعالى على الائه التى لا تعد ولا تقصى ٥ واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له فيذاريه ٥ ولا شبيه له فيضاهيه ٥ ولا ضد له فيجاديه
ولا ند له فيباريه ٥ جل وعلا عن مثله ومثاله وتقدس وتعالى عن حكم
الفكر والخياله تفرد بجلال ملكوته ٥ وتوحد بجمال جبروته ٥ له الصفات
المختصة بحقه ٥ والايات الناطقة بانه غير مشبه بخلقه ٥ فالجماد
ينطق بلسان حاله ٥ والنبات يتكلم باشكاله ٥ والكل الى التوحيد يشير

فسبحانه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير واشهد ان سيدنا ونبينا
محمدا عبده ورسوله وخليله وحبيبه روح جسد الكونين وعين حيوة
الدارين شاهد اسرار الازل ومشاهد انوار السوابق الاولية طور التجليات
الاحسانية ومهبط الظهورات الرحمانية نور كل شيء وهداه وسر كل
سر وسناه اكرمه تعالى بالمخاطبة القصوى والمشافهة العليا
بالنظر وخصصه بالوسيلة العظمى والشفاعة الكبرى في المحشر وهو
فخر ادم ومن بعده وشرف ابراهيم ومن دونه لولاه لما اظهر الله الخلق
ولما علم الباطل من الحق الذي بلغ الرسالة وادى الامانة ونصح الامة
وكشف الغمة وجلى الظلمة وجاهد في الله حق جهاده وعبد الله حق عبادته
الانبياء ظلال نبوته والاولياء اثار ولايته فهو ظل الله الواجب وكل
شيء سواه في ظله وهو خليفة الله الاعظم على سائر الخلق دقه وجله

شعر

محمد سيد الكونين والثقلين   والفريقين من عرب ومن عجم
فاق النبيين في خَلق وفي خُلق   ولم يدانوه في علم ولا كرم
فانه شمس فضل هم كواكبها   يظهرن انوارها للناس في الظلم
فمبلغ العلم فيه انه بشر   وانه خير خلق الله كلهم

صلى الله عليه وسلم وعلى جميع اخوانه من النبيين كنوز الحقائق
وهداة الخلائق وعلى آله واصحابه اجمعين خزنة اسراره ومعادن

النوار ٥ لاسيما الخلفاء الاربعة الذين سبقت لهم الحسنى وزيادة
الصديق الصديق ٥ والرفيق الرفيق ٥ والفاروق الصدوق ٥ مطلق الدنيا
بما غرّ الزخرف ولا الزهوق ٥ وذو النورين النيرين ٥ الجامع بين
البحرين ٥ والمرتضى المتقى ٥ اذا البطش هلك قيصر وكسرى ٥ صلوة لا غاية
ولا انتهاء ٥ ولا امد لها ولا انقضاء ٥ وعلى سائر اوليائه الذين خلصوا
الاعمال وحققوها ٥ وقيدوا اشهواتهم بالخوف واوثقوها ٥ وسابقوا
الساعات بالطاعات فسبقوها ٥ وقهروا بالرياضة اغراض النفوس الردية
فمحقوها ٥ اولئك هم خير البرية ٥ رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن
خشى ربه ٥ اما بعد فهذه رشحات عنبرية يتعطر بها حوائش السامعين
ونفحات مسكية اذفرية يتطيب بها انفاس الحاضرين ٥ ورشفات
محبتية محبوبية يطرب بها قلوب العاشقين الواصلين ٥ اكتست
لباس الحروف والاصوات ٥ لتفيض البركات على الكائنات ٥ في مناقب بعون
سيدى الوالد ٥ قبلة الاكابر والاماجد ٥ شيخ الاسلام ٥ ومصابيح
الظلام ٥ امام الانام ٥ ومرشد الكرام ٥ الاجل الاكمل البارع الاورع ٥
العالم النحرير ٥ والنير المنير ٥ قائم الدين ٥ وقاتر حكمه المتين ٥ المتمكن في
مسند الافادة ٥ والمتصاعد عن حضيض العادة الى افق السعادة
نور حدقة الاكوان ٥ ونور حدقة الاعيان ٥ فارس مضمار الخطاء

Marfat.com

وحاربن اسرار الكتاب ه ليس مكرمة من الله الاوله منها نصيب
كامل ولا موهبة الاوله فيها حظ كافر له التقدم على مشايخ الزمان
والتفوق على مشاهير الدوران ه الصفوة شعشعة من نير قلبه
الوافي والولاية شعبة من دوحة كرمه الكافي ه من استند بعروة
ارادته فهو الذي ارتقى مدارج الكمال ه ومن اعتصم بحبل الخلاصة
فهو الذي استسعد بحصول الصمال ه غوث الزمان ه وخليفة الرحمن
محبوب الله ه ووارث رسول الله ه قدوة اكابر النقشبندية قيم الطريقة
الاحمدية شمس شمس الطريقة مخزن الاحسان ه بدر الحقيقة منبع
الايقان ه كنز الهدى بحر التقى عين العلا ه فيض الفيوض رسالة العرفان
قطب الحقائق نخبة الاوتاد ه غوث الخلائق زبدة الاعيان
هادي الانام وقبلة العظام ه عون البرية صفوة الرحمن
الفاروقي النسب ه والمحمدي الحسب ه الهندي المولد ه والمدني المحتد
وهو شيخنا وامامنا وقبلتنا وهادينا ووسيلتنا الى الله الحميد
حضرة الشيخ احمد سعيد ه رضي الله عنه وارضاه ه وقلبي
وروحي ونفسي فداه ه ابن الوحيد الفريد ه الشيخ ابي سعيد
ابن زاهد العصر صفي القدر ه ابن صوفي الدهر الشيخ عزيز القدر ابن
نخبة العلماء الاتقياء الشيخ محمد عيسى ه ابن سلطان الاولياء الكاملين

م

Marfat.com

الشيخ سيف الدين، وهو الملقب بمحتسب الامة، ابن قطب هند
والشام والروم، مجدد الدين خواجه محمد معصوم، الملقب بعروة
الوثقى، ابن الامام الرباني، المجدد والمنور للالف الثاني، الشيخ
احمد السهرندي، ابن العارف الاوحد، الشيخ عبد الاحد،
ابن عمدة الساجدين، الشيخ زين العابدين، ابن التقي البهي، الشيخ
عبد الحي، ابن العزيز المجدد، الشيخ محمد، ابن الحليم الاواه، الشيخ
حبيب الله، ابن الامام المتين، الشيخ رفيع الدين، ابن العالم
الحنين، الشيخ نصير الدين، ابن عالي الشان، الشيخ سليمان، ابن
ذي العلم الزخرف، الشيخ يوسف، ابن عالي الجاه، الشيخ عبد الله
ابن زبدة العشاق، الشيخ اسحاق، ابن الذاكر بالقلوب والافواه
الشيخ عبد الله، ابن السالك على قدم صهيب، الشيخ شعيب
ابن الاكرم الامجد، الشيخ احمد، ابن الحاكم ذي النصرة، الشيخ
يوسف، ابن السلطان المعين، الشيخ شهاب الدين المشتهر
بفرخ شاه الكابلي، ابن ذي الفتح المبين، الشيخ نصير الدين، ابن
العارف الودود، الشيخ محمود، ابن سعيد الاوان، الشيخ سليمان
ابن باذل الموجود، الشيخ مسعود، ابن العالم الاكمل الاشهر، الشيخ
عبد الله الواعظ الاصغر، ابن المحدث المجتهد الاتقى الابر، الشيخ

Marfat.com

عبد الله الواعظ الاكبر ، ابن المستغنى عن الشرح ، الشيخ
ابى الفتح ، ابن الواصل المشتاق ، الشيخ اسحاق ، ابن الحليم الكريم
الشيخ ابراهيم ، ابن قدوة الاكابر ، الشيخ ناصر ، ابن الممتاز
فى الصحابة بالبشرة اتباع السنن والاثر ، سيدنا عبد الله المقدس
المطهر ، ابن الناطق بالصدق والصواب ، امير المؤمنين سيدنا
عمر بن الخطاب ، رضى الله عنهم اجمعين ، ورفع درجاتهم فى
اعلى عليين اشعار قلوب العارفين لها عيون ، ترى ما لا يرى
الناظرينا ، والسنة باسرار تناجى ، تغيب عن الكرام الكاتبينا
واجنحة تطير بغير ريش ، الى ملكوت رب العالمينا ، سيسقيها
العزيز شراب صدق ، وتشرب فى كئوس العارفينا ، طلع شمس
وجود الحضرة الوالد الماجد من افق السعادة فى غرة ربيع الاخر سنة
الف ومائتين وسبعة عشر من الهجرة المقدسة على صاحبها الف
الف الصلوة والسلام والتحية فى بلدة مصطفى اباد المشتهرة
بالرامفور صانها الله عن الفتن والشرور ، وانوار الولاية
ظاهرة من جبينه ، واثار الولاية الهداية واضحة من حركته
وسكونه شعر فى المهد ينطق عن سعادة جده ، اثر النجابة ساطع
البرهان ، ونشأ فى حجر حكم العرفان ، وجد والده فى تربيته

باحسانه بحفظ القرآن بالتجويد ، واشتغل بتحصيل العلم السديد
وتشرف اولا بالحضور عند شيخ والده المجذوب ، وصار عنده اجل
مقرب ومحبوب ولما رجع ابوه الى قطب الاقطاب حضرة الشيخ
عبد الله الدهلوي عليه رحمة ربه الباري جاء معه في خدمته
العلية ، واخذ عنه الطريقة النقشبندية الاحمدية وما بلغ من
العمر عشرة كاملة فاحبه غاية المحبة حتى جعله ابنا له وقرة عين
فازداد بذلك زينا على زين ، وشرع في تربيته وتسليكه مقامات القرب
والعرفان ، واذن له في الجمع بين تحصيل الظاهر والباطن في ذلك
الاوان ، فكان يستفيد من علماء وقته العلوم المتداولة ويحضر عند
حضرة الشيخ لاقتباس الانوار والمراقبة ، وكان يمدحه لعلو استعداده
وسمو فطرته ، ويجلسه قريبا حتى على مسنده ، سمعت عن الثقة بنقل
عن حضرة الشيخ القيوم محمد جان المرحوم ، قال كنت حاضرا عند حضرة
الشيخ القيوم وهذا الولد العزيز مع والده المجيد كانا جالسين قدامه
فنظر اليهما نظر تعمق وامعان ، ثم قال مخاطبا للاخوان ، اترون هذين
القمرين المنيرين والنيرين الفخيمين ، ايهما اسبق من الاخر والنور
الوالد الماجد ام الولد الاغر فسكتوا كلهم وما اقتدر احد على الجواب
ثم قال في نظري الولد اعلى واقرب الى رب الارباب ، والله اعلم بالصواب

Marfat.com

وبشره بالسير المرادي وخصه بالمشرب المحمدي ورقاه الى غاية
المقامات الخاصة المجددية واعلاه الى نهاية الدرجات العالية
الاحمدية وميزه بالخلافة الخاصة وشرفه بالامامة العامة
كما كتب حضرة الوالد عليه رحمة ربه الماجد ان حضرة الشيخ رضي الله عنه
قد خصني بالتوجهات الشريفة في جميع المقامات المجددية فعرفت في
كل منها بما يختصه في الباطن والظاهر ويمتاز هو به عن الاخر
من الكيفيات والاسرار والبركات والانوار وما ينبغي كتمانه من الاسرار
مما امرت بافشائه بين الاغيار سبحان الله ماذا ابين من قوة توجه
حضرة شيخنا رضي الله عنه وارضاه وقلبي وروحي فداه مهما كان
يشرع في التوجه الي في مقام من المقامات كان ينكشف علي الوصول اليه
في اسرع الحالات فهل كان يأخذ ذلك المقام عن محله ويأتي به فيلقيه على
العبد الفاني او يرفعني عن حضيض الامكان فيدخلني الى اوج ذلك المقام
العالي كما انه رضي الله عنه يوما من الايام من غاية اللطف والانعام طلب
غلامه هذا واجلسه قريبا اليه وقرأ الفاتحة الى ارواح المشايخ زادهم
الله تقربا اليه ثم توجه الى تربة النبي صلى الله عليه وسلم جاء
ومعه الامام الرباني المجدد الثاني وخازن الرحمة الشيخ محمد سعيد
والعروة الوثقى الشيخ محمد معصوم رضي الله عنهم مجلس حضرة المجدد

Marfat.com

مكان حضرة شيخي وجلس النبي صلى الله عليه وسلم في الهواء فوق رأس
المجدد بفاصلة قليلة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوجه الى هذا
العبد الضعيف بحيث ان الفيض يرد منه على حضرة المجدد ثم على
هذا الذليل فيجعل هذه الذرة العديمة المقدار كالشمس مشعشعة الانوار
وحصل لي من ذلك حالة غريبة وكيفية عجيبة لا يسعها البيان و
لا يصفها اللسان حتى وقعت على الارض مغشيا مستغرقا في بحر النسبة
الخاصة ثم عرضت عليه ما شاهدته فصدقني وامرني بكتمه وكذلك
في تلك الايام يوم العيد الاضحى شرف قطب خانقاهه هذا في جمع عام
بالباس ملبوساته الخاصة بيده الشريفة من التاج والعمامة والقميص
وانعم علي باجازة مطلقة ودعا لي طويلا انتهى ما كتبه مختصرا وكذلك
استفاد حضرة الوالد من والده الماجد العلوم والحالات واخذ منه
التوجهات في جميع المقامات ولذلك ادخل اسمه السامي في السلسلة
بعد اسم حضرة الشيخ العالي لتزيد البركات وتكثر الفيوضات خصه
الله تعالى بمزيد قربه ورحمته واكرامه وفاض على جميع مريديه و
صحبه من افضاله وانعامه ولما بلغ رضي الله عنه اثنين وثلثين
سنة من العمر الشريف قصد والده الحرم المنيف واجلسه على
مسند ارشاد شيخه وابيه وفوض اليه القيومية المكنونة

Marfat.com

لديه لما رأى انه قد تحلّى بحلل العلوم الشرعية وتجمل بتيجان المعارف
اليقينية وشخص بصره الى شموس الحقائق من مطالع الانوار و
نظر قلبه الى نور الانوار الملك العزيز الجبار واتاه الامر الواضح
الجلي بالرجوع الى العالم السفلي وارشاد العباد الى خالق السموات
بغير عماد وكان اول جلوسه سنة تسع واربعين ومائتين بعد
الالف من هجرة منزله العز والشرف فلله در مجلس تجلى له
الهيبة والبهاء ولحاظ به الملائكة والاولياء فقام بترويج الشرع
الغراء المصطفوية وشد ميزره لاشاعة الطريقة العلياء
النقشبندية الاحمدية ودعا الخلق الى الحق على الاشهاد بكمال
الاستقامة والسداد فاسرع الطالبون الى الرجوع والانقياد
من الهند والخراسان والبخارا والتوران واجتمع عنده من العلماء
والصلحاء والفقهاء والاتقياء جماعة كثيرة وانتفعوا بكلامه وصحبته
فحملوا الفقه من قلبه الزكي واقتبسوا الانوار من وجهه السني
البهي وانتهت اليه تربية المريدين وانحصر عليه تسليك
الطالبين وادلى مفاتيح الحقائق وسلمت اليه ازمة المعارف
والدقائق فاصبح غوث الوقت علما وعملا وقام بالنظر والفتوى
فرعا واصلا وبين الحكم نقلا وعقلا وانتصر للحق قولا وفعلا ودرس

Marfat.com

العلوم الدينية وحقق واملأ المعارف اليقينية ودقق فانتشرت
اخبارهم في الآفاق وشيد اليه من كل فج عميق الاعناق فكم رد الى الله
عز وجل عاصيا وكم ثبت الله سبحانه به واهتيا وكم فك من قيد
النفس اساريه وكم اضحى من خمر الهوى سكاريه وكم وهب الله تعالى به مقاما
وحالا وكم احسن الله سبحانه به حالا ومآلا وكم ابرأ النفوس من
اسقامها وكم شفى الخواطر من اوهامها وكم بث الدرر الغرر على بساط الافهام
فتسابق لالتقاطها الالباب والاقلام حتى صارت تلاميذه اكثر من ان
تحصى وشاعت خلفاؤه اشاعة اجل من ان تحصى فكان يكتب لهم
الرسائل الشريفة مشحونة من العلوم والمعارف الفائقة ويرسل اليهم
الكتب اللطيفة مملوة من الاسرار والدقائق السامية كالانهار الازاهر
في بيان الطريقة الاحمدية والقادرية والجشتية والنقشبندية و
الفوائد الضابطة في اثبات الرابطة والحق المبين في الرد على الوهابيين
وسعيد البيان في مولد سيد الانس والجان والذكر الشريف في
المولد المنيف وغيرها من مكاتيب كثيرة جمعت في كراريس حبرة
وانا اورد مكتوبا منها في هذا المقام ليستفيض به الخاص والعام فان
القليل يدل على الكثير والقطرة تنبئ عن البحر الغدير قال رضي الله
عنه وارضاه وافاض علينا من بركات سره ومحياه بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

الحمد لله الذي جعل الامكان مرآة الوجوب والوجوب سبحانه جل الامتنان
مثل حمد جميع الحامدين والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على
سيد الانس والجان وافضل الانبياء والمرسلين ومحبوب رب العالمين
شفيع المذنبين قائد الغر المحجلين الذي لولاه لما اظهر الله الربوبية
وما خلق الخلق شعر هو الحبيب الذي ترجى شفاعته لكل هول
من الاهوال مقتحم وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين اما بعد
فقد وصل الي كتاب كريم من الاخ الصالح الاعز الارشد ذي الخصال
السنية والكمالات البهية الشيخ خورشيد احمد المجددي
سلمه الله تعالى ففرحت بقدومه وانشدت اهلا لسعدى و
الرسول وحبذا حب الرسول لوجه حب المرسل ولما طالعت
المكتوب المشتمل على لحوق المرض حزنت ودعوت الله سبحانه ان
يشفيه شفاء كاملا عاجلا ولكن يا اخي ان المرض كفارة للذنوب والآثام
مطهر للابدان والاجسام كما ورد في الحديث الصحيح حمى يوم كفارة
سنة وان الاسقام والآلام رسل رب الرحيم العلام فيكون محبوبا
عند المحب الصادق ومرغوبا للعاشق الفائق بل يجد اللذة في الايلام
فوق الانعام لان في الانعام شائبة النفس والايلام خالص مراد المحبوب
لاحظ للنفس فيه اصلا وربما تستوي آسفا وبلاء وهذه المعرفة الشريفة

منوط بالوصول الی مقام الرضا الذی هو فوق مقامات السلوک واستواء
الایلام والانعام مربوط بظهور التجلی الافعالی الالهی الذی هو اصل القلب وبالوصول
الیه یکون مشرفا بالولایة الصغری والفناء القلبی الذی هو ولایة الاولیاء
المعروفین من السالکین والمجذوبین وثمرة هذه الولایة نسیان ماسوی
الله سبحانه وزوال العلم الحصولی من القلب فان حصل الترقی من هذا المقام
وصل الی الولایة الکبری التی هی ولایة الانبیاء والمرسلین وفیها یحصل
تهذیب النفس الامارة بالسوء وفنائها واطمینانها فتصیر مطمئنة
مشرفة بخطاب یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة
ای بسبب حصول الاطمینان والفناء صارت اهلا لمشاهدة ربها
تعالی ورضی الله تعالی عنها ورضیت عنه فادخلی فی عبادی المخلصین
بفتح اللام بعد ان کنت من المخلِصین بکسر اللام وادخلی جنتی ای جنة
ذوق المعارف وفهم الاسرار وفناء هذه الولایة العظمی عبارة عن زوال
العلم الحضوری وزوال العین والاثر وحصول شرح الصدر وارتقاء النفس
المطمئنة علی سریر الصدر وترک الوطن واختیار جوار الصالحین و
انکشاف التوحید الشهودی کما ینکشف فی الولایة الصغری التوحید
الوجودی والفرق بین التوحید الوجودی والشهودی ان التوحید
الوجودی عبارة عن انکشاف سریان الوجود فی مراتب الامکان

Marfat.com

وفي كل ذرة من الذرات ❊ وفي هذا المقام يترنم بهذه الابيات شعر البحر بحر
على ما كان في قدم ❊ ان الحوادث امواج وانهار ❊ فلا يحجبنك اشكال
تشاكلها ❊ عمن تشكل فيها وهي استار ❊ لا آدم في الكون ولا ابليس
لا ملك سليمان ولا بلقيس ❊ فالكل عبارة وانت المعنى ❊ يا من هو
للقلوب مقناطيس ❊ رق الزجاج ورقت الخمر ❊ فتشابها وتشاكل الامر
فكانما خمر ولا قدح ❊ وكانما قدح ولا خمر ❊ والتوحيد الشهودي عبارة عن
شهود الحق واختفاء الكثرة عن النظر فترقا فرقا واضحا والتوحيد الشهودي
لابد انكشافه لحصول الفناء الاتم وانكشاف التوحيد الوجودي ليس
بضروري للسالك اذ لا مدخل له في حصول الفناء لهذا وضع امام الطريقة
وبرهان الحقيقة سيدي خواجه بهاء الدين المشتهر بشاه
نقشبند قدس سره طريقة للسالكين التي لا ينكشف فيها التوحيد
الوجودي صيانة عن زلة القدم بسبب الجهل عن المعارف العلية
والمطالب السنية فاللازم على كل طالب الايمان بهذه المعارف
الشريفة لا السعي في انكشافها بل السعي في الذكر والفكر والاشتغال
والمراقبات واداء الطاعات من الفرائض والواجبات والنوافل
المأثورات قال الله سبحانه فاذكروني اذكركم واشكروا لي و
لا تكفرون ❊ واي مرتبة اعلى من ان يذكره المحبوب في ملأ خير منه

Marfat.com

تع في الحديث القدسي من ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي و
من ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير منه فلا بد للطالب ان لا يخلو
في وقت من اوقاته عن الذكر الالهي جل جلاله وعم نواله والذكر اعم من
ان يكون بالجنان او باللسان من اسم الذات او النفي والاثبات وصلى الله
تعالى على سيد الذاكرين وعلى اله واصحابه اجمعين خصه الله سبحانه
بمزيد قربه ورحمته والكرامة موافقا من على جميع مريديه ومحبيه
من افضاله وانعامه وكان رضي الله عنه ظريفا جميلا حسن الجسم
مليحا اطول من مربوع القامة اسمر اللون كث اللحية عظيم
الراس واسع الجبين ضليع الفم اقنى العرنين في وجهه المنور
تدوير وفي عينيه الكحلة تنوير وكان حييا متواضعا متادبا خاشعا
مشتملا على اكمل الاداب واعلى الاوصاف مالنهاية موصوفا
باشرف الاخلاق واسنى الصفات مالغاية متخلقا بالاخلاق النبوية
ومتصفا بالصفات الالهية ما رأيت احسن منه خلقا ولا اوسع
صدرا ولا اكرم نفسا ولا اعطف قلبا ولا احفظ عهدا وكان
شديد الخشية كثير الهيبة كريم الاخلاق طيب الاعراق
ابعد الناس عن الفحش واقرب الناس الى الحق لا يغضب لنفسه
ولا ينتصر لغير ربه كان العلم مهذبه والقرب مودبه مع الحلم

Marfat.com

صناعته، والكرم بضاعته، والذكر زينه، والفكر سميره، والمكاشفة
غذائه، والمشاهدة شفائه، وآداب الشريعة ظاهره، وأوصاف الحقيقة
باطنه، مداوم الذكر، وظاهر الخشوع، صابرا على حفظ حال الصمد، مراعاة
اوقاته، ظاهره مع الخلق، وباطنه مع الحق، من رأى وجهه ذكر الله
ومن صحبه فني عن غير مولاه، اذا قرأ القرآن صار كالشجر الموسوية، واذا
صلى الصلوة خرج الى العالم العلوي، يحب العزلة، ولا يطلب الشهرة، ولا يظهر
شيئا من الحالات، ويكتم الكشوف والكرامات، ويعدها نقصا من
درجة الاستقامة، فكان ذاته المقدسة كرامة الكرامات، ولو
اجمع ما رأيت من خرق عادته وكشفه الخفية لكان مجموعا في مجلد
عظيم، ولكن لا تخلو هذه العجالة بشيء من ذلك، ليكون كالتذكرة

لما هنالك. لما وصلت في سفر الحج الى البندر المنبهي ما وجدت
مركبا الى شهرين فاضطربت غاية الاضطراب، فتوجهت مستغيثا
الى ذلك العالي الجناب، فظهر في الواقعة على شاطئ البحر وبيده العصا
ينادي اين فلان وفلان لاصحاب المراكب العلى جلس عندكم ولدي
من زمان، فما عينتم له مركبا فاركبوه الآن، فحضر مركب كبير بغتة
من بعيد، فحملوني فيه من غير نول مني ولا شهيد، فلما قرب ركوب
البحر مرضت بمرض البيمه، وخرج في ابطي دمبل عظيم، فبعد صلوة

المغرب توجهت الى قدوة الابدال ففي الساعة انشق الذيل وكانما انشطت
من عقال فلما ركبت البحر ووصلت الى قرب جدة وقع طوفان
شديد يئس منه كل زكي وسديد فتوجهت الى حضرة غوث المريدين
فرأيت كانه حضر واخذ المركب من اسفله بيده الشريفة واخرجه
من الغرق المبين ففي الحال رفع الطوفان وصرنا سالمين ومرة
ضللت عن بعيري والرفقة في الحج ليلة مزدلفة فاضطربت
واستغثت بحضرة الغوث الجليل فحضر ونادى باعلى صوته ثلثا
وهداني السبيل وتزوج مرة واحد من اقاربه فما ولد له بعد
التزوج عشر سنين فتكلم فيه اقارب الزوجة بانه عنين
فعرضت في خدمته اضطرابه والتمست من جنابه اعانته فقال
اولم تؤمن بقدرة الله يا مظهر ومنه تعالى بيده الامر وتغييره فتصرف
فيه فولد له مع وجود الموانع غلام ثم انقطع التوالد منهما الى
الان وقد مضى اعوام ومرة كتب اليه بعض المخلصين من الاغنياء
بان اهلي حامل فما يولد لي ذكرا وانثى فبشره رضي الله عنه بانه يولد
لك غلام فاطمئن به ووقع كما بشر الامام الهمام ومرة ذهبت معه
الى مريض قد احتضر فالتمس اهله الشفاء من سيدي ولي الله المقتدى
والحوا عليه فغلبته الرحمة فتوجه اليه فعادت روحه وجرى

Marfat.com

نفسه وفتح عينيه وبقي حيا الى مدة كثيرة وما ذلك الا من تصرفاته القويه ووقع في عرضه جماعة من المنكرين وشرعوا في مطاعنه بين المخلصين وارادوا بذلك اطفاء نور الله المبين فصبر على ذلك واعرض عنهم ومنع من تعرضهم المريدين فوالله الذي لا اله غيره مالك الملك ذو الجلال والاكرام رايتهم كلهم اخذهم الملك العزيز ذو القهر والانتقام فمنهم من ابتلى بالجنون الفاضح ومنهم من مات بالموت العاجل ومنهم من اسود وجهه حين الارتحال ومنهم من خرج منه النجاسة في تلك الحال فنعوذ بالله من غضب الله وغضب اوليائه ونساله حبه وحب احبائنا وحين خرجت حاجا سنة اثنين وسبعين ووقع لي وقائع في الطريق والمدينة الشريفة والبلد الامين من العنايات الالهية والالطاف المصطفوية فلما رجعت الى وطني اخبرتني الوالدة الشريفة والاخوان بكثير من تلك الوقائع باخبار حضرت الوالد قطب الزمان وما والله ما كان مطلعا عليها الا الله الواحد الديان وكثيرا ما كان يخبرني بالاشياء قبل وقوعها من خير او شر فتقع كما اخبر به ذلك العارف الاكبر من غير زيادة ولا نقصان وكنت ارى في مجلسه الشريف حضور الارواح القدسية من الانبياء والاولياء ورجال الغيب بل روح

سيد الانبياء والمرسلين عليه وعليهم الصلوة والسلام من غير ريب
وربما يختلج في بالي شبهة في العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة كما حضر
للتحقيق عند المرشد المفضال فبمجرد التفاته الي تنحل تلك العقدة بغير سؤال
الى غير ذلك من اطلاعه على الامور الغيبية وحضوره في الاماكن
المختلفة واستجابة الدعاء والتصرف في الاموات والاحياء و
كشفه عالم الارواح وعالم المثال والاشباح واشرافه على القلوب
مما يحصيه علام الغيوب على ما اختص به من احياء القلوب الميتة
ومشاهدة مقامات الحقيقة والتلذذ بالطاعات في الخلوات والجلوات
ومراعات الانفس مع الله سبحانه وحفظ الادب معه في تلقي الاوراد
في الاوقات والرضا عن الحق تعالى في جميع الحالات والبشرى له من السعادة
الابدية في الدنيا والاخرة وكمال الاستقامة على المامورات والتجنب
عن المنهيات الى الخراجيات مما يعجز عنه الطاقة البشرية وكل هذا بمحض
العناية الالهية والقوة الروحانية فانه لا يحمل الملك وعطاياه
الا حامله ومطاياه خصه الله بمزيد قربه ورحمته واكرامه و
افاض على جميع مريديه ومحبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ
رضي الله عنه من عمره الشريف سبعا وخمسين وقع في الهند
فتن عظام قتل المسلمين ونهبهم من النصارى اللئام وغشيت

Marfat.com

الداهية فی تلک البلدان الخاص والعام وخربت بلدته الدهلی
التی کانت معمورة بالکرام وکان ذلک سنة اربع وسبعین
فی القرن الثالث عشر من هجرة فخر الانصار والمهاجرین الهم
بالخروج فهاجر مع جمیع اهله وعیاله واخوانه وکانوا زهاء تسعین
بغیر نظر الی الاسباب متوکلا علی الله الکافی الوهاب فکفاه الله تعالی
وعصمه ومن معه من اعدائه الکافرین الفاجرین بعد ما ادرکوهم
وارادوا قتلهم وخزیهم ورد الله سبحانه کیدهم ومکرهم وجعلهم له
مطیعین خادمین الی ان وصل الی بلد الله الحرام وتشرف بالحج
والمشاعر العظام واستفاض الفضائل من حقیقة الکعبة الربانیة
خصوصا من الحقائق الالهیة عموما فافاض علی الطلاب اکثر من
اربعة اشهر فی هاتیک البقعة المشرفة ثم توجه الی المدینة المنورة
وفاز بمتمناه من حضرة الرسالة بل فوق الرجاء من تشریفاته
وتکریمات والطاف وعنایات حتی صار فانیا فیه وفی انواره
بالقابه وباوصافه وعومل معه ما لا یعبر بعبارة ولا یشار
باشارة فما جری بین المحب والمحبوب من الاسرار ویلزم الاستتار
من الاغیار واختار الحبیب سید المقربین والابرار صلی الله
علیه وسلم لیتشرف جواره وقرب الداره واکب علیه اعیا

طيبة وسادات بلدة واستفادوا منه الطريقة العليا واغتنموا صحبته
الاسنى فاحبهم غاية المحبة واكرمهم نهاية الكرامة واكثر ارشاده
فى الخلائق وزاد استغراقه فى حقيقة الحقائق والهم هنالك زيادة
الفضل والكرامة بغفرت لك ولمن توسل بك الى يوم
القيمة فرضى بتلك البشارة العظمى وعلم ما فيها من الاشارة
القصوى واشتاق الرفيق الاعلى قائلا ادنى فتدلى وتواترت عليه
التجليات الذاتية واحاطت به الارواح القدسية حتى شرب
كاس الوصال من الحى الباقى بلا زوال بين الظهر والعصر فى الثانى
من ربيع الاول موافقا لمن كان على قدمه فى الازل سنة الف
ومائتين وسبع وسبعين وقد بلغ عمره المبارك ستين وصلى
عليه حاضرا فى المسجد النبوى وغائبا فى الحرم المكى برحمة عظيمة
لا يحصيها لسان الحاسب ولا يضبطها قلم الكاتب ودفن
بالبقيع حيث اوصى بجنب قبة سيدنا عثمان بن عفان رضى الله
عنه واسبغ عليه الروح والريحان واسكنه بحبوحة اعلى
الجنان فى جوار سيد الانس والجان صلى الله تعالى عليه وعلى آله
واصحابه ما اختلف الملوان ونفعنا بعلومه وبركاته وقدسنا
باسراره وفيوضاته وحشرنا فى زمرة خدامه ببركة تراب اقدامه

Marfat.com

امين يا رب العالمين وقد أرّخ وفاته اجل افاضل المدينة المشرفة
على صاحبها افضل الصلوة والسلام والتحية مولنا عبد الجليل
بلغه الله الى غاية الكمال والتكميل قضى قطب الاقطاب الشهير
باحمد سعيد امام العلم والحلم والهدى منار الطريق
النقشبندية التى هلما جدّه فى الالف أضحى مُجدّدا ومُذ
حل فى ذا القبر ناديت أرّخوا سعيد شهيد بالجنان مخلدا
وقد آن لنا ان نشرع فى الدعاء بحصول المطلوب والمنى متوسلين
به وبمشايخه الكرام اهل البقاء والفناء فنقول شعر ربى بسر الذات
عالى الشان وحبيبك المختار من عدنان وكذا ابو بكر خليفته
الذى فضل الصحاب براجح الايمان وكذا بسابق فارس من عُدّ من
آل الرسول المصطفى سلمان وبقاسم احد الكبار السبعة آل فقها
بحر العلم والعرفان ايضا بباب مدينة العلم الامام علي الكرار
بالمطعان وكذا بمن لطفا تنزل عن خلافة جده الحسن
العلى الشان وسيد الشهداء الحسين المجتبى من كربه
يُنسى كرى الاجفان وكذا بزين العابدين عليهم وبباقر من للمعانى
بانى ومجمع البحرين جعفر من من الصديق طامى والفتى الربانى
وكذا بسائر البيت المصطفى سفن النجاة ائمة الاعيان وبقطب

Marfat.com

بسطام جناب ابی یزید ۵ من سما بشواهد الاحسان ۵ وکذا ابو
الحسن المقدس سره ۵ قطب الوجود علی الخرقانی ۵ وکذا ابن
یغزی نقار مدجناه بابی علی نال سر تدانی ۵ وکذا ابو یعقوب
من حاز الهدی ۵ قطب الحقائق یوسف الهمدانی ۵ وبراس سلسلة
الشیوخ المجد واقی عبد خالق اسمہم والجانی ۵ وکذا ابو یکرہم بحر
الفضائل عارف بالله عن وجدانی ۵ ومن الی الخیر نعتی یمتی
محمود سیرة السری الصمدانی ۵ وعلی الرامیتنی النساج قطب
اعزة ملجاو ملتوص تہلانی ۵ ومحمد بابا السماسی الذی ۵ انسی العوالم
فیضہ النورانی ۵ وبسید السادات حبرہم وکلاه لہ منبع العرفان ذی
البرہان ۵ وکذا بہاء الدین شاہ النقشبند ۵ محمد غوث الوری
السبحانی ۵ وعلاء دین الحق عطار الوجو ۵ د محمد بن فاتح الرحمانی
والمجتبی یعقوب الشرخی من ۵ شرف الوجود بفضلہ الانسانی
وکذا بنا صر دیننا العالی عبید الله من حاز المقام الدانی
وہو الذی فلک العلا کحبابة ۵ فی قلبہ الطامی بفیض معانی
ومحمد ذاک السمی بزاهد ۵ فیما سواک من الحدیث الفانی
وکذا بدر ولیتن محمد الذی ۵ رقی القلوب بنفسہ الروحانی
ومحمد ذاک الشہیر بخواجگی ۵ ومحمد الباقی بربہ دانی

Marfat.com

وكذا مجدد للالف الثاني السمي ٭ باحمد قيومنا الربانی
ذاك الذي حاز المعارف والعلو ٭ م بكشف حق عنده وبيان
والعروة الوثقى المتين محمد ٭ معصوم سر شاع في كتمان
وكذا محمد ثم سعيد من حوى ٭ سرا انيقا جل عن اذهان
وكذا بعيد مُهيمن احد علا ٭ ومحمد هو عابد حقانی
وكذا بسيف الدين ثم بسيد آل ٭ سادات نور محمد ذی الشان
وبمن سما فلك الشهادة شمس ٭ س دين مظهر الانوار ذی فيضان
وهمامهم اعني اغلام علی ٭ مقدام قطب عوالم الامكان
وابی سعيد من سمی بمحمد ٭ نجل المجدد قبلة الاعيان
وباحمد السعد الوغوث الخلق ٭ من جذب القلوب لواحد ديان
جُد يا الهی منة وتفضلا ٭ بفيوض نور اقدس بجنان
انا عبدك الجانی المسيء بذنبه ٭ ولانت ذو الاكرام والاحسان
مالی بحيل صالح اذنوبه ٭ فامنن علی بفضلك الرحمن
وامدد هذا الجمع منك بنفحة ٭ يرقی بها فی رتبة الاحسان
واجرهم من نار البعاد وكربه ٭ عونا علی الاعداء والشيطان
وصلوتك العظمی علی طه ومن ٭ تبع الهدی بمحبة الايمان

تمت الرسالة بالخير والحمد لله علی ذلك وصلی الله علی خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين

٤٣

ولما ارسل هذه الرسالة جناب المؤلف قدس سره من مدينة الطيبة المطيبة على صاحبها الف الف صلوة وسلام وتحية الى جناب شيخي ومرشدي قدس الله تعالى سره الاقدس كتب بخطه الشريف

مؤلف هذه الرسالة الشريفة العبد الاحقر محمد مظهر كان الله له عوضا عن الاصغر والاكبر ارسلها الى خدمة مولنا مرشد السالكين وهادي المريدين حبيبنا في الله الاحد الحاج دوست محمد متع الله المسلمين بطول بقائه راجيا من حضرته خير دعائه من الله رب العالمين وموافقة سيد المرسلين صلى الله عليه واله وصحبه اجمعين امين

انتهى كلامه الشريف

وحده المنيف

خانقاه شريف ١٢٦٢

٢٥

Marfat.com

تعلیقات

۱ ورق ۳ ب یہاں شیخ یوسف کے بعد شیخ اسحٰق بن عبداللہ ہونا چاہیے۔ (د.ک مقاماتِ خیر ص۳۳)

۲ " " " گویا شیخ عبداللہ کا نام دو مرتبہ لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

۳ " " " حضرت فرخ شاہ کے بعد نورالدین کا نام آنا چاہیے یعنی حضرت فرخ شاہ کے والد کا نام نورالدین تھا (مقاماتِ خیر ص ۳۳)

ورق ۴۔ اس ۳ ۱ اس نسب شریف کے بارے میں جدید تحقیق کے مطابق حضرت ناصر بن عبداللہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک چار نام مزید شامل ہونا چاہئیں یعنی

ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت عبد اللہ بن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ مولانا زید الحسن فاروقی کے قول کے مطابق زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں جو اٹھائیس واسطے لکھے ہیں وہ درست نہیں بلکہ حضرت مخدوم عبدالاحد سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک بتیس واسطے درکار ہیں۔

ملاحظہ ہو مقاماتِ خیر مطبوعہ دہلی ۱۳۹۲ھ ص ۲۶-۳۴

ورق ۴۔ الف س ۱۳ ۱ د.ک محمد مظہر شاہ: مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ۔ دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۷

ورق ۴۔ ب ۱ یہاں "المجذوب" سے مراد، حضرت شاہ احمد سعید کے والد بزرگ حضرت شاہ ابوسعید کے پیر اوّل حضرت شاہ درگاہی

Marfat.com

قدس سرہٗ مراد ہیں۔ جن پر اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی حضرت شاہ احمد سعیدؒ خود فرماتے ہیں۔

در زمان خردی ایام حفظ قرآن مجید اکثر بخدمت حضرت شاہ درگاہی قدس سرہٗ کہ پیر اول والد ماجدم بودند میرفتم ایشان برین کمال عنایت میفرمودند ...... الخ

[مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص۳]

حضرت شاہ درگاہی متوفی ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔

امام الدین انوار: مجمع الکرامات [درحالات شاہ درگاہی وغیرہ] ایسال ۱۲۳۱ھ قلمی مملوکہ مولوی احمد علی شوق رامپوری بحوالہ تذکرہ کاملان رام پور ص ۵۸ - ۵۹

ورق ۴ ب لہ "وقتیکہ حضرت والد بحضور حضرت شاہ صاحب [شاہ غلام علی دہلوی] رحمۃ اللہ علیہ مشرف گشتند عمر دہ سالہ تمام نشدہ بود" (مناقب احمدیہ ص۷)

ورق ۵ ب لہ، حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند نشینی کے بارے میں خود اس طرح وضاحت فرمائی ہے:۔

در ماہ جمادی الاخری ۱۲۴۹ھ ...... شوق حرمین شریفین برایشان [حضرت شاہ ابو سعید] غالب شد ... وفقیر را بجائی خود نشاندند و عمر من بر سی و دو رسیدہ بود

(مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص۴۸)

ورق ۶ - ا. سہ ر. ک. مقدمہ کتاب حاضر

لہ ورق ۷ ا: شیخ خورشید مجددی۔ ان کا نسب حضرت خواجہ محمد یحییٰ کے توسط سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے۔ ان کی اول بیعت شاہ رؤف احمد راحت مجددیؒ سے تھی۔ پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے۔ شعر و سخن کی طرف زیادہ رغبت تھی۔ فارسی وارد دیں شعر

Marfat.com

کہتے تھے۔ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان تھے۔ مرزا غالب اور حکیم مومن خان مومن سے تلمذ تھا۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں میاں خورشید احمد لودھیانہ میں قید فرنگ میں تھے۔ حضرت شاہ احمد سعید جب ہجرت کے ارادہ سے اس طرف سے گزرے تو تو انہیں آزاد کروایا۔ میاں خورشید احمد آزاد ہونے کے بعد مع اہل وعیال کابل (افغانستان) چلے گئے۔ وہیں سکونت اختیار کر لی۔ امیر کابل ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ آخر عمر میں تنہا حرمین الشریفین کو ہجرت کی مکہ میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو:

(۱) مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ ص ۲۳۸

(۲) ذاکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۴۳

راقم کو بعض کتب خانوں میں میاں خورشید احمدؒ کے بعض رسائل تصوف بصورت مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

لے ورق ۱۱۔ ا

نشان زدہ عبارت "ثم توجہ الی المدینۃ المنورہ ...... تا ... من الاعتبار"

انہیں مؤلف کی دوسری اہم تالیف مناقب احمدیہ و مقاماتِ سعیدیہ (تالیف ۱۲۸۱ھ) ص۲۰۲ میں موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رسالہ (رشحات عنبریہ) مناقب احمدیہ سے پہلے تصنیف ہوا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اہل عرب کی ضرورت کے لئے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اسے فصیح عربی میں تالیف کیا گیا ہوگا۔

مناقب احمدیہ میں اگرچہ مولف نے اس کا نام نہیں لکھا تاہم واضح طور سے بتایا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اپنے مختصر رسالہ مناقب حضرت ایشان بایں عبارت مختصرہ جامعہ الکشفا نمودہ ام"

مناقب احمدیہ کے عربی ترجمہ میں مؤلف نے اسی رسالہ مختصرہ کو "المناقب الصغریٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ ص ۲۴۷

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمه ثالث

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

﴿رب نے بھیجا آپ ہی کو رحمۃ للعالمین﴾

بنائی متن این مجالۂ ثمینہ، بر نسخۂ قلمی خود نوشت مصنف است

که در کتب خانۂ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، پاکستان محفوظ است

اِثْبَاتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَام

تصنیف

حضرت قبلہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمہ اللہ
(۱۲۱۷ - ۱۲۷۷ھ / ۱۸۰۲ - ۱۸۶۰ء)

اعراب و ترتیب

محمد سعد سراجی ذوقی مرشد بابا

مؤسس و منصرم دائرۂ ذوقی و مکتبہ سراجیہ
خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، صوبہ سرحد، پاکستان
﴿۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء﴾

Marfat.com

اور سب چاہتیں ہو جائیں گی اس جا بیکار
کار آمد میرے سرکار کی چاہت ہو گی
صلی اللہ علیہ وسلم

﴿نتیجہ فکر: مرشد بابا﴾

Marfat.com

صناعته، والكرم بضاعته، والذكر زينه، والفكر سميره، والمكاشفة
غذائه، والمشاهدة شفائه، وآداب الشريعة ظاهره، واوصاف الحقيقة
باطنه، مدائم الذكر وظاهر الخشوع، صابرا على حفظ حال الصدور اعاة
اوقاته، ظاهره مع الخلق، وباطنه مع الحق، من رأى وجهه ذكر الله
ومن صحبه فني عن غير مولاه، اذا قرأ القرآن صار كالشجر الموسوي، واذا
صلى الصلوة خرج الى العالم العلوي، يحب العزلة، ولا يطلب الشهرة، ولا ينظر
شيئا من الحالات، ويكتم الكشوف والكرامات، ويعدها نقصا من
درجة الاستقامة، فكان ذاته المقدسة كرامة الكرامات، ولو
اجمع ما رأيت من خوارق عادته وكشفه الغيبية لكان مجموعا في مجلد
عظيم، ولكن لا تخلو هذه العجالة بشيء من ذلك، ليكون كالتذكرة
لما هنالك، لما وصلت في سفر الحج الى البندر المنبهي ما وجدت
مركبا الى شهرين فاضطربت غاية الاضطراب، فتوجهت مستغيثا
الى ذلك العالي الجناب، فظهر في الواقعة على شاطئ البحر وبيده العصا
ينادي اين فلان وفلان لاصحاب المركب العلي جلس عندكم ولدي
من زمان، فما عينتم له مركبا فاركبوه الآن، فحضر مركب كبير بغتة
من بعيد، فحملوني فيه من غير نول مني ولا تشهيد، ولما قربت ركوب
البحر مرضت بمرض اليبسه وخرج في البطن دمل عظيمة فبعد صلوة

المغرب توجهت الى قدوة الابدال ففي الساعة انشق الذيل كانما نشطت
من عقال فلما ركبت البحر ووصلت الى قرب جدة وقع طوفان
شديد يئس منه كل زكي وسديد فتوجهت الى حضرة غوث المريدين
فرأيت كانه حضر واخذ المركب من اسفله بيده الشريفة واخرجه
من الغرق المبين ففي الحال رفع الطوفان وصرنا سالمين ومرة
ضللت عن بعيري والرفقة في الحج ليلة مزدلفة فاضطربت
واستغثت بحضرة الغوث الجليل فحضر ونادى باعلى صوته ثلثا
وهداني السبيل وتزوج مرة واحد من اقاربه فما ولد له بعد
التزوج عشر سنين فتكلم فيه اقارب الزوجة بانه عنين
فعرضت في خدمته اضطرابه والتمست من جنابه اعانته فقال
اولم تؤمن بقدرة الله يا مظهر ومنه تعالى يبدل الامر ويغيره فتصرف
فيه فولد له مع وجود الموانع غلام ثم انقطع التوالد منهما الى
الان وقد مضى اعوام ومرة كتب اليه بعض المخلصين من الاغنياء
بان اهلي حامل فما يولد لي ذكرا او انثى فبشره رضي الله عنه بانه يولد
لك غلام فاطمئن به ووقع كما بشره الامام الهمام ومرة ذهبت معه
الى مريض قد احتضر فالتمس اهله الشفاء من سيدي ولي الله المقتدى
والحوا عليه فغلبته الرحمة فتوجه اليه فعادت روحه وجرى

Marfat.com

نفسه وفتح عينيه وبقي حيا الى مدة كثيرة وما ذلك الا من تصرفات
القويه ووقع في مرضه جماعة من المنكرين وشرعوا في مطاعنه
بين المخلصين وارادوا بذلك اطفاء نور الله المبين فصبر على
ذلك واعرض عنهم ومنع من تعرضهم المريد يؤفو الله الذي لا اله
غيره مالك الملك ذو الجلال والاكرام رايتهم كلهم خذلهم الملك
العزيز ذو القهر والانتقام فمنهم من ابتلى بالجنون الفاضح ومنهم من
مات بالموت العاجل ومنهم من اسود وجهه حين الارتحال
ومنهم من خرج من فيه النجاسة في تلك الحال فنعوذ بالله
من غضب الله وغضب اوليائه ونسأله حبه وحب احبائه
وحين خرجت حاجا سنة اثنين وسبعين ووقع لي في قائم في الطريق
والمدينة الشريفة والبلد الامين من العنايات الالهية والالطاف
المصطفوية فلما رجعت الى وطني اخبرتني الوالدة الشريفة والاخوان
بكثير من تلك الوقائع باخبار حضرت الوالد قطب الزمان وما الله ما
كان مطلعا عليها الا الواحد الديان وكثيرا ما كان يخبرني بالاشياء
قبل وقوعها من خير او شر فتقع كما اخبر به ذلك العارف الاكبر
من غير زيادة ولا نقصان وكنت اري في مجلسه الشريف حضور
الارواح القدسية من الانبياء والاولياء ورجال الغيب بل روح

Marfat.com

سيد الانبياء والمرسلين عليه وعليهم الصلوة والسلام من غير ريب
وربما يختلج في بالي شبهة في العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة فاحضر
للتحقيق عند المرشد المفضال فبمجرد التفاته الي تنحل تلك العقدة لغير سؤال
الى غير ذلك من اطلاعه على الامور الغيبية وحضوره في الاماكن
المختلفة واستجابة الدعاء والتصرف في الاموات والاحياء و
كشفه عالم الارواح وعالم المثال والاشباح واشرافه على القلوب
مما يحصيه علام الغيوب على ما اختص به من احياء القلوب الميتة
ومشاهدة مقامات الحقيقة والتلذذ بالطاعات في الخلوات والجلوات
ومراعات الانفس مع الله سبحانه وحفظ الادب معه في تلقي الوارد
في الاوقات والرضا عن الحق تعالى في جميع الحالات والبشرى له من الله بالسعادة
الابدية في الدنيا والاخرة وكمال الاستقامة على المامورات والتجنب
عن المنهيات الى اخر الحيات مما يعجز عنه الطاقة البشرية وكل هذا محض
العناية الالهية والقوة الروحانية فانه لا يحمل الملك عطاياه
الا لمطاياه خصه الله بمزيد قربه ورحمته واكرامه و
افاض على جميع مريديه ومحبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ
رضي الله عنه من عمره الشريف سبعا وخمسين ووقع في الهند
فتن عظام قتل المسلمين ونهبهم من النصارى اللئام وغشيت

Marfat.com

الداهية في تلك البلدان الخاص والعام وخربت بلدته الاهلى التي كانت معمورة بالكرام وكان ذلك سنة اربع وسبعين في القرن الثالث عشر من هجرة فخر الانصار والمهاجرين الهم بالخروج فهاجر مع جميع اهله وعياله واخوانه وكانوا زهاء تسعين بغير نظر الى الاسباب متوكلا على الله الكافي الوهاب فكفاه الله تعالى وعصمه ومن معه من اعدائه الكافرين الفاجرين بعد ما ادركوهم واراد واقتالهم وخربهم ورد الله سبحانه كيدهم ومكرهم وجعلهم له مطيعين خادمين الى ان وصل الى بلد الله الحرام وتشرف بالحج والمشاعر العظام واستفاض الفضائل من حقيقة الكعبة الربانية خصوصا من الحقائق الالهية عموما فافاض على الطلاب اكثر من اربعة اشهر في هاتيك البقعة المشرفة ثم توجه الى المدينة المنورة وفاض بتمناه من حضرة الرسالة بل فوق الرجا من تشريفات وتكريمات والطاف وعنايات حتى صار فانيا فيه وفي انواره باقيا به وباوصافه بعوم لمعه ما لا يعبر بعبارة ولا يشار باشارة فما جرى بين المحب والمحبوب من الاسرار ولم يلزم الاستتار من الاخيار واختاره الحبيب سيد المقربين والابرار صلى الله عليه وسلم لتشرف جواره وقرب الداره واكت عليه اعيا

طيبة ، وسادات بلده ، واستفاد واسند الطريقة العليا ، واغتنموا صحبته الاسنى ، فاحبهم غاية المحبة ، واكرمهم نهاية الكرامة ، وكثر ارشاده فى الخلائق ، وزاد استغراقه فى حقيقة الحقائق ، والهم هنالك زيادة الفضل والكرامة ، **بغفرت** لك ولمن توسل بك الى يوم القيمة ، فرضى بتلك البشارة العظمى ، وعلم ما فيها من الاشارة القصوى ، واشتاق الرفيق الاعلى قائلا دنى فتدلى ، وتواترت عليه التجليات الذاتية ، واحاطت به الارواح القدسية ، حتى شرب كاس الوصال من الحى الباقى بلا زوال ، بين الظهر والعصر فى الثانى من ربيع الاول موافقا لمن كان على قدمه فى الازل ، سنة الف ومائتين وسبع وسبعين ، وقد بلغ عمره المبارك ستين ، وصلى عليه حاضرا فى المسجد النبوى ، وغائبا فى الحرم المكى بزحمة عظيمة لا يحصيها لسان الحاسب ، ولا يضبطها قلم الكاتب ، **ودفن** بالبقيع حيث اوصى بجنب قبة سيدنا عثمان بن عفان رضى الله عنه واسبغ عليه الروح والريحان ، واسكنه بحبوحة اعلى الجنان ، فى جوار سيد الانس والجان ، صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه ما اختلف الملوان ، ونفعنا بعلومه وبركاته ، وقدسنا باسراره وفيوضاته ، وحشرنا فى زمرة خدامه ، ببركة تراب اقدامه

Marfat.com

امين يا رب العالمين وقد أرّخ وفاته اجل افاضل المدينة المشرفة
على صاحبها افضل الصلوة والسلام والتحية مولنا عبد الجليل ره
بلغه الله الى غاية الكمال والتكميل قضى قطب الاقطاب الشهير
باحمد سعيد امام العلم والحلم والهدى منار الطريق
النقشبندية التي هو لها جدّه في الالف اضحى مجدّدا ومن
حل في ذا القبر ناديت ارّخوا سعيد شهيد بالجنان مخلد
وقد آن لنا ان نشرع في الدعاء بحصول المطلوب والمنى متوسلين
به وبمشايخه الكرام اهل البقاء والفناء فنقول شعر ربي بسر الذات
عالي الشان وحبيبك المختار من عدنان وكذا ابوبكر خليفته
الذي فضل الصحاب برجح الايمان وكذا بسابق فارس من عُدّ من
آل الرسول المصطفى سلمان وبقاسم نجل الكبار السبعة آل فقهاء
بحر العلم والعرفان ايضا بباب مدينة العلم الامام علی الكرار
بالمطعان وكذا بمن لطفا تنزل عن خلافة جده الحسن
العلي الشان وسيد الشهداء الحسين المجتبى من كربه
ينسي كرى الاجفان وكذا بزين العابدين عليهم وبباقر من للمعاني
باني وبجمع البحرين جعفر من من الصديق طامي والعتق الرباني
وكذا بسائر آل بيت المصطفى سفن النجاة ائمة الاعيان وبقطب

Marfat.com

بسطام جناب ابی یزید ٭ من سما بشواهد الاحسان ٭ وكذا ابو
الحسن المقدس سره ٭ قطب الوجود علی الخرقانی ٭ وكذا ابن
یعزی نقار مدحنا ٭ یا بی علی نال سر تدانی ٭ وكذا ابو یعقوب
من حاز الهدی ٭ قطب الحقائق یوسف الهمدانی ٭ وبراس سلسلة
الشیوخ الغجدوانی عبد خالق اسمه والجانی ٭ وكذا ابن یوكر بهم بحر
الفضائل عارف بالله عن وجدانی ٭ وممن الی الخیر تقی ینتمی
محمود سیرة السری الصمدانی ٭ وعلی الرامیتنی النساج قطب
اعزة بكر ملحوا فیوض تهلانی ٭ ومحمد بابا السماسی الذی ٭ انشی العوالم
فیضه النورانی ٭ وبسید السادات حبرهم وكلاه لی منبع العرفان ذی
البرهان ٭ وكذا بهاء الدین شاه النقشبند ٭ محمد غوث الوری
السبحانی ٭ وعلاء دین الحق عطار الوجود ٭ محمد بشفائح الرحمانی
والمجتبی یعقوب الشرخی من ٭ شرف الوجود بفضله الانسانی
وكذا بناصر دیننا العالی عبید الله ٭ من حاز المقام الدانی
وهو الذی فلك العلا كحبابة ٭ فی قلبه الطامی بفیض معانی
ومحمد ذاك السمی بزاهد ٭ فیما سواك من الحدیث الفانی
وكذا بدرویش محمد الذی ٭ رقی القلوب بنفحه الروحانی
ومحمد ذاك الشهیر بخواجكی ٭ ومحمد الباقی برب دانی

وكذا مجدد الالف الثاني السَمِيّ ۵ باحمد قيّوم منا الربّاني
ذاك الذي حاز المعارف والعلو ۵ م بكشف حق عنده وبيان
والعروة الوثقى المتين محمد ۵ معصوم سر شاع في كتمان
وكذا محمد هم سعيد من حوى ۵ سرا انيقا جل عن اذهان
وكذا بعبد مهيمن احد علا ۵ ومحمد هو عابد حقاني
وكذا بسيف الدين ثم بسيد آل ۵ سادات نور محمد ذي الشان
وبمن سما فلك الشهادة ۵ شمس دين مظهر الانوار ذي فيضان
وهمامهم اعني غلام علي ۵ مقدام قطب عوالم الامكان
وابي سعيد من سمي محمد ۵ نجل المجدد قبلة الاعيان
وباحمد السُعد ابو غوث الخلق ۵ من جذب القلوب لواحد ديان
جُد بالهي منّة وتفضلا ۵ بفيوض نور اقدس سبحان
انا عبدك الجاني المسيء بذنبه ۵ ولانت ذو الاكرام والاحسان
مالي جميل صالح اذ نوبه ۵ فامنُن علي بفضلك الرحمن
وامدِد هذا الجمع منك بنفحة ۵ يرقى بها في رُتبة الاحسان
واجرهم من نار البعاد وكربه ۵ عونا على الاعداء والشيطان
وصلوتك العظمى على طه ومن ۵ تبع الهدى بمحبة الايمان

تمت الرسالة بالخير والحمد لله على ذلك وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

ولما ارسل هذه الرسالة جناب المؤلف قدس سره من مدينة
الطيبة المطيبة على صاحبها الف الف صلوة وسلام وتحية الى
جناب شيخي ومرشدي قدس الله تعالى سره الاقدس كتب بخطه
الشريف

مؤلف هذه الرسالة الشريفة العبد الاحقر محمد مظهر كان الله
له عوضا عن الاصغر والاكبر ارسلها الى خدمة مولانا مرشد
السالكين وهادي المريدين حبيبنا في الله الاحد الحاج
دوست محمد متع الله المسلمين بطول بقائه راجيا من حضرته
خير دعائه من لقاء رب العالمين ومرافقة سيد
المرسلين صلى الله عليه وآله وصحبه اجمعين آمين

انتهى كلامه الشريف

تعلیقات

١ ورق ٣ ب یہاں شیخ یوسف کے بعد شیخ اسحٰق بن عبداللہ ہونا چاہیے۔
(دیکھ مقامات خیر ص ۳۳)

٢ " " " گویا شیخ عبداللہ کا نام دو مرتبہ لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

٣ " " " حضرت فرخ شاہ کے بعد نورالدین کا نام آنا چاہیے یعنی حضرت فرخ شاہ کے والد کا نام نورالدین تھا (مقامات خیر ص ۳۳)

ورق ۴۔ اس ۳ ١ اس نسب شریف کے بارے میں جدید تحقیق کے مطابق حضرت ناصر بن عبداللہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک چار نام مزید شامل ہونا چاہئیں یعنی

ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر فاروقؓ۔ مولانا زید ابوالحسن فاروقی کے قول کے مطابق زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں جو اٹھائیس واسطے لکھے ہیں وہ درست نہیں بلکہ حضرت مخدوم عبدالاحد سے حضرت عمر فاروقؓ تک تیئیس واسطے درکار ہیں۔

ملاحظہ ہو مقامات خیر مطبوعہ دہلی ۱۳۹۲ھ ص ۲۶-۳۴

ورق ۴۔ الف س ۱۳ ٢ دیکھ محمد مظہر شاہ: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ۔ دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۷۰

ورق ۴۔ ب ١ یہاں "المجذوب" سے مراد، حضرت شاہ احمد سعید کے والد بزرگ حضرت شاہ ابوسعید کے پیر اوّل حضرت شاہ درگاہی

Marfat.com

قدس سرہٗ مراد ہیں۔ جن پر اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی حضرت شاہ احمد سعیدؒ خود فرماتے ہیں۔

در زمان خردی ایام حفظ قرآن مجید اکثر بخدمت حضرت شاہ درگاہی قدس سرہٗ کہ پیر اول والد ماجدم بودند میرفتم ایشان برمن کمال عنایت میفرمودند۔ . . . . الخ

[مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص۸]

حضرت شاہ درگاہی متوفی ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔
امام الدین انوار: مجمع الکرامات [در حالات شاہ درگاہی وغیرہ] ۱۲۳۱ھ قلمی مملوکہ مولوی احمد علی شوق رامپوری بحوالہ تذکرہ کاملان رام پور ص ۵۸ - ۵۹

ورق ۴ ب سطر "وقتیکہ حضرت والد بحضور حضرت شاہ صاحب (شاہ غلام علی دہلوی) رحمۃ اللہ علیہ مشرف گشتند عمرم دہ سالہ تمام نشدہ بود" (مناقب احمدیہ ص۷)

ورق ۵ ب سطر حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند نشینی کے بارے میں خود اس طرح وضاحت فرمائی ہے:۔

در ماہ جمادی الاخری ۱۲۴۹ھ . . . . . . شوق حرمین شریفین برایشان [حضرت شاہ ابو سعید] غالب شد . . . . وفقیر را بجائی خود نشاندند و عمر من بہ سی و دو رسیدہ بود

(مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص۴۴)

ورق ۶۔ ا۔ سطر ر۔ک۔ مقدمہ کتاب حاضر

ل ورق ۷ ا؛ شیخ خورشید مجددی۔ ان کا نسب حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ کے توسط سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے۔ ان کی اول بیعت شاہ رؤف احمد راحت مجددیؒ سے تھی۔ پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے۔ شعر و سخن کی طرف زیادہ رغبت تھی۔ فارسی و اردو میں شعر

Marfat.com

کہتے تھے۔ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان تھے۔ مرزا غالب اور حکیم مومن خاں مومن سے تلمذ تھا جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں میاں خورشید احمد لودھیانہ میں قید فرنگ میں تھے حضرت شاہ احمد سعید جب ہجرت کے ارادہ سے اس طرف سے گزرے تو انہیں آزاد کروایا۔ میاں خورشید احمد آزاد ہونے کے بعد مع اہل وعیال کابل (افغانستان) چلے گئے۔ وہیں سکونت اختیار کرلی۔ امیر کابل ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ آخر عمر میں تنہا حرمین الشریفین کو ہجرت کی نکر میں فوت ہوتے ملاحظہ ہو:

(۱) مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۲۳۸

(۲) ذاکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۳۴

راقم کو بعض کتب خانوں میں میاں خورشید احمدؒ کے بعض رسائل تصوف بصورت مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

ے ورق ۱۱۔ ل

نشان زدہ عبارت "ثم توجہ الی المدینۃ المنورہ .... تا ...من الاغتیار"

انہیں مؤلف کی دوسری اہم تالیف مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ (تالیف ۱۲۸۱ھ) ص۲۰۲ میں موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رسالہ (رشحات عنبریہ) مناقب احمدیہ سے پہلے تصنیف ہوا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اہل عرب کی ضرورت کے لئے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اسے فصیح عربی میں تالیف کیا گیا ہوگا۔

مناقب احمدیہ میں اگرچہ مولف نے اس کا نام نہیں لکھا تاہم واضح طور سے بتایا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اپنے مختصر رسالہ مناقب حضرت ایشان بایں عبارت مختصرہ جامعہ اکتفا نمودم"

مناقب احمدیہ کے عربی ترجمہ میں مولف کے اسی رسالہ مختصرہ کو "المناقب الصغریٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ ص ۲۳۷

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمہ ثالث

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

﴿رب نے بھیجا آپ ہی کو رحمۃ للعالمین﴾

بنائی متن این مجالۂ ثمینہ، بر نسخۂ خطی خود نوشت مصنف است
که در کتابخانۂ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، پاکستان محفوظ است

اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت قبلہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی، رحمۃ اللہ
(۱۲۱۷ - ۱۲۷۷ھ / ۱۸۰۳ - ۱۸۶۰ء)

اعراب و ترتیب

محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا

مؤسس و منصرم دائرۂ ذوقی و مکتبہ سراجیہ
خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان
﴿۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷ء﴾

Marfat.com

اور سب چاہتیں ہو جائیں گی اس جا بیکار
کار آمد میرے سرکار کی چاہت ہو گی
صلی اللہ علیہ وسلم

﴿نتیجہ فکر: مرشد بابا﴾

Marfat.com

حرفِ چند

"اِثباتُ الْمَوْلِدِ وَالْقِیَامِ" کا پیشِ نظر مرتبہ مُجالہ، حضرت مُؤلف رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً وَّاسِعَةً بِغَیْرِ حِسَاب کے خود نوشت خطی نسخہ کے متن پر مبنی ہے، جو کتاب خانۂ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں موجود ہے۔ اس کا عکس پہلی مرتبہ خاکسار کی گزارش پر تحریر فرمودہ متخصصِ مجددیات جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَالِیَهٗ کے جامع مقدمہ کے ساتھ مکتبہ سراجیہ کے زیرِ اہتمام ۱۹۷۹ء میں طبع ونشر ہوا۔

اب اسے اسی عکسی متن کی بنیاد پر راقم نے اس طرح ترتیب دیا ہے کہ پیرابندی کے ساتھ ساتھ اس کی عبارت پر اپنے کوتاہ علم وفہم کے مطابق اِعراب بھی لگا دیئے ہیں، چوں کہ تاحال اسی ایک خطی نسخے کے علاوہ، اس کا کوئی اور نسخہ دریافت میں نہیں آیا اس لئے اہلِ علم احباب سے درخواست ہے کہ اگر اُنہیں اِس کے اِعراب میں کوئی فروگزاشت یا سُقم نظر آئے تو براہِ کرم مُرتّب کو آگاہ کر کے مشکور فرمائیں، فقط والسّلام۔

دُعاجو مرتب

خاکسار محمد سعد سراجی دوستی مرشد بابا عفی عنہ

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

یوم الجمعۃ المبارکہ ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۸ھ / ۱۷ مارچ ۲۰۱۷ء

Marfat.com

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ أَنْوَارُ الْعُيُوْنِ.

أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ السَّائِلُوْنَ عَنْ دَلَائِلِ مَوْلِدِ الشَّرِيْفِ لِنَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! فَاعْلَمُوْا أَنَّ مَحْفِلَ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ يَشْتَمِلُ عَلٰى ذِكْرِ الْآيَاتِ وَالْأَحَادِيْثِ الصِّحَاحِ الدَّآلَّةِ عَلٰى جَلَالَةِ قَدْرِهٖ وَأَحْوَالِ وِلَادَتِهٖ وَمِعْرَاجِهٖ وَمُعْجِزَاتِهٖ وَوَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. فَإِنْكَارُكُمْ مَبْنِيٌّ عَلٰى عَدَمِ اسْتِمَاعِهٖ، فَإِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ شَائِقِيْنَ إِلٰى إِسْتِمَاعِ أَحْوَالِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْضُرُوْا لَدَيْنَا وَاسْمَعُوْا يَظْهَرْ عَلَيْكُمْ صِدْقُ مَاادَّعَيْنَاهُ، وَهُوَ فِی الْحَقِيْقَةِ وَعْظٌ وَّتَذْكِيْرٌ لِمَنْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ مَأْمُوْرٌ بِهٖ فِیْ كَلَامِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ بِقَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ: ﴿ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ لَا كَوَعْظِ الْجُهَّالِ فِیْ زَمَانِنَا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا أَنْفُسَهُمْ عُلَمَاءَ وَصُلَحَاءَ الْمُشْتَمِلِ عَلٰى تَحْقِيْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْلِيَاءِ وَاغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْكَامِلِيْنَ وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنِ الْغِيْبَةِ فِیْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ حَيْثُ قَالَ جَلَّ جَلَالُهٗ: ﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ضَلُّوْا فَأَضَلُّوْا، ضَاعُوْا فَأَضَاعُوْا:

Marfat.com

بے خردی چند ز خود بے خبر عیب پسندند برغم ہنر
باد شوند ار بچراغی رسند دود شوند ار بدماغی رسند

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ

وَذِكْرُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهٖ ذِكْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ، رَوٰى اَبُوْسَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبِّيْ وَرَبَّكَ يَقُوْلُ تَدْرِيْ كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ، قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ)) اِنْتَهٰى. "قَالَ: قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ: ((اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيَ)) قَالَ اِبْنُ عَطَاءٍ: "جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِيْمَانِ بِذِكْرِيْ مَعَكَ." وَقَالَ اَيْضًا: "جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِيْ فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِيْ"، كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِي الشِّفَاءِ، فَالْمَانِعُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذِكْرِ الرَّسُوْلِ يَكُوْنُ مِنْ جُنُوْدِ اِبْلِيْسَ الْمُتَنَفِّرِ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُحِبَّ يَشْتَاقُ وَيَتَلَذَّذُ بِذِكْرِ الْمَحْبُوْبِ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ:

اَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانَ لَنَا اَنَّ ذِكْرَهٗ هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

وَيَبْذُلُ الْاَمْوَالَ وَالْاَوْلَادَ وَالْاَزْوَاجَ وَالْاَنْفُسَ لِاِسْتِمَاعِ ذِكْرِ الْمَحْبُوْبِ كَمَا هُوَ مَاْثُوْرٌ عَنِ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ، فَمَنْ شَاءَ يَكُوْنُ مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ: ﴿اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ وَمَنْ شَاءَ يَكُوْنُ مِنْ حِزْبِ الشَّيْطَانِ، ﴿اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾.

وَنَذْكُرُ اَيْضًا الدَّلَائِلَ الْمَخْصُوْصَةَ الَّتِيْ صَرَّحَ بِهَا الْعُلَمَاءُ الْكِبَارُ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ الْاَشْرَارِ،

اِسْتَخْرَجَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوالْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ اَصْلًا مِّنَ السُّنَّةِ حَيْثُ قَالَ: قَدْ ظَهَرَ لِيْ تَخْرِيْجُهَا عَلٰى اَصْلٍ ثَابِتٍ وَّهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ "اَنَّ

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، فَسَئَلَهُمْ فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ أَغْرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰى مُوْسٰى فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى. فَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ". فَتُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ ذٰلِكَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَامَنَّ بِهِ فِيْ يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ اِمْرَاءِ نِعْمَةٍ اَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ وَيُعَادُ ذٰلِكَ عَلٰى نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى يُحْصَلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَأَىُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعَمِ بِبِرِّ وَزُهْدِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَعَلٰى هٰذَا، فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُتَحَرّٰى الْيَوْمَ بِعَيْنِهِ حَتّٰى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰى فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ. اِنْتَهٰى.

وَقَالَ شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ بَقِيَّةُ الْمُجْتَهِدِيْنَ الْأَعْلَامِ جَلَالُ الدِّيْنِ اَبُوالْفَضْلِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِىْ بَكْرٍ السُّيُوْطِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: "وَقَدْ ظَهَرَ لِىْ تَخْرِيْجُهُ عَلٰى أَصْلٍ آخَرَ غَيْرُالَّذِىْ ذَكَرَهُ الْحَافِظُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِهٖ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ أَنَّهُ وَرَدَ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَالْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِيْ سَابِعِ وِلَادَتِهٖ، وَالْعَقِيْقَةُ لَاتُعَادُ مَرَّةً ثَانِيَةً." فَيُحْمَلُ ذَالِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِظْهَارًا لِلشُّكْرِ عَلٰى إِيْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَتَشْرِيْفًا لِّأُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُصَلِّىْ عَلٰى نَفْسِهٖ لِذٰلِكَ أَيْضًا إِظْهَارًا لِّشُكْرٍ بِمَوْلِدِهٖ بِالْاِجْتِمَاعِ وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذَالِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ." اِنْتَهٰى.

وَصَرَّحَ بِمِثْلِ ذَالِكَ فِيْ شَرْحِ سُنَنِ اِبْنِ مَاجَةَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ جَلَالُ الدِّيْنِ عَبْدُالرَّحْمَانِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ، "مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَجَّلٌ، مُكَرَّمٌ، قُدِّسَ يَوْمُ وِلَادَتِهٖ وَشُرِّفَ وَعُظِّمَ، وَكَانَ وُجُوْدُهُ مَبْدَأَ سَبَبِ النَّجَاةِ لِمَنِ اتَّبَعَهُ فَمَنْ أَعَدَّ لَهَا الْفَرْجَةَ لِوِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّتْ بَرَكَاتُهُ عَلٰى

Marfat.com

مَنِ اهْتَدٰی بِہٖ فَشَابَہَ ھٰذَ الْیَوْمُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ حَیْثُ اَنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لَا تُسْعَرُ فِیْہِ جَھَنَّمُ، ھٰکَذٰ وَرَدَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَمِنَ الْمُنَاسِبِ اِظْھَارُ السُّرُوْرِ وَاِنْفَاقُ الْمَیْسُوْرِ وَاِجَابَۃُ مَنْ دَعَاہُ رَبُّ الْوَلِیْمَۃِ لِلْحُضُوْرِ"، اِنْتَھٰی.

وَالْاِمَامُ اَبُوْعَبْدِ نِابْنُ الْحَاجِّ قَالَ فِیْ فَضِیْلَۃِ شَھْرِ مَوْلِدِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "ھٰذَا الشَّھْرُ فَضَّلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفَضَّلَنَا فِیْہِ بِھٰذَالنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا فِیْہِ بِسَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ" فَکَانَ یَجِبُ اَنْ یُّزَادَ فِیْہِ مِنَ الْعِبَادَۃِوَالْخَیْرِ شُکْرًا لِّلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی مَا اَوْلَانَا فِیْہِ مِنْ ھٰذِہِ النِّعَمِ الْعَظِیْمَۃِ، وَاِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَزِدْ فِیْہِ عَلٰی غَیْرِہٖ مِنَ الشُّھُوْرِ شَیْئًا مِّنَ الْعِبَادَاتِ وَمَاذَاکَ اِلَّا بِرَحْمَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِہٖ وَرِفْقَۃً بِھِمْ لِاَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَانَ یَتْرُکُ الْعَمَلَ خَشْیَۃَ اَنْ یُّفْرَضَ عَلٰی اُمَّتِہٖ رَحْمَۃً مِّنْہُ بِھِمْ لٰکِنْ اَشَارَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی فَضِیْلَۃِ ھٰذَا الشَّھْرِ الْعَظِیْمِ بِقَوْلِہٖ لِلسَّائِلِ الَّذِیْ یَسْأَلُہٗ عَنْ صَوْمِ یَوْمًا لِاِثْنَیْنِ: "ذٰلِکَ یَوْمٌ وُّلِدْتُّ فِیْہِ"، فَتَشْرِیْفُ ھٰذَا الْیَوْمِ یَتَضَمَّنُ تَشْرِیْفَ ھٰذَاالشَّھْرِ الَّذِیْ وُلِدَ فِیْہِ، فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّحْتَرَمَ حَقَّ الْاِحْتِرَامِ وَیُفَضَّلَ کَمَا فَضَّلَ اللّٰہُ الْاَشْھُرَ الْفَاضِلَۃَ، وَفَضِیْلَۃُ الْاَزْمِنَۃِ وَالْاَمْکِنَۃِ لِمَا خَصَّھَااللّٰہُ مِنَ الْعِبَادَاتِ فِیْھَا الَّتِیْ نَفْعَلُ لِمَا قَدْ عُلِمَ اَنَّ الْاَمْکِنَۃَ وَالْاَزْمِنَۃَ لَا تَشْرِیْفَ لَھَا لِذَاتِھَا وَاِنَّمَا یُحْصَلُ لَھَا التَّشْرِیْفُ بِمَا خُصَّتْ بِہٖ مِنَ الْمَعَانِیْ، فَانْظُرْ اِلٰی مَا خَصَّ اللّٰہُ بِھٰذَا الشَّھْرِ الشَّرِیْفِ وَیَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَلَا تَرٰی! اَنَّ صَوْمَ ھٰذَاالْیَوْمِ فِیْہِ فَضْلٌ عَظِیْمٌ لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُلِدَ فِیْہِ، فَعَلٰی ھٰذَا یَنْبَغِیْ اَنَّہٗ اِذَا دَخَلَ ھٰذَاالشَّھْرُ الْکَرِیْمُ، اَنْ یُّکْرَمَ وَیُعَظَّمَ وَیُحْتَرَمَ بِالْاِحْتِرَامِ الْاَلَائِقِ بِہٖ اِتِّبَاعًالَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کَوْنِہٖ کَانَ یَخُصُّ الْاَوْقَاتَ الْفَاضِلَۃَ بِزِیَادَۃِ فِعْلِ الْبِرِّ فِیْھَا وَکَثْرَۃِ الْخَیْرَاتِ" اِنْتَھٰی.

Marfat.com

وَقَالَ الشَّيْخ أَحْمَدُ بْنُ خَطِيْبِ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِيَّةِ، "وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهِ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُصَّ بِسَاعَةٍ لِانْقِيَادِ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، فَسَأَلَ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَمَا بَالُكَ بِالسَّاعَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ فِي يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ يَوْمَ وَلَدِهِ مِنَ التَّكْلِيفِ بِالْعِبَادَاتِ مَا جَعَلَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْمَخْلُوقِ فِيهِ آدَمُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَالْخُطْبَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَغَيْرِ ذَالِكَ إِكْرَامًا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّخْفِيفِ عَنْ أُمَّتِهِ بِسَبَبِ عِنَايَةِ وُجُوْدِهِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ وَمِنْ جُمْلَةِ ذَالِكَ عَدَمُ التَّكْلِيفِ عَنْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ قَالَ: ((ذَالِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ فِيهِ النُّبُوَّةُ))، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْمُسْنَدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَاسْتُنْبِيَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَرَجَ مُهَاجِرًا مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَرَفَعَ الْحِجَابَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ"، انْتَهَى.

قَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ شَامَةَ شَيْخُ النَّوَوِيِّ فِي كِتَابِهِ "اَلْبَاعِثُ عَلَى إِنْكَارِ الْبِدَعِ وَالْحَوَادِثِ"، مِثْلُ هٰذَا حَسَنٌ يُنْدَبُ إِلَيْهِ وَيَشْكُرُ فَاعِلَهُ وَيُثْنِي عَلَيْهِ، انْتَهَى.

وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْعَلَّامَةُ نَصِيْرُ الدِّيْنِ الْمُبَارَكُ فِي فَتْوٰى بِخَطِّهِ. "ذَالِكَ جَائِزٌ وَيُثَابُ فَاعِلُهُ إِذَا أَحْسَنَ الْقَصْدَ. اِنْتَهٰى."

وَقَالَ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ ظَهِيْرُ الدِّيْنِ : هٰذَا حَسَنٌ إِذَا قَصَدَ فَاعِلُهُ جَمْعَ الصَّالِحِيْنَ وَالصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَهٰذَا الْقَدْرُ يُثَابُ عَلَيْهِ بِهٰذَا الشَّرْطِ فِي كُلِّ وَقْتٍ. اِنْتَهٰى.

قَالَ الشَّيْخُ نَصِيْرُ الدِّيْنِ: هٰذَا اِجْتِمَاعٌ حَسَنٌ يُثَابُ قَاصِدُهُ وَفَاعِلُهُ عَلَيْهِ وَاجْتِمَاعُ الصُّلَحَاءِ لِيَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ

Marfat.com

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَاعَفُ الْقُرُبَاتُ وَالْمَثُوبَاتُ. اِنْتَهٰى.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْمَاعِيْلَ: وَمَنْ اَحْسَنَ مَا ابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا هٰذَا مَا كَانَ يُفْعَلُ كُلَّ عَامٍ فِی الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَإِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَافِيْهِ مِنَ الْإِحْسَانِ إِلَى الْفُقَرَاءِ شِعْرٌ لِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمِهِ وَجَلَالَتِهِ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِهِ وَشُكْرٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَامَنَّ بِهِ مِنْ إِيْجَادِ رَسُوْلِهِ الَّذِیْ أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اِنْتَهٰى.

وَهٰكَذَا قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ صَدْرُالدِّيْنِ مَوْهُوْبُ بْنُ عُمَرَ الْجَزَرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَهٰذِهٖ كُلُّهَا مَنْقُوْلَةٌ مِنَ السِّيْرَةِ الشَّامِيَّةِ.

وَأَمَّا مَاذُكِرَتْ مِنْ نِسْبَةِ الْمَنْعِ إِلَى الْإِمَامِ الْهَامِّ فَحَاشَا وَكَلَّا لِأَنَّ إِمَامَنَا وَقِبْلَتَنَا مَنَعَ عَنْ حُضُوْرِ مَجْلِسِ الْغِنَاءِ وَلَوْكَانَ فِیْ ضِمْنِ الْقُرْآنِ وَقَصَائِدِالنَّعْتِ لَا عَنِ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيْثِ كَمَا زَعَمَ الْجَاهِلُوْنَ بِمَرَامِهٖ ﴿سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ﴾ فَانْظُرْ بِعَيْنِ الْإِنْصَافِ فِیْ مَكَاتِيْبِهٖ، قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ مَكْتُوْبِهِ الْمُوْفِیْ مِئَتَيْنِ وَسِتًّاوَسِتِّيْنَ مِنَ الْجِلْدِ الْأَوَّلِ:

"بدانند کہ سماع ورقص فی الحقیقۃ داخل لہو ولعب است، كَرِيْمَةٌ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ درشان منع سرود نازل شدہ است چنانکہ مجاہد کہ شاگرد ابن عباسؓ است واز کبار تابعین، می گوید کہ مراد از لَهْوَ الْحَدِيْثِ سرود است، فِی الْمَدَارِكِ: لَهْوَ الْحَدِيْثِ السَّمَرُ وَالْغِنَاءُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَحْلِفَانِ أَنَّهُ الْغِنَاءُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ اَیْ لَا

Marfat.com

یَحْضَرُوْنَ الْغِنَاءَاِلٰی اٰخِرِ مَاقَالَ: پس خیال باید کرد کہ تعظیم مجلس سماع ورقص نمودن بلکہ آن را اطاعت وعبادت دانستن چہ شناعت دارد لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ پیران ما باین امر مبتلا نشدند وما متابعان را از تقلید این امر، وارہانیدند، شنیدہ می شود کہ مخدوم زادہا میل بسرود دارند ومجلس سرود وقصیدہ خوانی درشبہائی جمعہ منعقدمی سازند واکثر یاران درین امر موافقت می نمایند، عجب! ہزار عجب! مریدان سلاسل دیگر عملِ پیران خودرا بہانہ ساختہ ارتکاب این امر می نمایند وحرمت شرعی را بعمل پیران خود دفع می کنند اگر چہ فی الحقیقۃ درین امر محق نباشند، یاران درین ارتکاب چہ معذرت خواہند نمود، حرمت شرعی یک طرف ومخالفت طریقۂ پیران خود یک طرف، نہ اہل شریعت ازین فعل راضی اند ونہ اہل طریقت، اگر حرمت شرعی نبودے مجرد احداث امر در طریقت شنیع بودے فکیف کہ حرمت شرعی بآن جمع شود، انتہٰی" قَدْرُالْحَاجَۃِ.

وَاَیْضًا قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْجِلْدِ الثَّالِثِ:

"دیگر در باب مولود خوانی اندراج یافتہ بود، درنفس قرآن خواندن بصوت حسن و درقصائد نعت ومنقبت خواندن چہ مضائقہ است، ممنوع تحریف وتغییر حروف قرآن است والتزام رعایت مقامات نغمہ وتردید صوت بآن بطریق الحان باتصفیق مناسب آن کہ درشعر نیز غیر مباح است، اگر برنہجی خوانند کہ تحریفی درکلماتِ قرآنی نشود ودر قصائد خواندن شرائط مذکورہ محقق نگردد آنرا ہم بغرضِ صحیح تجویز نمایند چہ مانع است؟" اِنْتَہٰی.

پس ظاہر شد کہ مُرادِامام ما قُدِّسَ سِرُّہٗ ازعبارتِ مکتوب (جلد) سوم کہ مانعان آنرا نقل می کنند وتمسک خودمی نمایند، قصائد خوانیِ نعت در پردۂ نغمہ وتردید صوت بآن بطریق الحان باتصفیق مناسب آنست، چنانچہ ازنفسِ عبارتِ امام نقل نمودہ شد، نہ ممانعت مطلقاً کَمَا فَہِمُوْا فَثَبَتَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ ﴿اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَہُوْقًا﴾ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ.

این فرقۂ باطلہ عجب وتیرۂ خویش ساختہ است کہ برائے اِغوائ جُہَّالِ کَالْاَنْعَامِ وترویج زرکاسد خودنام بزرگان واامامان مارا بدنام نمودہ است، می گویند کہ فلان بزرگ چنین نوشتہ

Marfat.com

است، ﴿ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ﴾.

باقی ماند کلام در قیام وقت ذکر ولادت شریف آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس بدانید کہ قیام برائے تعظیم سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ درحالت حیات آنجناب از صحابہ کرام ثابت گردیدہ است، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْلِسُ مَعَنَافِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ، مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْحِ. وَاعْلَمْ اَنَّ حُرْمَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِہٖ وَتَعْظِیْمَہٗ وَتَوْقِیْرَہٗ لَازِمٌ کَمَا کَانَ حَالَ حَیَاتِہٖ وَذَالِکَ عِنْدَ ذِکْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذِکْرِ حَدِیْثِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَسَمَاعِ اِسْمِہٖ وَسِیْرَتِہٖ وَمُعَامَلَۃِ آلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَتَعْظِیْمِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَصَحَابَتِہٖ (شفاء)، ازین روایت معلوم گردید کہ موت وحیات آنجناب رسالت مآب درتعظیم وتوقیر یکسان است، لہٰذا اگر کسی تعظیم قدوم میمنت لزوم آنجناب را از عالم ارواح بعالم اشباح بجا آرد، چہ مضائقہ است باوجودیکہ علماء خیر البقاع ومفتیان مذاہب اربعہ فتوا باستحباب آن دادہ اند ومفتی حنبلی بوجوب آن حکم نمودہ ومولانا عبداللہ سراج حنفی مفسر ومحدث حرم شریف کہ یکتائی عہد خویش بود ورأس ورئیس فرقۂ محدثہ بزانوئے ادب دردرسِ اوشان می نشست واعتراف بجامعیت مولانا موصوف می نمود نیز فتوا باستحسانِ قیام، چنانچہ فتوہای مسطورہ مختومہ نزد راقم سطور موجود اند، ہر کس خواہد ببیند۔

وامام برزنجی در "عِقْدُ الْجَوْھَرِ" ہم اِثباتِ استحسان آن فرمودہ حَیْثُ قَالَ: "وَقَدِاسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفِ آئِمَّۃٌ ذُوْرُوْیَۃٍ وَّرِوَایَۃٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَایَۃَ مَرَامِہٖ وَ مَرْمَاہُ.

حالا نقل فتوہای علماء مذکورین می رود آنرا باید شنید۔

سؤال : "مَاقَوْلُ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ فِی الْقِیَامِ الْمَعْمُوْلِ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَآءِ فِی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِیْ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الْمُبَارَکِ هَلْ هُوَ وَاجِبٌ أَوْ مُسْتَحَبٌّ أَوْ مُبَاحٌ أَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ؟ بَیِّنُوْا جَوَابًا مُدَلَّلًا شَافِیًا کَافِیًا وَاخْتِمُوْا عَلَیْهِ تُؤْجَرُوْا أَجْرًا کَثِیْرًا.‘‘

جواب : ’’اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّاالْقِیَامُ اِذَا جَاءَ ذِکْرُ وِلَادَتِهٖ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ، تَوَارَثَهُ الْأَئِمَّةُ الْأَعْلَامُ وَأَقَرَّهُ الْأَئِمَّةُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَلَا رَدِّ رَادٍّ وَلِهٰذَا کَانَ مُسْتَحْسَنًا وَمَنْ یَّسْتَحِقُّ التَّعْظِیْمَ غَیْرُهٗ، وَیَکْفِیْ اَثَرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ’’مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ‘‘، وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَالْهَادِیْ اِلٰی سَوَاءِ الطَّرِیْقِ، حَرَّرَهٗ خَادِمُ الشَّرِیْعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمَرْحُوْمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سِرَاجُ الْمُفَسِّرُ الْمُحَدِّثُ بِمَسْجِدِاللّٰهِ الْحَرَامِ‘‘ اِنْتَهٰی.

وَأَجَابَ مُفْتِیُ الشَّافِعِیَّةِ عُثْمَانُ حَسَنُ الدِّمْیَاطِیُّ الشَّافِعِیُّ جَوَابًا طَوِیْلًا نَذْکُرُهٗ عَلٰی سَبِیْلِ الْإِجْمَالِ:

’’اَلْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ تَعْظِیْمًا لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ لَاشَکَّ فِیْ اِسْتِحْبَابِهٖ وَطَلَبِهٖ وَاسْتِحْسَانِهٖ، وَبِذٰلِکَ یَحْصُلُ لِفَاعِلِهٖ مِنَ الثَّوَابِ الْحَظُّ الْأَوْفَرُ وَالْخَیْرُ الْأَکْبَرُ لِأَنَّهٗ تَعْظِیْمٌ اَیْ تَعْظِیْمٌ لِلنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ أَخْرَجَنَا اللّٰهُ بِهٖ مِنْ ظُلُمَاتِ الْکُفْرِ اِلٰی نُوْرِ الْإِیْمَانِ وَخَلَّصَنَا بِهٖ مِنْ نَّارِ الْجَهْلِ اِلٰی جَنَّاتِ الْمَعَارِفِ وَالْإِیْقَانِ فَتَعْظِیْمُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ مُسَارَعَةٌ اِلٰی رِضٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَإِظْهَارٌ لِأَقْوٰی شَعَائِرِ الدِّیْنِ: ﴿ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ﴾. ﴿ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ﴾، ثُمَّ بَیَّنَ الدَّلَائِلَ اِلٰی اَنْ قَالَ فَاسْتُفِیْدَ مِنْ مَجْمُوْعِ مَا ذَکَرْنَا اِسْتِحْبَابُ الْقِیَامِ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهٖ لِمَا فِیْ ذٰلِکَ مِنْ کَمَالِ التَّعْظِیْمِ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. لَا یُقَالُ

Marfat.com

الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ بِدْعَةٌ، لِأَنَّا نَقُوْلُ لَيْسَ كُلُّ بِدْعَةٍ مَذْمُوْمَةً كَمَا أَجَابَ بِذَالِكَ الْإِمَامُ الْمُحَقِّقُ الْوَلِيُّ أَبُوْ ذَرْعَةِ الْعِرَاقِيُّ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ فِعْلِ الْمَوْلِدِ: أَمُسْتَحَبٌّ أَوْ مَكْرُوْهٌ وَهَلْ وَرَدَ فِيْهِ شَيْئٌ أَوْهَلْ فَعَلَهُ مَنْ يُقْتَدىٰ بِهِ؟ فَأَجَابَ بِقَوْلِهِ: الْوَلِيْمَةُ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ مُسْتَحَبٌّ كُلَّ وَقْتٍ فَكَيْفَ إِذَا انْضَمَّ إِلَى ذَالِكَ السُّرُوْرُ بِظُهُوْرِ نُوْرِ النُّبُوَّةِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الشَّرِيْفِ وَلَا يُعْلَمُ ذَالِكَ عَنِ السَّلْفِ وَلَا يُلْزَمُ مِنْ كَوْنِهِ بِدْعَةً كَوْنُهُ مَكْرُوْهًا، فَكَمْ مِنْ بِدْعَةٍ مُسْتَحَبَّةٌ بَلْ وَاجِبَةٌ إِذَا لَمْ يَنْضَمَّ لِذَالِكَ مَفْسَدَةٌ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ" اِنْتَهٰى.

نَقَلَهُ عَنْهُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ مَوْلِدِهِ الْكَبِيْرِ " فَيُقَالُ نَظِيْرُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا قَدِ اجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلَى اسْتِحْسَانِ الْقِيَامِ الْمَذْكُوْرِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ".

قَالَ الْعَلَّامَةُ الدَّائِقِيُّ: "جَرَتِ الْعَادَةُ لِقِيَامِ النَّاسِ إِذَا انْتَهَى الْمَدَّاحُ إِلَى ذِكْرِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَحَبَّةٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ إِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَالتَّعْظِيْمِ، قَالَ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْعَلَّامَةُ أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰ الصَّرْصَرِيُّ الْحَنْبَلِيُّ نَفَعَنَا اللّٰهُ بِهِ :

قَلِيْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفَى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ
عَلٰى فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ أَحْسَنَ مِنْ كُتُبِ
وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ
قِيَامًا صُفُوْفًا أَوْجِثِيًّا عَلَى الرُّكَبِ
أَمَا اللّٰهُ تَعْظِيْمًا لَهُ اسْمُهُ كَتَبَ
عَلٰى عَرْشِهِ يَا رُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَبِ

Marfat.com

وَفِي هٰذَا الْقَدْرِ كِفَايَةٌ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَهَدَاهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، قَالَهُ بِفَمِهٖ وَأَمَرَ بِرَقْمِهِ الْفَقِيْرُ إِلَى الْإِحْسَانِ رَبِّهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عُثْمَانُ حَسَنُ الدِّمْيَاطِيُّ الشَّافِعِيُّ خَادِمُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَبِالْجَامِعِ الْأَزْهَرِ سَابِقًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهٖ وَسَتَرَ فِي الدَّارَيْنِ جَمِيْعَ عُيُوْبِهٖ وَأَحْبَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"، اِنْتَهٰى.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا نَعَمْ اِسْتَحْسَنَهٗ كَثِيْرُوْنَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ أَعْلَمُ، كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِيْرْغَنِيُّ الْحَنَفِيُّ مُفْتِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ.

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ شَانُهٗ ﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ اَلْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَةِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْسَنَهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، كَتَبَهٗ حُسَيْنُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ مُفْتِيُ الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمَحْمِيَّةِ."

"مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ هِدَايَةً لِّلصَّوَابِ نِعْمَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ وَهُوَ حَسَنٌ لِمَا يَجِبُ عَلَيْنَا مِنْ تَعْظِيْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ لِرَبِّهٖ مُحَمَّدٌ عُمَرُ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِنِ الرَّئِيْسُ مُفْتِيُ الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ."

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ هِدَايَةً لِّلْحَقِّ وَالصَّوَابِ، نَعَمْ، يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا اِسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ الْأَعْلَامُ وَقُضَاةُ الدِّيْنِ وَالْإِسْلَامِ فَذَكَرُوْا أَنَّ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ تَحْضُرُ رُوْحَانِيَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذَالِكَ يَجِبُ التَّعْظِيْمُ وَالْقِيَامُ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ، كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰ مُفْتِيُ الْحَنَابِلَةِ فِيْ مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ"، اِنْتَهٰى.

وَمَا كُتِبَتْ مِنْ أَنَّكُمْ تَجْعَلُوْنَ عِيْدًا ثَالِثًا فِيْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْأَوَّلِ مِنْ عِنْدِ

Marfat.com

أنفسكم فجوابه نعم حقٌّ علينا معاشر المسلمين أن نجعل ليالي شهر مولده صلى الله عليه وسلم أعيادًا لا عيدًا واحدًا كما صرح به العلماء الكبار من المحدثين قال أحمد بن خطيب القسطلاني في المواهب اللدنية: وأرضعته صلى الله عليه وسلم ثويبة عتيقة أبي لهب أعتقها حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم وقد رأى أبولهب بعد موته في النوم فقيل له ما حالك؟ قال: في النار إلا أنه خفف عني كل ليلة إثنين وأمص من بين إصبعي هاتين ماء وأشار لرأس إصبعيه وأن ذالك بإعتاقي لثويبة عند ما بشرتني بولادة النبي صلى الله عليه وسلم وبإرضاعها له، قال ابن الجوزي فإذا كان أبولهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار لفرحة ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم، فما حال المسلم الموحد من أمته عليه السلام يسر بمولده ويبذل مايصل إليه قدرته في محبته صلى الله عليه وسلم لعمري إنما كان جزائه من الله الكريم أن يدخله بفضله العميم جنات النعيم ولازال أهل الإسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بأنواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقرأة مولده الكريم ويظهر عليهم من مكانه كل فضل عميم ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذالك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادًا ليكون أشد علة على من في قلبه مرض، وأعيى داء.

وتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لأن ليلة المولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وسلم وليلة القدر معطاة له وماشرف بظهور ذات الشرف من أجله اشرف مما شرف بسبب ما أعطيه ولأن ليلة القدر مشرف بنزول الملائكة فيها، وليلة المولد شرف بظهوره صلى الله عليه وسلم ولأن

Marfat.com

لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَقَعَ التَّفْضِیْلُ فِیْهَا عَلٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْلَةُ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ وَقَعَ التَّفْضِیْلُ فِیْهَا عَلٰی سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَهُوَالَّذِیْ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ وَعَمَّتْ بِهِ النِّعْمَةُ عَلٰی جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ، اِنْتَهٰی.

وَهٰذَا الَّذِیْ ذُکِرَتْ نَبْذٌ مِّنْ دَلَائِلِنَا الْکَثِیْرَةِ وَفِیْ هٰذَا الْقَدْرِ کِفَایَةٌ لِّمَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾.

وَاَمَّا مَا حَرَّرْتَ اِنْ کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مَذْهَبَنَا مِنَ الْمَذَاهِبِ الْمُتَعَدِّدَةِ فَجَوَابُهٗ نَحْنُ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلَی الْمِلَّةِ الْحَنَفِیَّةِ الْبَیْضَاءِ مَشْهُوْرُوْنَ سَلَفًا وَّخَلَفًا وَّاِنْ خُفِیَ عَلَی الْاَغْبِیَاءِ.

خورشید نہ محرم ار کسی بینا نیست

خوش گفت

گر نہ بیند بروز شپر چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

وَاِعْتِقَادُنَا عَلٰی اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاحِدٌ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَلَا نَظِیْرَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا شِبْهَ لَهٗ وَلَا نِدَّ لَهٗ وَهُوَ مَوْصُوْفٌ بِمَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ مُسَمًّی بِمَا سَمّٰی بِهٖ نَفْسَهٗ لَیْسَ بِجِسْمٍ وَّلَا جَوْهَرٍ وَّلَیْسَ بِمُتَحَیِّزٍ بَلْ هُوَ خَالِقُ کُلِّ مُتَحَیِّزٍ وَحَیِّزٍ وَلَا بِعَرْضٍ لَااِجْتِمَاعَ لَهٗ وَلَا اِفْتِرَاقَ لَهٗ وَلَا اَبْعَاضَ لَهٗ، لَایَزْعَجُهٗ ذِکْرٌ وَّلَا یُلْحِقُهٗ فِکْرٌ وَّلَا تُحَقِّقُهُ الْعِبَارَاتُ وَلَا تُعَیِّنُهُ الْاِشَارَاتُ وَلَا تُحِیْطُ بِهِ الْاَفْکَارُ وَلَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ وَّکُلَّمَا تَصَوَّرَ فِی الْوَهْمِ اَوْحَوَاهُ الْفَهْمُ فَاِنَّهٗ بِخِلَافِهٖ اِنْ قُلْتَ مَتٰی فَقَدْ سَبَقَ الْوَقْتُ کَوْنَهٗ وَاِنْ قُلْتَ کَیْفَ فَقَدْ اِحْتَجَبَ عَنِ الْوَصْفِ ذَاتُهٗ وَاِنْ قُلْتَ اَیْنَ فَقَدْ تَقَدَّمَ الْمَکَانُ عِلَّةُ کُلِّ شَیْءٍ صَنَعَهٗ وَلَا عِلَّةَ تَصْنَعُهٗ

Marfat.com

لَيسَ لِذَاتِهِ تَكَيُّفٌ وَّلَا لِفِعْلِهِ تَكَيُّفٌ اِحْتَجَبَ عَنِ الْعُقُوْلِ كَمَا اِحْتَجَبَ عَنِ الْأَبْصَارِ لَيسَ ذَاتُهُ كَالذَّوَاتِ وَلَا صِفَاتُهُ كَالصِّفَاتِ وَنُؤْمِنُ عَلٰى إِثْبَاتِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ كِتَابِهٖ وَصَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَخْبَارِهٖ مِنْ ذِكْرِ الْوَجْهِ وَالنَّفْسِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنْ غَيْرِ تَمْثِيلٍ وَّلَا تَعْطِيلٍ كَمَا قَالَ عَزَّ اِسْمُهُ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ وَبِالرُّؤْيَةِ فِی الْجَنَّةِ وَمَاجَاءَ تْ بِهِ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْحَوْضِ وَالصِّرَاطِ وَالشَّفَاعَةِ وَالْمِيْزَانِ وَالصُّوْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وَإِخْرَاجِ قَوْمٍ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ خُلِقَتَا لِلْبَقَاءِ وَأَنَّ اَهْلَهَا فِيْهَا مُخَلَّدُوْنَ وَأَنَّ أَهْلَ النَّارِ مُخَلَّدُوْنَ مُعَذَّبُوْنَ غَيْرَ أَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّهُمْ فِی النَّارِ لَا يُخَلَّدُوْنَ.

وَاللّٰهُ تَعَالٰى خَالِقُ أَفْعَالِ الْعِبَادِ كَمَا أَنَّهُ خَالِقٌ لِأَعْيَانِهِمْ، ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ يَمُوْتُوْنَ بِاٰجَالِهِمْ وَأَنَّ الشِّرْكَ وَسَائِرَ أَنْوَاعِ الْمَعَاصِیْ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّكُوْنَ لِأَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَلْ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَأَنَّهُ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَالْمَعَاصِیَ وَالرِّضَاءَ غَيْرُ الْإِرَادَةِ وَنَرَى الصَّلٰوةَ خَلْفَ كُلِّ بِرٍّ وَّفَاجِرٍ وَلَا نَشْهَدُ لِأَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ بِالْجَنَّةِ لِخَيْرٍ اَتٰى بِهٖ وَلَا لِأَحَدٍ بِالنَّارِ لِكَبِيْرَةٍ أَتٰى بِهَا وَالْخِلَافَةُ لِقُرَيْشٍ لَيسَ لِاَحَدٍ مِّنَّا مُنَازَعَتُهُمْ فِيْهَا وَلَا نَرَى الْخُرُوْجَ عَلَى الْوُلَاةِ وَإِنْ كَانُوْا ظَلَمَةً وَنُؤْمِنُ بِالْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَإِنَّهُمْ أَفْضَلُ الْبَشَرِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُهُمْ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَتَمَ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ وَأَنَّ أَفْضَلَ الْبَشَرِ مِنْ بَعْدِهٖ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ ثُمَّ تَمَامُ الْعَشَرَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ شَهِدَ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ الْعَامِلُوْنَ وَنَعْتَقِدُ عَلٰى تَفْضِيلِ

Marfat.com

الرُّسُلِ مِنَ الْبَشَرِ عَلٰى خَوَاصِّ الْمَلَائِكَةِ وَخَوَاصُّ الْمَلَائِكَةِ أَفْضَلُ مِنْ عَوَامِّ الْبَشَرِ وَهُمْ أَفْضَلُ مِنْ عَوَامِّ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ الْمَلَائِكَةِ تَفَاضُلٌ كَمَا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

وَكَمَالُ الْإِيْمَانِ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ فَمَنْ تَرَكَ الْإِقْرَارَ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ تَرَكَ التَّصْدِيْقَ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَمَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ فَهُوَ فَاسِقٌ وَمَنْ تَرَكَ الْإِتِّبَاعَ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَأَنَّ النَّاسَ يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْ ثَمَرَاتِ الْإِيْمَانِ وَأَنَّ الْمَعْرِفَةَ بِالْقَلْبِ لَايَنْفَعُ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ بِكَلِمَتَيِ الشَّهَادَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ لَهُ عُذْرٌ ثَبَتَ بِالشَّرْعِ وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ لَيْسَتْ بِسَبَبٍ لِلسَّعَادَةِ وَلَا لِلشَّقَاوَةِ، اَلسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقٰى.

وَالثَّوَابُ عَلَى الطَّاعَةِ فَضْلٌ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَعْصِيَةِ عَدْلٌ وَلَا يَجِبُ شَيْءٌ مِنْهُمَا عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَأَنَّهُ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَايُرِيْدُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَلَارَادَّ لِقَضَائِهِ، وَالرِّضَاءُ وَالسَّخَطُ نِعْمَتَانِ قَدِيْمَتَانِ لَايَتَغَيَّرَانِ بِأَفْعَالِ الْعِبَادِ فَمَنْ رَضِيَ عَنْهُ اِسْتَعْمَلَهُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَخِطَ عَلَيْهِ اِسْتَعْمَلَهُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَأَمَّا الْحِكْمَةُ فِيْ تَعَلُّقِ الرِّضَاءِ بِأَحَدٍ وَالسَّخَطِ بِآخَرَ فَقَدْ عَجَزَ عَنْ تَحْقِيْقِهِ الْبَشَرُ وَمِنْ هُنَا قَالَ بَعْضُهُمْ فَتَلْتَنِيْ مَسْئَلَةُ الْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى النَّعْمَآءِ وَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ:

((مَن لَّمْ يَرْضَ بِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ.))

وَالْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ زِمَامَانِ لِلْعَبْدِ يَمْنَعَانِهِ مِنْ سُوْءِ الْأَدَبِ وَكُلُّ قَلْبٍ خَلَا مِنْهُمَا فَهُوَ خَرَابٌ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ وَأَحْكَامُ الْعُبُوْدِيَّةِ لَازِمَةٌ لِلْعَبْدِ مَادَامَ عَاقِلاً غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا صَفَا قَلْبُهُ مَعَ اللّٰهِ سَقَطَ عَنْهُ كُلْفَةُ التَّكَالِيْفِ لَا نَفْسُ وُجُوْبِهَا وَالْبَشَرِيَّةُ لَاتَزُوْلُ عَنْ أَحَدٍ وَلَوْتَرَبَّعَ فِي الْهَوَاءِ غَيْرُ أَنَّهَا تَضْعَفُ تَارَةً وَتَقْوٰى أُخْرٰى وَالْحُرِّيَّةُ

Marfat.com

مِنْ رِقِّ النَّفْسِ جَائِزَةٌ فِي حَقِّ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالصِّفَاتُ الْمَذْمُوْمَةُ تَفْنٰى عَنِ الْعَارِفِيْنَ وَالْعَبْدُ يَنْتَقِلُ فِي الْأَحْوَالِ حَتّٰى يَصِيْرَ إِلٰى نَعْتِ الرُّوْحَانِيِّيْنَ فَيُطْوٰى لَهُ الْأَرْضُ وَيَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ وَيَغِيْبُ عَنِ الْأَبْصَارِ وَيَصْعَدُ إِلَى الْهَوَاءِ وَيَظْهَرُ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ مِنَ الْقُرٰى وَالصَّحْرَاءِ.

وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ مِنْ أَوْثَقِ الْعُرَى الْإِيْمَانِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ أَمْكَنَهٗ بِمَا أَمْكَنَهٗ وَكَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ ثَابِتَةٌ وَهِيَ فِي الْحَقِيْقَةِ مِنْ جُمْلَةِ مُعْجِزَاتِ الْأَنْبِيَاءِ إِذْفِيْهَا دَلَالَةٌ عَلٰى كَمَالِ التَّابِعِ وَهُوَ يَتَوَقَّفُ عَلٰى كَمَالِ الْمَتْبُوْعِ وَأَكْمَلُ الْمَتْبُوْعِيْنَ وَأَفْضَلُ الْمَحْبُوْبِيْنَ نَبِيُّنَا الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلُنَا الْمُجْتَبَى الْمَخْصُوْصُ بِالشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى وَالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى صَاحِبُ ﴿قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾ وَاقِفُ أَسْرَارِ ﴿دَنٰى فَتَدَلّٰى﴾ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ التُّقٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا لَاتُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى.

حَرَّرَهٗ أَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَجِيْدِ أَحْمَدُ سَعِيْدُ الْمُجَدِّدِيُّ نَسَبًا وَّطَرِيْقَةً فِيْ جَوَابِ كِتَابِ مَحْبُوْبِ عَلِيِّ الْجَعْفَرِيِّ ١٢.

☆☆☆☆☆☆☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ

صاحبزادہ محمد جنید سراجی (پیر آف موسیٰ زئی شریف)

کمپیوٹر پروگرامر، یونیورسٹی ویلسم کالج

ڈیرہ اسماعیل خان (رابطہ نمبر : 03465141043)

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمۂ چہارم

شجرۂ طریقت خواجگان نقشبندیہ

تالیف

شاہ عبدالغنی مجددی مدنی

مطبوعہ

مطبع نظامی، کانپور

۱۸۵۵ء

عطیۂ

حضرت صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی

(خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف)

Marfat.com

Marfat.com

بعون الله تعالی جل جلاله و حسن توفیقه که در کنپ کانپور این

شجرهٔ منظوم خاندان عالیه نقشبندیه

فقیر مسیح الزمان ولد مولوی نور محمد مرحوم طبع نمود

بسم الله الرحمن الرحیم

خداوندا بحق اسم اعظم
بنور پاک سید اولاد آدم

بسوز سینهٔ صدیق اکبر
بسلمان و بقاسم ابوبکر

بآن فاروق ذیشان معظم
بآن عثمان ذات لطف و کرم

بشاه صفدر کرار حیدر
که از غیرتش واشد در خیبر

نشد مثلی برون زکار زارش
زعزرائیل و ضرب ذوالفقارش

بآن سرو گلستان جنت
بآن شمع شبستان نبوت

حسن کز محض لطف و خیر خواهی
فرود آمد ز تخت پادشاهی

بآن نوبادهٔ باغ رسالت
بآن یکتای میدان جلالت

حسین آن سرو جمع شهیدان
سپه سالار افواج شهیدان

بآن چشم و چراغ اہل بینش
که بد تحفه بدار آفرینش

Marfat.com

علی ابن الحسن آن زین عباد | که بود از غیر ذات حق آزاد
بآن کان صفا و منبع نور | که بود اندر قباب عز مستور
محمد باقر آن کوه مفاخر | که از تبحر بیش گفتند باقر
بحق مجمع البحرین انوار | که شد او را ز صدیق و علی یار
امام صادق و مصدوق جعفر | که این دو منصب او را شد میسر
بحق جمله اهل بیت اطهار | کلان و خورد و مرد و زن بیکبار
که هر یک کشتی بحر یقین است | چو کشتی لنگر روی زمین است
بآن سرمست صهبای محبت | که بد غواص دریای محبت
رئیس عشقبازان قطب بسطام | که در این ره نزد چون او کسی گام
بشیخ بوالحسن از جام عشقت | که بد شایسته اقدام عشقت
بحق بوعلی آن قطب فائق | بخواجه یوسف آن غوث الخلائق
بعبدالخالق آن البرز تمکین | امام پیشوایان ره دین
بآن تنها دل آن فرخنده اختر | بجز اندر قدم گاهی نه بسپر
بحق خواجه عارف کان معنی | بحق خواجه انجیر فغنی
بحق عزیزان پیر نستلج | که بر چرخ برین شود از شرف تاج

بحق خواجه بابای سماسی | بآن خورشید برج حق شناسی
امیر شه کلال آن پیر کامل | که فکر غیر نگذشتی است در دل
بحق پیر پیران بخارا | کزو شد سنگ خارا دُرّ سارا
بهاء الدین والدنیا محمد | که این راه هدی شد زو ممهد
بهی نفسی چو کردی سربلندش | نهادی نام شاه نقشبندش
ز بس کزوی گره در کار وا شد | خطابش خواجه مشکل کشا شد
بقطب حق علاء الدین عطار | که از عالم کشادی قفل اسرار
بآن پیری که چرخ آمد مقامش | ازان یعقوب چرخی گشت نامش
بحق آبروی بهر احرار | کزو زیب دگر بگرفت اینکار
چه گویم من بوصف آن گرامی | که در وصفش چنین گفته است جامی
مقام خواجه برتر از گمانست | برون از حد و تقریر بیانست
دلش بحریست ز اسرار الهی | کزو یک قطره از مه تا بماهی
بخواجه زاهد آن پیر صفا کیش | بجان بازی مولانای درویش
بحق خواجگی کاندر هدایت | نمودی درج اسرار نهایت
بآن مهر سپهر ارجمندی | ختام خواجگان نقشبندی

Marfat.com

که صهبای محبت راست ساقی ... ز دریای عرفان خواجه باقی
بآن بسیار سیری بی نهایت ... بآن سرهنگ ارباب ولایت
بآن ینبوع اسرار نهانی ... بآن شهباز برج لامکانی
بنور دیدهٔ فاروق احمد ... بگرد شرع محمد شد مجدد
ز نورش شد سواد هند روشن ... ازو سرهند شد وادی ایمن
چراغ محفل باریک بینان ... سپه سالار فوج پاک دینان
نسنجد هر که والا در تقایش ... نگاه هیچ کس با نقش پایش
بهر دو دیدهٔ آن غوث و قیوم ... سعید عروة الوثقی و معصوم
بشیخ عبد الاحد آن نجم ثاقب ... محمد عابد آن والا مناقب
بسیف الدین آن نور محمد ... بشمس الدین حبیب الله ارشد
به پیر ما که هست اندر زمانش ... هدایت حصر اندر آستانش
نشد جز بهر وی آرام گاهش ... ازان شد نام عبد الله شاهش
نگویم از کمالاتش که چون است ... که از هر وصف اندیشم فزون است
بحق بوسعید دوران ... شد از نورش منور بزم عرفان
ترحم کن بمغنی بیکسی هم ... خداوندا بحق اسم اعظم

Marfat.com

غریب و بیکسم من بیکسانی / چو کس مشکل کشا نبود تو بگشای
دری بگشای از لطف و کرم بر / برین سرگشته مهجور دلریش
به هر کس کز کرم کردی نگاهی / دو عالم را بسنجد بکاهی
ز بحری کز فیوضت گشت باران / زمین مکرمت سیران عزیزان
بهمت رشحه هم بر دل من / اگر ریزی شود حل مشکل من
ز من هرگز نشد کاری که باید / گنه زین سان که گفتن بنیاید
ز اعمال بد خود شرمسارم / نه طاعت نی زبان عذر دارم
چو بر خود بینم از بس شرمساری / بدوزخ خویشتن از رستگاری
بیامرزد مرا با انکسارم / برسوائی نیز زد انتقامم
اگر چه من ستم بر خویش کردم / قباحتهای از حد بیش کردم
چو می اندیشم از دریای جودت / خوشم با اینهمه نقص عبودت
بمحض فضل تو امیدوارم / تو خود فرموده آمرزگارم

الحمد که این شجره طیبه منظومه حضرت شاه حضرت پیر و مرشد برحق قدوة السالکین زبدة العارفین مولانا و مرشدنا مولوی عبد الغنی صاحب دام ظلهم بعد مریدان مسیح الزمان برای سوادن ... خود طبع شد

Marfat.com

ضمیمہ پنجم

شجرۂ طریقت خواجگانِ نقشبندیہ

تصنیف

شیخ محمود شیرازی (خلیفہ خواجہ محمد عثمان دامانی)

عطیۂ

حضرت صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی

(خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف)

Marfat.com

Marfat.com

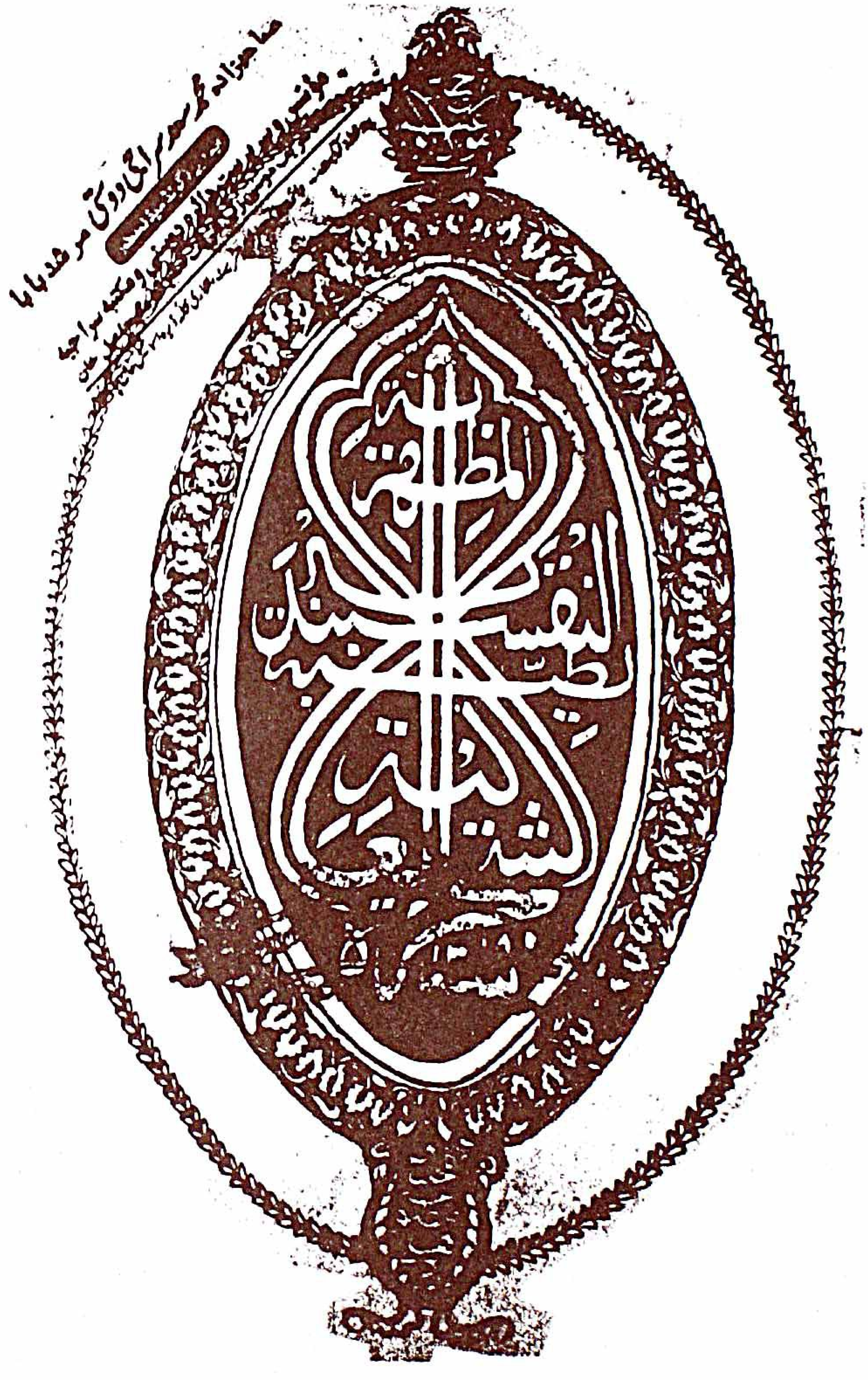

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على

رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد

فهذه سلسلتي من مشائخي في الطريقة

النقشبندية المجددية المعصومية المظهرية

صاحبزاده محمد [illegible] مرشد [illegible]

[illegible]

اللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد افضل صلوٰتک

رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین ٥

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین

حضرت محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول الله حضرت

ابوبکر الصدیق رضی الله عنه الٰہی

بحرمت صاحب رسول الله حضرت سلمان

فارسی رضی الله عنه الٰہی بحرمت حضرت

Marfat.com

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق

رضی اللہ عنہم الٰہی بحرمت حضرت امام

جعفر صادق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت

حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی

بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن

خرقانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

Marfat.com

حضرت خواجه ابو القاسم گرگانی

رحمة الله علیه الٰهی بحرمت حضرت

خواجه ابو علی فارمدی رحمة الله علیه

الٰهی بحرمت حضرت خواجه

ابو یوسف همدانی رحمة الله علیه

الٰهی بحرمت خواجه جهان حضرة خواجه

عبد الخالق غجدوانی رحمة الله علیه

Marfat.com

الٰہی بحرمتِ حضرتِ خواجہ

عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرتِ خواجہ

محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرتِ خواجہ عزیزان

علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرتِ خواجہ

Marfat.com

محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید امیر کلال

رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ

خواجگان پیر پیران حضرت سید

بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ

علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ

علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب

چرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ

اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا

محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

حضرت خواجہ درویش رحمۃ اللہ

علیہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی

Marfat.com

امکنگی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت

شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم

رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء

حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ

اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد

بدایونی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت

خواجہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت

میرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ

علیہ الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر

نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروج شریعت

Marfat.com

مصطفےٰ حضرۃ مولانا عبد اللہ المعروف

بشاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت غوث وان قطب زمان حضرت

شاہ ابو سعید احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الٰہی بحرمت غوث وان محبوب رحمن حافظ

قرآن وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد

سعید احمدی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی

الکرمین الشیخ یقین مقبول رب المشرقین

المغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی

دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی ببرکات فیوضات انفاس نفیسہ وتوجہات لطیفہ کرام

الکائنین المتبرکین المطہرین مشرف کشرافت الدارین

واقف اسرار الٰہیہ کاشف رموز نامتناہیہ سیدی ومرشدی

شیخی وامامی مقبول بارگاہ سبحان حضرت خواجہ

حاجی محمد عثمان صاحب دام اللہ شموس عرفانہ

وفیضانہ علی رؤس المریدین والمعتقدین مجھ

گنہگار سیہ کار پر رحم فرما اور محبت و معرفت و ذوق و شوق اپنا عطا فرما اور خطرات ماسوی اللہ کو دل سے دور فرما

آمین ثم آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خرمی بود اندر کف تقدیر جہانے
طائر اوج وجودیم وندانیم کہ آخر
نہ ہمین ناوک غم بر دل صد پارہ ما زد
نہ ملک را بدل از بیم بلا صبر و سکونے
چرخ آشفتہ و نبود بسرش جوش جنونے
گاہ در ظلمت عقد الذنبی مہر منیرے
الغرض نیست ز دست فلک سفلہ ضمیرے
نیست از درد و غم آزاد نہ وحشی و نہ طیری
محرمے واقف اسرار ندیدیم اگرچہ
محرمے از پس این پردہ بقرنے چو عیان شد
راز دار حرم غیب کہ بود اید دل دانے
بو العلا دست محمد فلک مجد و معالی
بعلا چرخ مداری بلقا مہر شعاری
لجہ ہمت او را کہ سپہر است حبابش
خاص اندر گہ عالی کردہ ایزد متعالی
بست پیرایہ جہان راز گران تا بگران را
عقل با فرہمینی بر درش خاک نشینی
گہر درج ولایت قمر برج ہدایت
مہر یک لمعہ ز رایش بحر رشحے ز عطایش
سال میلاد سعید وی و تاریخ وصالش

کس نیاورده ز منشی قضا خط امانے
بچہ تدبیر توان برد ازین غمکدہ جانے
کیست ناخوردہ درین دشت بلا طعن سنانے
نہ پری را بتن از صدمت غم تاب و توانے
کوہ اندر تب و نبود بمزاجش یرقانے
گہ در اشکنجہ نیش پشہ پیل دمانے
جز سر اسیمہ آسیبی و پابند ہوانے
نیست از رنج و غنا شاد نہ پیرے نہ جوانے
ہمہ دانند کہ در پردہ بود راز نہانے
باز در پردہ نہان گشت نیاسودہ زمانے
آنکہ بر جبہہ دل بود ش ازین راز نشانے
بحر دین کان کرم ابر عطا کنز معانی
بعطا ابر بہاری بوغا باد خزانی
ساحل بحر وجود است گرش ہست کرانے
گر بود عز و جلالے ور بود شوکت و شانے
نہ زمین را نہ زمان را جز بد و نیست روانے
کے رسد دست چنینی بہ کمالات چنانے
داشت در ظل حمایت ہر کجا انسے و جانے
نہ چنانست ثنایش کہ بر آید ز زبانے
جستم از پیر خرد دوش بفر خندہ بیانے

Marfat.com

بیمن ہمت پیر مصطفی دین باد مستفاد ہر سنہ — کہ بود گل شگفتان حالت کہ این مدد دل کارسا
بجہان آمدہ آراستہ اقالیم جہان را — واز جہان رحلت و ظہور شہود دل و دین جہانا

شجرہ شریفہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

منظومہ جناب مولوی محمود صاحب شیرازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا بیکتائی گوہر پاک	کہ تاج ہاست تخت لولاک	بہ شاہ صدق کیش صدق پرور	امیر المؤمنین صدیق اکبر
بسلمان فارس سلمان محمد	بسر و سر خاصۂ ارباب محمد	بقاسم زادہ صدیق اعظم	بصد ناز ندارد مرغ محرم
بجاہ جعفر سرور صادق	خداوندا باقالیم حقائق	بسلطان بایزید آن گوہر پاک	کزو بسطام شد ادریس افلاک
بجاہ بوالحسن شاہ جہانان	کل ایشان گلبن گلزار عرفان	بہ بوالقاسم شہ گرگانی زاد	کزو ملک معانی گشتہ آباد
بجاہ بوعلی شاہ ولایت	یگانہ گوہر بحر ہدایت	بہ یوسف عزیز مصر عرفان	مسیحا دم کلیم طور ایمان
بجاہ الخالق خورشید درگاہ	شمیم مرغزار لی مع اللہ	بشاہ ریوگر بحر معارف	محمد حضرت سلطان عارف
بمحمود آن مہ خورشید پرتو	شہ رامیتنہ انجیر فغنو	بجاہ قبلۂ صاحب نیران	بعلامہ معرفت شاہ عزیزان
بجاہ مہر برج حق شناسی	محمد خواجہ بابا سماسی	بجاہ نوگل باغ محمد	بہین سید کلال مہر انور
بجاہ نقشبند اوج سرمد	بہاء الدین والدنیا محمد	بنکہت بخش عنبر بوی اسرار	بحیرین دم علاء الدین عطار
بجاہ ماہ چرخ نیک جلی	فلک قدر حضرت یعقوب چرخی	بجاہ قطب عالم غوث ابرار	ضیاء الحق عبید اللہ احرار
بجاہ خواجہ والا مراتب	محمد زاہد قدسی مناقب	بجاہ سرو درویش اخلاق	محمد قطب عالم غوث آفاق
بجاہ خواجگی کز فیض جوش	جہان را بود دریای زر و جوہر	بجاہ خواجہ از شوق باقی	زخود بیرون شد و فانی باللہ باقی
بجاہ غوث عالم قطب امجد	مجدد پیر ان شیخ احمد	در دو سپہ اکمال صنع بیچون	اعالی خانہ متا تیقون
بجاہ نور دہ سلطان قیوم	محمد شاہ عالم خواجہ معصوم	بجاہ خواجہ سیف الدین الحق	کزو ملک خلایق یافت رونق
بدان کز وی جہان جان بخشد آباد	بپیر حافظ محمد محسن یاد	بجاہ سید السادات امجد	سلیل مرتضی نور محمد
بجاہ مظہر حق جان جانان	حبیب اللہ شمس الدین تابان	بعبد اللہ شاہ آن خسرو پاک	کزو حقش بنازد استاد خود را

Marfat.com

بجاه بوسعید ذو المناقب	ضیاء الخلق فی صرف النوائب	بشاه احمد سعید بوالمعالی	وتد فاق الاداني والاعالي
بجای دوست محمد که ایجاد	برو نازد چو باغ از سرو آزاد	بجاه شاه عالم خواجه عثمان	جلال الحق امام الانس والجان
ببود نامه فهیم طریقت	وزو آباد قصر تسلیم حقیقت	دلش آگه ز انجام و ز آغاز	ضمیر صافیش گنجینه راز
حقائق را حدائق خرمی زو ست	معارف را امید مردمی زو بسته	خداوندا بجاه جهان بخش	که از مهرویم آرام جان بخش
زمهر او دلم آباد بیدار	زقید ما سوا آزاد و بیدار	اگرچه خاکسار و روسیاهم	سراسر غرقه بحر گناهم
همه عمرم بناوانی گذشته	بمشغولات شیطانی گذشته	زبار معصیت پشتم خمیده	زمانی روی بهبودی ندیده
نکردم طاعتی چونانکه باید	که از بد جز بدی هرگز نیاید	زبد گوهر کجا آید نکوی	زنسرین بوی گل هرگز نبوی
همه کارم بد نامی کشیده است	زخود کامی بناکامی کشیده است	ولیکن با همه جرمی که دارم	هنوز از فضل تو امیدوارم
تو خود گفتی خداوند کریم	سبق برده ز غضب لطف عمیم	همه بیچارگان را چاره سازم	بدان ای بهر بیکسان می نوازم
گیاهی رسته ام از بوستانت	کرم کن از طفیل دوستانت	زهر جرمی که کردم عذرخواهم	زقهرت بر لطفت می پناهم
اگرچه خردلی کاری نکردم	بغیر از معصیت کاری نکردم	ولی چنگلی بامید امانت	زدم در ذیل لطف دوستانت
اگرچه خوار و زار و زشت کارم	زروی دوستانت شرمسارم	نه زانانم که قربت را نشایم	نه زانان که با شکرت برآیم
ولیکن چون ببارد ابر آزار	نه گل محروم خواهد ماند نی خاک	اگر خواهی که گل از خارم برآید	هزاران عقده از کارم کشایی
زبخشایش ترا نبود زیانی	مرا از خاک بر گردون رسانی	گناهم را ببین طاعت شمر	بار عل بزرگانم ببخشایی
	چگویم کاینچنین یا آنچنان کن	تو دانی هرچه میخواهی چنان کن	

شجره منظومه دیگر از مولوی صاحب موصوف

احمد و صدیق و سلمان هم قاسم و جعفر دگر	بایزید و بوالحسن بوالقاسم خورشید فر	خواجه بو یوسف انسان پس علی با نفس
عبد خالق عارف و محمود و شاه کاو دگر	بوعلی بابا سماسی پس کلال نقشبند	پس علاؤ الدین یعقوب آن چرخی هنر
پس عبید الله محمد خواجه درویش اجل	خواجگی و خواجه باقی وارث خیر البشر	پس محمد عروة الوثقی و سیف الدین بود
پس محمد محسن و نور محمد دان دگر	جان جانانست و عبد الله و شاه بوسعید	زان پس احمد سعید آن از دان خیر و سیر
پس جناب دوست محمد امام الاولیا	خواجه عثمان آنکه وصفش زانچه گویم بیشتر	ای خداوند عطا بخش خطاپوشی که هست
وصف جهان تو گفتن نیز احسانی دگر	از طفیل این عزیزان عاشقان وصلی تو	از خطا چشم پوش و از گناهم درگذر

لطف عامت پرده پوش صد هزاران عیبها — روسیاهم لطف فرما پرده از کارم مدر

Marfat.com

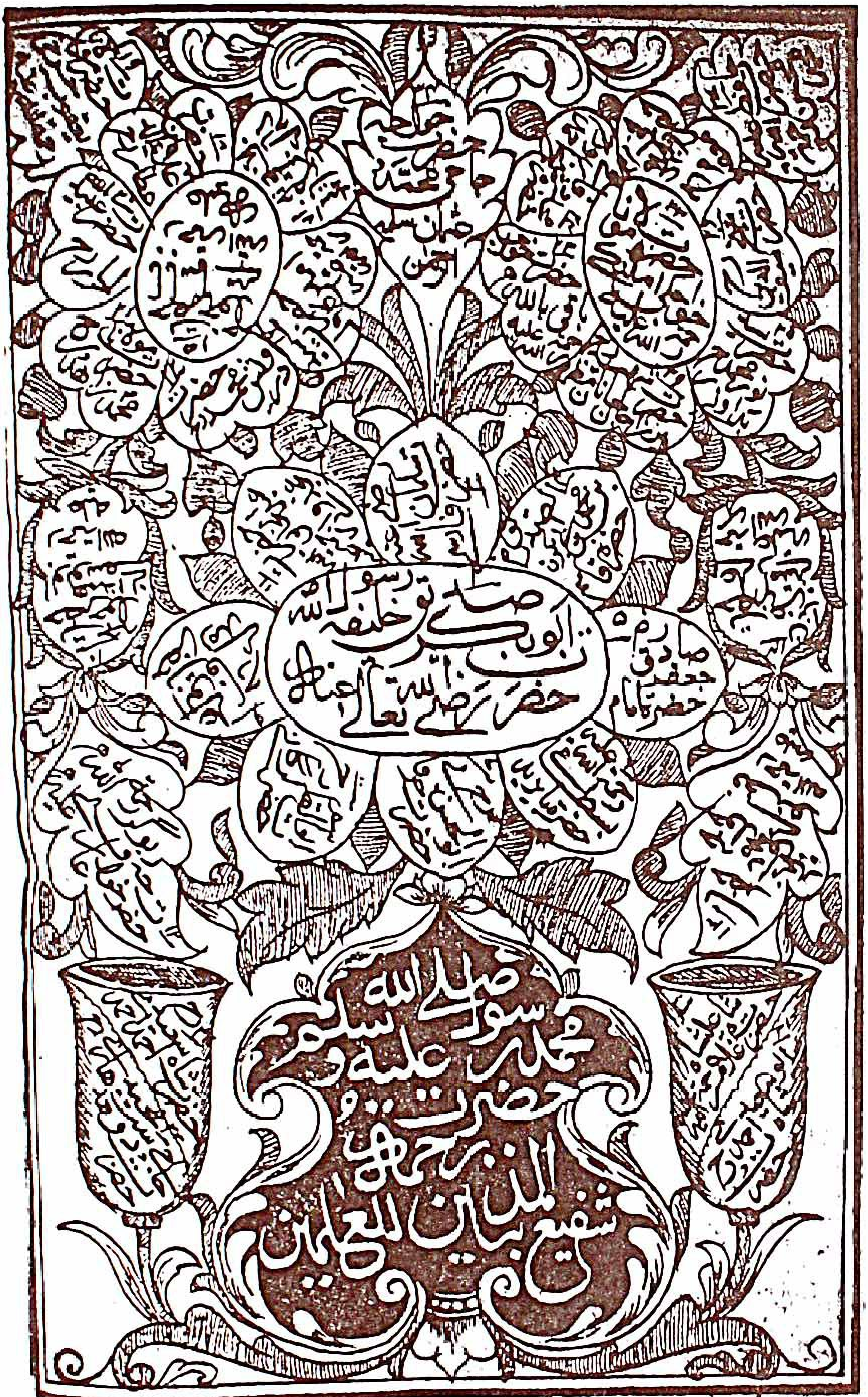

حسب فرمائش محمد امتیاز علی صاحب نقشبندی مجددی رئیس سنبھل ضلع مرادآباد در مطبع مجتبائی واقع دہلی باہتمام مولوی حافظ محمد عبدالاحد صاحب ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳ ہجری طبع گردید فقط

Marfat.com

عکسیاتِ نوادر

Marfat.com

فہرست عکسیات نوادر

۱۔ سرورق ذکر السعیدین طبع اول، رام پور ۱۳۰۸ھ

۲۔ سرورق مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ، مطبوعہ دہلی ۱۲۸۲ھ

۳۔ سروق المناقب الاحمدیۃ والمقامات السعیدیۃ، مطبوعہ قزان ۱۸۹۶

۴۔ الکھف المتین مولفہ شاہ محمد معصوم رام پوری، مطبوعہ

۵۔ سرورق الفوائد الضابطۃ فی اثبات الرابطۃ (عربی ترجمہ) مطبوعہ رام پور ۱۲۹۲

۶۔ سرورق اربعہ انہار تالیف شاہ احمد سعید مجددی، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۱ھ

۷۔ الانہار الاربعہ (عربی) کا سرورق، مطبوعہ استنبول

۸۔ رشحات عنبریہ، قلمی بخط شیخ شیر محمد نقشبندی خلیفہ حاجی دوست محمد قندھاری مملوکہ صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی، ڈیرہ اسماعیل خان

۹۔ اجازت نامہ حاجی دوست محمد قندھاری برائے خواجہ محمد عثمان دامانی مع دستخط ومہر حضرت حاجی صاحب۔ مملوکہ پروفیسر محمد سعد سراجی۔

۱۰۔ خودنوشت اجازت نامۂ شاہ احمد سعید مجددی برائے حاجی دوست محمد قندھاری

۱۱۔ اثبات المولد والقیام بخط شاہ احمد سعید مجددی کا آخری ورق

۱۲۔ تحریر ومہر شاہ محمد مظہر مجددی مدنی، برورق اول فتوح الاوراد، قلمی مخزونہ کتابخانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی، ڈیرہ اسماعیل خان

۱۳۔ سند بخاری شریف بخط حضرت شاہ عبدالعزیز محدث

۱۴۔ مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید مجددی، قلمی ورق اول مملوکہ پروفیسر محمد سعد سراجی

Marfat.com

۱۵۔ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری، مطبوعہ ملتان

۱۶۔ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ ملتان

۱۷۔ مزار حضرت شاہ محمد عمر بن شاہ احمد سعید مجددی، رام پور (ہندوستان) تصویر بشکریہ جناب زاہد انجم، امریکہ

Marfat.com

دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی

شکر خدا را کہ کتاب مسمی بہ

سعید البیان فی مولد سید الانس والجان

تصنیف قدوۃ العلماء الراسخین عمدۃ الاولیاء العارفین قطب عالم غوث زمان محبوب رب حمید حضرت شاہ محمد سعید محدث دہلوی قدس سرہ

مع رسالہ

ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین

تصنیف مصدر تجلیات نور و فیوضات مجمع المعارف والعلوم مرشدنا حضرت مولوی شاہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی در احوال مصنف سعید البیان و احوال فرزندان کلان مصنف حضرت شاہ عبد الرشید و محمد و خلفاء مصنف رضی اللہ عنہم

در مطبع مطلع العلوم الرشید مطبوع

ا۔ سرورق ذکر السعیدین طبع اول، رام پور ۱۳۰۸ھ

Marfat.com

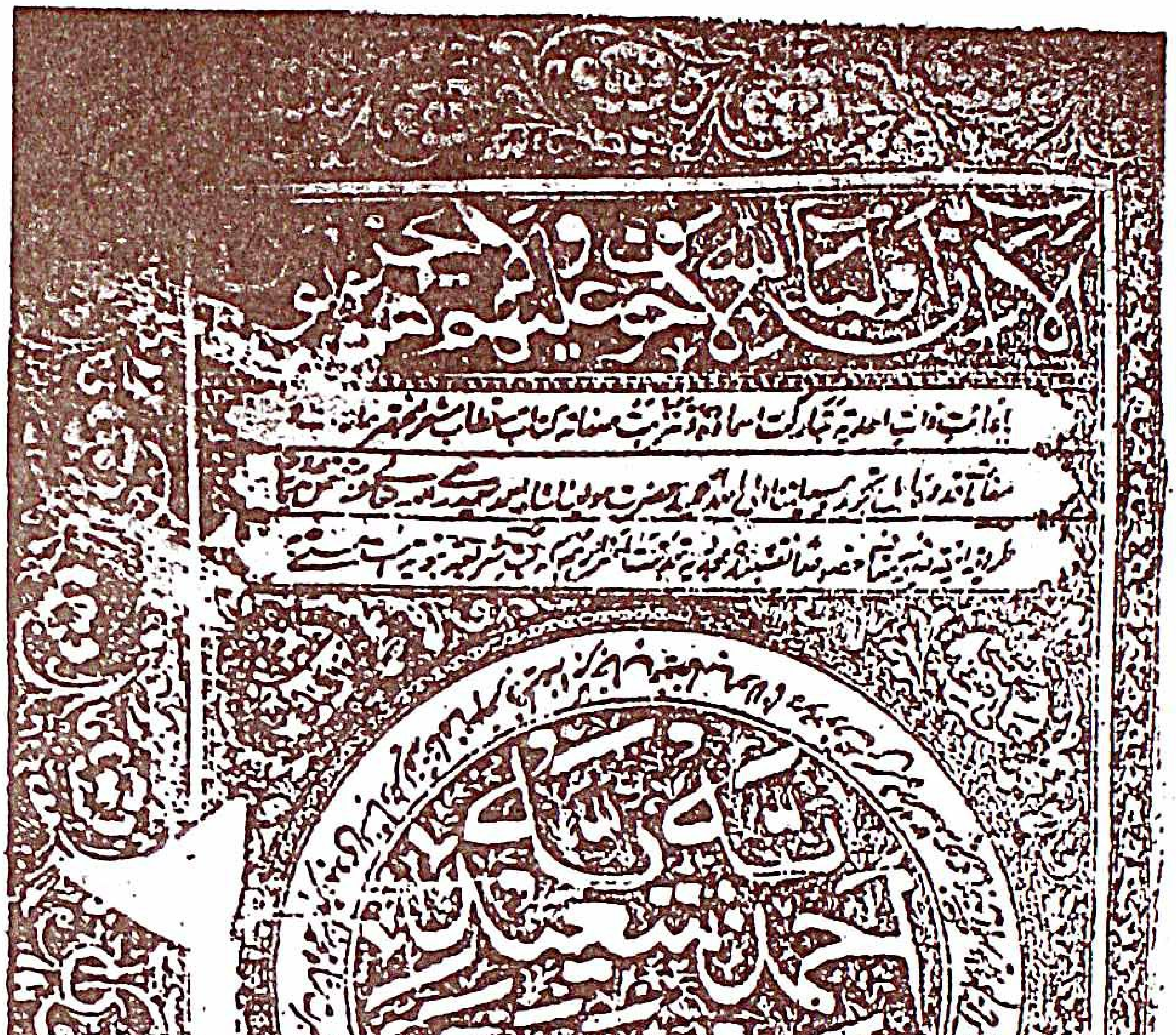
الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ

مطبع اکمل المطابع

۲۔ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ (در مناقب شاہ احمد سعید) مؤلفہ شاہ محمد مظہر مدنی مجددی کا سرورق، مطبوعہ اکمل المطابع دہلی، ۱۲۸۴ھ (ص ۱۱۰۱)

Marfat.com

المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية

طبع من جيب ملا احمد صفا الحاج بن عباس الطاشبلكى

بو كتاب ننك باصمه سنه رخصت ويرلدى سانكت پيطربورخده
٢٠ نچى مايده ١٨٩٦ نچى يلده

اوشبو كتاب قزان اونيورسيتيتى ننك طبع خانهسنده باصمه
اولنمشدر ١٨٩٦ نچى سنه ده

Дозволено цензурою. С.-Петербургъ, 30 мая 1896 г.

КАЗАНЬ.
Типо-литографія Императорскаго Университета
1896 г.

۳- سروق المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية، مطبوعہ قزان ۱۸۹۶

Marfat.com

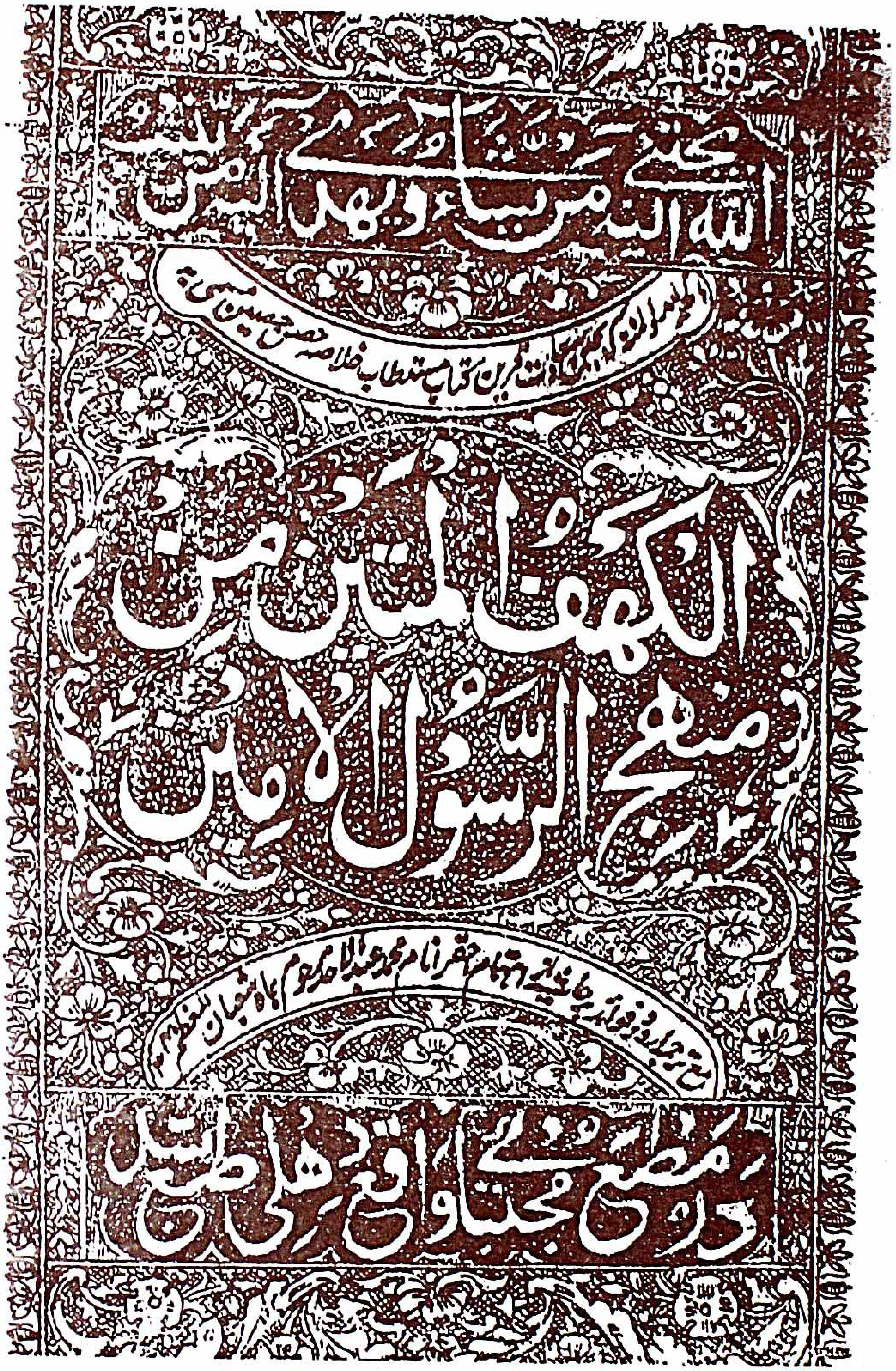

۴۔ الکهف المتین مولفہ شاہ محمد معصوم رام پوری، مطبوعہ

Marfat.com

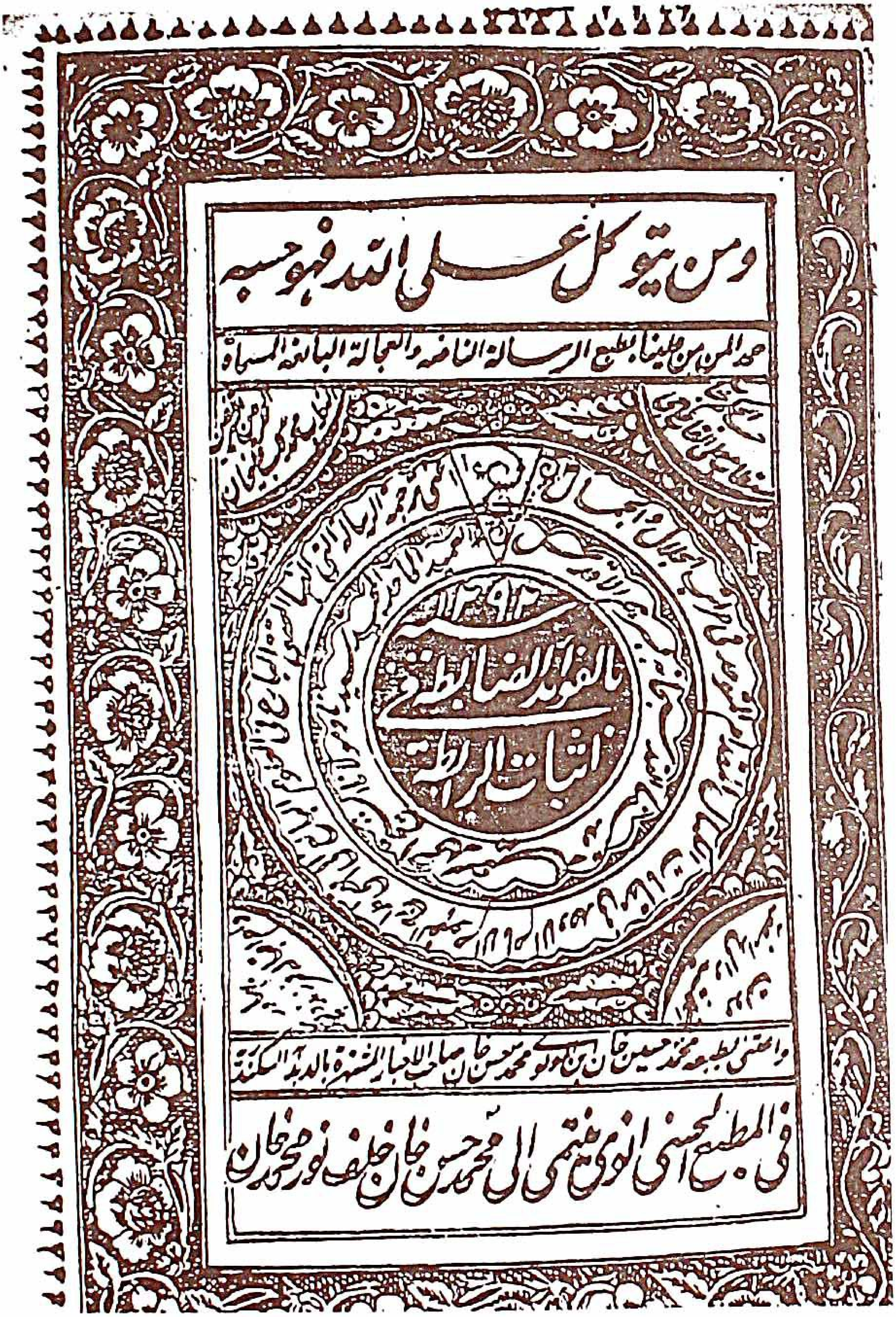

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

حمد المن من علینا بطبع الرسالۃ النافعۃ والعجالۃ البالغۃ المسماۃ

بالفوائد الضابطۃ فی اثبات الرابطۃ

۱۲۹۲

واعتنی بطبعہ محمد حسین خان ابن نور محمد حسن خان صاحب الاخبار المشتہرۃ بالدبدبۃ السکندریۃ

فی المطبع الحسنی الذی ینتمی الی محمد حسن خان خلف نور محمد خان

۵۔ سرورق الفوائد الضابطۃ فی اثبات الرابطۃ (عربی ترجمہ) مطبوعہ رام پور ۱۲۹۲

Marfat.com

اربع انہار

مؤلفہ

قطب الاقطاب فرید الدہر وحید العصر حضرت مولانا شاہ ابو سعید صاحب مجددی [illegible]

کہ مشتمل است بر اذکار و اشغال و مراقبات سلاسل اربعہ و محتوی بر معمولات و مراقبات و

اشغال خاندان قیوم ربانی مجدد الف ثانی امامنا و قبلتنا حضرت شیخ احمد فاروقی

سرہندی قدس سرہ السامی

بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام از اہتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفا اللہ عنہ بطبع بار الثانی

سنہ ۱۳۱۱ھ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی ہند مطبوع

ماہ نومبر ۱۸۹۳ء

۶۔ سرورق اربعہ انہار تالیف شاہ احمد سعید مجددی، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۱ھ

Marfat.com

رسالۂ
انهار اربعه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المتصف بصفات الجلال والجمال ۞ المتعرف بفنون النوال والافضال ۞ الذى هدانا واسبغ علينا النعم ۞ وفضلنا على سائر الامم ۞ باشرف انبيائه محمد الذى ارسله الينا رحمة وكثرية من الخيرات لدينا جمة ۞ فصل اللهم عليه صلوة تتم بها علينا ذلك ۞ وتنجينا بها من جميع المهالك فى سائر المسالك ۞ وتفيض بها علينا من انوارك القدسية ۞ ما نتطهر به ونتحلى القبول الكمالات الانسية ۞ وعلى آله واصحابه وسائر احبائه وسلم تسليما كثيرا ۞ اما بعد ۞ فقد اشار الى من امتثال امره على العارف اللبيب ۞ والعالم الاديب ۞ الحاج الحرمين الشريفين فرح القلب وقرة العين ۞ سيدى وسندى عبد الرشيد المجددى نسبا وطريقة ۞ امده الله تعالى بالمدد الوافر ۞ وجعله مظهرا للكمالات والبركات كآبائه الاكابر ۞ امرنى ان اترجم رسالة والده الماجد قدوة الاعيان وقدوة الاماجد ۞ التى جعلها انهارا عذبة الموارد ۞ تهر منها ابحر العلوم والفوائد ۞ فاثابه الله فيما فعل ۞ وبلغه ما تمناه وامل ۞ فلم يسعنى مخالفته مع وجود اشغال البال ۞ وعدم اهليتى للجولان فى ذلك المجال ۞ فامتثلت امره الشريف وجاء المرجمه ۞ وكتبت هذه العجالة فى

۷۔ الانہار الاربعہ (عربی) کا سرورق، مطبوعہ استنبول

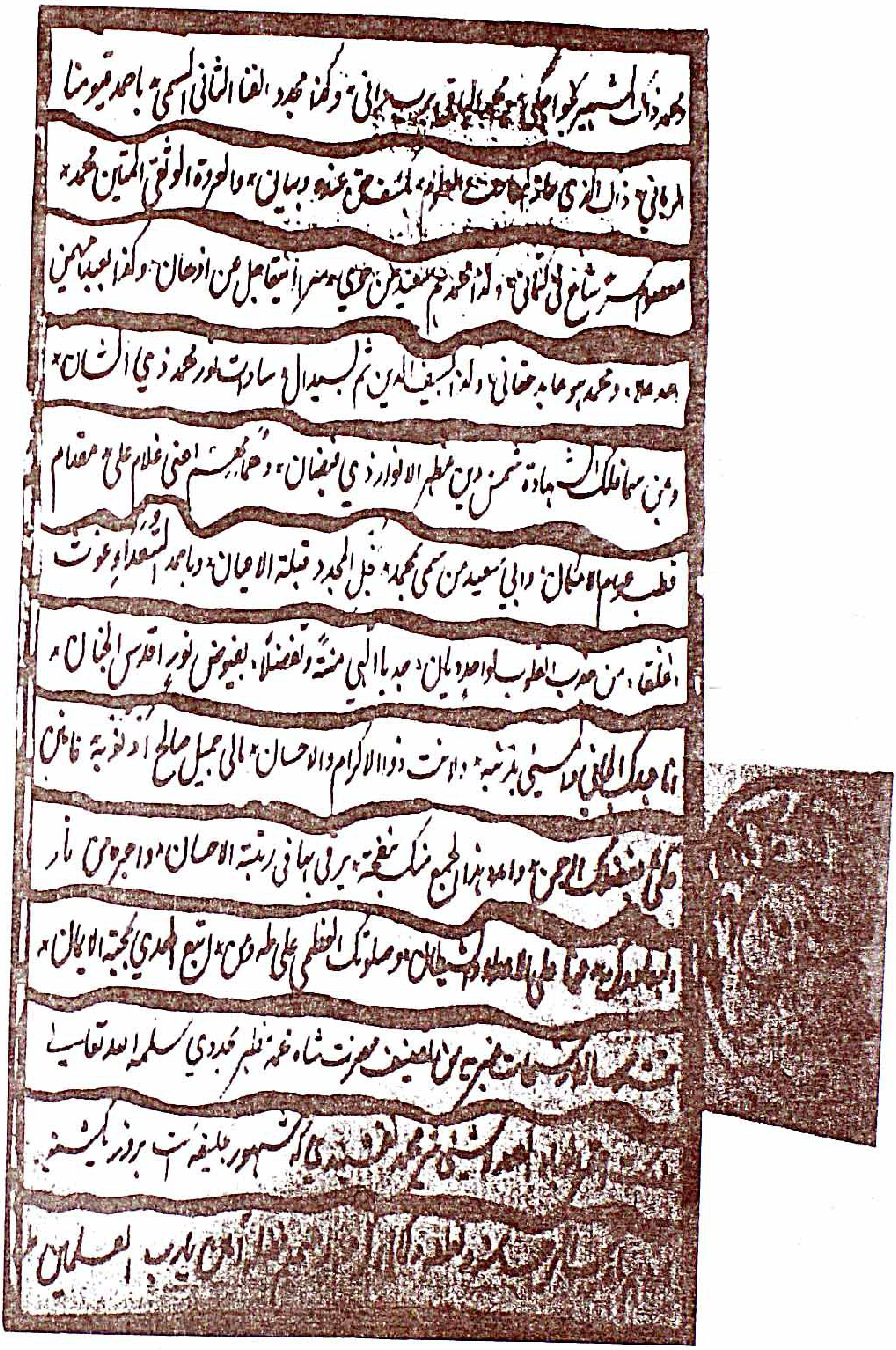

۸۔ رشحات عنبریہ، قلمی بخط شیخ شیر محمد نقشبندی خلیفہ حاجی دوست محمد قندھاری
مملوکہ صاحبزادہ پروفیسر محمد سعد سراجی، ڈیرہ اسماعیل خان

Marfat.com

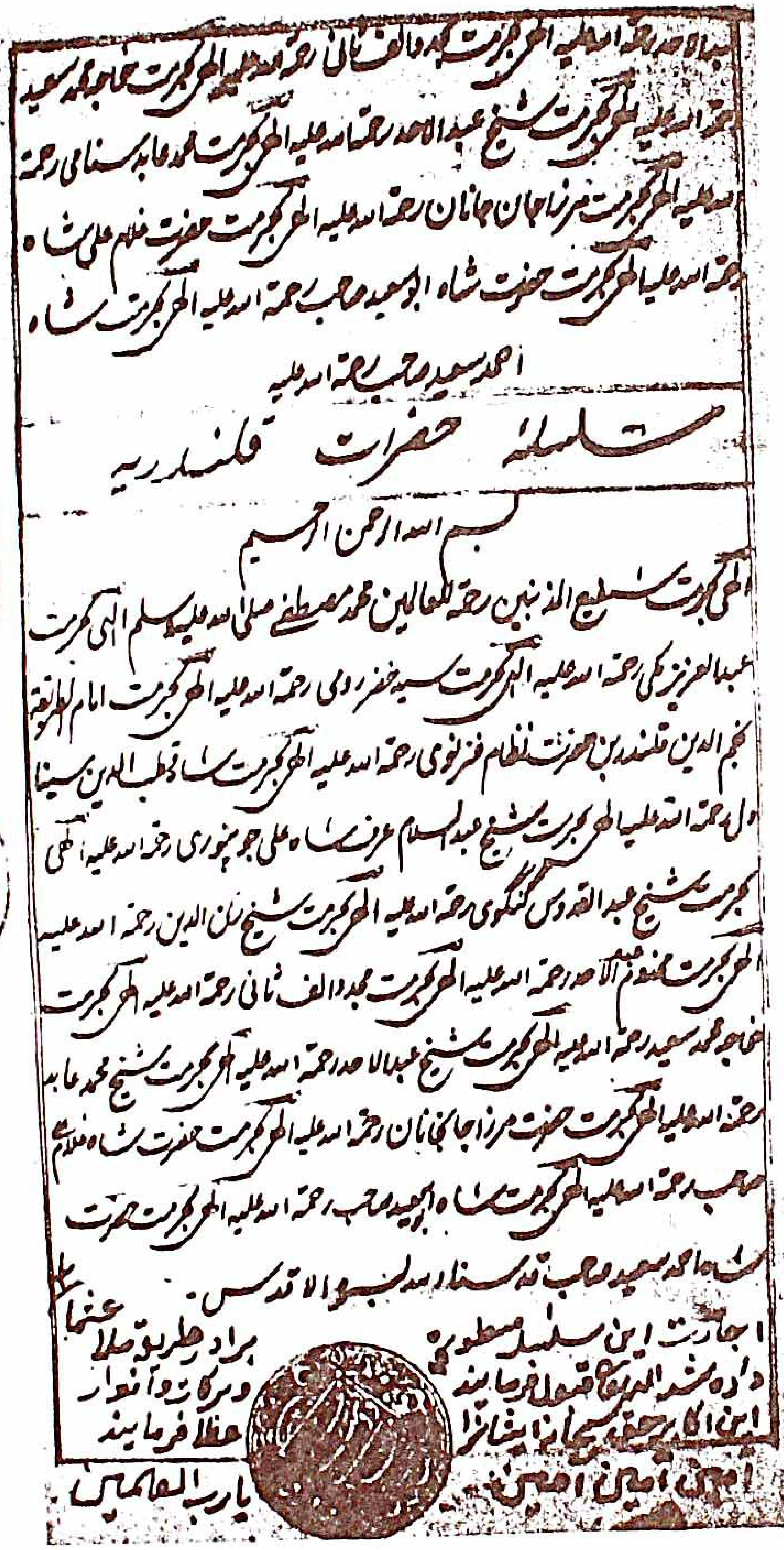

عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید
رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ محمد عابد سنامی رحمۃ
اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت غلام علی شاہ
رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ
احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ حضرت قلندریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت
عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ
نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین سینا
ول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی
بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت
خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد
رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت
شاہ احمد سعید صاحب قدس اللہ سرہ الاقدس

اجازت این سلسلہ مسطورہ
دادہ شد الحمد للہ قبول فرمایند
این الا [illegible]
برادر طریقت [illegible] عنہا
و برکت [illegible]
عطا فرمایند
آمین آمین آمین یا رب العالمین

۹۔ اجازت نامۂ حاجی دوست محمد قندھاری برائے خواجہ محمد عثمان دامانی مع دستخط و مہر حضرت حاجی صاحب ۔ مملوکہ پروفیسر محمد سعد سراجی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله افضل الحمد و اجله و اعلاه کما یلیق بجناب قدسه تعالی
والصلوة والسلام علی سید الوری کما ینبغی و یحری وعلی آله التقی
واصحابه التقی اما بعد باعث این سطور آنکه از مدت آرزوی
زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا وکرامة در دل
بود حالا اراده الهی سبحانه بآن منضم گردید و نیت طواف
آنجا راسخ شد و متوجه آنحدود مع اهل وعیال شدیم الله تعالی
از کرم خویش آنجا رساند لهذا مرقوم میسازم بر مریدان خود که
در هندستان وخراسان سکونت میدارند که بجای من مقبول
بارگاه احد حاجی دوست محمد صاحب را که خلیفه من اند بدانند و
توجهات از ایشان گرفته باشند و هو خلیفتی و دیده کیدی فطوبی
لمن اقتدی به فهو خلیفتی علی الاطلاق بای طریق یامرکم فعلیکم
بامتثاله ولا یجوز العدول عن حکمه اللهم اجعله هادیا مهدیا وادم به الناس
طرا علی سبیل الدوام والاستمرار وزد فی عمره ورشده وصلاحه و
فلاحه یارب العلمین بجاه سید المرسلین صلی الله علیه وآله واصحابه
اجمعین ویرحم الله عبدا قال آمینا والسلام اولا وآخرا

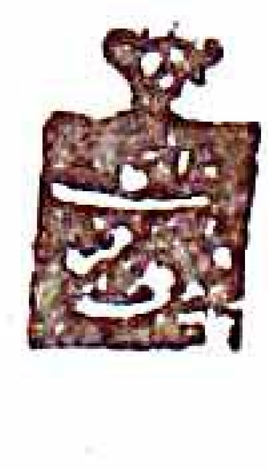

۱۰۔ خودنوشت اجازت نامۂ شاہ احمد سعید مجددی برائے حاجی دوست محمد قندھاری

Marfat.com

صفا فليصح الله سقط عنه كلفة البلايا التي لا افس وهو بهذا يعتبر لا
تزول عن احد ولو تربع في الهواء غير انها تتضعف تارة وتقوى اخرى
والحرية من رق النفس جائزة في حق العبد يقينا والصفات المذمومة تنفى
عن العارفين والعبد ينتقل في الاحوال حتى يصير الى نعت الروحانيين
فيطوى له الارض ويمشي على الماء ويغيب عن الابصار ويصعد الى الهواء
ويظهر في غير محله من القرى والصحارى والحب في الله والبغض في الله
من اوثق عرى الايمان والامر بالمعروف والنهي عن المنكر واجب
على من امكنه بما امكنه وكرامات الاولياء ثابتة وهي في الحقيقة من جملة
معجزات الانبياء اذ فيها دلالة على كمال التابع وهو متوقف على كمال
المتبوع واكمل المتبوعين وافضل المحبوبين نبينا المصطفى وسيدنا
المجتبى المخصوص بالشفاعة الكبرى والوسيلة العظمى صاحب قاب قوسين
او ادنى وواقف اسرار دنى فتدلى صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
البررة التقى وبارك وسلم صلوة وسلاما لا تتحد ولا تحصى
حرره احقر عباد الله المجيد احمد سعيد المجددي لطف الله به
في جواب كتاب محبوب على الجعفري ١٢

١١۔ اثبات المولد والقیام بخط شاہ احمد سعید مجددی کا آخری ورق

Marfat.com

عکس تحریر و مہر مولف رسالہ ہذا حضرت شاہ محمد مظہرؒ جو فتح الاوراد تالیف ملا فتح محمد برہانپوری کے پہلے ورق پر ثبت ہے یہ خطی نسخہ بھی کتاب خانہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان میں ہے

۱۲۔ تحریر و مہر شاہ محمد مظہر مجددی مدنی، بر ورق اول فتوح الاوراد، قلمی مخزونہ کتابخانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی، ڈیرہ اسماعیل خان

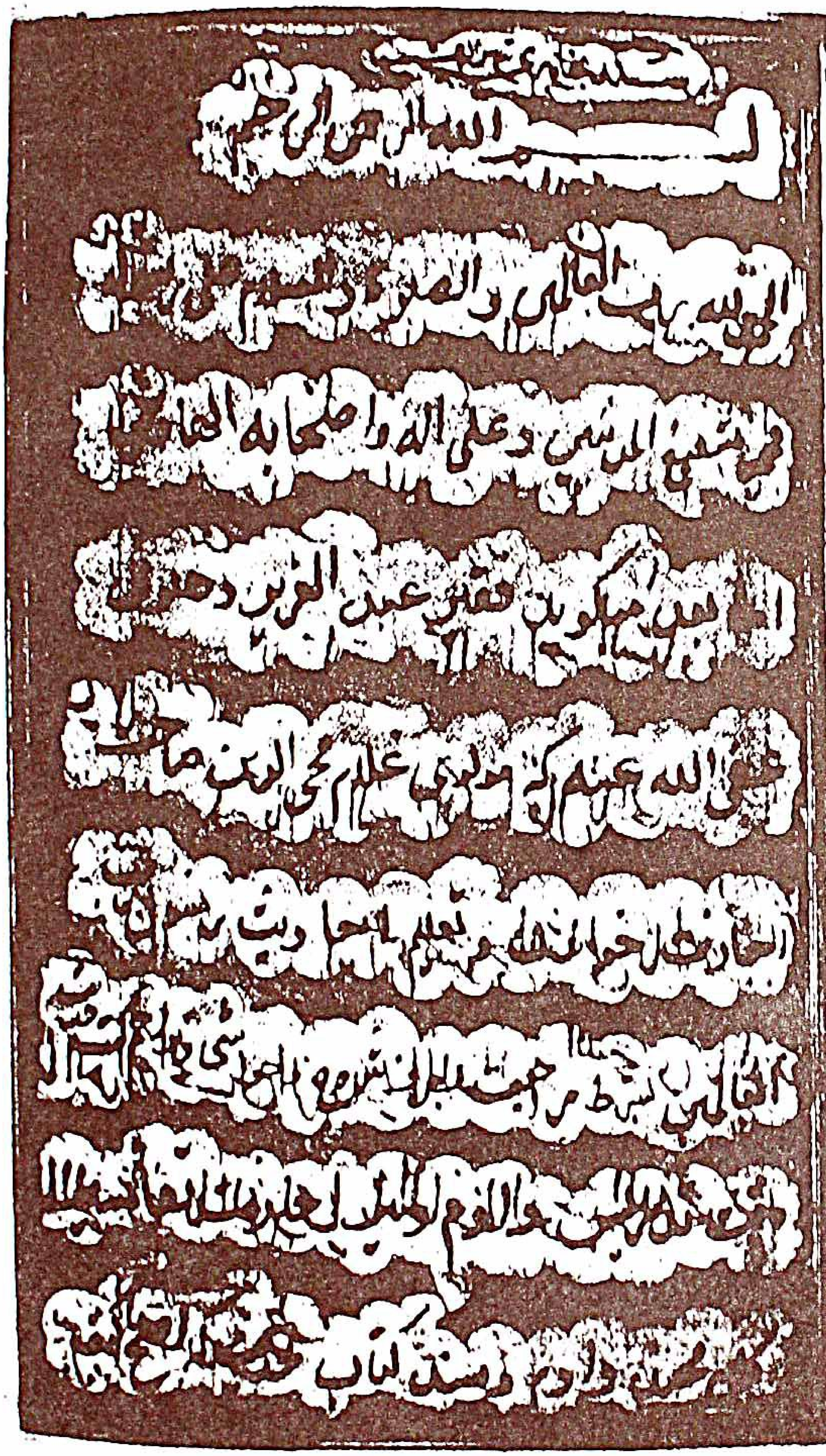

بسم الله الرحمن الرحيم

۱/۱۳۔ سند بخاری شریف بخط حضرت شاہ عبدالعزیز محدث

Marfat.com

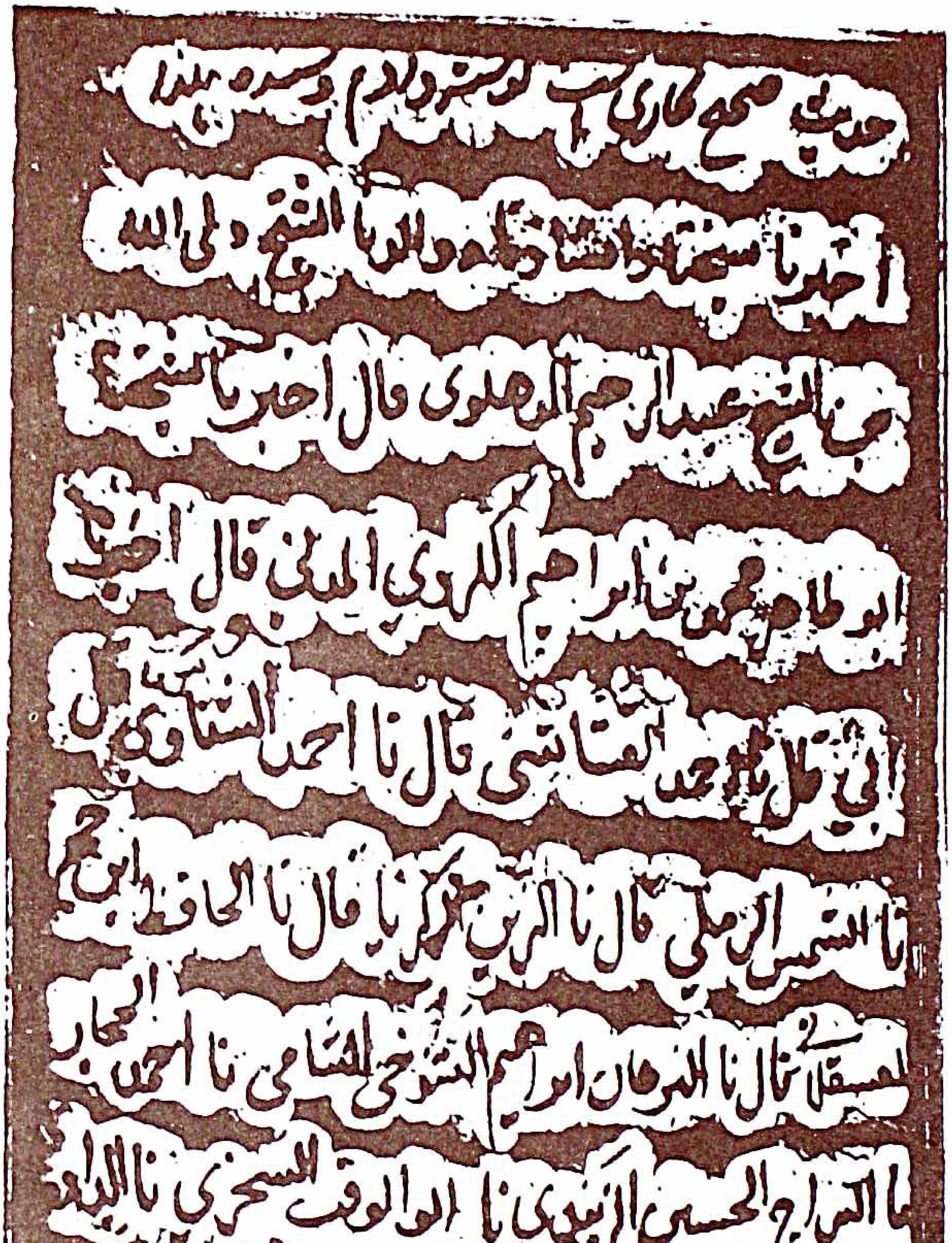

حديث صحيح بخاري ... بسنده هذا
اخبرنا سيدنا ... الشاه ولي الله ... والدنا الشيخ ولي الله
... الشيخ عبد الرحيم الدهلوي قال اخبرنا سيخنا
ابو طاهر محمد بن ابراهيم الكردي المدني قال اخبرنا
ابي قال نا احمد القشاشي قال نا احمد الشناوي بن
نا الشمس الرملي قال نا الزين زكريا قال نا الحافظ ابن حجر
العسقلاني قال نا البرهان ابراهيم التنوخي الشامي نا احمد بن الحجار
نا السراج الحسين الزبيدي نا ابو الوقت السجزي نا الداودي
الحموي نا الفربري نا الحافظ ابو عبد الله محمد بن
اسمعيل البخاري

۲/۱۳۔ سند بخاری شریف بخط حضرت شاہ عبدالعزیز محدث

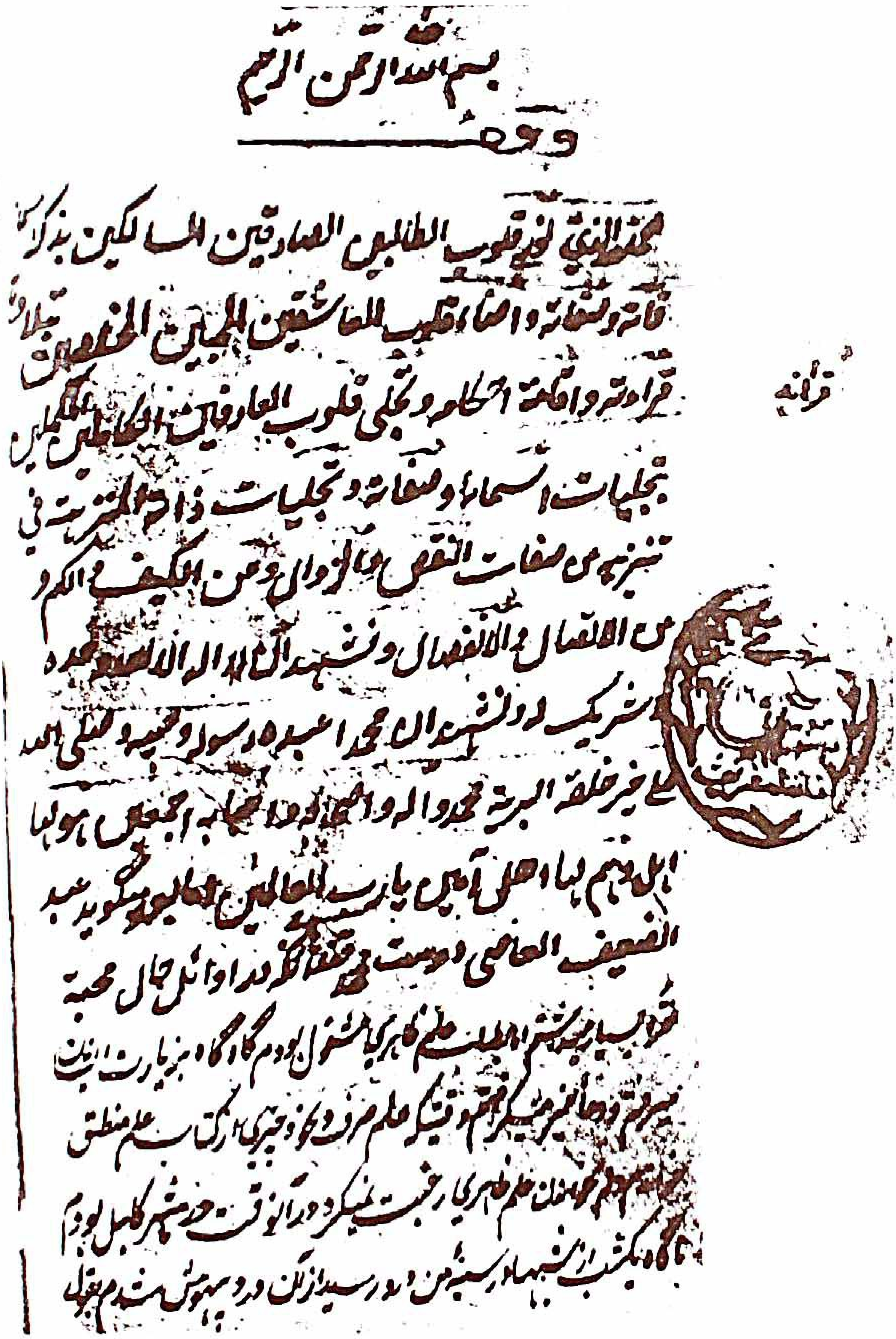

بسم الله الرحمن الرحيم

وحده

الحمد لله الذي نور قلوب الطالبين العارفين السالكين بذکر
ذاته وصفاته واسمائه وقلوب العاشقين المحبين المخلصين بتلاوة
قراءته واقامة احکامه وتجلي قلوب العارفين الکاملين المکملين
بتجليات اسمائه وصفاته وتجليات ذاته المتبرئة في
تنزيهه من صفات النقص والزوال ومن الکيف والکم و
من الاتصال والانفصال ونشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله وحبيبه وصلى الله
على خير خلقه البرية محمد وآله واصحابه اجمعين هو لها
اللهم لنا واهل آمين يا رب العالمين اما بعد ميگويد عبد
الضعيف العاصي [illegible] که در اوائل حال محبة
[illegible] مشغول بودم گاه گاه بزيارت [illegible]
[illegible] علم صرف و نحو [illegible] کتاب علم منطق
[illegible] علم ظاهري رغبت [illegible] وقت در شهر کابل بودم
[illegible] بسينه من [illegible] از آن درد بيهوش شدم [illegible]

قرآنه

۱۴۔ مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید مجددی، قلمی ورق اول مملوکہ پروفیسر محمد سعد سراجی

مکتوبات حضرت
حاجی دوست محمد قندھاری

قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین
قدس سرہ موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

فقیر عطا محمد کان اللہ لہ ساکن چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہ

حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ساکن کرّی افغانان ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم ربہم

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

بار اول　　۱۳۸۳ھ　　تعداد ۱۰۰۰

۱۵۔ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری، مطبوعہ ملتان

Marfat.com

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

مجموعہ

فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

حضرت مولینا مفتی عطا محمد صاحب سکنہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بحسن توجہ

حضرت مولینا حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی کرڑی افغاناں ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان صاحب خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر

۱۳۸۲ھ

۱۶۔ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ ملتان

Marfat.com

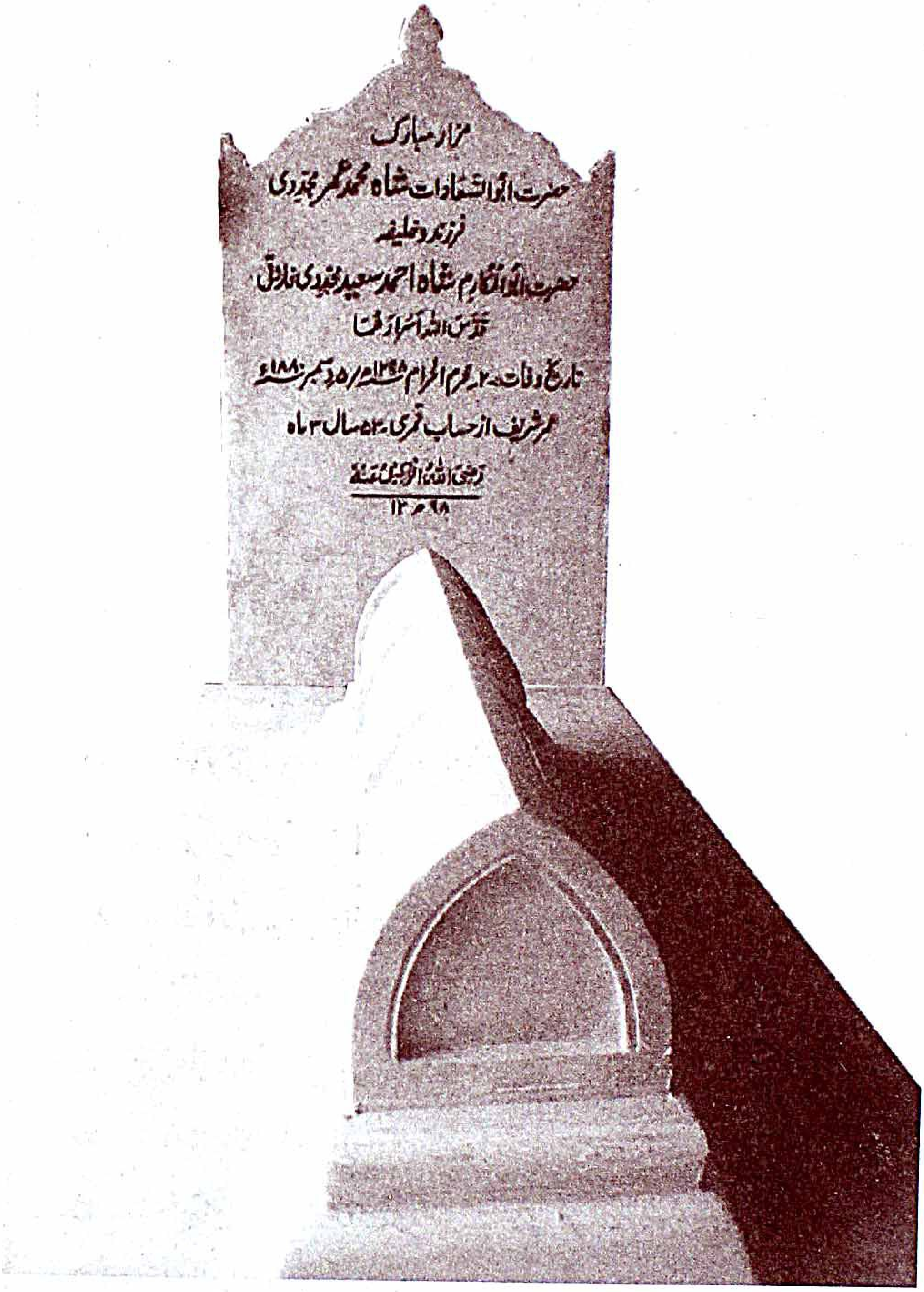

۱۷۔ مزار حضرت شاہ محمد عمر بن شاہ احمد سعید مجددی، رام پور (ہندوستان)
تصویر بشکریہ جناب زاہد انجم، امریکہ

Marfat.com

تنظیم الاسلام پبلی کیشنز

کی علمی، فکری، تحقیقی اور روحانی تصانیف

- ...... البینات شرح مکتوبات ۴ جلدیں
- ...... سعادت العباد شرح مبدأ و معاد ۲ جلدیں
- ...... البیان مجموعہ تقاریر ...... ۷ جلدیں
- ...... تذکرۂ مشائخ آلو مہار شریف
- ...... سرمایہ ملت کا نگہبان
- ...... رسائل مشائخ نقشبندیہ
- ...... مقالاتِ ابوالبیان
- ...... مقالاتِ خطیب الاسلام مع ارمغان فیض
- ...... دفاع حضرت مجدد الف ثانی
- ...... آداب الحرمین
- ...... کشف المحجوب کی بے مثال اردو شرح (زیر ترتیب)
- ...... شمائل ترمذی کی ایمان افروز شرح (زیر ترتیب)
- ...... قرآنی سورتوں کا اجمالی تعارف (زیر ترتیب)
- ...... اذکار نبویہ مترجم اذکار معصومیہ
- ...... زاد المعاد تذکرہ خواجہ حسام الدین ...... ۲ جلدیں
- ...... صلوٰۃ الابرار مع درود و سلام
- ...... کلمہ طیبہ اور اس کے تقاضے
- ...... اسلام میں عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت
- ...... عید میلاد ...... عیدوں کی عید ہے
- ...... ہمارا قومی بگاڑ اس کا حل
- ...... ایمان اور اس کے ثمرات
- ...... جبہ مبارک

121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ پاکستان فون: 0333-7371472, 055-3841160

Marfat.com